

پنجاب یونیورسٹی

~~پنجاب یونیورسٹی~~

کے کتب خانہ
کے نیچے - علی گڑھ

۱۷/۱۴/۷۱

تذکرہ الہی

جلد دوم
(نسخہ برلن)

DATA ENTERED

میر عماد الدین الہی الحسنی ہمدانی

مرتبہ

پروفیسر عبدالحق

پروفیسر ایمرطس

شعبہ اردو، دہلی یونیورسٹی، دہلی

ایڈجٹکٹ پروفیسر

اسلامک یونیورسٹی آف سائنس اینڈ ٹکنالوجی

سری نگر، کشمیر

پنجاب یونیورسٹی

~~پنجاب یونیورسٹی~~

کتاب خانہ
کے لیے - عسکری

۱۷/۱۴/۷۱

تذکرہ الہی

جلد دوم
(نسخہ برلن)

میر عماد الدین الہی الحسینی ہمدانی

رتبہ

پروفیسر عبدالحق

پروفیسر ایمرطس

شعبہ اردو، دہلی یونیورسٹی، دہلی

ایڈجٹکٹ پروفیسر

اسپلاک یونیورسٹی آف سائنس اینڈ ٹکنالوجی

سری نگر، کشمیر

۲۰۱۳
۲۶۵۱۴
۱۳۳۲۲۵
جلد ۲

C پروفیسر عبدالحق

اشاعت اول : ۲۰۱۳ء
تعداد : پانچ سو
قیمت : 600/-
طابع : اصیلا پریس، دریا گنج، نئی دہلی

Tazkira-e-Ilahi

ed. by

Professor **Abdul Haq**

Cell : 9350461394

2315 - Hudson Line

Kingsway Camp, Delhi - 110009

Price Rs. 1100/-

پروفیسر ونیش سنگھ

وائس چانسلر

دہلی یونیورسٹی، دہلی

کے

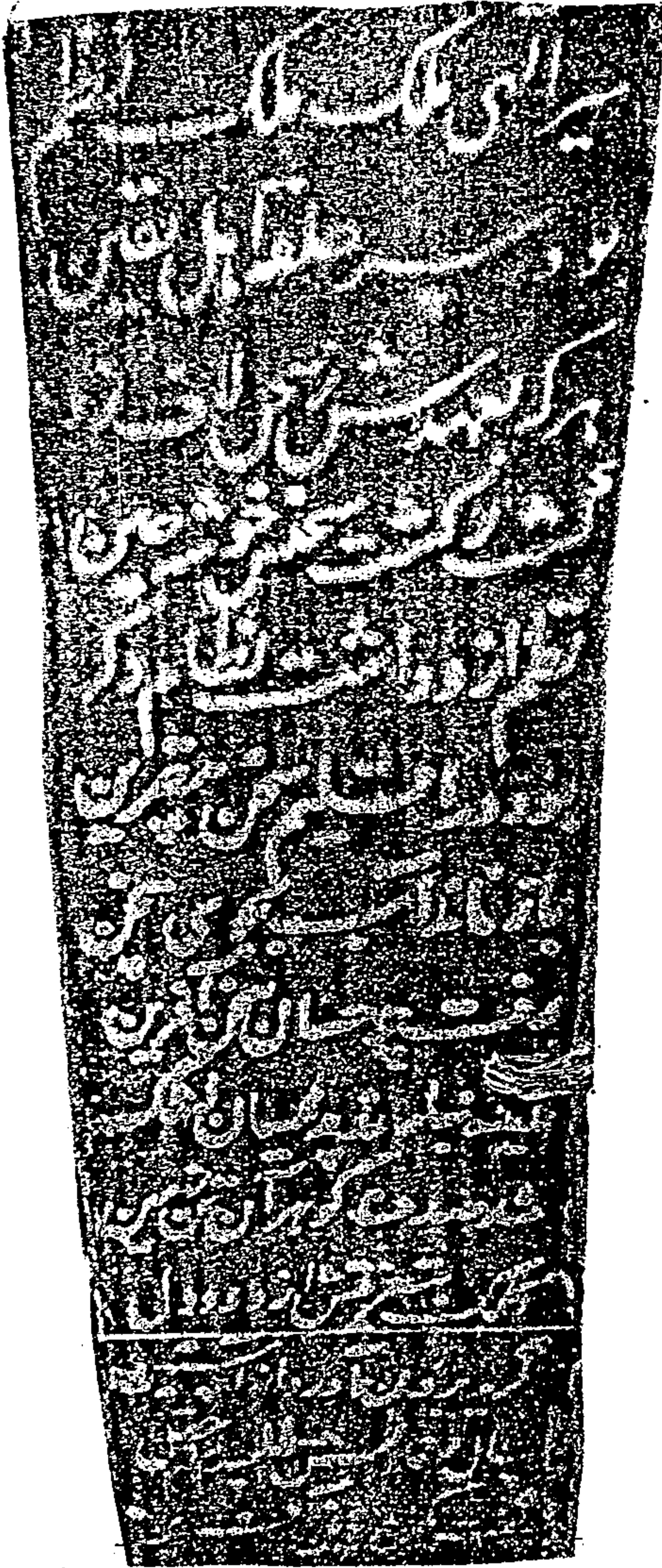
نام

تری نگاہ سے رنگیں ہے بزمِ جانانہ
عبدالحق

پاکستان
گورنمنٹ
پبلشنگ ہاؤس

میرا الہی کا مسلک

از نور لم یزلہ قلم صنع در ازل
 محمودم از سعادتِ نورِ محمدی
 بر چہرہ درام از رہِ شانِ دو ملتی
 تا بر سرم سایہٴ ساداتِ افسراست
 دینِ حنیف را حنفی و ارتابعم
 اول تصور یست کز ادراکِ عقلِ زاد
 بر لوحِ دل نگاشته اللہ اکبرم
 در ملتِ صحابہ و آلِ پیبرم
 کز بہترین حصار بود روزِ محشرم
 بر تارکِ علاقہٴ کیوان رسد سرم
 در حُبِ چار یار چو شد سکندرم
 تصدیق بر خلافتِ صدیقِ اکرم
 (مخطوطہ دیوانِ الہی، رام پور، ورق ۸۴)



لوچ مزار میر الہی ہمدانی، سریناگر

ترتیب

۱۱-۱۰	پیش گفتار
۲۳-۱۲	فہرست شعرا
۴۹-۲۴	مقدمہ
۳۴۰-۱	متن
۳۴۱	مصادر
۱-۱۱	تعارف (انگریزی)

پیش گفتار

فارسی زبان و ادب کی تاریخ و تذکرہ نگاری میں یہ مخطوطہ ایک ناگزیر حیثیت کا حامل ہے۔ یہ اب تک کی دریافت کے مطابق دنیا کا واحد قلمی نسخہ ہے جو میرا لہی کی حین حیات کا ہے۔ یہ پانچ سو سے زیادہ فن کاروں کے احوال و آثار پر مشتمل ایک علمی گنجینہ گہر ہے جسے دائرۃ المعارف بھی کہہ سکتے ہیں۔ یہ دوسری جلد متوسطین سے متعلق ہے جو برلن کے ذخیرے میں محفوظ ہے۔

۱۹۷۲ء میں تذکرۃ الہی کا مخطوطہ نظر سے گزرا۔ چونکہ میری وابستگی اردو اور اقبالیات سے تھی، اس لیے خاطر خواہ توجہ نہ دے سکا۔ کچھ چیزیں قلم بند کر لی تھیں۔ دل جمعی کے ساتھ کبھی متوجہ نہیں ہوا، اس لیے کہ مخطوطات سے دل لگانا سودائے جنوں ہے اور حاصل، زیاں کے سوا کچھ نہیں۔ ان یادداشتوں کی بنیاد پر میں نے نومبر ۱۹۷۳ء میں معارف اعظم گڑھ میں ایک مختصر تعارفی مضمون شائع کیا تھا۔ کچھ صاحبان نظر نے خط لکھ کر ہمت افزائی بھی کی۔ خاص طور پر جناب محمد امین دارابو (داراب، کشمیر) اور پروفیسر سید حسن عسکری (پٹنہ) نے خاص توجہ فرمائی۔ عسکری صاحب نے تو نے لکھا: "It's importance is unparalleled and needs our special attention. Hundred of verses are unknown in our knowledge." میری دوسری مصروفیات حائل رہیں۔ تذکرے کا مطالعہ مدتوں ملتوی رہا۔

مگر رہیں ستم ہائے روزگار کے باوجود تذکرے کی تدوین و اشاعت سے غافل نہیں تھا۔ بیشتر تذکروں کا مطالعہ اور خود الہی کی تخلیقات کی جمع و فراہمی کے لیے کوشاں تھا جو کوہ کنی اور جوئے شیر لانے سے کم نہ تھا۔ الہی کے تذکرے کا ذکر بھی بیشتر تذکروں میں نہیں کے برابر پا کر مایوسی ہوئی۔ ڈاکٹر ایشپرنگر اور اسٹوری کے کیناگ کی مدد سے برلن کے نسخے کا سراغ ملا۔ اس کی نقل کا حصول بھی کار دیوانگی سے کم نہ تھا۔ ۱۹۸۰ء کے دوران نسخے کی مائیکروفلم موصول ہوئی۔ پھر اسے کاغذ پر اتارنا ایک آزمائش تھی۔ جنون شوق کی خود رفتگی بھی دیدنی تھی۔ مدتوں

حلہ شوق کو آہے گا ہے طے کرنے کی تمنا کرتا رہا۔ یہ میرے رب کا بڑا احسان ہے کہ اب دونوں نایاب نسخوں
و شائع کیا جا رہا ہے۔ ذاتی نسخے کے ساتھ نسخہ برلن کا متن پیش خدمت ہے۔

تلاشِ بسیار کے باوجود ان مخطوطات کی کسی دوسری نقل یا نسخے کا اب تک سراغ نہ مل سکا۔ ترتیب و تدوین
حقوق ادا کرنے میں معذوری مقدر بن گئی۔ صرف ایک نسخہ کی موجودگی میں یہ کام ممکن نہ تھا۔ متن بہت زیادہ کرم
وردہ، آب زدہ اور موسمی اثرات سے متاثر ہوا ہے۔ ایک نسخہ کی موجودگی میں تصحیح متن ناممکن ہے۔ ہو بہو نقل کی
شاعت پر اکتفا کرنا پڑا۔ میرا الہی سے متعلق ایران و پاکستان، ہندوستان و کشمیر میں موجود مواد کا جمع کرنا بھی آسان
نہ تھا۔ جہاں تک ممکن ہو سکا استفادہ کیا گیا ہے۔ عکسی تحریر میں روشنائی کا مدہم ہو جانا بھی ایک فطری عمل ہے۔ مگر اس
میں اصل تحریر کی شکل برقرار رہتی ہے۔ مصنف اور قدیم دور کا اندازِ خط بھی اس طرح محفوظ ہو گیا ہے۔ آئندہ کوئی مرد
غیب برآمد ہو تو متن کی ترتیب و تصحیح کو انجام دے سکے گا۔ میری آرزو یہی ہے کہ فارسی شعر و ادب کا یہ نایاب نسخہ
خاص و عام کے استفادے کے لیے منظرِ عام پر آجائے۔ قارئین حسبِ ذوق اکتساب فیض کر سکیں گے۔

معترف ہوں کہ فارسی یا تذکرہ و تاریخ میرا موضوعِ مطالعہ نہیں ہے۔ اردو درس و تدریس سے وابستہ
ہوں۔ فارسی کی شدید برائے نام ہے لیکن شعاعِ آفتاب کے روبرو قطرہٴ شبنم کی جرأت کا منظرِ قابلِ رحم ہوتا ہے۔
اس خام حوصلے نے اس کام کے لیے آمادہ کیا۔ غلطیوں کا درآنا میری بے بضاعتی اور محرومی کے باعث ہے۔
قارئین سے درگزر کرنے اور دعائے خیر کی درخواست کرتا ہوں۔

عظیم مکن کہ در شبِ ہجران نوشتہ ایم

یہ میری تالیفی زندگی کی سب سے مشکل آزمائش تھی جسے طے کرنے میں توفیقِ الہی اور تائیدِ غیبی کے سوا ذرا
کچھ بھی نہ تھا۔ ربِ کریم کا بے پایاں احسان ہے کہ برلن کے نایاب نسخے کی دستیابی اور اشاعت کے اسباب پیدا کیے۔
میں صمیم قلب سے پروفیسر دینیش سنگھ وائس چانسلر، دہلی یونیورسٹی کی بے پایاں محبت کے لیے ممنون کرم
ہوں انہوں نے اس تذکرہ کی اشاعت میں بے انتہا دلچسپی لی اور ہر قدم پر ناچیز کی ہمت افزائی فرمائی۔ ان کی علم
دوستی اور سرپرستی کے لیے ناچیز سر اپا پاس گزار ہے۔

نازم فروغ بادہ زکس جمال دوست

عبدالحق

پروفیسر ایمرطس، شعبہ اردو، دہلی یونیورسٹی، دہلی

۲۲ جولائی ۲۰۱۳ء

فہرست

جلد دوم

(نسخہ برلن)

۹	۱	خواجہ ابوالقاسم	ابن یحییٰ
۹	۵	ابن قطب	ابن سیف
۱۰	۵	ابن جلال	ابن تاج کیل
۱۰	۵	ابن احمد	ابن فرج
۱۰	۵	مولانا ابوالمعالی	ابن ہلال
۱۰	۵	خواجہ ابواسحاق	محمود ابن زنگی
۱۳	۶	نجم الدین ابوصالح	خواجہ کمال الدین ابن نصوح
۱۳	۷	ابوطاہر شروانی	جمال الدین ابن حتام
۱۳	۷	مرزا ابوبکر جوگی شاہ	مولانا محمد ابن حسام
۱۳	۸	سلطان ابوسعید خان بن سلطان	قاضی ابن جلال
۱۳	۹	میرزا ابوبکر بن سلطان ابوسعید	شیخ ابوالفضل
۱۳	۹	میرزا ابراہیم بن سلیمان بادشاہ ابن خاں	خواجہ ابوسعید
۱۵	۹	میرزا ابوالقاسم بن محمد	خواجہ ابوالنصر
۱۵	۹	ابن لعل	خواجہ بدرالدین جاجری

۱۹	۱۵	مولانا آتشی	۱۵	ابوعلی
۱۹	۱۵	ابوالمجاہد اسکوی	۱۵	خواجہ ابن عماد
۱۹	۱۵	میرزا ابراہیم طہرانی	۱۵	سید ابن علی
۱۹	۱۵	ابراہیم استرآبادی	۱۵	ابن معین
۱۹	۱۵	ابو اسحاق	۱۵	ابن خطیب
۱۹	۱۵	سلطان احمد	۱۵	ابراہیم آزاد
۲۰	۱۵	سید احمد میرزا (پادشاہ زادہ، طوس)	۱۵	محمد ابوالقاسم بن محمد
۲۰	۱۶	سلطان احمد گلبرگ	۱۶	امیر نظام الدین ابوالبقائی
۲۰	۱۶	خواجہ احمد مجلد	۱۶	خواجہ ابوالوفا
۲۰	۱۷	حافظ احمد حنا تراش	۱۷	مولانا ابراہیم کندہ
۲۰	۱۷	میرزا احمد دلیلی	۱۷	مولانا ابدال
۲۱	۱۷	شیخ احمد حسن بلخی	۱۷	مولانا ابدال اصفہانی
۲۱	۱۷	شیخ احمد موسوی	۱۷	قاضی ابوالبرکہ سمرقندی
۲۱	۱۷	قاضی احمد غفاری القزوی	۱۷	مولانا ابوالخیر سمرقندی
۲۱	۱۸	امیر احمد حاجی کاشغری	۱۸	خواجہ ابوالسحق
۲۱	۱۸	مولانا احمد اطعمہ	۱۸	امیر ابراہیم قانونی
۲۱	۱۸	حافظ احمد خطیب	۱۸	مولانا ابلہی
۲۱	۱۸	میرزا احمد آزاد	۱۸	شیخ ابوالواسع
۲۲	۱۸	خواجہ اختیار زادہ	۱۸	مولانا شرف الدین ابراہیم
۲۲	۱۹	مولانا احمد طبسی	۱۹	امیر ابوالفتح جنابدی
۲۳	۱۹	قاضی اختیار تربتی	۱۹	مولانا حاجی ابوالحسن
۲۳	۱۹	سید اخفش	۱۹	مولانا آبی
۲۳	۱۹	میر اختیار	۱۹	ابوالحسن میرزا
۲۳	۱۹	مولانا...	۱۹	بی بی آتون

... ختمی ...

۳۸	۲۳	خواجہ افضل الدین محمد کرمانی	
۳۸	۲۳	میر اصلی قتی	میرزا ادہم بغدادی
۳۹	۲۳	افضل بیگ	مولانا ادائی بخارای
۳۹	۲۴	مولانا افسری بخاری	ابراہیم شاہ ادہمی
۳۹	۲۴	افضل اللہ شیرازی	مولانا ادہم کاشی
۳۹	۲۴	مولانا افسری	مولانا ادہم قزوینی
۳۹	۲۴	افضل سارانی	مولانا آدم
۳۹	۲۴	امیر افضل	شیخ جلال الدین آذری
۳۹	۲۹	خواجہ محمد افضل	بی بی آرزو بی
۴۰	۲۹	آفتی سمرقندی	شیخ محمد لاجی اسیری
۴۰	۲۹	آفاق جلایر	شاہ اسماعیل بن سلطان حیدر الصفوی الحسینی
۴۰	۲۹	انچی	مولانا اردبیلی
۴۰	۳۴	مولانا آگہی ہروی	میر اسلام
۴۰	۳۴	مولانا آگہی قانچی	مولانا اسراری
۴۰	۳۴	مولانا افسری	امی ہروی
۴۰	۳۴	خواجہ افتخار	سید جلال الدین اشرف کاشی
۴۱	۳۴	میرزا الغ بیگ	مولانا ہادی ولد مولانا ابراہیم
۴۱	۳۴	الغ بیگ، پسر محمد صالح بیگ	خلیفہ اسد اللہ ولد ہدایت اللہ اصفہانی
۴۱	۳۵	میر حسین	درویش اشرف
۴۲	۳۵	الف ابدال صفابانی	خواجہ آصفی
۴۲	۳۵	مولانا امانی	خواجہ اشرف
۴۲	۳۸	مولانا امیری خراسانی	مولانا اصلی
۴۳	۳۸	امیر الدین امینی	اصیل الدین محمد بن طاہر بن ابوالعالی النجری
۴۳	۳۸	امیر کبیر نظام الدین والد علی شیرنوائی	میر سراج الدین اصلی

۶۰	۴۵	مولانا اہلی خراسانی	مولانا ضیاء الدین
۶۲	۴۵	مولانا اہلی شیرازی	مولانا امیری
۶۸	۴۶	اہلی چغتائی	خواجہ امیر بیگ
۶۹	۴۶	شائستہ رحمت الہی مولانا آہی	مولانا امان اللہ قہستانی
۷۱	۴۶	محمد بیرم خاں ملقب بہ خان خانان	مولانا امان اللہ قزوینی
۷۱	۴۶	بیانی تبریزی	ایمنی سمنانی
۷۱	۴۷	بیانی استرآبادی	مولانا امید رازی
۷۱	۴۷	بیانی بحرآبادی	امیر محمود گیلانی
۷۳	۵۱	میرزا پرہدق بن... جہانشاہ	مولانا غیاث الدین امیر خواند بن شاہ بلخی
۷۴	۵۲	امیر بیخودی اسفرائینی	مولانا محمد امین بلخی
۷۴	۵۲	بیخودی بلخی	سید قطب الدین امیر حاج انس
۷۴	۵۳	مولانا بیاض استرآبادی	مولانا آئی ہروی
۷۵	۵۳	مولانا پیامی ہروی	مولانا انوری بلخی
۷۵	۵۳	مولانا بیکسی شستری	مولانا انیس
۷۶	۵۳	امیر تاج گیلانی	مولانا انیس خارزمی
۷۶	۵۳	مولانا تذوری	انوری مشہدی
۷۶	۵۳	تابعی ہروی ترخانی	انوری سمرقندی
۷۷	۵۳	مولانا ثانی	انوری بخاری
۷۷	۵۵	مولانا علی کلوی ثوری بخاری	مولانا انوار ہمدانی
۷۷	۵۵	ذکر جمیل مولانا نور الدین عبدالرحمن جامی	مولانا انصافی
۸۳	۵۵	مولانا محمد جانی	شیخ انصاری ہروی
۸۳	۵۵	سید جعفر	ملا محمد شاہ انس قندہاری
۸۳	۵۵	سید جلال عضد	خواجہ اوحد التوفی السبزواری
۸۵	۵۸	مولانا جلال الدین طبیب	سلطان اولیس بن شیخ حسن نویان

۹۹	۸۵	جلال بن جعفر فراہانی
۹۹	۸۶	خواجہ جلال الدین محمد تبریزی
۱۰۱	۸۶	مولانا جلال الدین محمد دوانی
۱۰۱	۹۰	مولانا جلالی
۱۰۱	۹۰	شیخ جلال ہروی
۱۰۱	۹۰	مولانا جلال بن معمری
۱۰۱	۹۰	مولانا جلال ہندی
۱۰۱	۹۱	سید جلال نقیب
۱۰۲	۹۱	حافظ جلال الدین محمود
۱۰۶	۹۱	پرجمالی اردستانی
۱۰۷	۹۲	شیخ جمالی دہلوی
۱۰۷	۹۳	شیخ جمال الدین بروجردی
۱۰۷	۹۳	مولانا جمالی کاشی ولد حاجی شاہ
۱۰۷	۹۳	مولانا جمشید منجم ہروی
۱۰۸	۹۳	جنونی ہمدانی
۱۰۹	۹۳	جنونی اندخودی
۱۱۰	۹۳	امیر جہان شاہ بن قرا یوسف قرا قینلوی
۱۱۰	۹۴	خواجہ شمس الدین محمد الحافظ شیرازی
۱۱۱	۹۶	حافظ خانموش
۱۱۱	۹۶	مولانا حاجی فوطہ سمرقندی
۱۱۱	۹۶	حافظ حکاک کرمانی
۱۱۱	۹۷	قاضی میر حسین میبدی
۱۱۱	۹۸	مولانا کمال الدین حسین الواعظ کاشفی
۱۱۱	۹۹	مولانا حکیمی خراسانی
		مولانا خضری
		مولانا حیدر تونیانی
		مولانا حیدر کلوج ہروی
		حبیب اللہ (قزوین) ولد سر برہنہ
		سید خرنی
		خواجہ نجم الدین میر حسن دہلوی
		جی اصفہانی (تذکرہ سامی)
		حجابی دختر بدرالدین
		خواجہ میر حسن
		میرزا ابوالبقاء سلطان
		مولانا میر حسین معمری
		سید حسن متکلم نیشاپوری
		خواجہ حسن قندھاری
		سید حسن شہاب
		حسامی قلندر
		مولانا حسن شاہ ہروی
		مولانا حیرانی ہمدانی
		حیرتی قزوینی
		مولانا حیرتی مروی
		مولانا خالدی عضاری
		مولانا خرمی ہروی
		خسر و سعد کرد و خسر و ثانی
		خاوری سمرقندی
		خاکی از مریدان خواجہ کرسوی
		مولانا خضری

۱۲۴	میردوری	۱۱۱	خلوتی
۱۲۴	مولانا دوست محمد جانی	۱۱۱	طمان خلیل بن میران شاہ بن امیر تیمور صاحب قران
۱۲۵	مولانا دوست اسفراری	۱۱۳	بیل کاشانی
۱۲۵	میر دوست حسن	۱۱۳	عقی بخاری
۱۲۵	دوستی نقاش	۱۱۳	عقی تبریزی
۱۲۵	میر دوست طاری	۱۱۳	لیث الدین خواند میر بن ہمام الدین امیر خواند
۲۶	دوست محمد سلطان بن نوروز احمد خان	۱۱۵	ابدہ الفصحاء خواجوی کرمانی
۲۶	بختیارالغازی السمرقندی	۱۱۹	مولانا خیالی بخاری
۲۷	دہقانن از ولایت ری	۱۱۹	نیالی ہروی
۲۷	دیوانہ نیشاپوری	۱۱۹	مولانا خیالی بجنندی
۲۸	دیوانہ عشق	۱۲۰	شاہ داعی اللہ شیرازی
۲۹	مولانا ذاتی	۱۲۱	مولانا داعی سرخسی
۱۲۹	ذاتی لاری	۱۲۱	داعی ہروی
۱۲۹	ذاتی کبابی	۱۲۱	مولانا داعی استراہادی
۱۲۹	مولانا ذہنی تبریزی	۱۲۱	مولانا دانشی بخاری (مشک فردوس)
۱۲۹	ذہنی کاغذ فروش	۱۲۲	دختر تقاضی خیر النساء خاتون
۱۲۹	ذہنی ارتو خانی	۱۲۲	دختر امیر یادگار دوغ آبادی
۱۲۹	امیر رازی ہروی	۱۲۲	درویش دہکی قزوینی
۱۲۹	مولانا رازی شیرازی	۱۲۲	درویش مقصود تیرگر
۱۲۹	رازی بغدادی	۱۲۳	مولانا درویش روغن گر
۱۲۹	راجی خواجہ حسن	۱۲۳	خواجہ درویش برادر خواجہ مظفر
۱۳۰	مولانا شرف الدین رامی تبریزی	۱۲۳	مولانا درویش سرخسی
۱۳۰	رجابی ہروی	۱۲۳	مولانا درویش تربتی
۱۳۰	شیخ رباعی مشہدی	۱۲۳	مولانا داعی مشہدی

۱۳۰	زلالی تبریزی	۱۳۰	فخرالدین محمد الاسری
۱۳۰	زلالی خراسانی	۱۳۲	خواجہ سیف الدین محمود
۱۳۰	زوجہ ہلالی	۱۳۴	مولانا رحمانی خراسانی
۱۳۰	مولانا نازینی	۱۳۴	رشیدالدین احمد کارزونی
۱۳۰	زینی مشہدی	۱۳۴	مولانا رشیدی
۱۳۰	شیخ زین الدین ابوبکر نایبادی	۱۳۴	مولانا رسوائی ہمدانی
۱۳۱	شیخ زین الدین خوانی	۱۳۴	رضائی سبزواری
۱۳۱	مولانا زیریکی	۱۳۴	رضائی زارجرہبی
۱۳۱	شیخ زین الدین	۱۳۴	امیر رضائی
۱۳۱	ملک الکلام ابن عماد	۱۳۴	رحمتی
۱۳۲	ابوالکارم سام میرزای	۱۳۵	مولانا جلال رفیقی
۱۳۳	میرزا شاہ حسین ساقی اصفہانی	۱۳۵	خواجہ رکن الدین صابن سمنانی
۱۳۳	سایلی قوشچی	۱۳۵	رکن فخرالدین
۱۳۳	مولانا سائل ہمدانی	۱۳۷	روحی سمرقندی
۱۳۴	مولانا ساغری	۱۳۷	روحانی
۱۳۵	مولانا شاہی امیر	۱۳۷	روقتی بخاری
۱۳۵	مولانا ساکنی سمرقندی	۱۳۷	رباطی محولانی
۱۳۵	میرزا شاہ حسین ارغون	۱۳۷	روح عطائی
۱۳۶	حافظ سرودی	۱۳۷	رہی سمرقندی
۱۳۶	مولانا سرودی ولد حافظ میراثی	۱۳۷	روح عطاری
۱۳۶	مولانا سروری	۱۳۸	ریاضی زاوی
۱۳۶	سراج الدین قمری	۱۴۰	زاہدی
۱۳۷	نظام الدین محمود قمری	۱۴۰	زائری مشہدی
۱۳۷	سرخ	۱۴۰	زاری سبزواری

۱۶۹	خواجہ عبدالقادر مراغہ ای	۱۴۸	حافظ سعد گل
۱۷۰	سیف المملوک دماوندی شجاعی	۱۴۸	خواجہ سعد گل شیرازی
۱۷۰	مولانا شرف خیابانی	۱۴۹	مولانا سعیدی غلامی
۱۷۰	مولانا شرف الدین علی یزدی	۱۴۹	ابوالفتح سلطان سعید خان خواجہ حسن نزاری
۱۷۱	مولانا شرف الدین علی بانقی	۱۴۹	درویش سقائی چغتائی بخاری
۱۷۳	میرزا شرف ابن قاضی جهان قزوینی	۱۵۰	حافظ سلطان علی اوبہی
۱۷۳	صاحب لکنی المعروف شریفی	۱۵۰	سلطان حسن لاجہان
۱۷۴	امیر سید شریف علامہ جرجانی	۱۵۰	سلطان سلیم بن سلطان بایزید
۱۷۵	مولانا صادق حلوائی سمرقندی	۱۵۱	مولانا سلطان علی مشہدی
۱۷۶	سید جعفر صادق	۱۵۲	سلطان محمود میرزا
۱۷۶	میر محمد صالح ہروی	۱۵۲	سلطان مسعود میرزا پسر سلطان محمود
۱۷۷	مولانا صالح بدخشی	۱۵۳	خواجہ سلطان محمد
۱۷۷	خواجہ کمال الدین حسین صبوری	۱۵۳	خواجہ سلطان ساؤجی
۱۷۷	بابا صالحی یزدی	۱۵۷	مولانا حسن علی سلیمی
۱۷۸	مولانا صدیقی ہروی	۱۵۷	مولانا شاہ محمد سلامی ہروی
۱۷۸	میر صدر الدین محمد	۱۵۷	سودائی
۱۷۸	مولانا سلطان محمد صدیقی استرآبادی	۱۵۸	میر سودائی
۱۷۸	ملا محمد حسین صدیقی	۱۵۸	امیر نظام الدین شیخ سہیلی
۱۷۹	قاضی صفی الدین غیبی	۱۶۰	ملا سیسی
۱۷۹	شاہ صفی الدین نوربخشی	۱۶۱	امیر یادگار بیگ سیفی
۱۷۹	صفائی صفاہانی	۱۶۱	سیفی بخاری
۱۷۹	صفائی خراسانی	۱۶۳	میر شاہی سزواری
۱۷۹	بابا صفائی قمی	۱۶۷	میرزا شاہ حسین صفاہانی
۱۸۰	مولانا طاقی بخاری	۱۶۸	خان براق خان بن ابوالخیر خان

۱۹۳	۱۸۰	مولانا غیبی	طاہری
۲۰۳	۱۸۰	عبید خان بن محمود بن شاہ بداع	طالعی
۲۰۳	۱۸۰	مولانا عبدا جلیل	استاد طاہر کانداز
۲۰۴	۱۸۰	امیر عبدالباقی	شاہ طاہر دکنی
۲۰۴	۱۸۳	عبدی بیگ مفرد شیرازی نویدی	طاہر رازی
۲۰۵	۱۸۳	مولانا عبیدی نیشاپوری	طاہر بخاری
۲۰۵	۱۸۳	مولانا عزیز ی	طاہر ہروی
۲۰۵	۱۸۳	ابوالغازی عبدالعزیز خاں عزیز ی	حکیم طغرائی
۲۰۵	۱۸۳	میرزا محمد عسکری بن ظہیر الدین محمد بابر بادشاہ	طوطی ترشیزی
۲۰۶	۱۸۳	خواجہ عبدالملک عصامی	طریقہ
۲۰۶	۱۸۴	خواجہ عصمت اللہ بخاری	مولانا طوسی
۲۱۳	۱۸۵	عصمتی	محمود عارفی
۲۱۳	۱۸۵	امیر برہان الدین عطاء اللہ	مولانا عارفی ہروی
۲۱۳	۱۸۶	عفتی امیرغرائی	مولانا عارفی
۲۱۳	۱۸۶	امیر عقیل شیرازی	مولانا عارف استرآبادی
۲۱۳	۱۸۶	شیخ رکن الدین علاء الدین ولد سمنانی	مولانا عابدی
۲۱۳	۱۸۶	عارف حمدانی	مولانا عالم بیہقی
۲۱۵	۱۸۶	شیخ علی کلاہ شیرازی	شاعادل لاری
۲۱۵	۱۸۷	مولانا میر علی کاتب	میر نظام الدین عبدالملک
۲۱۵	۱۸۷	بابا علی شاہ ابدال ہروی	بابا عبداللہ چشم مالان
۲۱۶	۱۸۷	استاد علی کارمال	خواجہ عبیدزاکانی
۲۱۶	۱۹۰	مولانا خواجہ علی شہاب ترشیزی	خواجہ عبدالقادر مراغہ
۲۱۶	۱۹۰	مولانا علی شغال	عبدالعلی نجاتی مشہدی
۲۱۷	۱۹۰	میرا علی اصغر	خواجہ مردی عزیز القدر

۲۳۸	خواجہ ابوالبرکہ فراہی فراقی	۲۱۷	سید علاء الدین اودہ
۲۳۸	خواجہ ابوالوقای فرشتہ	۲۱۷	خواجہ عماد الدین فقیہ کرمانی
۲۳۹	بابا فغانی	۲۱۷	امیر علی اکبر
۲۵۳	فیروز مزاح عبدالعزیز خاں	۲۳۱	مولانا غباری ہردی
۲۵۳	قاضی احمد (کذا)	۲۳۱	مولانا عزیزی
۲۵۴	سراج الدین میرزا قاسم جنابادی	۲۳۱	غریب سبزواری
۲۵۷	سید قاسم انوار نور اللہ مرقدہ	۲۳۱	شاہ غریب مرزا
۲۶۳	میرزا قاسم جنابدی	۲۳۱	قاضی یزدی
۲۶۴	درویش قاسمی صفابانی	۲۳۲	غیوری کابلی
۲۶۴	قاسم خاں موجی بدخشان	۲۳۳	خواجہ غیاث الدین محمد صدر تبریزی
۲۶۴	مولانا قالبی قالب تراش	۲۳۳	مولانا غیاث بلخی
۲۶۴	مولانا قبولی ہردی	۲۳۳	مولانا غیاث الدین محمد
۲۶۵	مولانا قدیمی نقاش گیلانی	۲۳۳	مولانا غیاث الدین محمد صنعی
۲۶۵	شاہ قدسی	۲۳۵	مولانا فانی ہردی
۲۶۵	قدسی	۲۳۵	مولانا بادشاہ تبریزی فارغی
۲۶۵	قستامی	۲۳۵	فانی ولد درویش
۲۶۵	قطب الدین خسرو شاہ	۲۳۵	فتاحی نیشاپوری
۲۶۶	مولانا قنبر نیشاپوری	۲۳۶	سلطان محمد بن امیری فخری
۲۶۶	ابواستحق	۲۳۶	فخری ہردی
۲۶۶	شاہ قوام الدین محمد بن شمس الدین	۲۳۶	مولانا فخر الدین علی
۲۶۷	مولانا کاتبی نیشاپوری	۲۳۶	میر فدائی
۲۷۳	کاکلی	۲۳۷	فدائی ماوراء النہری
۲۷۴	لالہ خاتون کرمانی	۲۳۷	شیخ زادہ لاجپتی فدائی
۲۷۷	قاضی لاغر سینتانی	۲۳۸	فریدون حسین میرزا ابن سلطان حسین

۲۸۸	۲۷۳	مولانا مشرقی مشہدی	مولانا لسانی شیرازی
۲۸۸	۲۷۷	مولانا مشربی	مولانا لطف اللہ نیشاپوری
۲۸۸	۲۷۷	مولانا مظفر ہردی	خواجہ سہراب
۲۸۹	۲۷۷	امالوک کرت	مانی شیرازی
۲۹۱	۲۸۱	معین الدین جوینی	مانی مشہدی
۲۹۱	۲۸۱	معنی جامی	مجازی
۲۹۱	۲۸۱	معنی مسجدی	مجلسی
۲۹۱	۲۸۲	معنی صفار	شیخ محمود
۲۹۲		مولانا معروف	خواجہ محمود برسد و خواجہ محمود تری ہزیال
۲۹۲	۲۸۲	مغول عبدالوہاب	محمود ننگرودی شیرازی
۲۹۲	۲۸۲	مغل خانم زن سبک خاں	خواجہ محمد کاخکی قہستانی
۲۹۳	۲۸۲	میرم نباہ قزوینی	سلطان محمد بن یاسنقر
۲۹۵	۲۸۳	خواجہ ضیاء الدین میرم بدر	خواجہ محمد پارسا
۲۹۵	۲۸۳	خواجہ قاضی میرک قزوینی	مولانا محمد بیتابکانی
۲۹۶	۲۸۳	درویش ناصر بخاری	مولانا محمد گوہر
۲۹۷	۲۸۳	ناصر بچہ شیرازی	محمد حسین میرزا ابن سلطان حسین
۲۹۷	۲۸۵	محمد ناصر میرزا	مومن میرزا
۲۹۷	۲۸۵	یادگار ناصر میرزا	مولانا محمد معماہی
۲۹۸	۲۸۵	شیخ نجم الدین	مولانا محوی ہروی
۲۹۸	۲۸۶	مولانا ندائی گیلانی	خواجہ مسعود بک
۲۹۸	۲۸۷	مولانا زگسی ہردی	مسعود ترکانی
۲۹۹	۲۸۷	حکیم نزاری قہستانی	مولانا مسعود شروانی
۳۰۰	۲۸۷	سید جلال الدین نسیمی	سید محمد بن سیر شاہ
۳۰۱	۲۸۸	مولانا نسیمی ہردی	مولانا مشتری استرآبادی

۱۳۲۲۲۰

۳۱۶	ملا حسین وفائی	۳۰۲	باب نصیبی گیلانی
۳۱۶	وفائی شیرازی	۳۰۴	سخ نصیبی نور بخش
۳۱۶	ولی بیگ قلندر	۳۰۵	مولانا نظمی خراسانی
۳۱۷	ولی بیگ	۳۰۵	مولانا نظام الدین استرآبادی
۳۱۷	میر ولی	۳۰۷	سخ نظام قاری شیرازی
۳۱۷	ویسی ہردی	۳۰۸	سید فضل نعیمی
۳۱۸	میر ہاشمی	۳۱۰	سید نور اللہ نعمت اللہ ولی
۳۲۰	خواجہ ہاشمی بخاری	۳۱۱	دور محمد
۳۲۰	میر ہاشمی کوفت	۳۱۱	میر نویدی نیشاپوری
۳۲۱	مولانا عبید اللہ ہاشمی	۳۱۲	نویدی تربتی
۳۲۷	ہاشمی قزوینی	۳۱۲	مولانا نویدی رازی
۳۲۷	میر بادی استرآبادی	۳۱۲	مولانا نویدی شیرازی
۳۲۷	خواجہ ہجری جامی	۳۱۲	مولانا نوری دندانہ ہروی
۳۲۸	خواجہ محمد شریف ہجری	۳۱۳	فضیل نوری
۳۳۳	مولانا ہلاکی ہروی	۳۱۴	محمد یوسف نیازی
۳۳۳	مولانا ہلال قزوینی	۳۱۴	مولانا واصفی امداد
۳۳۳	مولانا ہمدی ہمدانی	۳۱۵	واگہی ہردی
۳۳۵	ہمینی خراسانی	۳۱۵	خواجہ ابن علی واقفی
۳۳۵	امیر ہمایوں	۳۱۵	مولانا وصلی
	سلطان اکرم و خاقان اعظم پادشاہ	۳۱۶	امیر حاجی احمد وفائی
۳۳۹	فردوس مکان ابوالغازی محمد ہمایوں پادشاہ	۳۱۶	مولانا وفائی

مقدمہ

میر عماد الدین محمود الہی الحسنی ہمدانی شاہانہ سرپرستی، خوش حال زندگی اور گراں قدر سرمایہ شعری کے باوجود زندگی کے شب و روز کی حکایتِ دل نواز قلم بند نہ کر سکے۔ وہ تمام عمر دوسروں کی داستانِ حیات اور تخلیقات محفوظ کرنے میں منہمک رہے۔ مگر اپنے بارے میں ان کی بے گانگی اور بے نیازی حیرت فرور ہے۔ تاریخِ پیدائش پر بھی توجہ نہ دی۔ اس زمانے میں دربارہ خود لکھنا شرفا کا شیوہ گفتار بھی نہ تھا۔ الہی ہمدانی قدروں کے پاس دار اور باوقار شخصیت کے مالک تھے۔ امرا و سلاطین کی ہم نشینی نے کردار و مزاج کی تربیت کی تھی۔ طبیعت میں اکرام و ارجمندی کے عناصر کا درآنا فطری تھا۔ ان کی سن پیدائش کے بارے میں حتمی رائے نہیں دی جاسکتی۔ تذکرے میں صرف ایک جگہ اشارہ ہے کہ انہوں نے آگرہ میں ہندی دوستوں کی پر لطف محفل میں تیس سال کی عمر میں پہلی بار شراب نوشی کی۔ وہ آگرہ پہلی بار ۱۰۲۱ھ اور دوسری بار ۱۰۲۳ھ میں تشریف لائے۔ دوسری آمد کے دوران تذکرے کا آغاز ہوا۔ اس تحریر کو پیش نظر رکھیں تو ان کی ولادت ۹۹۳ھ میں ہوئی ہوگی۔ یہ بات ان کی خودنوشت تحریر کے حوالے سے یقین کے ساتھ کہی جاسکتی ہے۔ تذکرے میں مولانا آگہی کے ذکر میں یہ دلچسپ انکشاف حاشیے کی تحریر میں موجود ہے۔

”آگہی، طرز او فریاد میکند کہ از شعرای زماں سلطان حسین میرزا است اما حال باو بود و چنانکہ وقتی مولف اس تذکرہ الہی در... ہندوستان با جلیس نشہ بود و شیشہ صہبا بر پای ایستادہ و حجاب عقل از پیش خاستہ۔ گلہ از وضع بینند۔ سای خود نمودہ گفتیم کہ روزگاری سالہ بر من بہ گذرد، ہرگز دستم بہ پیانہ آشنا نبود، امروز تقاضای مشرب اہل ہندیاں الاکیش افتادہ ام، و عمری بیہودہ می گذارم۔“

اس اقتباس سے ان کے سن ولادت، شراب نوشی کی ابتدا اور ہندوستانی معاشرے پر روشنی پڑتی ہے جس نے الہی ہدائی کو حلقہ بے نوشاں کی دوستی سے نوازا اور ارتکاب نائے ونوش سے عمر رائیگاں کو روشناس کیا۔ یہ ایسی نامبارک ساعت تھی کہ عمر بھر نہ اس کا شمار کیا اور نہ موصوف کو اس سے رستگاری حاصل ہوئی۔ زندگی ساغر و مینا کی سرشاری میں گزری الہی نے ساقی نامہ لکھا ہے جو شعرو فن کی لطافتوں سے لبریز ہے۔ شراب کی سرمستیوں کے ساتھ ایک قطعہ میں کیف آگس سرشاری کا ذکر کیا ہے:

بدہ سے کہ عیشِ جوانی کند غم در عدم زندگانی کند
 زغم سخت جاں گشتہ ام این قدر کہ مغزم بود استخوانی دگر
 بیاساقی آن ساغر پر شراب کہ داغست از چشمہ آفتاب

الہی کی زندگی کے خط و خال کا بہت ہلکا پرتو کہیں کہیں تذکرے میں موجود ہے جو جزوی طور پر بعض اہم اور غیر اہم واقعات پر روشنی ڈالتا ہے۔ لیکن تفصیلات سے محرومی کا احساس بھی بڑھتا جاتا ہے۔ اس طرح کے واقعات کا حوالہ تذکرے کی مدد سے کہیں کہیں شامل تحریر ہے۔ اگرچہ ان سے رودادِ زندگی کی حقیقی تصویر نمایاں نہیں ہوتی۔ تاہم غنیمت سمجھ کر ان سے رجوع کیا گیا ہے۔ مذکورہ بالا اقتباس الہی کی سرنوشتِ زندگی کے مطالعہ میں بڑی اہمیت کا حامل ہے۔ شراب نوشی سے کردار و گفتار کے طور طریقوں میں تبدیلی واقع ہوتی ہے اور شخصی کوائف کی باز آفرینی میں زندگی اور کائنات سے متعلق تصورات کی تفہیم آسان ہو جاتی ہے۔

میر الہی کے نام و نسب کے بارے میں تذکروں اور تاریخی کتابوں میں خاصا اختلاف ہے۔ حیرت ہوتی ہے کہ معاصر شہادتوں کے باوجود اتنا اختلاف کیوں ہے؟ تقی الدین محمد اوحدی حسینی (۹۷۳-۱۰۴۰ھ) میر الہی کے دوست اور معاصر ہیں۔ آگرہ کے قیام میں دونوں میں بڑی رفاقتیں رہیں اوحدی نے اپنے مشہور تذکرے ”عرفات العاشقین“ میں لکھا ہے:

”نام وی میر عماد الدین محمود بن میر حجت اللہ اسعد ابادی است۔“

سراج الدین علی خاں آرزو نے بھی اوحدی کی تصدیق کی ہے۔ اس شہادت کے بعد بھی اختلافات در آئے ہیں۔ مآثر الکرام، خلاصۃ الافکار، نتائج الافکار، کلمات الشعراء ہفت آسماں، آتش کدہ، مراۃ الخیال، مخزن الغرائب، مآثر الامراء، مآثر رحیمی، بزم تیموریہ، واقعات کشمیر، بہارستان سخن، عمل صالح وغیرہ کئی کتابوں میں صرف میر الہی لکھا ہوا ہے۔ دوسری کتابوں میں میر عماد الدین محمود لکھا ہے۔ جیسے شمع انجمن، مجموعہ انفاس،

۱ عرفات العاشقین، ورق ۱۲۲

ریاض الافکار وغیرہ ہمیشہ بہار اور سفینہ خوش گو میں یہ غلط اندراج موجود ہے کہ ان کا نام میر صدر الدین محمد علی ابن محمد شیرازی اسد آباد ہمدان کے رہنے والے تھے اور ۱۰۱۰ھ میں عہد اکبر بادشاہ میں ہندوستان آئے۔ یہ الہی دوسرے شخص ہیں، جنہیں جہانگیر نے ”مسح الزمانی“ کا خطاب دیا تھا کیونکہ یہ طبیبِ حاذق تھے اور شاعر بھی۔ الہی تخلص لکھتے تھے۔ اوحدی نے دونوں الہی کا ذکر الگ الگ کیا ہے۔ ان سب حوالوں سے قطع نظر تذکرے کے دونوں حصوں میں میر الہی نے خود اپنا نام جگہ جگہ درج کیا ہے۔ ذاتی مخطوطہ میں ترقیے کی عبارت تو بہت واضح اور دو ٹوک ہے، جس کے بعد کسی شک و شبہ کی گنجائش باقی نہیں رہتی:

”مولف اس تذکرہ الہی عماد الدین محمود المتخلص بالہی الحسنی ابن امیر حجت اللہ اسعد آبادی الہمدانی است۔“ ۱

اس تحریر سے ان کے نام کے ساتھ ان کے والد بزرگوار اور جائے پیدائش کے بارے میں بھی حتمی فیصلہ ہو جاتا ہے جن کے سلسلے میں اختلاف ہے۔ بیشتر کتابوں میں اسد آباد لکھا ہے جب کہ اوحدی نے اسعد آباد درج کیا ہے۔ ترقیے میں اسعد آباد ہی درج ہے۔ اسعد آباد بھی مناسب نہیں ہے۔ اسعد آباد ہمدان کا نواحی علاقہ ہے۔ ہمدان سے الہی نے اپنی نسبت دی ہے:

در مناقب است الہی کلام من
وز سلک عارف ہمدانست گو ہرم
از نورلم یزل قلم صنع در ازل
بر لوح دل نگاشتہ اللہ اکبرم
محمودم از سعادت دین محمدی
در ملت صحابہ و آل پیبرم ۲

”ذکر الصالحین“ میں عبدالرزاق قادری نے سلسلہ نسب کی کچھ تفصیلات دی ہیں۔ ترقیے کی تحریر میں ان کے والد کا نام بھی بہت واضح ہے۔ امیر حجت اللہ الحسنی لکھ کر الہی نے تمام شبہات کا ازالہ کر دیا ہے۔ انہوں نے والد سے مروجہ علوم سیکھے۔ مزید حصول علم کے لیے شیراز و اصفہان کا سفر بھی کیا۔ عربی و فارسی میں دسترس حاصل کی اور شعر و ادب کے ذوق نے تخلیق و تاریخ کے شعور کا اضافہ کیا۔ شاعری میں انہیں شہرت حاصل ہوئی۔

۱ تذکرہ (مرتب) ص ۷۰۱

۲ دیوان الہی، رام پور، ص ۴۳

امرا و سلاطین نے قدر دانی کی۔ وہ خوش نصیب تھے کہ انھیں سرکار و دربار میں شرف یابی حاصل تھی۔ ان کے ممدوحین کی ایک قابل ذکر تعداد ہے جن کا ذکر شعری تخلیقات میں ملتا ہے۔ زیادہ تر قصیدوں میں ممدوحین کی توصیف کا تذکرہ ہے، جیسے جہاں گیر، شاہ جہاں، ظفر خاں احسن، مہابت خاں، غازی ترخاں و قاری وغیرہ۔ الہی نے قصیدوں میں اخلاق و احتیاط کا دامن نہیں چھوڑا۔ مدح و ثنا میں مبالغہ سے کام نہیں لیا اور نہ جھوٹی تعریف کی۔ یہ قول ”شاہ جہاں نامہ“ الہی در قصیدہ قصیدہ ہای نیکی کند“^۱ سے بھی اس خیال کی تصدیق ہوتی ہے۔ یہ فراموش نہیں کرنا چاہیے کہ وہ دربار سے منسلک تھے اور وہاں کی مجبوریاں بھی وفاداریوں میں شامل تھیں۔

میر الہی کی خوش بختی تھی کہ وہ جہانگیر و شاہ جہاں کے عہد حکومت میں تھے۔ مغلیہ دور کا یہ سب سے سنہرا زمانہ تھا۔ سکون و شادمانی کے ساتھ فن کاروں اور اہل علم کا حلقہ چمن در چمن بکھرا ہوا تھا۔ الہی کے معاصرین میں علما و فضلا کے ساتھ شاعر و ادیب، امرا اور اکابرین سلطنت کے علاوہ نابغہ روزگار اشخاص کا اجتماع تھا۔ الہی نے ان سے استفادہ کیا اور سرخوشی بھی حاصل کی۔ معاصرین میں ایران و ہند کے علاوہ کشمیر کے کئی سخنوروں نے ادب و زندگی کو آب و تاب بخشا۔ چند معاصرین کا ذکر بے جا نہ ہوگا۔ جیسے غنی کشمیری، محمد جان ملا شاہ بدخشان، طغرانی مشہدی، خواجہ محمد اعظم قدسی، تقی اوحدی، شیدائی فتح پوری، حکیم حازق، شکیبی اصفہانی، آقارضی، مرشد بروجرودی ملا شکوہی، ذوقی اردستانی، طالب آملی، سراج الدین آرزو، حکیم شرف الدین حسن عوفی، شفقائی اصفہانی وغیرہ۔ آخر الذکر سے اصفہان میں اکثر شعری محفلوں میں ملاقات رہتی۔ ان کے اشعار کا انتخاب بھی روابط پر روشنی ڈالتا ہے۔ تقی اوحدی کی دوستی تو مشہور تھی۔ تذکرے میں بار بار اوحدی کے تذکرے کا حوالہ دوستانہ مراسم کا اظہار ہے۔ اسی طرح عوفی یا دوسرے حوالے بھی خالی از عقیدت و محبت نہیں ہیں۔ میر الہی کے معاصرین اور ماقبل کئی شعرا گزرے ہیں جن کا تخلص الہی ہے۔ لیکن الہی کو جو شخص حاصل ہے، وہ دوسروں کو نہ مل سکا۔ مثال کے طور پر چند نام حسب ذیل ہیں: الہی اسد آبادی، الہی اصفہانی، الہی دیلمی، الہی سماوی، الہی تبریزی، الہی اللہ آبادی، الہی گیلانی، الہی شروانی، الہی شیرازی، الہی قندھاری، الہی کاشانی، الہی ہندی وغیرہ۔ بعض کا ذکر تذکرے میں موجود ہے۔ میر الہی ہمدانی کے کچھ اور امتیازات ہیں، جن کی بنیاد پر وہ انفرادی شناخت رکھتے ہیں۔ مگر تخلص کی کثرت کے سبب مغالطے بھی پیدا ہوتے ہیں۔

الہی کا مولد و مسکن ہمدان ہے:

در مناقب است الہی کلام من و ز سلک عارف ہمدانست گوہرم^۲

۱ دیوان الہی، رام پور، ورق، ص ۳۳

۲ شاہ جہاں نامہ، جلد ۳، ص ۳۱۵

تذکرے میں کئی بار ہمدان کا ذکر کر کے انھوں نے ایک بڑی غلط فہمی کا ازالہ کیا ہے۔ ان کے معاصر اور بعد کے دوسرے تذکرہ نگاروں نے انھیں اسعد آبادی ہی تسلیم کیا ہے جیسے تذکرہ والہ داغستانی، عرفات العاشقین، مجموعۃ النفاکس وغیرہ۔ لیکن تذکرے میں قطعی طور پر اس بارے میں اشارہ کیا گیا ہے۔

ہمدان علم و ادب کا گہوارہ رہا ہے کئی اکابر علماء و ادبا کی نسبت سے یہ شہر مرکز نور بھی تھا۔ الہی کے والد بزرگوار بھی ایک معروف شخصیت کے مالک تھے۔ ان کا نام امیر حجت اللہ الحسینی تھا۔ ڈاکٹر اشپرنگر اور اسٹوری دونوں نے ان کا نام حجت الدین لکھا ہے۔

وہ ایک عالم اور ادیب کی حیثیت سے خواص و عوام میں متعارف تھے۔ الہی بھی سرمایہ پداری سے سرفراز ہوئے۔ ان کی علمی سرپرستی میں ان کے والد نے کما حقہ کوئی کسر نہیں چھوڑی۔ حصول علم کے لیے الہی نے کئی سفر کیے۔ ابتدائی تعلیم والد کے علاوہ مقامی مدرسوں سے حاصل کی۔ سولہ سال کی عمر یعنی ۱۰۱۰ھ میں حصول علم کے لیے شیراز کا سفر کیا۔ تقریباً ساڑھے تین سال تک وہاں شاہ داعی کی خانقاہ میں قیام کیا۔ کسی حد تک علم کی تکمیل یہیں ہوئی۔ ذوقِ تخلیق کو یہیں جلا ملی۔ شعر و شاعری سے حد درجہ شغف پیدا ہوا۔ شیراز کی سرزمینِ شعری قوتِ نموسے شاداب تھی جو الہی کو بہت راس آئی۔ یہاں سیکڑوں شعرا کا کلام دستیاب تھا۔ الہی نے ان سے خوب استفادہ کیا اور کئی ہزار اشعار کا انتخاب کیا۔ اس ذوقِ انتخاب نے انھیں تذکرہ نگاری کا شوق دلایا۔

ایک قہوہ میں خانے میں ان کی شاعری کا تعارف ہوا اور ان سے تخلص کے بارے میں بھی دریافت کیا گیا۔ ایک تذکرہ نگار (نصر آبادی) نے لکھا ہے کہ اصفہان کا سفر معاش و معیشت کی تلاش میں تھا۔ کلام سے اندازہ ہوتا ہے کہ غالباً انھوں نے کعبہ شریف کی بھی زیارت کی تھی۔ اشعار کے علاوہ کہیں اس کا ذکر نہیں ملتا:

ز اصفہان روم آہنگ حج کناں نجار
کہ طوف کعبہ دہد زینتِ مسلمانی
رتم چوسوی کعبہ الہی ز کوی دیر
رحمت در انتظار گناہم نشہ بود
در مدینہ گر بمیرم ترتم گردد فلک
نقشِ نعلین رسول اللہ شود جو زای من

۱ A Catalogue of Arabic, p.435

۲ دیوان الہی، برٹش میوزیم، ص ۴

بیشتر تاریخوں میں لکھا ہے کہ میرا لہی نے ہمدان سے بعض وجوہ کی بنا پر ہندوستان ہجرت کی۔ ایک وجہ تو تلاشِ معاش تھی جس کا ذکر خود میرا لہی نے کیا ہے:

”از حرص مال مائل ہندوستان شدم، ویں مسند دل سیہ جگرم خوردہ خمرہ دار۔“

گویا جان کی اماں کی خاطر قندھار آئے۔ قصد تو ہندوستان کا تھا۔ یہاں مرشد بروجرری کے وسیلے سے قندھار کے صوبہ دار میرزا غازی ترخان کی سرپرستی حاصل ہوئی۔ میرزا غازی کی دل داری بہت کام آئی۔ ہجرت کا بڑا سبب الہی کا عقیدہ تھا جو بال جان بنا۔

یہاں جہانگیر کی فرماں روائی تھی۔ ایرانی شعرا و حکما کی ایک معقول تعداد بڑی امیدوں کے ساتھ ہندوستان میں داخل ہوتی رہی۔ مہاجرت کا یہ سلسلہ بہت دنوں تک چلتا رہا۔ فارسی کے شعرا و ادب کے اکابرین کی آمد نے یہاں کی علمی و ادبی فضا بدل دی۔ اس سفر کے دوران میرا لہی نے کچھ دنوں کے لیے قندھار میں قیام کیا۔ ۱۰۲۰ھ کی بات ہے کہ قندھار میں میرا لہی میرزا غازی ترخان و قاری کی ملازمت میں رہے اور پھر ہندوستان آئے۔ قندھار کے زمانہ قیام کے تاثرات اشعار میں ملتے ہیں:

ملک بخشی کر طلوع آفتاب رایتش
شد جہاں را مشرقی دیگر زمین قندھار
چوں سزاوار نزول تست ملک قندھار
سایہ معموریش بر تارک لاہور باد
خوش آنکہ در ہماں یاد اصفہاں گویند
الہی از طرف قندھار می آید

میرا لہی قندھار میں مختصر قیام کے بعد ۱۰۲۱ھ میں آگرہ وارد ہوئے۔ وہ ۱۰۲۲ھ سے ۱۰۲۳ھ تک مہابت خاں کی ملازمت رہے۔ یہاں تقی اوحدی سے بھی کبھی کبھی صحبت رہتی اور شعر و سخن کا تذکرہ ہوتا۔ الہی کے ذوقِ تخلیق کو ایک نئی جلا ملی۔ اوحدی کے تذکرے نے میرا لہی کو کسی حد تک متاثر کیا۔ تقی اوحدی نے ان پر لطف یادوں کو قلم بند کیا ہے کہ دونوں میں شعری تبادلے بھی ہوتے تھے کیونکہ وہ دونوں آگرہ میں ایک ساتھ ہوتے میرا لہی اپنی تازہ تخلیق سے نوازتے اور وہ بھی جو ابنا کچھ پیش کرتے۔ میرا لہی کی زندگی کا یہ بڑا پرسکون اور خوش گوار دور تھا۔ امر او سلاطین سے انھیں قرب اور ان کی محفلوں میں باریابی حاصل ہوئی اور ان کی شہرت میں روز افزوں ترقی ہوتی گئی۔ جہاں گیر کے دربار تک رسائی ہوئی اور شاید حرم تک بھی شنائی حاصل ہوئی۔ بیگم نور جہاں کی کتاب دار کی

عبارت سے ظاہر ہوتا ہے۔ میرا لہی نے جہانگیر کے نام سے طلائی سکہ جاری ہونے پر تہنیتی اشعار پیش کیے۔ اس پہلے سفر میں میرا لہی پورے تین سال بھی نہ رہنے پائے تھے کہ انھیں آگرہ سے کابل واپس آنا پڑا۔ وہاں کابل کے صوبہ دار بیک مہابت خاں (متوفی ۱۰۲۵ھ) کی ملازمت اختیار کی اور آسودہ زندگی گزارنے کا موقع ملا۔ یہاں اہل قلم کی موجودگی سے بڑی تقویت حاصل ہوئی۔ مہابت خاں کی ملازمت سے سبک دوشی کے بعد میرا لہی ۱۰۳۳ھ میں ظفر خاں احسن (متوفی ۱۰۷۳ھ) کی ملازمت میں شریک ہوئے۔ ظفر خاں خود شاعر تھے۔ علم پر در اور شعرا کے قدر دان بھی تھے۔

ظفر خاں کابل سے آگرہ بلائے گئے۔ شاہ جہاں کی تخت نشینی کا پہلا سال تھا۔ شاہ جہاں جنوبی ہند کی بعض ریاستوں کی تسخیر کے لیے روانہ ہوئے تو ظفر خاں ان کے ہم رکاب تھے۔ ۱۰۴۰ھ میں فتح کے بعد شاہ جہاں نے بعض علاقوں کو سلطنت مغلیہ میں شامل کر لیا۔ شاہانہ فتح مندی کے استقبال میں میرا لہی نے قصیدہ لکھا جس میں بادشاہ وقت کی مدح کی گئی ہے:

زند کوس بشارت نہ ہندو روم و حقن
کہ شاہ کردبا قبال و تیغ فتح دکن
کلید قلعہ احمدنگر ہلالی شد
کہ گفت غرہ ماہ ظفر بدو روشن

میرا لہی کے معاصر ابوطالب کلیم نے بھی قصیدہ میں فتح دکن پر تہنیت پیش کی ہے۔

جہانگیر کا انتقال ہو چکا تھا کہ شاہ جہاں نے ظفر خاں کو کشمیر کی صوبہ داری کے لیے نامزد کیا۔ ظفر خاں نے میرا لہی کو اپنے ساتھ کشمیر لے جانے کی درخواست کی جو منظور کر لی گئی۔ میرا لہی کا یہ تیسرا اور آخری پڑاؤ تھا۔ گویا میرا لہی دار کشمیر ہوئے۔ وہاں انھیں ایک شاہانہ سرپرستی اور مقرب خاص کی حیثیت سے بڑا احترام ملا۔ ظفر خاں کے والد بزرگوار خواجہ ابوالحسن تربتی بہ طور حکمران یہاں پہلے سے موجود تھے۔ ۱۰۴۲ھ میں بیٹا باپ کے معادن کے طور پر یہاں ذمہ دار بنا کر بھیجا گیا تھا۔ خواجہ ابوالحسن کے انتقال کے بعد بیٹا ظفر خاں کئی سال تک یہاں کی صوبہ داری کا فریضہ انجام دیتا رہا۔ بعد میں ظفر خاں کو ٹھٹھ (سندھ) کی ذمہ داری سونپی گئی۔ وہیں ۱۰۷۳ھ میں ان کا انتقال ہوا۔ وہ ایک اچھے اور فرض شناس شاعر و سپاہی تھے۔ ان کی فتح مندی پر میرا لہی نے قصیدے لکھے اور مدح سرائی کی ہے۔ میرا لہی ان کے ممنون کرم ہیں انھوں نے ان کے احسانات کا صدق دل سے اعتراف بھی کیا ہے جو کلام میں موجود ہے۔ میرا لہی کی خوش بختی تھی کہ ایک ہر دل عزیز اور باختیار حکمران نصیب ہوا جو ایک زمانے

تک ان کی سرپرستی اور دل داری کرتا رہا۔

میرالہی شروع زندگی میں در بدری کے شکار رہے لیکن پاپان عمر انھیں جنت نشاں اور ایرانِ صغیر میں پرسکون زندگی گزارنے کے لیے ایک مدت ملی جسے انھوں نے عیش و نشاط کے ساتھ گزارے۔ انھیں کشمیر کی وادی کا پر فضا منظر آسائش دو گیتی سے کم نہ تھا۔ شعور و شوق کی تسکین کے لیے یہاں وافر اسباب مہیا تھے۔ فرحت بخش اور جاں فزا موسم ایران سے کم نہ تھا۔ خشک و تریوہ جات کی کثرت تھی۔ دربار دہلی کے اہل ہنر کی کمی تھی الہی کی کوششوں سے شعرو سخن کی محفل آباد ہوئی جس کی نگہداشت ظفر حسن کے ذمہ تھی۔ دیکھتے دیکھتے اہل سخن کی ایک کہکشاں آباد ہو گئی۔

ان کی خوش حال زندگی نے ۱۰۵۰ھ میں باغِ الہی کی تعمیر اور سیرابی کی۔ طرح طرح کے پیڑ پودوں اور تیل بوٹوں سے اسے آراستہ کیا۔ جو شہر یاروں کی تفریح کا مرکزِ انقعات بنا جس کا قدیم چنار ۱۹۳۲ء تک موجود تھا۔ یہ بڑا سایہ دار تھا۔ ۳۸ فٹ تک شاخیں پھیلی ہوئی تھیں۔ وہاں کی دلاویزی نے الہی کو مثنوی کہنے کے لیے مجبور کیا جو قلمی ہے اور کشمیر کے حسنِ فطرت کا انتہائی دل کش مرقع پیش کرتی ہے۔

یہ باغ سری نگر شہر سے تقریباً دس کیلومیٹر شمال کی جانب بچھ پورہ گاؤں کے قریب واقع ہے۔ یہاں عہدِ شاہ جہاں کی تعمیرات ہیں۔ ایک نہر باغِ الہی تک رواں تھی۔ میرالہی نے خود اشعار رقم کیے ہیں۔

گریباں میکشد خواہی نخواہی بسوی خود مرا باغِ الہی
فلک آشفته بود از بہر سائش ملک گفتا بگو باغِ الہی

پنڈت آندکول نے اپنی کتاب Archaeological Remains in Kashmir میں غلط لکھا ہے کہ الہی نے جہانگیر بادشاہ کے حکم پر یہ باغ نور جہاں کی سیر کے لیے تعمیر کرایا۔

میرالہی کے مربی دوست ظفر خاں احسن نے بھی باغِ الہی کی تعریف میں اشعار قلم بند کیے ہیں:

بہشت جاوداں باغِ الہی است کہ دروی باغبانی بادشاہی است
چنار رو کشیدہ سر بکیواں سردر کردہ بالا بلندیاں
فلک از ہیبت سائش رمیدہ زمیں در سایہ او آرمیدہ

دست برد زمانہ سے باغ کے آثار مٹ گئے انسانوں نے بستیاں بسالیں اور گھر و ندے آباد ہو گئے۔

صفحہ کاغذ پر الہی کی یادگار باقی ہے۔

میرالہی نے اپنی مثنوی میں بھی وہاں کے خوب صورت مناظر کا دلکش مرقع پیش کیا ہے۔ چنار، آبشار، نہر، سیب، کوہ و دمن کا ذکر نظر فروز ہے۔

نخست از فیض بخش آں فیض گیرم کہ جو شد آبِ حیواں از ضمیرم
چناں دل ریختہ در پای ہر گل کہ گل چنید بجای دانہ بلبل
زندہ قہقہہ لب نوارہ ہموار چو بک مست در دامان کہسار
چہ نہر آں سلسبیل خلد پیوند بدش رشتہ عمر ابد بند

میرالہی نے اپنی شاعری میں بھی کشمیر کی خوب صورت منظر نگاری کی ہے۔ خاص طور پر مثنوی میں فیض بخش باغ کی مرقع ساز تصویریں دل کو موہنے والی ہیں۔ یہ مثنوی کشمیر میں محفوظ ہے اور قابل مطالعہ ہے۔ یہ بھی ان کے کلام کی طرح غیر مطبوعہ ہے اور حالیہ دریافت کے طفیل متعارف ہوئی ہے۔ یہ دونوں مثنویاں مختصر ہیں۔ پہلی مثنوی میں ۱۱۶ اوراق اور ۱۴۲۵ اشعار ہیں۔ کشمیر کے باغات کے دل فرور مناظر کے ذکر میں ہے۔ شروع میں بادشاہ وقت شاہ جہاں کی مدح سے مثنوی کا آغاز ہوتا ہے:

جہاں درمہد آسائش از ان است

کہ عہدِ دولتِ شاہِ جہان است

دوسری مثنوی پانچ اوراق پر مشتمل ہے جو بہت مختصر ہے۔ خط نستعلیق میں کتابت ہوئی ہے اور دیدہ زیب ہے۔ یہ دونوں طویل نظمیں ان کے آثار و باقیات میں تبرک کے طور پر شامل کی جاسکتی ہیں۔ ورنہ ان کا دیوان خود جہان معنی کا گنجینہ تخلیق ہے، جس میں تقریباً پانچ ہزار اشعار موجود ہیں۔ ان میں معروف و متداول شعری اصناف ہیں جیسے غزل، قصیدہ، رباعی، مرثیہ وغیرہ۔ شعری روایت اور عمومی پسندیدگی کے باعث غزل کا حصہ حاوی ہے، خواہ وہ مخطوطہ برلن ہو یا لندن، رام پور۔ میرالہی کی تخلیقی صناعت اور جودتِ طبع کے ساتھ جذبہ و احساس کی ترجمانی غزلوں میں پورے شباب پر ہے۔ قصیدے کا پر شکوہ اور آہنگ کی بلندی قابل رشک ہے۔ خود الہی کو اپنے شعری کمالات کا احساس ہے۔ تخلیق دترائین کے ہنر سے وہ مرد خود آگاہ فن کی طرب ناکی پر نظر رکھتا ہے جو سیکڑوں شعرا کے کلام کا مبصر ہو اور فن کی نزاکتوں سے واقف ہو وہ تخلیق کی سرفرازی پر بھی فائز ہوگا۔ یہ تعالیٰ نہیں حقیقت ہے جس کا شاعر کو ادراک ہے۔

ہست نظم حسن ماروی ثنا دیوان ما

انتخاب جملہ دیوانہاست دیوان ما

اپنے دیوان کو بہت سے دواوین کا انتخاب کہنے والا الہی ہی ہے۔ یہ صرف الہی کا قول نہیں ہے بلکہ بادشاہوں اور امرانے بھی تسلیم کیا ہے۔ سبھی تذکرہ نگاروں نے ان کے کلام کی خوبیوں کا اعتراف کیا ہے۔ شاہ جہاں نامہ میں لکھا ہے:

”طرازِ سخنش بسیار تازہ و اشعارش بلند آوازہ، لطف کلامش از قیاس افزوں، جزالت الفاظش

از خیال بیرونست۔“

کلمات الشعرا میں شاعر نازک مزاج و خوش خیال بودہ“ کہا گیا ہے۔

مجموعۃ النفاس کی عبارت بھی قابل ذکر ہے:

”در درستی مضمون و زبردستی زبان و تازگی خیال میر مذکور مسلم الثبوت است و ہمہ با ستادی

او قائل اند۔“

سرو آزاد میں ہے:

”کلامش لطافتی و عذوبتی دارد حد مذاق ہار الذتی خاص بخشد۔“

تقی اوحدی تو معاصر تھے اور ملاقاتی تھے۔ انھوں نے اپنے تذکرے عرفات العاشقین میں ”مجموعۃ کلام

ہمدانی“ کے ساتھ ادراکِ عالی کی بھی تعریف کی ہے۔

تقریباً ہر تذکرہ نگار نے ان کے شعری امتیازات کی داد دی ہے۔ ان سب کی تفصیلات تذکرہ شعرائے

کشمیر میں موجود ہے۔

تقی اوحدی نے قیام آگرہ میں الہی کے اشعار سن کر پیشین گوئی کی تھی کہ اگر الہی مشقِ سخن کرتے رہے تو

بڑا مرتبہ حاصل کریں گے۔ تذکرے میں ذکر ہے:

”اگر توفیقِ مشقِ باید، شاعری بغایت خوب خواهد شد۔ تا غایت دو ہزار بیت گفتہ، ادراکِ درست رسائی

دارو سخن نیز خوب می رسد۔“

”ابر فکر پر از رطوبت، ہر ہر گونہ سخن قدرتی تماش“ بھی لکھا ہے۔ محمد صالح کتبوی نے بہت تفصیل سے تعریف

کی ہے۔ شکوہ الفاظ، نزاکتِ بیان، لطفِ کلام، تازگیِ ادا، تازہ گوئی، استعارہ، اشعار بلند، بسیار تازہ، معنی برجستہ وغیرہ

تحسین و تعریف کے کلمات عمل صالح میں موجود ہیں۔ یہ سب الہی کی شعری صناعت کا اعتراف ہے اگر تذکرہ نظر سے گزرا ہوتا تو شاید اس کی بھی خاطر خواہ تعریف ہوتی۔ احساسِ فخر نے الہی کو تعالیٰ آمیز اظہار کے لیے آمادہ کیا۔

ما از ہمہ کس بیش بہایم الہی
در شہر اگر مردم بیکار فروشند

یوں بھی قصیدہ گوئی خود ستائی کے دروا کرتا ہے، جو بھی کہلو اتا ہے۔ الہی نے جو بھی لکھی جوان کے شایانِ شان نہ تھی مگر وہ زوال پذیر معاشرے کی نفسیات سے مجبور تھے۔

الہی کے سلسلہ نسب پر گفتگو کرنے والی کتاب ”ذکر الصالحین“^۱ کے مصنف نے لکھا ہے کہ الہی دو بار کشمیر آئے۔ پہلی بار جہانگیر بادشاہ کے ہمراہ آئے تھے اور یہاں کی ہوش ربا فطرت کے مناظر نے الہی کو بہت متاثر کیا۔ یہ بیان غلط اور گمراہ کن ہے۔ خود میر الہی کے بیان سے تردید ہوتی ہے۔ کلام میں ایک شعر ہے جس میں کشمیر کے سیر کی آرزو ظاہر کی ہے۔ کشمیر کا پہلا اور آخری سفر ۱۰۴۲ھ میں ہوا۔ ۱۰۴۲ھ سے ۱۰۶۳ھ تک پورے بائیس سال کی زندگی کا آخری دور وہیں گزرا اور اسی شہر میں وہ پیوندِ خاک بھی ہوئے۔ وہ ایک طویل زمانے تک آتش چنار کی خاکِ ارجمند سے فن کو شاداب کرتے رہے اور وہاں کی قوتِ نموسے شعر و ادب کو سرشار کر گئے۔ شیخ علی حزیں نے نوخیزوں کی خاطر اپنے وجود کو خاک بنارس کے سپرد کیا۔ نظیری نیشاپوری اپنے قبیلہ کشتگاں کی حرمت کے لیے احمد آباد کی مٹی میں مدفون ہوئے۔ میر الہی نے فطرت کے لازوال حسن آفریں منظر کے آغوش میں جسم و جاں کو حوالے کیا۔

کشمیر کے دل فرور منظر و محاکات سے قطع نظر یہاں کے شعرا و علما سے بھی انہیں ایک گونہ محبت اور عقیدت تھی۔ کئی ایک دہلی اور نواح سے یہاں آئے تھے اور ایک بڑی تعداد یہاں کے مقامی باشندوں پر مشتمل تھی جن کی صحبتوں سے الہی کو بڑی طمانیت تھی، ہم عصروں کے ساتھ زندگی لطف و لذت سے لبریز تھی۔

میر الہی کے سالِ وفات کے بارے میں تاریخ و تذکرے کی کتابوں میں خاصا اختلاف ملتا ہے۔ کئی تذکروں میں ۱۰۶۳ھ درج ہے جیسے شیخ انجمن ہفت آسماں، نتائج الافکار، سرو آزاد وغیرہ۔ تاریخ حسن، واقعات کشمیر، ذکر الصالحین وغیرہ میں ۱۰۶۳ھ لکھا ہوا ہے۔ خلاصۃ الافکار میں ۱۰۶۰ھ کی تیسری روایت موجود ہے۔ مراۃ جہاں نما میں چوتھی روایت ۱۰۵۷ھ درج ہے۔ درحقیقت محمد طاہر غنی کشمیری کے قطع تاریخ کی سب سے زیادہ معتبر اور مستند تاریخ ہے۔ باقی تاریخیں غلط ہیں۔ لوح مزار کے کتبے سے بھی اس کی تصدیق ہوتی ہے۔ غنی کشمیری کا قطع تاریخ ملاحظہ ہو:

۱ ذکر الصالحین، ص ۲۰۵

نہیں دور از اثر، صحبتِ او کہ لب گور در آید بہ سخن
بر سر خاکِ وی، اربابِ زمان جامہ پوشیدہ سید، چوں سوسن
گفت تاریخِ وفاتش طاہر برد الہی ز جہاں گوی سخن

دیوانِ غنی کشمیری مطبوعہ نول کشور لکھنؤ اور سری نگر کی فہرست کتب میں بھی اس قطع سے ۱۰۵۲ء غلط استخراج کا نتیجہ ہے۔ کتبہ مزار کے شعر سے ۱۹۶۳ء نکلتا ہے لیکن الف ممدودہ کے شمار میں ایک کا اضافہ ہوگا جس سے ۱۰۶۳ء ہی صحیح ترین تاریخ نکلتی ہے۔ شعر ملاحظہ ہو:

میر الہی ملک ملک نظم بود در اقلیم سخن بیقریں
سالِ وفاتش طلبیدم ز عقل گفت بگو ”بود سخن آفریں“

۱۰۶۳ھ

۲۰۰۳ء میں کشمیر یونیورسٹی سری نگر میں بحیثیت وزٹنگ پروفیسر میرا تقرر ہوا۔ میر الہی ہمدانی کے مقبرے اور باغِ الہی کے آثار نے نیا شوق پیدا کیا۔ میر الہی کی قبر سری نگر کے مشہور اور مرجعِ خلائق بزرگ شیخ بہاء الدین گنج بخش کشمیری کے مقبرے کے مغربی جانب واقع ہے۔

میر الہی کا مزار ایک صفے پر ابھی تک موجود ہے۔ لوحِ مزار کا پتھر گر گیا تھا۔ یہاں کئی دوسرے مغل امرا بھی دفن ہیں۔ اس صفے پر کئی دیگر قبروں کے ساتھ ایک اور لوح کھڑی تھی جس پر لکھا ہے: ”از جہاں رفت مریم دوراں“ یہ ایک صالحہ اور عابدہ خاتون کی قبر ہے۔ یہ قبرستان تاریخی اعتبار سے بڑی اہمیت رکھتا ہے۔ مغلیہ دور کے متعدد امرا اور سوا کے مزارات موجود ہیں۔ کئی اہل فن بھی یہیں مدفون ہیں۔ واقعات کشمیر میں لکھا ہے کہ مصنف خواجہ محمد اعظم نے ۱۱۲۸ھ میں مزار کو دیکھا تھا۔ تاریخ حسن کے مصنف نے ۱۳۱۳ھ تک مزار کے موجود ہونے کا ذکر کیا ہے۔ ۳

شیخ بہاء الدین گنج بخش کے مزار کے مغربی حصے میں الہی مدفون ہیں سری نگر میں یہ کلاں مزار کے نام سے بھی مشہور ہے جو شہر کے شمال مغربی حصے میں واقع ہے جسے ملہ کہا کہا جاتا ہے۔ قلعہ ناگر نگر کی دیوار کے باہر کوہ ماراں کے دامن میں یہ سری نگر کا ایک پرانا قبرستان ہے۔ یہاں شیخ بہاء الدین گنج بخش متوفی ۸۴۹ھ کے ساتھ بہت سے علما و مشائخ بھی مدفون ہیں۔ لوحِ مزار ۱۹۳۳ء تک موجود تھا۔ بعد ازاں وہاں سے اٹھا کر شیخ بہاء الدین کے مزار کی جنوبی دیوار کے ساتھ لگا کر رکھ دیا گیا ہے۔ سنگِ سخت پر خطِ نستعلیق میں لکھے گئے سات اشعار کنندہ

۱ دیوانِ غنی، ۱۹۶۳ء، ص ۲۳۹ ۲ لوحِ مزار، عکس ملاحظہ ہو

۳ تاریخ حسن، جلد ۴، ص ۱۵

ہیں۔ آخری دو اشعار نقل کیے جا چکے ہیں۔ یہ پتھر تقریباً ۱۶ سینٹی میٹر چوڑا اور ۵۴ سینٹی میٹر لمبا ہے۔ کتبے کے اشعار ملاحظہ ہوں:

میر الہی ملک ملک نظم
 ہر کہ بچدش ز سخن لاف زد
 نظم از د داشت نظام دگر
 باز نماند آب بجوی سخن
 دیدہ نبارد ز چہ نیسان اشک
 کلک بجزیش از دود دل
 سال وفاتش طلبیدم ز عقل
 بود ز سر حلقہ اہل یقین
 گشت ز کشت سخنش خوشہ چین
 بود در اقلیم سخن بیقرین
 رفت چو خستای سخن آفرین
 شد صدف گوہر آن تن زمین
 گریہ برون آورد از آستین
 گفت، بگو: "بود سخن آفرین"

۱۰۶۳ھ

تذکرے کے غائر مطالعہ سے معلوم نہیں ہوتا کہ میر الہی کا مسلک و مشرب کیا تھا۔ نظریاتی سطح پر ان کی فکر کا اندازہ نہیں ہوتا۔ یہ صرف ان کا کلام ہے جس میں ان کے عقیدہ و ایمان کا سراغ ملتا ہے۔ وہ حسینی سادات میں تھے۔ تذکرے میں نام کے ساتھ الحسینی سے یقین ہوتا ہے۔ انھوں نے مرثیہ لکھا ہے اور کربلا کے حادثے کو منظوم کیا ہے۔ ایسا لگتا ہے کہ وہ وسیع المشرب انسان تھے۔ عقیدے میں تشدد نہ تھا بلکہ جمہور مسلمان کی طرح صلح کل اور صلح جو تھے۔ انسان دوستی کا جذبہ رکھتے تھے اور بنی نوع انسان کے لیے احترام کے خوگر بھی تھے۔ خلفائے راشدین سے بھرپور عقیدت تھی۔ آنحضرت کی ذات گرامی سے محبت کو جزو ایمان جانتے رہے۔ ان اشارات اور اعتراف سے یقین ہوتا ہے کہ وہ حنفی مسلک کے مؤید و مقرر تھے یا قربت رکھتے تھے۔ "ذکر الصالحین" کے مطابق ان کے شجرے کا ایک سلسلہ قادری تعلق بھی رکھتا ہے۔ عبدالرزاق قادری سے ان کا سلسلہ بیان کیا گیا ہے۔ وہ شیخ عبدالقادر جیلانی سے عقیدت رکھتے تھے۔ ان سب کے باوجود انھیں کسی ایک موقف پر کار بند نہیں کہا جاسکتا۔ ان کا اقرار ملاحظہ ہو:

چہار یار کہ بہشت آسماں ایمانند
 ہر آنکہ شیعیت ایثاں نشد شیعیت یافت
 نہ رافضی نہ منافق نہ خارجی ہستم
 بہ آل عبا چار کردہ چشم امید
 بنای کعبہ دیں را چہار ارکانند
 کہ در شریعت حق اہل سنت ایثانند
 کہ ہر سہ ہیزم دوزخ برویز ہفرانند
 نشستہ ایم کہ مارا کسٹر برہانند

ہمہ ستائش یارانِ مصطفیٰ شدہ ایم دگرچہ گویم الہی کہ مومنم خوانند
ایک اور شعری اظہار بھی قابلِ غور ہے:

نومسلما نم ہی ایمان از جان آوردہ ام
وصف مے را چوں شہادت بر زباں آوردہ ام
غزل کے ان اشعار سے لگتا ہے کہ وہ شیعہ نہ تھے۔ ان کے عقیدہ و ایمان کے بارے میں نظم کے
دوسرے اشعار بہت واضح تصویر پیش کرتے ہیں۔ دولتی ہونے کا ثبوت بہت نمایاں ہے:

از نور لم یزل قلم صنع در ازل بر لوح دل نگاشته اللہ اکبرم
محمودم از سعادت نور محمدی در ملت صحابہ و آل پیبرم
بر چہرہ درام از رو شان دولتی کز بہترین حصار بود روز محشرم
تا بر سرم سایہ سادات افراس ت بر تارکِ علاقہ کیواں رسد سرم
دین حنیف کی عقیدت پر بھی اظہار ہے:

دین حنیف را حنفی و ار تاہیم در حب چار یار چو شد سکندرم
اول تصور یست کز ادراک عقل زاد تصدیق بز خلافت صدیق اکرم
تریاق من محبت فاروق اعظم است از ہر عدو کہ زہر شمار...
سنیؑ ولم و زبانم شیعی نمای خلق گویا کہ من بعالم معنی دو پیکرم
ہر کہ سنی را گوید کہ رافضیت ملزم کند تخنہ کلہ در بر ابرم
کہ رخص ترک ملت اصحابِ مصطفیٰ است حاشا نعوذ باللہ اگر من زیں درم

یہ ایسے بیانات ہیں جن میں سنی ہونے کا اعتراف ہے۔ وہ دولتی بھی تھے۔ حد ہے کہ یہ سب ہونے کے
باوصف وہ نقطوی بھی ہیں جس کے خوف سے وہ سرا سیمہ رہے اور ہندوستان ہجرت کی کیونکہ ایران میں نقطویوں کا
قتل عام شروع ہو چکا تھا۔ الہی نقطوی عقیدے کے سرگرم رکن تھے۔ شاہ عباس اول کا زمانہ تھا۔ اس عقیدے کے
لوگوں کو سزائے موت دی جا رہی تھی۔ الہی نے بھی جان کی اماں کے لیے وہاں سے فرار اختیار کیا اور قندھار
پہنچے۔ یہ عقیدہ توحید کے خلاف ایک تحریک تھی جس میں ہندو عقائد خاص طور پر تصور کائنات اور تاسخ کا عقیدہ

۱ دیوان الہی، رام پور، ورق ۸۴

۲ دیوان الہی، رام پور، ورق ۴۴

حاوی تھا۔ انھیں پسی خانی بھی کہتے ہیں۔ اکبر بادشاہ کی وسیع المشرقی عام تھی۔ بہت سے ایرانیوں نے ہندوستان آکر پناہ لی۔ الہی نے بسم اللہ کی توضیح میں اشعار نظم کیے تو دوسری طرف نقطوی نظریہ کی وضاحت میں بھی طویل نظم لکھی ہے۔ نقطوی نظر فکر کی حمایت میں یہ شعر ملاحظہ ہو:

یک نقطہ از خطِ مکتوبِ مظهرم
لیکن بنقطہ عالمِ مغیبتِ مظهرم

ہندوستان آنے سے قبل ہندی اور مجوسی عقائد نے ایک مخصوص طبقے کو متاثر کیا تھا جس کے حلقہ بگوش الہی بھی تھے، لیکن ہندوستان آکر وہ تائب ہوئے اور دینِ مصطفویٰ پر قائم رہے۔ آنحضرتؐ کی ذات، اقدس پر نظم کے اشعار ملاحظہ ہو:

اے فخرِ زمانہ صدرِ عالم دی زینتِ دودمانِ آدم
ملت ز صدارتِ تو شاداب اقبال از دولتِ تو خورم
خلقِ تو روانِ خلقِ عیسیٰ طبعِ تو زلالِ طبعِ مریم
طبعِ تو نزاکتِ مصفا ذاتِ تو لطافتِ مجسم

پیغمبرِ اعظم و آخر سے یہ عقیدت الہی کا جزو ایمان تھا۔ خلفائے راشدین کا احترام نظری اور فکری طور پر ان کے خون و خمیر میں شامل تھا۔ ایک جگہ میر الہی نے شیخ ابن عربی کے ذکر میں بڑی پتے کی بات لکھی ہے:

”دریں تذکرہ الہی ثبت افتاد کہ نقل محفل سرستاں محبت الہی گردد“ ۱

کتبہ کی عبارت سے تاریخِ وفات بہت واضح ہے۔ پھر بھی دوسری تاریخوں کا تجزیہ ناگزیر ہے۔ پیش نظر مخطوطہ کے مطالعہ سے بھی بعض اشکالات پیدا ہوتے ہیں۔

مذکورہ اندراجات کے علاوہ دیگر تحریروں میں بھی انتقال کی تاریخ درج ہے۔ یہ بھی سچ ہے کہ تاریخِ وفات کے سلسلے میں کچھ کتابوں میں اختلاف ہے۔ ۱۰۵۷ھ اور ۱۰۶۰ھ بھی لکھا ہوا ہے جو معتبر نہیں ہے۔ ایک بڑی پیچیدگی ز پر نظر مخطوطے کی وجہ سے پیدا ہو رہی ہے جو ۱۰۶۵ھ کا لکھا ہوا ہے۔ یا تو یہ خطی نسخہ کسی اصل نسخے کی نقل ہے جس کی کتابت ۱۰۶۵ھ میں ہوئی۔ نقل کی کوئی شہادت بظاہر نظر نہیں آتی۔ دوسری صورت میں خود مصنف کے قلم کا نتیجہ ہو سکتا ہے۔ اگر ایسا مان لیا جائے تو پھر میر الہی کی تاریخِ وفات ۱۰۶۵ھ تسلیم کرنی پڑے گی جو

۱ دیوان الہی، لندن، ورق ۱۷

۲ تذکرہ الہی، مرتبہ جس ۱۱۳

قطعات تاریخ سے مطابقت نہیں رکھتی۔ اس نسخے میں کاتب اور مقام کا نام بھی درج نہیں ہے بلکہ حال کا صیغہ ”است“ لکھا ہوا ہے۔ نسخے میں جگہ جگہ حاشیے پر مولف اس تذکرہ الہی بھی درج ہے جس سے اندازہ ہوتا ہے کہ یہ نسخہ کم سے کم ان کی نظر سے گزرا ہے۔ بہر حال یہ سب قیاسات ہیں۔ جب تک اس خطی نسخے سے قبل کا لکھا ہوا نسخہ دستیاب نہیں ہوتا، تب تک اسے ہی سب سے معتبر نسخہ قرار دیا جائے گا، اور اسے مصنف سے بھی منسوب کیا جاسکتا ہے۔ یہ مباحث دلچسپ ہیں اور جاں سوز بھی۔ کیونکہ پیش نظر ذاتی مخطوطہ ایک قلم اور ایک اسلوب تحریر رکھتا ہے جسے کسی خوش قلم کاتب سے لکھوایا گیا ہے۔ کہیں کہیں حاشیے پر اصلاحی یا اضافی تحریریں ہیں جو الہی کے قلم کا نتیجہ ہیں۔ اس بنا پر اتنا یقین کے ساتھ کہا جاسکتا ہے کہ مخطوطہ کسی کاتب کا رقم کردہ ہے مگر مولف کی نظر سے پورا مخطوطہ گزر چکا ہے۔ عکسی تحریریں شاید ہیں۔

میر الہی کے مطالعے میں یہ بات باعث تشویش ہے کہ ان کی شاعری کے بارے میں بیشتر تذکرہ نگاروں نے اپنے تاثرات پیش کیے ہیں حتی المقدور کوائف بھی قلم بند کیے ہیں مگر تذکرے کے بارے میں عام خاموشی نظر آتی ہے۔ ڈاکٹر اشپرنگر کے خیال میں تذکرے کا مکمل نہ ہونا لاعلمی کا سبب ہے:

"The book has not preface and has never been completed and it is therefore perfectly unknown." 1

مکمل ہوتا تو بیشتر تذکرہ نگاروں کی نگاہ میں ہوتا اور بھی اسباب ہو سکتے ہیں۔ اس کا متعارف نہ ہونا تعجب کی بات ہے۔ احمد نجیب معانی نے بھی حیرت کا اظہار کیا ہے:

"اس نکتہ نیز قابل ذکر است کہ باوجود شہرتی کہ میر الہی در زمان خود داشته و طول مدت اقامت او در ہند ۱۰۲۰ھ تا ۱۰۶۳ھ و ملازمت جہانگیر و شاہجہاں، بیچک از مورخاں و تذکرہ نویسان عصری وی احوالش کو چک ترین اشارتی بدیں نہ کردہ اند کہ وی تذکرہ تالیف کردہ باشد۔" ۲

لوگوں کو اس تذکرہ کا علم نہ تھا۔ مگر شاعری مقبول عام تھی۔ مکمل نہ ہونے کی وجہ سے اس کے نسخے بھی دستیاب نہ تھے۔ حد ہے کہ تقی اوحدی دوست اور تذکرہ نگار ہونے کے باوجود لاعلم تھے۔ شاید ان کی حیات میں اس کا آغاز نہ ہوا ہو۔ اوحدی کا ۱۰۴۰ھ میں انتقال ہوا۔ میر الہی ۱۰۳۲ھ میں کشمیر چلے گئے۔ یہ بھی قرین قیاس نہیں

1 A Catalogue of the Arabic, p.67

2 تاریخ تذکرہ ہائے فارسی، ص ۵۱۸

کہ انھوں نے یہ نام تمام نسخہ جہانگیر کو پیش کیا ہو، کیونکہ یہ نقش نام تمام ہونے کی وجہ سے بھی بد نما لگتا ہے اور کئی جگہ لکھی ہوئی عبارت قلم زد کی گئی ہے اور حاشیے پر بھی عبارتیں بے ترتیب موجود ہیں۔ اب دوسرا سوال یہ ہے کہ اگر یہ صورتیں ہیں تو بیگم نور جہاں کے ذخیرے میں یہ نسخہ کیسے پہنچا؟ ممکن ہے کہ کشمیر کے سفر سے پہلے میر الہی نے بادشاہ یا بیگم نور جہاں کی خدمت میں ملاحظے کے لیے پیش کیا ہو۔ بادشاہ جہانگیر کا انتقال ۱۰۳۷ھ میں ہوا اور بیگم نور جہاں ۱۰۵۴ھ تک باحیات تھیں۔ قیام کشمیر کے زمانے میں بھی الہی کی کسی تحریر یا دوسری عصری شہادت نہیں ملتی۔ شعری حوالہ بھی نہیں ہے۔ پھر یہ نسخہ نور جہاں اودھ کے نواب تک سفر کرتا ہے اور وہاں سے برلن منتقل ہوتا ہے۔ یہ الگ کہانی ہے۔ حقیقت جو بھی ہو اللہ ہی بہتر جانتا ہے، مگر یہ یقین ہے کہ یہ نسخہ مصنف کا رقم کردہ ہے۔ اس نسخے پر الہی کے دستخط بھی ہیں۔ بیگم نور جہاں کی شاہی کاتب و کتاب دار بی لالی صفاہانی کی تحریر نے اس نسخے کی اہمیت میں اضافہ کیا ہے۔ ”بی لالی صفاہانی نو کر نور جہاں بیگم بودہ چو کاتب در گہ بادشاہ بود۔“

’سفینہ خوش گو‘ کے مصنف نے بدون حوالہ اس تذکرے کا ذکر کیا ہے۔ انھوں نے شاید اسے دیکھا ہو یا سنا ہو۔ بہر حال یہ حوالہ تذکرے کی موجودگی کا ثبوت فراہم کرتا ہے۔ ایک دوسری غلط فہمی نے بھی جنم لیا ہے۔ کچھ لوگوں نے اسے ’خزینہ گنج‘ کے نام سے موسوم کیا اور بہت لوگوں نے ’تذکرہ الہی‘ لکھا ہے۔ میر الہی کی تحریر نے یہ غلط فہمی پیدا کی ہے۔ ایک ہی جگہ آذری کے ذکر میں دونوں نام لکھے ہیں۔ ’خزینہ گنج‘ کے ساتھ تذکرہ الہی بھی لکھا ہے۔ مولانا آہی کے بیان میں ’کتاب الہی‘ بھی لکھا ہے۔ بیشتر مقامات پر ’تذکرہ الہی‘ ہی نام لکھا ہے۔ ترقیے میں یہی نام درج ہے۔ پتہ نہیں کیوں ’خزینہ گنج‘ کے نام سے زیادہ جانا گیا؟ ڈاکٹر اسپرنگر اور اسٹوری نے اپنی فہرست میں یہی نام لکھا ہے اس لیے یہی نام یادداشتوں میں محفوظ رہا۔ ڈاکٹر اسپرنگر نے نسخہ برلن میں موجود چار سوشعرا کی تعداد بتائی ہے:

"Ilahi's treasury containing the biography of about four hundred Persian poets alphabetically arranged." 1

جب کہ مطالعہ کے بعد یہ تعداد چار سو سے تجاوز کر کے ۵۳۳ ہوتی ہے۔ یہ تذکرہ اس لیے اور اہمیت کا حامل ہے کہ اس میں شاعر و شاعرات کے علاوہ علماء و فضلا و حکما، صوفیا و سربراہوں اور فن کاروں کا بھی ذکر موجود ہے۔ اصل صفحات کی تعداد ۳۴۹ ہے۔ اس شمار میں خالی صفحات بھی شامل ہیں۔ تقریباً ۲۷ صفحات سادہ چھوڑے ہوئے ہیں اور تقریباً ۴۰ صفحات کا نصف حصہ بغیر لکھا ہوا ہے۔ دوسری جلد ہمایوں کے نام تمام ذکر پر ختم ہوتی ہے۔ بعد کے صفحات ضائع ہو چکے ہیں۔ مقدمے کے صفحات بھی نہیں ہیں۔ ترقیے کی عبارت بھی ضائع شدہ ہے۔

2. A Catalogue of the Arabic, Persian Manuscripts and Hindustani, p. 162

تاریخ کتابت کا متن میں کوئی سراغ نہیں ملتا۔ اس طرح نسخہ برلن خامیوں سے بھرا ہوا ہے۔ چونکہ پہلا مسودہ ہے جس کی دوسری نقل یا نظر ثانی نہیں ہو سکی ہے۔ کوتاہیوں کا درآنا ایک فطری امر ہے۔ کئی اہم ناموں کے بارے میں اندراج نہ ہونا بہت خراب لگتا ہے۔ صرف نام لکھ کر کوائف کی تلاش یا تحقیق کے لیے چھوڑ دینا تذکرے کی بڑی خامی ہے۔ جیسے خواجہ حافظ شیرازی، علامہ جرجانی، مولانا نظام الدین الہ آبادی، سید ہادی، شیخ جمالی، امیر سید شریف، مولانا صیرفی، نویدی، عصامی، ہاتھی وغیرہ۔

راقم کے پاس نسخہ برلن کی نقل ہے۔ وہ بھی مائکرو فلم سے منتقل کی گئی۔ پھر اس کا زیرو کس کیا گیا۔ گویا نقل در نقل ہونے کی وجہ سے بھی مزید خرابیاں راہ پا گئیں۔ اسمائے گرامی سرخ روشنائی میں لکھے گئے تھے جو نقل کی صورت میں مدہم ہوئے یا معدوم ہو گئے ہیں۔ کسی حد تک انہیں بحال کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ حاشیہ پر لکھی گئی عبارت کی کثرت ہے۔ پڑھنا متن سے زیادہ مشکل ہے۔ شکر ہے کہ حاشیے پر اشعار بہت کم لکھے گئے ہیں۔ حاشیہ پر لکھی گئی تحریر کہیں کہیں کٹ گئی ہے۔ حاشیہ کی تحریر بہت ہی رواں اور خط شکست میں ہونے کی وجہ سے پڑھنے میں وقت طلب ہے۔ متن میں کئی قلم موجود ہیں۔ کچھ حصہ مولف کا رقم کردہ ہے، کچھ کاتب کے قلم کا نتیجہ ہے۔ نستعلیق اور نسخ میں کچھ حصوں کی کتابت ہوئی ہے۔ یہ تذکرہ ان کے بڑے منصوبے کا حصہ معلوم ہوتا ہے جس میں عام طور پر نویں اور دسویں صدی ہجری کے شعرا و علما کا ذکر ہے۔ پہلا حصہ متقدمین کے تذکرے کے لیے وقف کیا گیا تھا جیسا کہ ذاتی نسخے کے ترقیے کی عبارت سے ظاہر ہو رہا ہے:

”تمام شد ایں دفتر اول از تذکرہ الہی کہ در ذکر متقدمین شعراے علین مکاں را۔“

اس سے دوسرا نکتہ برآمد ہوتا ہے کہ ذاتی نسخہ پہلے تیار کیا گیا جو متقدمین پر مشتمل تھا۔ اس کے بعد دوسرا حصہ یعنی نسخہ برلن کی طرف متوجہ ہوئے۔ جس کی تکمیل نہ ہو سکی۔ اگرچہ یہ حصہ کشمیر جانے سے قبل لکھا گیا ۲۲ سال کے قیام کشمیر میں اس کے آثار و علامات کیوں معدوم رہے۔ ذاتی نسخے کی دریافت نے اور پیچیدگی پیدا کی ہے۔ چونکہ مقدمے کی عبارت یا صفحات نہیں ہیں اس لیے زیادہ وثوق سے ان کے منصوبے پر گفتگو نہیں کی جاسکتی۔ ذاتی نسخہ کسی خوش نویس کے قلم کی تحریر ہے جسے اصل نسخہ یعنی الہی کے تحریر کردہ مسودہ کو سامنے رکھ کر نقل کیا گیا ہے۔ کہیں کہیں حاشیے پر اضافی یا اصلاحی تحریر سے محسوس ہوتا ہے کہ یہ نسخہ مولف کی نظر سے گزر چکا ہے کیونکہ اصلاحی یا اضافی تحریریں الہی کے اسلوب تحریر یا انداز خط کی نشان دہی کرتی ہیں۔ ترقیمہ بتاتا ہے کہ کتابت ۱۰۶۵ھ میں مکمل ہوئی۔ گویا الہی کی وفات کے ایک سال یا چند ماہ بعد۔ بالفاظ دیگر ۱۰۶۳ھ کے اواخر میں انتقال ہوا اور کتابت ۱۰۶۵ھ کے اوائل میں تمام ہوئی۔ چند ماہ کے ساتھ کچھ ہفتے اور کئی دنوں کے وقفے کا بھی احتمال

ہو سکتا ہے۔ وفات کے بعد ترقیے میں مرحوم کا لفظ لازماً لکھا جاتا جو نہیں ہے۔
 راقم کے پیش نظر جو نسخہ ہے وہ نقش اول ہی نہیں، اس اہم تذکرے کی تکمیل ہے۔ یہ نسخہ کئی اعتبار سے بڑی
 اہمیت کا حامل ہے۔ نسخہ برلن میں مقدمہ اور ترقیہ دونوں نہیں ہیں، جب کہ ذاتی نسخے میں مقدمہ نہیں ہے مگر
 ترقیہ ہے۔ شروع کا ایک صفحہ ضائع ہو چکا ہے۔ مخطوطے کا پہلا اندراج ابو علی سینا ہے۔ شروع کے دو اشعار کا متن
 حسب ذیل ہے:

خوف تر اندر جہاں از من چہ بود ہیج کار دوست رود نزد دوست، یار رود نزدیکار
 آل ہمہ اندوہ بود این ہمہ شادی آل ہمہ گفتار بود این ہمہ کردار
 ابونصر جنتی، خواجہ ابوالفتح کے بعد ابی احمد بن عبداللہ کا ذکر ہے اور یہ معروف مصرع ان سے منسوب کیا
 گیا ہے:

غلطاں غلطاں ہی رود تا لب گو

اس نسخے میں تقریباً ۲۸ فن کاروں کے اسمائے گرامی شامل ہیں جو ضخامت کے اعتبار سے بھی اہم ہے۔
 آخری شاعر یوسف بن شیخ احمد حامی ہے نسخہ برلن ابن یسین سے شروع ہو کر ہمایوں پر ختم ہوتا ہے وہ بھی
 نا تمام ہے۔ آگے کے صفحات موجود نہیں ہیں۔ لیکن اس نسخے میں آخری حرف یعنی 'ی' کے ذیل میں سات شعرا کا
 تذکرہ شامل ہے۔ فرزدق یمنی، یوسف بن محمد دوبندی، یوسف بن نصران کاتب، یوسف ہمدانی، یوسف سلمی، یوسف
 بن الیاس، یوسف بن شیخ احمد جامی، یوسف احمد کی غزل کے تین اشعار بہت ہی کرم خوردہ ہیں جو پڑھے نہیں جاسکے:

برجان و دل از مہر و وفا بستہ کمر کو

در بت کدہ.....

در کعبہ و کو.....

... یوسف احمد اگر.....

اس کے بعد ترقیہ درج ہے۔ متن ملاحظہ ہو۔ یہ متن تذکرہ الہی کا سب سے اہم دستاویز ہے جس نے
 بہت سے شکوک و شبہات کو رفع کیا ہے۔ الہی کے مولد و مسکن کے بارے میں بھی حتمی فیصلہ صادر کیا ہے۔
 ”تمام شد این دفتر اول از تذکرہ الہی کہ در ذکر متقدمین شعرا علیین مکان را۔ روز دو شنبہ
 شوال بتاریخ ہزار و شصت و پنج و مؤلف این تذکرہ الہی عماد الدین محمود المتخلص بالہی الحسنی ابن
 امیر حجت اسعد آبادی الہمدانی:

مژدہ خوش داد مرا بلبش
تاہمی ہنشانیم گلش

ترقیے کی تحریر بڑی اہمیت رکھتی ہے۔ دفتر اول سے پورے منصوبے کا خاکہ معلوم ہوتا ہے۔ گویا یہ متقدمین پر مشتمل پہلا حصہ ہے۔ تذکرے کے اختتام کی قطعی تاریخ بھی ثابت ہو جاتی ہے۔ اس سے قبل کہیں بھی دفتر اول اور تذکرے کی تکمیل کی تاریخ کا تذکرہ ہماری معلومات میں نہیں ہے۔ اس عبارت سے میرا الہی، ان کے والد اور وطن کا قطعی فیصلہ بھی پہلی بار سامنے آیا۔ ورنہ ان تینوں کے بارے میں خاصا اختلاف پایا جاتا تھا۔ ان تمام امور کا تعین اس ترقیے سے ہی ممکن ہو سکا ہے۔ اب تک کی تحقیق کے مطابق تذکرہ الہی کا یہ سب سے اہم اور واحد خطی نسخہ ہے جو علمی و ادبی آگہی سے معمور ایک مرد درویش کے کشکول سے کم نہیں۔

ذاتی نسخہ تقریباً سات سو صفحات پر مشتمل ہے۔ ہر صفحہ پر پندرہ سطریں ہیں۔ نسخہ برلن میں عام طور پر ۱۹ سطروں کا اہتمام کیا گیا ہے۔ نستعلیق میں کتابت ہوئی ہے۔ عام کتابی سائز ۴×۱۹/۹ انچ ہے۔ شعرا کے اسمائے گرامی سرخ روشنائی میں اہتمام سے لکھے گئے ہیں۔ متن بہت کرم خوردہ ہے۔ اس کی جز بندی دو جلدوں میں ہوئی ہے۔ حرف "الف" سے "غ" تک پہلی جلد میں اور "ف" سے "ی" تک دوسری جلد میں شامل ہے۔ یہ جلد سازی کے وقت غالباً ایسا کیا گیا ہے۔ جلد بندی کے وقت حاشیے پر کاغذ کی دوسری پٹی لگا دی گئی ہے تاکہ کنارہ محفوظ رہے۔ کاغذ بہت بوسیدہ ہو چکا ہے۔ جلد ساز نے اوراق کی ترتیب کا لحاظ نہ کر کے بڑی الجھنیں پیدا کی ہیں۔ پورے نسخے کا کاغذ، کاتب، روشنائی اور انداز خط ایک جیسا ہے، جبکہ برلن والے مخطوطے میں دو قلم اور دو انداز خط اپنائے گئے ہیں۔ شعرا کے ذکر میں نثری تحریر نیک آمیز ہے اور اشعار نستعلیق خط میں قلم بند کیے گئے ہیں، البتہ حاشیے کی عبارت خفیف شکستہ آمیز ہے۔ شاہ جہاں کے زمانے میں خط شفیعا کی جگہ شکستہ نے لے لی تھی۔ راقم کو محسوس ہوتا ہے کہ تینوں خطوط خود میرا الہی ہمدانی کے ہیں۔ اس زمانے میں نسخہ و نستعلیق میں مہارت عام تھی اور مصنف نے امتیاز پیدا کرنے کی خاطر یہ احتیاط برتی ہے کہ نثری تحریر اور انتخاب اشعار میں فرق محسوس کیا جاسکے۔ اشعار کے لیے استعمال شدہ نستعلیق خط دونوں جگہ ایک جیسا ہے۔ یہ اندرونی شہادتیں بھی ہماری رہنمائی کرتی ہیں۔ جو بھی ہو، حقیقت یہ ہے کہ نسخہ برلن تو یقینی طور پر مولف کا مرقومہ ہے۔ پیش نظر نسخے میں کوئی صفحہ خالی نہیں ہے۔ جب کہ نسخہ برلن میں کئی صفحات خالی ہیں۔ پیش نظر بڑے اہتمام سے لکھا گیا ہے۔ بظاہر متن میں غلطی نہیں دکھائی دیتی۔ اشعار کے اندراج میں بے راہ روی ہے مگر صحت متن اور سلیقہ ملحوظ خاطر ہے۔ بعض شعرا کے تذکرے

میں کثرت اشعار سے تذکرے کا اعتدال مجروح ہوا ہے، جیسے اسعد کے سو سے زائد اشعار نقل کیے گئے ہیں۔ حجت، حسن، رودکی، سعدی، منصور شاہ سخاں، خواجہ دہقان علی، حکیم ابوالقاسم وغیرہ کے اشعار میں خاصی طوالت برتی گئی ہے۔ عمر خیام کے ترجمے میں کچھ بھی نہیں لکھا، صرف اشعار کا انتخاب شامل ہے۔ زیادہ تر اختصار سے کام لیا گیا ہے۔ بہت سے غیر مطبوعہ اشعار بھی شامل ہیں۔ یہی بے اعتدالی نسخہ برلن میں بھی ہے۔ کہیں کہیں اشعار کی کثرت اچھی نہیں لگتی جیسے مولانا جلال الدین آذری کے بیان میں ۱۲۵ اشعار نقل کیے ہیں۔ مولانا اہلی شیرازی کے ضمن میں ستر سے زیادہ اشعار نقل کیے گئے ہیں۔ یہ بے اعتدالی دونوں جلدوں میں عام ہے۔ اکثر کوائف بہت ہی مختصر ہیں۔ شعرا و فن کاروں کی تخلیقات کا بھی جگہ جگہ ذکر ہے، جیسے حدیقہ سنائی، کشف المحجوب، لمعات، تحفۃ العراقرین، گر شاسپ نامہ، زاد المسافرین، نجات الانس اور روضۃ الصفا، قانون وغیرہ۔

میر الہی نے اپنے پیش روؤں سے بھرپور استفادہ کیا ہے۔ وہ بار بار عونی کا حوالہ دیتے ہیں۔ تقی اوحدی، دولت شاہ، نظامی عروضی، مجالس النفاکس (میر علی شیر نوائی)، مقالۃ الابرار، تحفۃ سامی، جواہر العجائب، تذکرۃ النساء، حبیب اللیر، تاریخ مشاہیر، تاریخ صوفیا، تذکرۃ احباب وغیرہ کا حوالہ اکثر و بیشتر دیا گیا ہے۔ عونی کی پیروی کو سند تسلیم کیا ہے۔ یہ الہی کی دیانت داری ہے کہ انھوں نے تمام مآخذ اور حوالوں کو نام بنام پیش کیا ہے۔ اس سے ان کے مطالعہ اور وسائل پر گہری نظر کا ثبوت ملتا ہے۔ کتب بینی اور کلام کے انتخاب کے ساتھ ان کے ذوقِ شعری پر بھی روشنی پڑتی ہے۔ جگہ جگہ اپنے اشعار بھی نقل کیے ہیں۔ اس نسخے میں ایک انکشاف موجود ہے کہ میر الہی نے فرخی کے دیوان کی شرح بھی لکھی تھی جس کا کہیں بھی تذکرہ نہیں ملتا۔ عبارت ملاحظہ ہو: ”مجموعۃ نادانی الہی الحسینی الہمدانی کہ جامع تذکرہ الہی است۔ شرح براں دیوان نوشتہ۔“

اس تذکرے میں اور بھی بہت سی باتیں موجود ہیں۔ جن سے مولف کی وسعتِ نظر کا پتہ چلتا ہے۔ جیسے شیخ جمال الدین ہانسوی کے ترجمے میں لکھا ہے کہ یہ جگہ حصار کے پاس ہے، جہاں سرحد پر لوگ باغی اور سرکش ہیں جن کی سرکوبی کے لیے بادشاہِ دہلی کو لشکر انداز ہونا پڑتا ہے۔ محمد ابوالقاسم بن محمد کے ذکر میں قلعہ گوالیار کے بارے میں لکھا ہے: ”قلعہ نامی ہنداست۔“

ایرانی شعرا کے ساتھ ہندوستان کے بھی چند تخلیق کاروں کے نام شامل ہیں جیسے شیخ حمید الدین ناگوری، شیخ بوعلی شرف پانی پتی، مسعود بن سعد سیال کوٹی، علاء الدین دہلوی، مغیث الدین ہانسوی، نظام الدین دہلوی وغیرہ۔ خواتین کا بھی تذکرہ ملتا ہے جیسے دختر کا شعری کے بارے میں لکھا ہے: ”از مغنیان خاص طغانشاہ بن محمد

الموید بود و ایں رباغی را اور مرثیہ اور دودہ:

از مرگ تو اے شاہ سپہ شد روزم

نسخہ برلن میں بھی بی بی لی آتون زن ملا بقا، حجابی دختر، دختر قاضی خیر النساء خاتون، دختر امیر یادگار داغ آبادی زوجہ ہلالی کا تذکرہ النساء کے حوالے سے ذکر کیا گیا ہے۔ اسی نسخے میں ہندوستان کے شعرا کا بھی ذکر ہے۔ جیسے محمد ابوالقاسم بن محمد، سلطان احمد گلبرگ مولانا جلال ہندی، شیخ جمالی دہلوی، خواجہ نجم الدین میر حسن دہلوی وغیرہ۔ ان کے علاوہ درویش حیدر کے ضمن میں لکھا ہے کہ ”مدتہا در ہند بود“ درویش سقائی چغتائی کے بارے میں لکھا ہے کہ سندھ میں تھے بعد میں سراندیپ چلے گئے، وہیں انتقال کیا۔ یہ ہمایوں بادشاہ کے عہد سلطنت میں تھے۔ الہی نے ان کا دیوان دیکھا تھا۔ دیوان دیکھنے کی شہادت ادبی مطالعہ میں بہت ہی انکشاف آمیز ہے۔ اندازہ ہوتا ہے کہ شعرا کے دواوین کے مطالعہ میں الہی نے دقت نظر سے کام لیا ہے۔ محسوس ہوتا ہے کہ کثرت اشعار کی نقل میں یہ حکمت عملی تھی کہ وہ محفوظ ہو گئے۔ وہ حوالہ کی حیثیت سے استناد بھی رکھتے ہیں۔ ایسے ہی عقلمندی کے بارے میں لکھا ہے کہ ان کی دو مثنویاں الہی کی نظر سے گزری ہیں:

”یکے در بحر شیریں و دیگری در وزن لیلی و مجنوں کہ دو کتاب: ”الہی الحسینی الہمدانی

دو مثنوی از دیدہ کہ در کتاب را خوب بنظم آورده و شیریں حرفی زد۔“

شیخ ابوعلی اشرف پانی پتی عراق سے تعلق رکھتے تھے مگر پانی پت میں آخر عمر تک قیام کیا۔ حکیم طبری کے

بارے میں درج ہے کہ:

”حقیقتش معلوم نیست کہ از کجاست و کویا از شعرای ہند است، قصیدہ آفتاب در مدح رکن

الدین گفتہ۔“

قطب الدین بختیار اللادسی کے بارے میں لکھا ہے کہ خواجہ معین الدین چشتی کے خلیفہ ہیں۔ ان کے

اشعار ہند کے قوالوں میں خوب شہرت رکھتے ہیں۔ امام علاء الدین کا ذکر ہے:

”واعظی شیریں سخن لطیفہ گوی بدیہہ پرواز بودہ۔“

مطربہ سمرقندی کا بھی مختصر تذکرہ موجود ہے۔ علما و مشائخ، حکما اور صوفیا کے احوال بھی قلم بند کیے گئے ہیں۔ مولانا

امان اللہ قزوینی شاعر ہیں اور طبیب بھی۔ ذہنی کاغذ فروش کا بھی ذکر ہے۔

۱ تذکرہ الہی (مرتب) ص ۳۰۸

۲ تذکرہ الہی (مرتب) ص ۳۰۲

تذکروں کی عام خامیاں اس میں بھی موجود ہیں پھر بھی تذکرہ نگار کا حوصلہ قابل رشک ہے کہ فرد واحد کی فن کاروں کی جامع فہرست سازی، معلومات کی فراہمی، تخلیقات کا استناد کے ساتھ انتخاب اور انتقاد، ہمت اور حوصلے کی دلیل ہے۔ وقت کی ستم ظریفی تھی کہ اس نے ادبی تاریخ کے اس گنجینہ گہر کو عمومی التفات سے محروم رکھا، ورنہ میرا الہی شاعری میں کم سہی مگر ادبی تاریخ کے مورخوں اور محافظوں کی صف میں ممتاز اور محترم مقام کے مالک ہوتے۔ اگر فردوسی و انوری و سعدی تخلیق کی تثلیث ہیں تو عوفی و احدی اور میرا الہی تاریخ و تنقید کے سہ تن پیہرا نند، کیوں نہیں؟

تذکرہ نگاری تاریخ و تنقید کی مرتع نگاری کے ساتھ منفرد اشخاص کی شبیہ سازی کا بھی ایک معتبر وسیلہ ہے۔ میرا الہی نے سیکڑوں فن کاروں کا تذکرہ لکھا۔ ان کا یہ شعوری عمل کلام میں بھی اکثر نظر آتا ہے۔ ان کی شاعری میں افراد کے حوالے ملتے ہیں جن میں شعرا و اکابرین شامل ہیں جیسے مسعود سلمان، فرخی، قاضی خاں احسن، مہابت خاں، لشکر خاں، حکیم غزنوی، افضل خاں، عبداللطیف وغیرہ۔ گویا ان کی شاعری بھی شخصی حوالوں کی سند رکھتی ہے۔ تذکرہ تو کتابی حوالہ ہے۔ دلچسپ بات ہے کہ شعرا کے ذکر میں کہیں کہیں الہی نے بڑی بے تکلفی سے اپنا کلام بھی قلم بند کیا ہے۔ خواہ وہ جوابی ہو یا تضمین کی صورت میں یا خیال کے توارد کے طور پر پیش کیا گیا ہو۔

عام تذکروں کی طرح تذکرہ الہی بھی کوتاہیوں سے خالی نہیں ہے۔ دراصل تذکرہ نہ تاریخ ہے اور نہ تحقیق و تنقید۔ تاثرات پر مبنی ایک ادبی کشکول ہے جس میں کچھ نئے سنائے واقعات، فن کاروں کی مختصر یافت اور کلام کا انتخاب شامل ہے۔ ذاتی پسند و ناپسند کے ساتھ اسلوب بیان بھی آراستہ اور تکلفات سے پرہیز کرتا ہے جس سے اصل مفہوم تک رسائی مشکل سے ہو پاتی ہے۔ اسمائے صفات کی کثرت، مدحیہ قصائد سے کم نہیں ہوتی۔ مقفی و مسجع عبارت آرائی اظہار کے اسلوب میں حارج ہوتی ہے۔ میرا الہی نے بھی تحریر کی آراستگی پر بڑی توجہ صرف کی ہے۔ یہ اسلوب تقریباً ہر جگہ نمایاں ہے۔ اس زمانے کی نثری تحریروں کا یہ امتیاز بھی تھا۔ لوگ نہ نثر ظہوری کو ہی معیار و منہاج گردانتے تھے۔

”حکیمی سعادت مند و فاضلی ارجمند کمان فکرش قدر انداز و مرغ خیالش بلند پرواز۔“^۱

خواجہ ناصر الدین کاشانی کے ذکر میں آغاز کا جملہ ملاحظہ ہو:

”بزرگی نامدارد فاضلی عبرت شعار بودہ۔ این اشعار از چمن بیان اونسی چند است برداغ

جانہا در زبیدہ۔“^۲

۱ تذکرہ الہی (مرتب) ص ۶۳۰ ۲ تذکرہ الہی (مرتب) ص ۶۵۹

تذکرہ کے مطالعہ سے صاف ظاہر ہے کہ انھوں نے عوفی کے تذکرے سے سب سے زیادہ استفادہ کیا ہے۔ کثرت سے حوالہ کبھی کبھی ناگوار محسوس ہوتا ہے۔ انھوں نے عوفی کا ذکر بھی بڑے احترام سے کیا ہے۔

”مؤلف ایں تذکرہ الہی الحسینی ہم بر سنت صاحب عرفات نام اور ادرتہ ہر نام شاعر کہ او ذکر کردہ رقم ساخته بواسطہ خشکی کلام و درستی نفس ہمہ جا و نیز سند بند کرد۔ آں فاضل صاحب تتبع حبتہ و ایں محمد عوفی صاحب جامع الحکایاتست کہ در روایات بسیار آورده امادی دانش مند و محدث و نثی... صوری و معنوی بودہ۔“ ۱

محمد عوفی کی کثرت سے پیروی کسی عیب سے کم نہیں ہے۔ ظاہر ہے کہ میرالہی کی شاید یہ مجبوری تھی اور دیانت داری کا تقاضا بھی تھا۔ عوفی پر ہی انحصار نہیں ہے۔ انھوں نے تمام مآخذات کا حوالہ دیا ہے۔ اس سے ان کی تحقیقی نظر کا پتہ چلتا ہے۔ بنیادی طور پر میرالہی شاعر تھے۔ مورخ اور ناقد نہ تھے۔ پھر بھی اتنے بڑے منصوبے کا خاکہ تیار کیا اور حتی المقدور اس خاکے میں رنگ بھرنے کی مخلصانہ کوشش کی۔ ان کا عزم ہماری ستائش و سپاس گزاری کا مستحق ہے۔ بہت سی کوتاہیوں کے باوجود یہ تذکرہ ہماری ادبی ثقافت کا گنج گراں مایہ ہے۔ اس قدیم متن کے ہر شعر و سطر کی بازیافت اور حفاظت و اشاعت تخلیقی تنزیل کا سی پارہ ادب ہے۔

ذاتی نسخہ کے ترقیے سے یہ اشارہ ملتا ہے کہ مؤلف تذکرہ نے ایک خاکہ تیار کیا تھا کہ پوری تاریخ کو تین حصوں میں منقسم کیا جائے گا جو تثنیہ طلب رہا۔ پہلی جلد میں متقدمین کا تذکرہ ہوگا۔ دوسری میں متوسطین اور آخری حصہ متاخرین پر مشتمل ہوگا۔ پہلا حصہ مکمل ہو گیا جس میں ابوعلی سینا سے یوسف بن شیخ احمد جامی کا تذکرہ محفوظ ہے۔ دوسری جلد (نسخہ برلن) کا خطی مسودہ ہے جو ناقص ہونے کا دافر ثبوت فراہم کرتا ہے۔ یہ مکمل نہ ہو سکا۔ ایک جگہ ذکر ملتا ہے کہ ”خواجہ محمود بر سرہ و خواجہ محمود تربتی ہزال و محمود لنگرودی شیراز اند۔ شعرا ی متوسطین گزشتہ۔“ ۲

متوسطین کا لفظ کئی جگہ مستعمل ہے۔ نئی ترتیب سے شعرا کی درجہ بندی کی گئی ہے۔ اگرچہ یہ تقسیم موجودہ متن کی روشنی میں چند مستثنیات سے خالی نہیں ہے۔ متقدمین کا تذکرہ تو مکمل ہو گیا۔ متوسطین کا بھی کسی حد تک انجام پاسکا۔ مگر متاخرین سے ہم محروم رہے۔ با ایں طور یہ تذکرہ ناقص ہے۔ لیکن معلومات کے اعتبار سے کسی ادبی جام جہاں نما سے کم نہیں ہے۔ میرالہی نے اپنے تذکرے کا دائرہ کار خاصا وسیع رکھا ہے۔ اس میں شعرا و اذبا کے علاوہ سیکڑوں افراد کا ذکر ہے جو مختلف طبقوں یا سلسلوں سے اپنی شناخت رکھتے ہیں۔ علماء و صوفیا کا ذکر بھی اس تذکرے کے محاسن میں شامل ہے۔ اگرچہ وہ بہت مختصر اور اشاراتی ہیں۔ نور محمد کے بیان میں لکھا ہے کہ ”از طوطی زباناں ہند

۱ تذکرہ الہی (مرتب) ص ۲۰۸ ۲ تذکرہ الہی (برلن) ص ۲۸۲

بودہ“ یہ ایک دلچسپ اطلاع ہے جسے الہی نے قلم بند کیا ہے۔ اسی صفحہ پر امیر نویدی نیشاپوری کا ذکر ہے جو عمر کے آخری حصے میں ہندوستان آئے اور ہمایوں بادشاہ کی ملازمت میں عزت و وقار حاصل کیا۔

میر الہی نے بڑی دیانت داری کے ساتھ اپنے مصادر کا بھی جگہ جگہ حوالہ دیا ہے جن سے ان کے مطالعہ کے علاوہ ان تذکروں کی تصدیق ہوتی ہے جو عہد الہی تک لکھے جا چکے تھے۔ ان ماخذ سے ایک نئی روشنی بھی ملتی ہے جن کا نام عام طور پر کم لیا جاتا ہے یا کم معروف ہیں۔ ایک مورخ کی حیثیت سے الہی نے بعض جگہ دوسرے تذکرہ نگاروں کی غلطیوں کی طرف بھی اشارے کیے ہیں۔ ان سے ان کی تحقیقی نظر کا پتہ چلتا ہے۔ تقی اوحدی ان کے معاصر ہیں اور دوست بھی مگر ان کے سہو پر بھی الہی نے گرفت کی ہے۔ سراج الدین میرزا قاسم جنابادی کے ذیل میں لکھا ہے:

”صاحب عرفات آورہ کہ اور اور مجلس میرزا الخ بیگ با مولانا علی تو سچی مباحثات واقع شد۔“

اس حوالے پر حاشیے میں میر الہی نے لکھا ہے۔ ”اس خطائیت کہ عرفات کرد۔“ ۱۔
اس طرح کے اور بھی اشارے ملتے ہیں۔ یوسف ہمدانی کے ذکر میں لکھا ہے کہ اوحدی نے حکیم سنائی کے اشعار کو ان سے منسوب کر کے غلطی کی ہے۔ ۲۔

تذکرے میں کلام الہی سے اکثر سابقہ پڑتا ہے۔ اسے تذکرے کا عیب و ہنر دونوں سمجھنا چاہیے۔ کلام کی عدم دستیابی پر یہ اشعار حوالے کے طور پر محفوظ کیے جاسکتے ہیں۔

اسی طور پر یہ تذکرہ شعرائے فارسی ہے مگر اس میں دوسرے فنون سے متعلق اہل کمال کا بھی احتیاط اور اختصار کے ساتھ ذکر ملتا ہے۔ حکماء، علماء، صوفیاء کے ساتھ دوسرے فنون کے سربراہوں کے بارے میں کہیں کہیں تذکرہ ملتا ہے جیسے مولانا سلطان علی مشہدی جیسے معروف خوش نویس کا ذکر ہے۔ دوسرے زریں قلم میر دوری کے بارے میں نسخہ برلن میں یہ عبارت موجود ہے:

”خوش نویس گفتہ اند کہ از ہری است و از زمان ہمایوں تا ایام دولت اکبر شاہی درند بود

و خطاب کا تب الملکی شرف اختصاص یافتہ۔“

اس تذکرے سے پہلی بار انکشاف ہوا ہے کہ بیگم نور جہاں کا اپنا ذاتی کتب خانہ تھا اور بی لالی اصفہانی کا تب و کتاب دار کی حیثیت سے کتب خانے کی ملازمت پر مامور تھیں۔ تاریخ کی کسی کتاب میں کہیں یہ ذکر نہیں

۱۔ تذکرہ (برلن)، ص ۲۵۶

۲۔ تذکرہ (مرتب)، ص ۶۹۹

ملا۔ تاریخ کی ایک بڑی حقیقت پر پردہ پڑا ہوا تھا۔ وہ اس تذکرے کی بدولت منکشف ہوا۔ اسی نسخے میں ذہنی کاغذ فروش کا نام ہے۔ ذاتی نسخے میں مطربہ کا تذکرہ ہے۔ شیخ نظام الدین اولیا کے مرید حسن سجزی کا ذکر ہے کہ انھوں نے شیخ کے ملفوظات جمع کیے اور فوائد الفوائد نام رکھا۔ گویا شاعری کے علاوہ ملفوظات نویس کا بھی تذکرہ ہے۔ ا۔

خطاط و خوش نویس یا کئی کاتبوں کا ذکر ہے وراقی کے پیشے سے متعلق فن کاروں کا تذکرہ موجود ہے۔ عبدالرزاق اصفہانی کے ذکر میں لکھا ہے:

ازا کا برعلما است و شاعری خوش گوی بودہ و قبولی تمام داشتہ۔ در صنعت نقاشی غیرت مانی بودی و
بعلم زرگری طلای خورشید را بیوتہ عمل در آوردی و دیگر صنعتها غریب و طرا حیا را خوب
دانستہ۔“ ج

چند کمزوریوں کے باوجود یہ تذکرہ ہماری شعری و ثقافتی ثروت کی شاہراہ ہے۔ دانش جو بیان ادب کے لیے میرالہی کی یہ تحریر لوج جہیں کی کسی سرنوشت سے کم نہیں ہے۔

□□

ا۔ تذکرہ الہی (برلن) جس ۲۳۰

ب۔ تذکرہ الہی (مرتب) جس ۱۶۷

صاحب قضاة معتادین از حیدر محمود در این کتاب جامع است
 فصل و کمان بود و خلاصه و جمیع کتب در این کتاب گردیده است
 که در این کتاب کتب معتادین و مسطور نظر ارباب عقل ریزی گشته و او گوید
 در این کتاب در این طرز از فریاد است و در تاریخ است هر خزانده که چون وجه الدار
 مسعود سربدالی و شیخ حسن و وزیر که متولد او عیون آن بقاء گوید با سیرت و عیون
 بقصد هر ایزت رسد و در این کتاب معزالدین گزشت با خیل ایزت با استقبال
 این کتاب بر آمده در زاده هم رسیده و چنانکه سخن میان آنها واقع شده است
 اول معزالدین شکر خورد و بیکر بخت است که شیخ حسن و بوجوب صحبت او
 در این کتاب و وجه الدار هم خلاف نمودند و وجه الدار هم بخت یافت این بیان
 بخت یافت و معزالدین او را نواز شها کر که مانده نمود سفینه لشکار او
 در این در باره خط الطبقات فنارفت در این صورت در هفتصد و هجده
 بوقوع آمد این قتل بود این بیس نظر او رد کردستان است از دست ملک دیوان
 شکر از در اگر او صاحب دیوان بماند و در بود از فرزندان شکر در این
 زمان چه نمودار که طایفه که بر آن است که در این کتاب در این

خلیفه در کس نمیگردد در آن - کی عیادت در روزی از آن
 عهد خاتمه شاهنشاهی ایزد مینب - شروع عالم سزالدین که گوید قدر او
 از جلالت آنچه میکند در امکان - اما این بیدار باد شاهان برید البه
 بسیار نموده و بر اشاع سو قدرت تمام در ^{بسیار} قطعاً هر کدام از کس است
 سعادت قطره است که سبیل فصاحت هر سوزان روانه خواجه شاهان
 در عصر بیان آورده میشود و شنیده شدن طغز او وجودش از مثال زندگان
 در سالی مقصد و جهل و رخ واقع در فرودش در بهلول بر سرش سپهر فرود آید
 در طراوش و فرود شهرت با تکلف شامل بر اهای روانی و عمارت
 و باغات فرود سندان و ابواب مینوه در و نفس ^{بسیار} بر عمارت و امور
 و سخنان خوشتر شیرین که بسیار نام در میسود و آن شهر در میان آنها که و مینب
 بر سر روز سپهر و از واقع است و در مزی ارباب در سر بدلان است که آن
 طایفه فرود بود که و مردار و مختصر بعد از سلطان ابو سعید خان قریب
 بجای سال در دیار خراسان حکومت نمود و اندر غسل است
 بدین وجه است اول عبد الرزق با شستنی است دوم و صبه الدین
 سعور برادر او سیوم محمد الدین فضل است چهارم خواجه کسب الدین
 پنجم محی الرزق ششم لاهر الدین گران بیعت سعید و صاحب حسنی ششم
 ششم شمس دانغانی هفتم خواجه علی که بیعت سال مصعب صاحب حق
 بود و یازدهمین قدر بیت از سینه و از در نا حیت به حق افتاده و تم
 احوال سیزدهمین در تذکره دینت مسطور است و این تذکره لجان از کس است

در خواب
 ۲

اورده اند که این مایه معانی نمودی و حاصل انرا مرفح جان و نوراں کردی

اشاره بحسن ان صناعت نموده در هر قطعه که فرموده

صنعتی که اگر خواهر تو گویم که چو کیش کیمی میکنند بخلای نیست نوزاد جو تو فرست

دعوت مینماید که وقایع شود عقل عاقل شود ز تو فرست

خواهی که خند از کار نکوبان کند ارواح ملائیکه همگام با تو کند

یا بر چه گنهای او کور آن نیست مکن یار ارضی شود با چک او با تو کند

کمی که در کتب تو قرار نماند کنی سخن بفرست کن ای دوست تازمان کنی

زبان بر رخ سبز میدهد بر باد بوشن باش که سر از سر زبان کنی

خویش از سلم باز بزم جریف کزان پس لوری نگیرد و صفت هوش

و اگر صد باب حکمتش نشاندان بخوانی آید شش باز بزم در کوشش

از آنکه برای کس نیست باش او را بگویم که او امر جو فعلش

زیر آنکه درستی که تو او را نماند کنی باشی خیر او را که چه هست نه باش

طبعی پشتم که از نیل آب کردم سوی بحسب بر کرد

در بیاید مرا کف خاک خاکی خاک حایلی بشرخ ز کرد و کرد

ور بد و زرخ طلب کنم آتش آتش از رخ فسرده تر کرد و

دور بگویم از بر ای سنگ روم سنگ مایاب چنین کهر کرد و

این همه حالها به پیش آید هر کار روز کار بر کرد و

بهمه حال شکر این مین که مباد ازین بتر کرد و

در اقبال او بار کردون دون رک جان تدبیر با بکشد

چو آید مہوی تو ز شش کشید	چو ز کشت ز خیر باکسد
بار پیر که اصل منافست و منال	نیر زو آن چهار ذکر در آخر حال
عاب تلخی فرک و عمل نخلت غزل	کنند بشرم نند نیست عطا بدل سوز
برای نعمت دنیا خاک بر آن	منه رفت بهر سفلہ با بر کردن
بیک دور وز زودش او و دیگر	جاندت ابد الدهر عا بر کردن
دیو یار مشفق اگر ہمدمند در بہ کار	ہزار طعنہ و دشمنیہ بہ نیم جو کزند
کراتفاق نمایند و غم جزم کنند	سزد کہ پردہ افلاک را بہ ہم بدرند
شمال پنجاہیم ترا از مہرہ زو	یکان یکان بسوی خانہ راہ میسرنند
ولی دو مہرہ ہم نقش یکدگر کردند	و گر طبیبیہ دشمنیہ بہیچ رو کزند

این بیست و یکم کلماتند که در علم طب است و هر تنه علمت بر اندر

بوسه مدتی در طلب نان جهان کرمی	تا با خرم شد که نفسش فرزند
عوض هر چه من داد من عمر است	کنند فایده و زیاد چو پیش است
مترسایع شد و از بال و فای ناید	اندو عمر کنون از همه غلبا است
بعد ازین یک نفس عمر ملک و جهان	تقو شمس چشم و جهان محبت
کجهما نیست ام در دل ایران زمین	که چو بویست منم که در سر کمر است
ملک ملک قلمت چشمم که چشم	که سر هر چه زیاد است همه در دست
این سبب اربد و نیکی ز جهان پیش	غشم مجر شاد و زیز از که بهار چمن است

این بیست و یکم کلماتند که در علم طب است و هر تنه علمت بر اندر
 بوسه مدتی در طلب نان جهان کرمی
 تا با خرم شد که نفسش فرزند
 کنند فایده و زیاد چو پیش است
 اندو عمر کنون از همه غلبا است
 تقو شمس چشم و جهان محبت
 که چو بویست منم که در سر کمر است
 که سر هر چه زیاد است همه در دست
 غشم مجر شاد و زیز از که بهار چمن است

این حاج کبیل صوفی حق پرست دست لای عقل نرم الی بوده ان دو پند
 از از زینوسن حاتم است بر چنان توام در ایگی نبط نام تکوی خوش بود و کوی آن در سبک
 در و نویستی خوبی کردن فارغ از که آمدن
 این فرج از مداعان است به نجف است این مطلع کو بر از ان صد و ا

همه علی مرا بدل چون کمر بست در صدمه
 بجز جاب تو گفت زنده دامن سفینه مر کف
 این ضلال نام او علی ار الحسین ابن علی مشهور بعلای قزو و نراس و او صاحب
 منهاج الطالبین است و ان کتاب را با او علالی نر گویند که از اباسم شاه سکا
 اریالی تمام نموده و داد فضایل در و داده اشعار فاضلان در در و ان دوست جدا
 شعز شون ناشقان در طلب قبول تو ۲ ظاهرا گزین شود و پیشنوی توانا را

مخود این ننگی برادر مغز الدن ابو شجاع انابک سعد بن زکی است

چون نیکو چهر بیان کن در زاری تو هر جلد است و جفاست

ای لعل لب جان جانها یا قوت تو روانها چشم فلک هزار دید مثل تو ندیده در دنیا
از بهر آن آن شیرین اف ز شدم برز با آنها

در وصف خالکوبی زنگی پیوسته ز عشق و داستانها بر مسافه
از بزرگ زادگان زمان خود است و بعضی که نذر نهند عصای سرفندی همه و خواجه

سید القادر مراغه او را در مجالس خویش ذکر نموده و او مردی جاهل بود اما بسیار
بر او آرزو می کرد از طلبه خاطر روی کوس ماه نو خواهد اگر دیده ام بر روی کوس

بر شنا سد دل من قدر شب موی ترا آن شب قدر که جوید دلمن موی تو بس
سره دیده از نیلکد این عصام سره دیده از خاک سر کوی بس

خواجگان ^{ابن لیس} از سرای این سلطان ابو سعید بن الجایتو
را از زمان خواجه غیاث الدین محمد بن خواجه رشید همدانیست و ده نامه را

بنام آن دوز برزاده با بخا از ساینده و مدح شیخ او پس نموده که اندیشا کرد سلطان
ساجی است بسیار در بغداد بسرمی برده زلال نظر در کار صفاست

با فاقه و فقر منشییم کرد بی خویش و تبار دینی قرینم کرد این مرتبه مقربان در یارب خدمت
جیب رزان ز باد خزان باز پرزرت بر نو عروس باغ ز صد کوزه زیور

لحام بسوزم و مطرب ساز عود هر دم که سوخته عود و مخر است
دوری که جور نیست در و دور ساعت قوی که راست کنون قول من مرا

پرورده اند دختر ز را بخون دل در یاب کین منزه را وقت شوهر است
از اژدم خریف خرف شد چمن چه شد چون باغ عمر شاه جهان تازه و ترا

و سلطان
میکرد
لربا عر نفرا و نهم

چون سرو بن همیشه جوانیت نهر که او
 در سایه عنایت شاه مطهر است
 شاه پهر مرتبه احمد که ملک کون
 در جنب کبریا بشو مطهر است
 ای خسروی که عرصه عالم چو آب
 از شرق تا غرب بتویت مسخر است
 ان بوم را بعال بهایون گرفته اند
 کجا گامای چیر تو گسترده شهیر است

دست فزا من عمر تو دور باد

کان ذیل باز بسته بدامان محشر است

جمال الدین ابن حمام خوش طبع و بیک خصلت رسیدند که در اردوبود در مطبع
 ملک محسن کوشیده کتابت اشعار مطبوع دارد شعرش مکرر و عاقلانه است اصل او از خوارزم
 آباد است که کوه دانش از صف زود بود برآمده و در سال مقصد و سی و بندگی آن

آن خاک در آمد مرقدش در هجرت

آن کسیت که تقریر کند حال کد ارا
 از غفلت پیل چه خبر یک صبارا
 زاری ز روز و زور بود مایه عاشق
 مارانه ز روز و زور نعمت شمارا

مولانا محمد ابن حمام مداح خاندان نبوت و ولایت علیه السلام زودر خاورزم
 که هجرت از آن خاورزم رسید فصاحت کرامات عالیه اسرار الهی علیها السلام
 بسیار مظهر او کرده اگر چه شان آن مظهر عیب از آن رفیع تر است که هم از ظهور کلام

و چون عادت داشت به دست در جیب می زد و در آن جیب یک سکه طلا داشت که در آن
 علامت محبت و اعتقاد که در سینه پیتر زارورث در آن سینه گذاشته و غیره و عوارض آن
 کرده اما امید است که موافق اعتقاد خود برادر سردار لیکر مولود مرد فاضل صاحب کمال
 و ستوده و فعال بوده و همگان قیام و شکر داشته و تقاضای غنت در اندیشه همواره از محبت
 همچو چشم و لبران گوشه گیر بوده و اختیاریت مرغلت مرغلت در سال مستعد و معتاد
 و مع از این سراسر بیست و پنج سال جوان اشغال نمود بازه از حواریان طبعش را با
 ای زفته آستان نورضوان باستان جاروب فرس شدند تزلزل حقیقت
 ای بر سر رکعت نبیا بناوده پا آدم هنوز بوده محرم با و طین
 تری که برسد به طاق زبرد است نقشی که بر کرانه پیروزه کند است
 بن حرف بر صحیفه اول نقش که آن نقش حروف نام شریف محمد است
 او با احد یکیت ز راه یگانگی فرقی که هست در احد از میم احمد است
 قاضی ابن جلال بسیار خوش طبیعت و صاحب کمال بوده و در سنگی
 سکه شریعت با وسعت شرب مرزبسته مطایبه و خراج بر طبعش استیلا داشته
 بغداد که پیروزه ارکان نیش نور داشته این اشعار که هر یک یکمینه خاتم فصاحت را آورده
 زنی جوان کل اندام زرد پیله زنی نشست و از سر اخلاص باز دل
 بدایه گفت که ای مادر از برای خدا به من که حال من و کد خدای چون
 بومین نجانه او رفتم از دو سال تمام ز روی ذوق و ارادت مزاجی هم کاد
 نیش خاطر من بوده و هوادار ش بوسل او دل من خوش برد او من
 مگر نقول بد آموز ناگهان روز زهر جوش غلامی خرید حور نژاد

چو بر نهادش امن کون بر آرس دید ز من گرفت پیکار کی درواخت د
 جان بکون وی آموخت کیر کش او که از کس من بد بخت ناید او را یاد
 مرزانه نهاد و بعکس قاضی نام چو بمند وی که بمند خواجه نام او کافور
 سچل نویسم باشد دوات من ساغ نکاح بندم باشد و کیل من طنبور
 پگاه خیزم تا بشکنم خمار شراب که زشت باشد بر صدر قاضی مخمور
 شیخ ابوالفضل درجی لیس ابی علی شریک کور به که در از اولاد

چو رضیم یکی نام و انگ ابی
 همان که ابی سیر گرفت چه یک

شیخ ابوسعید ابوالخیر است در صاع و کینه روزگار بوده این شواران مرد گشت
 صلاکت مدتی شد کان پری پیکری آید چشم ساحت منزل در دل و دیگر می این چشم
 فواد ابی ابوسید او هم از اولاد شیخ ابوسعید ابی خیر است و او فرزند خواجه
 مؤید دیوار است اشعار خود را بر آلوده خواند و آنکه بر دود از دل میگذرد
 توبه داد نم ای شیخ اضطراب کن مرا برای رضای خدا عذاب کن

ابو القاسم
 فواد ابی ابوسید
 مؤید دیوار
 توبه داد نم ای شیخ
 اضطراب کن
 مرا برای رضای خدا
 عذاب کن

خواجه ابوالقاسم مؤید دیوار و ولد خواجه مؤید دیوار است و شیخ
 زادگان مایه ترع بصحبت مع و تیر میگذرد و این بیت منسوب به خواجه
 در خنده مانند صبر و عاقبت آتش غم چون شود تیزم از آن سخن شعله چشم دمی نوزوم
 شواران ابی ابوسید سلطان ابوسعید میزای کورگان بود
 پیشه اوقات باید بر خود در سفان وطن دشته

این خطیب اهل کمال و قطب دایره در روشی و حال بوده گفته اند که
 با بندگان غیر صحبت دشته و بر غم و سب عرفان و سزا در زمان اوست این دو

ارزان

زان مجموعہ زکات دیوان عشق بروق خان کو ^{تقریریں} اگرچہ کچھ کمال سے
 غ جان اکو بہشت شرا تو ، چون شکری ز روی صفت ہشتی است
 ابن جلال از درویشان صاحب کمال بوده و تقریباً در ہفتصد و چھار سال
 مسکین و غالباً با کمال سمیر و اثرا و مانی معاہدہ جامعہ دریں ملک
 ایست گفتند کمال را اینست نظر با عقل بیان کردم و کرد اس بقدر
 کہ لفظ شیر نامعنی کمال چند ان باشد کہ از زمین با بشر
 نمی در جهان حسن تو حشر شد خاک ^{کے} ہر از خاک کوی تو افزودہ ابرو
 ان مان تو کرچہ دور و می میکند نسبت بعارض تو نثار دج رو
 ابن احمد سنیف حالش مدد ^{میں} آجیشن ایدہ ارد بود و برت گفت مستم کہا ^{میں}
 فلاں انو انو انو از احوالی خزانہ در جوار عبداللہ انصار مقام داشتہ
 دور ہنزدستی تمام داشتہ ان معاہدہ اسم ادع گفتہ ہر امر بخون تر
 ساخرای اسکاں خورشید را بار رخوم ترکمن جیب ہ امید را ہر جہر
 ولدہ از شہاب الدین خواجہ صلاحت تمام داشتہ و بعضی محقرات را دیدہ
 زمینوں را بنومر لوسہ وان ہلراز رختنہا رقع خوش رقع خیال دوست
 گفتم کہ ز دوریت بغم فرسوم گفتا کہ ہزار در دست آسودم
 گفتم کہ بسی مقصوم در صدہ گفتا کہ بہین از تو ہی خوشنودم ^{میں}
 خواجہ ابو امین ^{میں} ہر ہشتاد و پانچ ^{میں} اطمینان ^{میں} شہزادی
 ان سار جوان مجرورون نیاز و بندگی محفل سخن از لودہ لڑت ماید
 دشمن ہر خامر اسنا و جائز اطمینان نظر ہر مذاق نوش است ایک اطمینان

مرطلہ بجای

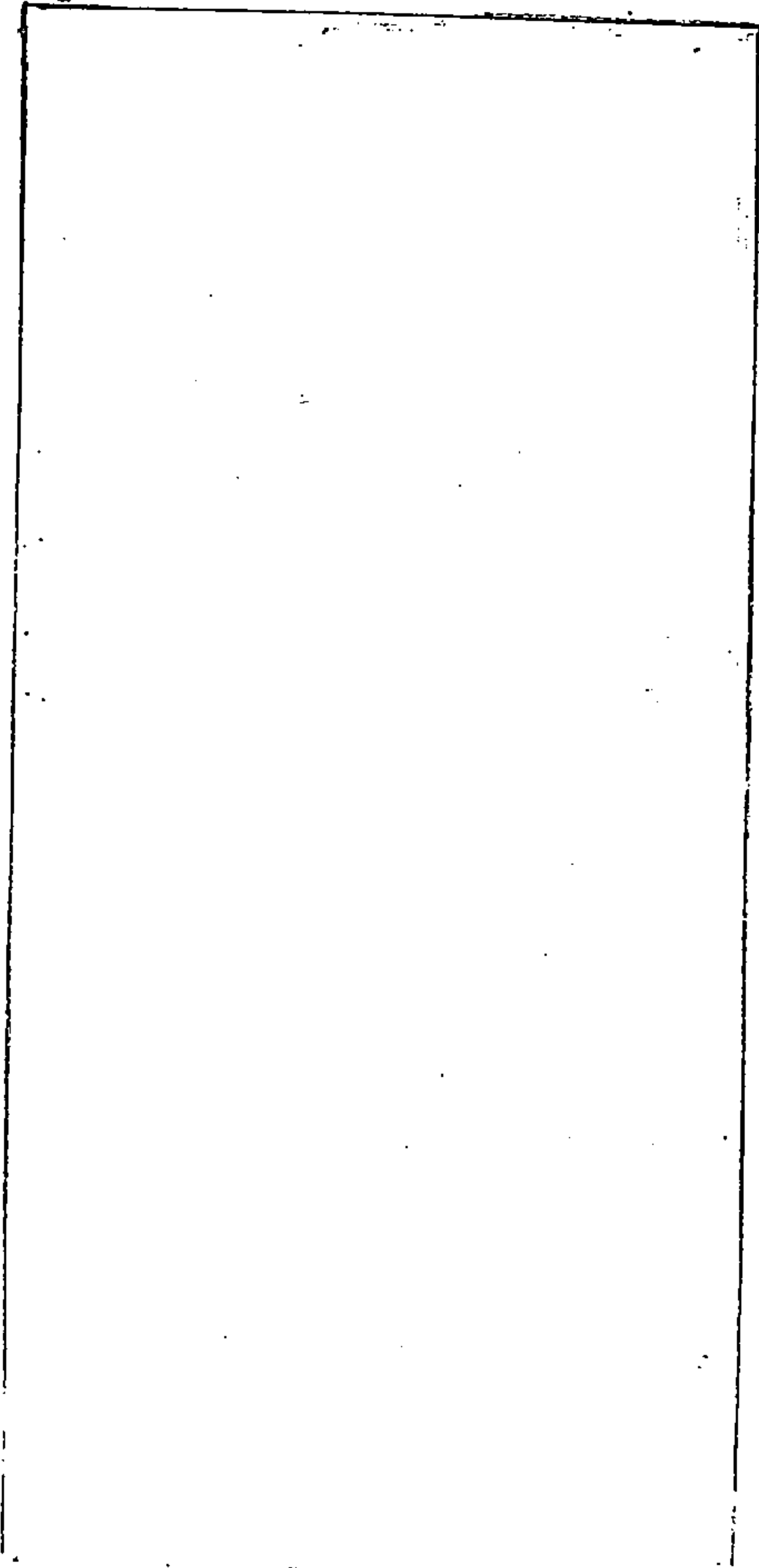
بایم در خوش بوده و در آن در مجلس شاه زاده سکندر ای عمر سینه می بخورد در سنگ
 ندیمان بزم حضور میزیست و در فارس سو و نایبته تر بتشر در مصلای سیه از
 نزدیک فرار خواجیه حافظ واقع است و از نموده اند که هر که فاکم بر سر خاکش
 خواند و طهارت از روح حایت آرزو نماید در همان روز کما در بختش از آن حلافت

بماند و در سوخته و از هر رنگ شکار سیرین که غذای در راه اهل حوج تواند
 در دیوان او به طبخ چند از طعمه دلا پنجه او بر روی همو سلسله چنان
 خواند استنها کسیده شده لوت خواران هزار را صدای و غیره

با منو کل کلمه از آب دل مع ۲ زن برده است حکم حواله خوان
 مغز او بر آراوس کردن نهاد که مع ۲ از دست بکرات زرد مغز در دست
 سوزم شرمز کله بر پا بود در دران وقت از خاک تره ام و همچنان شرمز

مغز را بخوان باید بر سر صبا کنی که در مغز زرد مالانند در مغزش در صبا کنی
 خوب در واق لذت حلافت که در لاس با لیم مغز در مغز لاس در لاس
 جیش که در دلد و صبح مغز و سیاه کم به من و جود صبا در لاس
 کله بدن مغز حوز کله کله و لا بود که خوشی با کمنند

سوزم
 پیوسته



سخم الدین ابو صالح از صلاح این زمره فسی است در تخریب زمانه است
 و در خشنودن زبانت که بر ماه با تو یک کو کند خلب هم در زنده گو. لو این بخش
 و در هم از قدام داشته اند و قطعه را باسم او و در آن

ذکر کرده

بدری از این زمانه است
 و در این وقت از این

در نوبت این از مداجان است و او است و در مطلق از آن مطلق دایره است
 در این نوبت که در این نوبت است بسیار به طبیعت و طبیعت
 در این نوبت که در این نوبت است خود میرزا الغ نیک رفت و از نگر زمانه است
 که او گرفتار است در آن که گرفتار است که در این نوبت که در این نوبت
 و در این نوبت که در این نوبت است که در این نوبت که در این نوبت
 از این نوبت که در این نوبت است که در این نوبت که در این نوبت
 اول که بر ابد این خویش آوردی م صد گونه و فاد مهر پیش آوردی
 چون دانستی که دل گرفتار شود م پیکانگی تمام پیش آوردی
 سلطان پسر سعید خان پسر سلطان محمد پسر سلطان محمد پسر سلطان محمد
 پسر سلطان محمد پسر سلطان محمد پسر سلطان محمد پسر سلطان محمد
 چون در سایر اقبال او با رفاهیت و آسایش تمام میزیستند و در سن نه سالگی
 حکومت خراسان یافت و در سال هفتصد و هفتاد و سه در تبریز بر تخت سلطنت
 نشست و در سال هفتصد و سی و شش بر اینت از نیکانیش کون شده و دست
 پس سال پادشاه نمود و بعد از او در فتنه عالم انوشیروان است و مهم حکمت
 بلکه شریف نجیب پسر محمد پسر در فارس سلطنت نشست و در سن نه سالگی

و سایر اسامی در این زمانه است
 نامت غرض از این زمانه است
 هفتصد و شصت و شصت از این زمانه است
 شاه عادل از این زمانه است

بدری

تاریخ مختصر جهان از سن ۱۰۰۰ تا ۱۰۰۰

کوشش محاسن نواختند در درازنای کوشش توپان که سرزده ای در
تکیه زد و سحر سن جلایر سرسع تهرانی بغیر جهانشانی از نیام کوشش بر شد
تا آنکه امر محمود صاحب قران بخورشید از شرق اقبال بر آمده بر تو جلال او نور
آن ملک راستا دارد در برده کم نامر زو پوشید و این اقالیم را یک قلمه سخن نمود
تا سلطان ابوسعید کاه در آینه طبع جهان ناصور تیب نظر صلوه میفرموده اند
و خواجه عبدالقادر در مجالس خود و غزل از ابوسعید نامی ذکر نموده غالباً بهین خان
باشد از بخت نال عید ما مبارک شد چو بار آمد پدید از روی جان عالم در کنار آمد
با وجودش ابوسعید را اختیار خود کند ۲ از عدم مزاج چینی را اختیار اند
میرزا ابوسعید سلطان ابوسعید پادشاه زاده شجاع خود کار
با صلابت بوده و او در بخت زاده پادشاه بدخشان بوده پسر سرملک نزاع
سیار نمود مکرر گرفتار شده و بجات یافته تا آخر بدست سلطان حسین
میزرای بایقادر حرات کشته شد سنه شصت و ششاد و پنج این دو کوهر
انان لعل کان سلطنت کا مکار چه سجد در یکس از بخشان ۳ از چینم تا بدخشان
بکوستان سمنم را چه چو لای ۴ بر میدان همه روی زهر با
میرزا ابوسعید سلطان پادشاه از بخشان پادشاه زاده شجاع جوانمرد عالی همت
خوب صورت بوده و او پدر میرزا شاه رخ که میرزا سلیمان جد خود کشته نموده
بدخشان زاز گرفت و در کرباره میرزا سلیمان با پدر میرزا حکیم پادشاه کابل رفته
از تصرف میرزا شاه رخ بر آورد اما و او در سن ۱۰۰۰ در هندو پند و کور
موانی خلی امید بر در حلتش در هندو شست و ده واقعه شده و در مکر لایمیر

کوشش محاسن نواختند در درازنای کوشش توپان که سرزده ای در
تکیه زد و سحر سن جلایر سرسع تهرانی بغیر جهانشانی از نیام کوشش بر شد
تا آنکه امر محمود صاحب قران بخورشید از شرق اقبال بر آمده بر تو جلال او نور
آن ملک راستا دارد در برده کم نامر زو پوشید و این اقالیم را یک قلمه سخن نمود
تا سلطان ابوسعید کاه در آینه طبع جهان ناصور تیب نظر صلوه میفرموده اند
و خواجه عبدالقادر در مجالس خود و غزل از ابوسعید نامی ذکر نموده غالباً بهین خان
باشد از بخت نال عید ما مبارک شد چو بار آمد پدید از روی جان عالم در کنار آمد
با وجودش ابوسعید را اختیار خود کند ۲ از عدم مزاج چینی را اختیار اند
میرزا ابوسعید سلطان ابوسعید پادشاه زاده شجاع خود کار
با صلابت بوده و او در بخت زاده پادشاه بدخشان بوده پسر سرملک نزاع
سیار نمود مکرر گرفتار شده و بجات یافته تا آخر بدست سلطان حسین
میزرای بایقادر حرات کشته شد سنه شصت و ششاد و پنج این دو کوهر
انان لعل کان سلطنت کا مکار چه سجد در یکس از بخشان ۳ از چینم تا بدخشان
بکوستان سمنم را چه چو لای ۴ بر میدان همه روی زهر با
میرزا ابوسعید سلطان پادشاه از بخشان پادشاه زاده شجاع جوانمرد عالی همت
خوب صورت بوده و او پدر میرزا شاه رخ که میرزا سلیمان جد خود کشته نموده
بدخشان زاز گرفت و در کرباره میرزا سلیمان با پدر میرزا حکیم پادشاه کابل رفته
از تصرف میرزا شاه رخ بر آورد اما و او در سن ۱۰۰۰ در هندو پند و کور
موانی خلی امید بر در حلتش در هندو شست و ده واقعه شده و در مکر لایمیر

در درد چشم از باد و گرد و غبار
در درد چشم از باد و گرد و غبار
در درد چشم از باد و گرد و غبار

محمد ابوالعاسم بن محمد
این کتاب در شرح صورتی است
که در کتب قدیمه و چون آثار
فنی و ریاضیه از عالم جهان
بوده اند در قاعده کمال
از قلمور زمانه پیدا است
سرد بسته اند و با وجود این
میکنند بلبس طالع مشغول بوده
بر التماسی فرموده مراد است
در کتب نهان ساعدگان ازین دارد
بی آنچه در دماه سرد است در
در استغناء از عساکر را اول
بیتها چنانچه نماید موزن کنند

صدای زنگ
صدای زنگ
صدای زنگ

در درد چشم از باد و گرد و غبار
در درد چشم از باد و گرد و غبار
در درد چشم از باد و گرد و غبار

ای لعل پستان ز بد چنان رفتی ۱
درد هر جو خاتم سلیمان بود ۲
از دود سوز سر از برجم پس بخانه مژه از اشک روح بویج نوشته ام عم دل در کین
در کوی که با ششم به از کوی تو باشد در روی که پنجم که به از روی تو باشد
این لعل پستان به خشانیک مذکور خواهد بود از آن لعل کینه جلا
ای ز لعل آتشیت در دل کلنا زار غیر دل بردن نداری ای بت مکار کار
ابو علی دیوانه وضعی بوده از منزه است خلق بر او خوشنوا سوده میروند
عاشق منم و کرم بهوده میروند شو اجبه یونعماد در اصل خواست اما در شران
مردوده و صاحب تحسیر کالات است دده نامه او مشهور است اول است
قد فضا بیا و لعل تو چشم ز اشک پر کهر اگر شاز تر الایست در نظر است
سخن ز وصل تو گویم تو روی کرد مرا نه از تو شکایت ز کردش مژگان
بنار میگردد دست خیز اس عماد بگرد امن وصلش که عمر در گذر است
سید ابوالعلی سید سنگ اعتماد بود اگر اشارش در شفقت و اوج است

این میچون داخل متوسط است و شود وسط میگفت
این خطیب لقب او بهوشنگ است و با ال گزنت معاصران حد مراد قصبه
است که در مدح ملک محمدالدین کرت گفته
رویت یارب یا بمن بوی با خود سخن زازدی اگر بوی بری زنگ آورد کل در حین
ای من غلام رو تو در خط زنگ بوی فرقی ندارد موی تو یک موی از شک خشن

صدای زنگ
صدای زنگ
صدای زنگ

انتخاب السادات بالعلماء من نطاء الدين ابو البقا از سد و شفا و علم
و تفکر کرام بوده با سلطان حسن مشر را موخر است
منام بجزوه صیت سنی دانش هم جار شیده در زمان هایون پادشاه بلاد هند را با بنوار
مجوم علم در شس ساخت و از فیض عنایات هایونی سوخته بهره یافتی چون ستار عالم
آن پادشاه زود به پستی گذاشت عبور لشکرهایوشی بسیار سندا افتاد و زمین داران
نخواجده ابوالوفا . از جوهر نشان جام توحید و صفای و جوهر عفاف
را آنها بود نسبت صورت و معنویات ابوالفتح ابن ابوالفتوح شیخ بهاء الدین است
و از خواجده زاهدان خوارزم است در سه شصت و سی و پنج ازین راهی شرح کرده
به کردم و اعتماد بر ترز کنه چون هست درین غرور و عورتی
لا حول ولا قوه الا بالله لا حول ولا قوه الا بالله
چون بعضی ظهورات حیرت امد باطل پس منکر باطل نبود جز با حسل
ور کحل وجود هر که جز حق نیست باشد ز جبهت الحقایق غافل
آن بود نمود کل اشیا در طلق گویم سخنی فراغ کسینه و خلق
بودی و نمود بیک وجود عالم بودش هم حقیقت و نمود در خلق
و خواجده ابوالوفا مشایخ خود را چنین ذکر نمود
رسید فیض عارف از احمد مختار پس از علی حسن آمد خیر اسرار
حبیب طایب و معروف زین بر و حسید دو بود علی است که مغربی سر از حزار
عقیدت ابن ابوالقاسم و پیل از شاه امام احمد در پست نه زنی و عمار
پس از کابر مذکور شیخ نجم الدین که بود قدوه حراز و سر از براد
کار و احمد کتمه های دوندین دکتر محمد رس ابوالفتوح فخر گیار

این جامع در سن افقاده در سن سنی انداختند
این جامع در سن افقاده در سن سنی انداختند
با کل ستمار رسید نفس را ازین جوهر حقا
احراز سنا سیدید احراز سنا سیدید
در سنی سیدید در سنی سیدید
بهر کس در سنی سیدید
بهر کس در سنی سیدید
بهر کس در سنی سیدید
بهر کس در سنی سیدید
بهر کس در سنی سیدید
بهر کس در سنی سیدید
بهر کس در سنی سیدید
بهر کس در سنی سیدید

در خانه اگر بودم اعف و دل یابود
بسیار ستمار رسید
بسیار ستمار رسید
بسیار ستمار رسید
بسیار ستمار رسید

در این کتاب
 از حضرت علی
 علیه السلام
 نقل شده است
 که هر که
 در راه حق
 کشته شود
 خداوند
 او را در بهشت
 جایزه دهد
 و اگر در راه
 باطل کشته
 شود خداوند
 او را در جهنم
 جایزه دهد
 این حدیث
 در کتاب
 مناقب
 آمده است

نوید مراد از حس در محاسن بهرست و از د و بو علی کی رود باری و کی
 از مغرب عثمان مغرب و از نسا به بو بکر نسا و از سر معدی ابو نجیب
 و نه علم هر که از راه حق کشته شود و بگردان زمان خود بوده این است
 ستاره زود نظر افکنی بهر کس نسبت نظر باشد شده ام امیر وردی که از راه
 چه بلاست چشم مست که بکنظر زود بکشد هزار کس را که ترا خبر نباشد
 دشتی معدو ز ناسخ چو دیهای مرا اگر چه من دل در گف نامهربانی دوستی
 مولانا ابوالکلام آزاد در زندان ساه میز از مرده و در جنگ قندهار از مدد مست خانه
 دنیا بر دست سوزی جاوید رفت دوش آمد ماضی سو ملا نام کشته ام کشته ام کشته ام
 من که بهر جبهه دردی کشیدم نام خدمت زندان کنم تا پر شور و پایداری
 آمد محرم و در میخانه بسته اندم زندان با دو نوشتن ما تم نشسته اند

قصای ابو بکر **سهم** **بدر** **ابو بکر** **است** **و امیر علیه در محاسن**
 از آن پس ما میت و نزار بسیار کرده و بخت و غم در دو سیطان سفت ابواله که
 در مجاری صفین دره بن بیات بی پرواانه از آن نسو برد از قارخانه نسا
 از حسرت می سا ما کشتی سی **م** دوریت که پروای کسی نیست کسی
 تب غم دارم و در در سر حزان بر آمده جان لب و نامه جانان بر
 درین چنین منم از طبلان زاری **م** ولی بزازی من نیست از هزار کی
 مولانا ابوالکلام آزاد در زندان ساه میز از مرده و در جنگ قندهار از مدد مست خانه
 دنیا بر دست سوزی جاوید رفت دوش آمد ماضی سو ملا نام کشته ام کشته ام کشته ام

در این کتاب
 از حضرت علی
 علیه السلام
 نقل شده است
 که هر که
 در راه حق
 کشته شود
 خداوند
 او را در بهشت
 جایزه دهد
 و اگر در راه
 باطل کشته
 شود خداوند
 او را در جهنم
 جایزه دهد
 این حدیث
 در کتاب
 مناقب
 آمده است

سلطان ولی بلخ اور استغابعت نموده در مجلس خود این خلوت قریش نمود
 نه سایه بید و نه سمن خواب پاند م نه حسن تبارن سیتن خواهد ماند
 این عالم پوفا که من می پسندم م نه ناز تو و نیاز من خواهد ماند
 خواجه ابراهیم طالب علم استحقاق بوده امیر علم استحقاق کرده مدتهاست در مدرس موردی
 سخنرانان و ابراهیم خود گفته عاشقان ز اول ز جراتش بسی یاد کرد
 تا که آمد از سفر آن ماه دلها شاد و خواجه ابراهیم در مجالس کرده بیست خواستگار
 ابراهیم از سخنان لطیف و آنچه تنها بر دلم ناز بعد خرم رسید بر کف ناز از بغیر لاکم میل
 امیر ابراهیم قالون ولد خواجه موسی است و قانون انسانیت او همیشه است
 و قانون را بیک نوشته ابراهیم از جمله نعمهای قانون خیال و
 تا عمل تو دلفرور خواهد بود م کارم همه آه دسوز خواهد بود
 گفتی که بخانه تو آیم روزی م آن روز کدام روز خواهد بود
 متولد نا ابله می روی ندیم صاحب مذاق بوده و همواره سر بر خط عوساده
 دشته و کل مراد ازین بیخ حیدر از آتش فلز او این ابیات احدی چند مجله افروز
 بر جالت پنهان من عاشق ارم هنوز ناله کرد دست عشقت داشتم دارم هنوز
 ز کشتن در خواب دیدم از لبش کردم طمع گفت ای ابله برو سخن که پیدارم هنوز
 آتشی روشن زعم در دلم افروخته بود دیده که آب نمیرنجت دلم سوخته بود
 شمع ابوالموئذ از سوختگان داغ محبت است دگوشه کبر خلوت غزلت بود
 مرا بر آرزو صحبت خلق دیده بر دوخته ام و زلاله طسری صحبت آموختم
 عیسم مکن از بظا بر افروخته ام در باطن من نگر که خون سوخته ام

در مکتب ما سخن بخار است
 در مکتب ما سخن بخار است
 در مکتب ما سخن بخار است
 در مکتب ما سخن بخار است
 در مکتب ما سخن بخار است
 در مکتب ما سخن بخار است
 در مکتب ما سخن بخار است
 در مکتب ما سخن بخار است
 در مکتب ما سخن بخار است
 در مکتب ما سخن بخار است

بطنی نشسته و هفت قلم خوشی فرموده و حسن خط و لبر از او در رقم قلم و زیارت
 جلوه مراده اما بانه که بهانه آید اعتراف بر عوف هر و یف نهاده زبانی منع بر آن
 خون او میگذرد بد سبب مجور از خدمت او دلکنده بامیر صاحبان پیوستند
 در دستش و نود و یک خون صاحبان بغداد رسید او بگریخت و بعد از آن
 امیر تیمور از روم در کرباره سلطان احمد به بغداد آمد مدتی حکومت کرد و عاقبت سی
 قراویوسف ترکان در جبر شهادت یافتند در سال ^{او در آنکه صد} مستعد و نود و پنج این روزانه
 آن سلطان ^{بم نظر یافتند} در آن فراعنه و مغزهای زیاد شاهر ^۲ در فراغت خاطر از هر چه خواهد
 افسوس که مرغ روح را دانه نماند . پیوند هیچ خویش و پیکانه نماند
 در روز دروغا که در نیت عصر از هر چه بگفتیم حرف نماند
 سید احمد میرزا پادشاهان خوش طبع سلیم النفس بوده در غزل و مثنوی استاد لطیف
 مهم گشت ازین پنهان بماند . عجب که هیچکس را جان بماند
 سلطان احمد پادشاه که پادشاه طبرک که گفته بوده که یکی از ولایات هند است صاحب
 بخت و خوش طبعیت بود. وقتی مبلغ آذری بر وقت او افتاد صد هزار روم نوبی
 انعام داد لیک آذری ازین نیاز که در ویسان دادا در انداز مبلغ را از قبول نمود
 وزیر گوید چنانکه مروت در دادن در ناستدن هزار چند آنست مخرج اگر
 بر برای سلطان آب لعل تو یا وقتت یا وقتت مر جا را که ار عکسش عقوبت آسا جگر خون
 خواجه احمد مجلد از سوغ طبعان فراسانس در هزار و مطایبه جلد و حیان
 و این همان کس بوده مراد است خری بر کشته بالون سرد تمام هر گاه ده ار کاوان پردا
 جادو اسیر خناتر از آن سلطان بی مثل سلامت بوده و در کار خود قرینه نداشته است

این سخن در کتب
 در طبعه و مالک بوده است
 در میان مردم و شایسته است
 در نام و سماع
 در اینک خواجه محمد
 در سطر صحت
 محمود اند این مطلق
 طبع کتاب او
 یک شرد و صلح ای راه
 که از خویش آن را میگوید

طرائق معانی

این سخن در کتب
 در میان مردم و شایسته است
 در نام و سماع
 در اینک خواجه محمد
 در سطر صحت
 محمود اند این مطلق
 طبع کتاب او
 یک شرد و صلح ای راه
 که از خویش آن را میگوید

مولاانا احمد رضا صاحب دلی

شیخ اسحاق بن طحی از جمله سلفیست و پدر برادر صاحب دلی بود
و این ابیات از احمد تخلی است احتمال دارد که همو باشد یا غیر او

سحابی چرخ
یا در سنای علی مطلق العنان
بایست که باد شاه خواص
مواضع خشنی بنا کرد راسخ
از صبر بودند این ظهور المکول
بکمال اعظم سر بر زمین
از آن است که سینه گویا
سازد که کوهها را زین
باز هم سینه از زمین گویا

مولانا احسن هم در زبان و هم در سبک سخن از متوسطین است و با حسن نظم
و این بیت را از خود مینویسد که در ابتدا شنیده بودم
شهرت داشته هر روز روی خوب بود نیکو بسیار است هر دم بخدمت تو رسیدن مبارک

شیخ احمد ^{دیوبندی} از اهل عصر خوش است و با اخلاق حمید ار استه بود این قطعه

بدیع از لطایف طبع است سر اسر بدیع و سر اسر لطیف سر اسر غرایب
محل کشته از شعر او اب صفا حس درده بر خفا و نقش در آن
آلایه با این بیانات مباح می نمود بر چند مصحح که از این
فغانی احمد غفاری از فرزندان امام نجم الدین عبدالغفار است که صاحب کتاب است

وقاضی جامع فنون استعداد و زین اهل فن و در شاد بوده جمع بسیار نموده و صاحب

آبج ساریتانت در عهد شاه طهماسب بعد از برگشتن سفر حجاز در دایره کشتی تجار

بغراب فافروفت و صورتش از کارستان هستی محو شده است و مفاد و بیخ

پس از عمری شنید که می در چشم آن بدختر نه پنجم در رخسار ترسم که ناکه زود بر خیزد

امیر احمد جامی با شاهی صاحب مال و مالک جلول بوده مدتی در بهرات حکومت نموده

و چند ساله والی سمرقند بوده اس پست از ساد و پرویان عالم ضمیر است

مانیم و ساد و پرویان هر روز جام با ۲ دست سبو گرفته در پای خم شاده

مولانا احمد ^{دیوبندی} سوزی طبیعت و خوش مشرب بود طعام او مشرب و شراب بطش

در سربازان با ملازم کلام میزد بود
از این سبک فغانی احمد غفاری

میز از احمد جامی
بسیار است
بسیار است
بسیار است

بربر

لبب شیرین است نمک چینی از سخنان او که دایق در نشاط و زنا را خوش دارد اینها
 درکش قدح شربت و از اهل گرم ۲ چون دور بصوفیه رسد عاقد دم باش
 ای برف مزین لاف که در شرب شتر ۴ بچست وجودی که ترا بس عدم باش
 خواهی که بر می پی بسر چشمه روشن ۶ در راه طلب با چه صفت جمله قدم باش
 گاهی ز تو معصوم غسل باشد و روشن ۸ در این نبود کو جهان تخم تو کم باش
 احمد ز ریاض نشدت کشف بزین ۳ چون نیستی از اهل دل از اهل گرم باش

خواجده انبیا ز زاده از بزرگان عالم عالیقدر سپه منبر کاری و عبادت
 بسیار بوده و با میرزا شاه حسین وزیر شاه اسمعیل مانی مصاحبت و خصوصیت
 تمام داشته تالیف سیارت با و نمودند قبول نمود کتاب بحیاط الاخیان مستوفی
 زوی خیر او کرده و بیان حالات خود در آن آورده چند متر از آنها اینهاست
 پس و شنایزد پاک را که داد اک علم از گرم خاک را جوشق کرد نوک قلم در از چو ۲
 در می باز کرد از عدم در وجود بهم در شده مرکز خاک از تویم که بر کرده کار افکاز از
 بی فتنه بر شاخ نظر دید جلوه هر گوشه با دام تر شنبی برده راز بر مقبلی
 سبی عصه پر از هر سیدی شده صفحه شام مشکین منظر جو صحت مزین با بابت
 رخس منیم و دل بجا مان هم نهم سر سپای ذی جان دهم آمان به که چون عنجه بی کام
 دل تبه چون ششم سر خود را نکردم از آن چون ۲ که ز من طمع کم کند روز کار
 چو سمرقندم کنجی اسیر ابقاف شاعت شوم گوشه کبر کشم با پندمان در آن تکنا
 شرو حلقه دامم ندبا ز بعد معارف شوم کج کسج کنم پشت بر روی دهر

معاذنا اجنا انوع
 معلم حضرت صاحب
 معیل بود از زین
 در زین
 خطبوه از زین
 احمد اتون کی
 خردم و او نمود
 خاکن حکم بر راه
 که احمد سینه هم
 و آن ملک کس
 دست و پست
 او را امول
 در خود
 معنی
 و آن او را
 استان
 زین
 سینه

چهار سال از زین
 دو از زین
 از زین
 از زین
 از زین
 از زین
 از زین

و از این جهت در این شهر بسیار گله و شکایت است و در این شهر بسیار گله و شکایت است و در این شهر بسیار گله و شکایت است

فاصلی اختیار کرده از آن ساء پهلوس در حیات بوده و بعضی در دریا یکی از اینهاست
 بهر طرف رود این دو شیخ را بنامش نام کرده اند که در این شهر بسیار گله و شکایت است
 سید اخفش از علمای دین است و بسیار زیت و گفته اند که از قدماست
 فی توأم بعد این قرار ماند طاقی چه پیشار ماند پیش این صبر میباشتم این زمان به هم
 میرا اختیار جوانی خوش طبع و خود ارای بوده در رفقه و عربیت دانش تمام
 دانش و در محکمه مولانا نظام الدین در هری بجز سرجلات و قبالحیات قیام
 نمودن در تاریخ حوزهای حصار گفته ای حوضی که خواهم از صفایش گویم
 صد بار دهن بار طیبوان هم هر چند که بر منعش منعه خضر آ تاریخ و راز ساقی کو بر جویم
 مولانا اخفی از جمله ترش طبعی از که دهنه و تر فکر نشانه معنی در سرفراخانه
 شدیم خاک رس کرده در ماز ۳ چنان رویم که دیگر کز در ماز

اخفی مردی بسیار سینه بوده در در زمان های یون پادشاه سینه
 در این شکل میناید وقت دواع جان شیرین مست دسوارای
 مولانا ادب صفایا از زمان ساء اسمعیل تا ایام ساء طاهر در حیات بوده واسطها
 با داد هموار شد بدیدی که ستم و بغض یاد بود آنته بر سر زده مرغ دل فرود
 نشیده زمین تیغ ابدار کنیم ۲ مرابع متر نشان که صده ملک است
 میرزا ادهم بغدادی در عهد سلطان سلیمان قیصر دواع بوده طبع خوش
 و نامر بساده و هر سه زبان عربی و فارسی و ترکی سخن نموده از طبقات کلام او
 نفس بر آمد و برب شدیار هنوز رسید جان لب و دل در انتظار هنوز
 شبا شده تن خاک بر نگذارد و غا زمین بر آمینه خاطرش غبار هنوز

مولانا ادب اید تجاری
 از خرای نود ایام
 در این شهر بسیار گله و شکایت است
 در این شهر بسیار گله و شکایت است
 در این شهر بسیار گله و شکایت است

ابراهیم سواد همی در میان ترکان خوش طبع و ظریف مرزبسته اشعارش در میان
 از ترکستان ^{عالی بود} هرگز در دل بی خیال عنبرین غالی نبود آری ای دیوانه هرگز خالی از
 سوزانا از هم کاشی از خوش طبعان هرگز و این مرابعی را با او دیگر کسی نسبت ^{داده اند}
 دو سینه سحر بهم تبریز کنی ^م آمد بر راه بخون ریزی من
 عریان ز لباس عاریت کردم ^م این بود نتیجه سحر چیزی من
 سواد ادا ^م روزگار محبوس خط میکز بر اینده ای مطلع از آن غریب کوثر ادا
 بود غم غریبی و اندوه پیکران ما را چنان که اخت که گویی نماید جان
 سواد ادم در علوم غریبه و قوت تمام دهنه نصیحه در بیان عمل اکیه کفیه
 اینست از اجداد هر کس که طوفانیت بدین مرالی اوروه قدس کشت و سجای
 شیخ حله الالدین ^م آدر بام شرفش علی حمزه بن علی ملک الطوسی البیهقی است
 بهر شاز جمله سر پیدان پهن سوز است و نسب او بمیدان صاحب دعوه خاندان
 احمد بن محمد الریحی الهاشمی المروزی میرسد و شیخ اذری عارف مجرد مجموع ^{عالی است} بوده
 بکار دنیا التفانی نمودی و همواره طالب محبت اهل امد بودی مدت چند سال بر سجاده
 طاعت بقره وقاعت نشسته در ^م **تجارب** ثابت قدام بود و در علوم ظاهری
 و باطنی مجموع ^م **تجارب** که او را از عالم غیب بر داده زیاده از آنچه در ^م **تجارب**
 که عبدالقادر عمودی صاحب تصنیف ^م **تجارب** معارفه و خواست و چند نصیحه ^م **تجارب**
 از روی استخوان با ^م **تجارب** که جواب گفت و یاد شاه زبان رعد ملک السعیدی با و فرمود
 در میان این احوال نسیم عالم محقق بر روضه خاطرش و زید با قاتب جهان ناب فق
 بر کلبه اخراش بر توانداخت او در طلب حکمرانی میفرمود حسن سلطنت فقیر و لطف

این بیت از مسودات شیخ است
 از نظر حکیم
 در سوز و غم
 و سنگا به عجب

با امر شاهی معام بود

صاحب تکرار دو
 زبده

و کتاب سبوح الصغار
در صوم نوشت

و صحبت سخن محی الدین الطوسی الغزالی شریف گذشته از و سلوک و تقویت فرا گرفت و کتاب
احادیث مجتهدت او کند تا ایند و مختصا حسب او غزالی است حج که تو سخن محی الدین در حلیب
مطاعت نمود بعد از آن از آن سید نعمت الله ولی العجا بنمود و بتجدت سید و سلوک
شغول بود و از زبان اجازه فرقه گرفت و از ریاضت سیاحت عالم اعقاد و مدتی
یکسال در بیت المقدس از موقوفات قدسی بهره ور شد و در نوبت حج اسلام گزارده
سعی الصغار در حرم کبریا ^{از آن کرد} و پس از آن بدین اوقات و سلطان احمد کلبرک
پادشاه هندستان بود شیخ را صد هزار درم داد و چون تکلیف سجده باو نمودند
قبول نمود و آنرا گرفت و در برابر کعبه ^{از آن کرد} مشرک هند و جیفه چپال کرده ام
با بروت جو نیز یک جو نیمه چون از سفر هند باز آمد بای قناعت دردم ^{گشت}
از سیاحت عالم ملک جمشای ملکوت رفت و سی سال بر سر سجاده طاعت نویسن
و بر دربار باری عزت دنیا نورد نمود و با بلر دولت بخدمت رجوع نمودند چنانکه
سلطان محمد بن بایسنقر در وقت عزیمت عراق زیارت شیخ آمد و اعتقاد صافی باج
بند کرده دست اراد باو داد و فرمود که مدبره زر را پیش شیخ ریختند بان التفاتی
کرد و این بیت خواند زر که ستانی و برافشایش بهتر از آن نیست که ستانی
سولا نامجا هد هندی حاضر مجلس بود مستی از آن زر برداشت و گفت ای شیخ
تو بزوز این زر بر خود حرام کردی و خدای برون حلال کرده است که القزورات
شیخ القزورات سلطان خندان شد و مجاهد با نیک مجاهده تمام آن زر بر گرفت
چنانکه بموی ترازش کشید چنانکه بدین شدن به سبل و شیخ را غیر از در ^{بماند}
عزیز چند رساند و تراست مثل حوازی که مراد که مجموع است از نواد ^{امثال}

سحر حیدر تقار
در

و شرح ابیات مسکله و غیره و شرحی الصفا و طغرای بهمان و بحایب الزاویه اما
 شرح و تفسیر علی بن محمد بن اسناد در عمال عمر یافت و در سال شصت و شصت و
 از عالم بکلیک استقامت هر قدر آن ^{معدن} جمع جبراً بر اسرار نزد قصبه سینه این بود همان
 بقعه که خود ساخته در دوق بر وضه باک ایسان در سن و روزگار نیز چنانکه باید
 و املاک شرح بهمان بقعه و قفاست و حکام اینجا بر مجاوران آن کند غور در
 املاک و آن کجاست سرانجام خواهد شد این تذکره که غرضت کنج الکسب کنجایس تمام
 این تذکره در خلاصه از غزلیات ابیان که خوبی تمام دیوان در دست مردم
 و مؤلف این تذکره الهی ^{الکلی} لکن مطلع شرح را که فرموده سینه اولی
 برین طایفه زرا اندودند خطر که عاقبت کار جمله محمود ^{فان التکلیف} تفسیر کرده
 نوشته شد عاقبت ^{محمود} تفسیر آن مطلع که مقطع غمهای دور کار است
 ندره از طریق بچکنه ولی سخنی ۱ سینه اولی که برین طایفه اندودند
 نوشته اند الهی بگرد عارضیاد ۲ خطر که عاقبت کار جمله محمود
 باحوال سلطان محمد بن یاسقین شماره در عرفیم مذکور خود در رسد
 کرم تاب از روی جانخش تو کیدم بر فیه ۱ رسم مردن دیگر از اولاد آدم بر
 کشکان خویش ترا در جسم مردم ده ۲ تاشیدان ترا این با تم بر رفتند
 چو ستوری شود در وجد اتن مردن ۳ دوا ای این مری را هیچکس نمیداند
 خوش حیایت کسی را که از او جان ۴ دست را بر سر خاکش زیارت رودند
 اگر گشت و جفا کرد و هم بغزوت ۵ همه عالمش از من توانند فریاد
 بکش خال غمزه او دردم گد ۶ شد عمر و همچنین دل مسکین چرا حشمت

یاد الله بن محمود
 ۲

سزاوار است که در این کتاب
مورد ذکر شود و در این کتاب
مورد ذکر شود و در این کتاب

حاجت بر نغمه و تیغ عتاب نیست	مازی هست عاشق بجران کشیده
اگر چه دیدن رویت بچون منی رسد	درین امید ببردم که خوش تمنای است
امشب منم و دوصال آن سرو بلند	می راز لبش چاشنی داده بفتند
ای شب، اگر ت هزار کار است مرد	و می صبح اگر ت هزار شادیت مخند
دلی که آه کشد در غم نواز خاست	که هر که سوخت از دود بر نمی آید
خورسید با تو بر شوانت آمدن	ار شرم حسن برفلک چار من کز کج
اگر بر شش جان امیدوار آئی	من از میان بروم چون تو در کنار آئی
مرا ز کس است تو یک کز همه است	چه حاجت که با تیغ آبدار آئی
ز سوال روز جزا آذری می ترس	تو کیستی که در از دزد شمار آئی
گرفتم در دره ظلمات با خلاص بهم	همت خضر کشد رخت بهمراهی ما
سوراخ میشود داغ چون کل حسن	هر جا که ذکر واقع کربلا رود
با ما حکیم لم یزلی بر چه خواست کرد	اسلام و کفر و طاعت و میان بهان است
غنا بی کن و ما را بکار ما بگذار	که کار ما همه موقوف یک غناست
ترسم که بر سینه توفیق ما کشند	آن خط که بر بریده طاعت کشیده ام
شنیده ام که برین ظارم زرانند	خطی که عاقب کار جمله محمود است
ز تاب قهر بندش و نا امید مبال	که زیر سایه خود است هر چه موجود است
مرا ز حال قنایت شد ایقدر معلوم	که لطف دوست هم آن کند بهبود
مگر که هم گرم او کند تدارک ما	و گرنه کیست که او دامن می نیالود
کتاب به میجا درین کهن دیر است	که نا امید مباشید عاقبت حسرت

ز سوال روز جزا آذری می ترس
گرفتم در دره ظلمات با خلاص بهم

با ما حکیم لم یزلی بر چه خواست کرد
غنا بی کن و ما را بکار ما بگذار

مگر که هم گرم او کند تدارک ما
کتاب به میجا درین کهن دیر است

دانا

تو تا روان درمی جمله غمیری بینی ۲ در آدرای که ازین خانه خالی از غیر
 غرض ز کعبه و دیرم توئی چه کعبه دیر ۲ ز کعبه که نیام تراسمان دیر است
 کسی که طالع فرخنده تمشین دارد ۲ کلید کج سعادت در استین دارد
 بگیرد امن جمعیتی و حاضر باش ۲ که سنگ تفرقه دوران در این است
 هر بار که ز قاعده عهد بر افتد ۳ که مردک دیده بود از نظر افتد
 میزند شمشیر و خورسندم که زخم تیغ او ۲ نیست آن زخمی که هرگز منت مردم
 آنکه میجو اینم زاب زندگانی خوشترش ۲ که بریزد خون ماباد او شیر مادرش
 بر ندارد سر ز بالین عدم نار و شر ۲ هر که او خاک سر کوی تو باشد برش
 هر زخم تیغ بر سرین از تو منتت ۲ بسیار منتت ز تیغ تو بر سرم
 خرابی دل ماسا قیاز به شیار است ۴ پار باوه که داود دل خراب دهم
 نو بهار آن به که میل عشرت آبادی کنم ۲ نگذیرم از بوستان و زدوستان دهم
 صیغه سلطان کل بر سبزه و صحر از د ۲ خیر تا اینجا رویم از دست غم دادی کنم
 بلبلان از بوی نو دوزی بغیر یادند ۲ کم کنیم از بلبلی ما نیز فریادی کنیم
 قصه زلفت شبی باشم مجلس در بند ۲ شب با خورفت و آن افسانه نامانی اندا
 هر وادیدم به پیش قامتت حاجی اندا ۲ ماه را کردم مقابل مابخت ای اندا
 ابر سوانشی علم روزی که می افراشتم ۲ بر سر کوی تو اول ماتم خود دوشتم
 این جهان بجز است و کرد آب فنا تدیر ما ۲ هر که از گرداب بیرون برد ما را بر ما
 جانانی که داشت کرد فدای تو اور ۲ شرمند کشت از تو که جان دگر ندید
 آنم که فغان ز ما توان کنم هرگز کله از درد نهان کنم ۲ زان کشته ام صفت خالی که بی کدر بدل کردیم

در آدرای که ازین خانه خالی از غیر
 ز کعبه که نیام تراسمان دیر است
 کلید کج سعادت در استین دارد
 که سنگ تفرقه دوران در این است
 که مردک دیده بود از نظر افتد
 نیست آن زخمی که هرگز منت مردم
 که بریزد خون ماباد او شیر مادرش
 هر که او خاک سر کوی تو باشد برش
 بسیار منتت ز تیغ تو بر سرم
 پار باوه که داود دل خراب دهم
 نگذیرم از بوستان و زدوستان دهم
 خیر تا اینجا رویم از دست غم دادی کنم
 کم کنیم از بلبلی ما نیز فریادی کنیم
 شب با خورفت و آن افسانه نامانی اندا
 ماه را کردم مقابل مابخت ای اندا
 بر سر کوی تو اول ماتم خود دوشتم
 هر که از گرداب بیرون برد ما را بر ما
 شرمند کشت از تو که جان دگر ندید
 زان کشته ام صفت خالی که بی کدر بدل کردیم

موریا را در ویلی
لمتہ دان فاضل بود
و خلد سلطان احمد
نسبت ارادت بود
سپاس چو طبر و بیک
در صد و بیجا
بر سید کا سید
رحمت از دیک نمود
در این تقالی
کلمه

حظیله
تقریر

از سید لهر ترم

گنجی از زوایا چاشنی در از روی هوشنگان بوده فایده و موافق بی معنی
این بیت اطوار است که ما ذوق غریب و بیسایم از هر زلفی از رویه بر اینست و من
سراسر از رویه مولانا از زوایا است از سبب مریدی مقبول خویش
شیرین حرکات بوده این بیت سراسر است که از فعل سمنه خیال او حسینه
بزرگم اگر مرکب چون باد براند از آتش دل آب شود فعل سمنه
منح محمد لا بهی اسیری تحمل صاحب شرح گلشن را از است و جامع
فنون مضایل کالوت بوده فدره صوفیه و زین علمای عمر خویش است
خلوصه اسرار حقیقت و پیلوله علم سربید و طریقت مجموع جانش بر رسته
لب لباب جامعیت او از شرح گلشن سداست که دار معرفت و حکمت
و تصوف در و داده ^{مطلوبه} شرح بدر قاضی زاده فدایی است و این آیات از جداول است
طبع از ادب محمد اسیری است عالم چو نقش موج بجز وجود او نبود همه جهان ^{نشد}
مخالف مشو اسیری و شکر که بی جهان بود و نمود جمله بتحقیق بود او است
اگر مخالف طبع و هوا توانی بود بدل موافق اهل صفات توانی بود
اگر ز کبر و ریاء بگری جو اهل خدا مقیم در حرم کبریا توانی بود
صاحبقران کتی تان شاه اسمعیل بن سلطان حیدر الصفوری الحسینی
بن اعظم برج اقبال و جهان گیری بود و آیت کشورستانی در ^{اوان جوان} حرمی در حرم
بخش ^{آتش می نمود} در در زرم از سبب تیر تیر و در زرم از حسن تیر و پذیر
بقو در مجموعه از کیفیت احوال خیریت مال او است که بعد از شهادت سلطان
حیدر بن بیع سلطان خلیل سروانشاه حضرت سلطان حیدر صفوری غم خرم

نمود چون او نیز بد بر وجه شهادت رسید سیهان ترکان که از قبل بعقوب پادشاه
 بن اوزون حسن کرمک صفزید آمده بودند در اردبیل با صوفیه جمعیت نموده دست
 بیعت به سلطان علی پادشاه برادر کلون شاه اسمعیل دادند بعقوب پادشاه از صورت
 این واقعه اندیشیده سلطان علی و شاه اسمعیل را هر دو در قلعه اصطخر سبزه از نجف فرمود
 و از آنجا که اختر عبت صاحب ظهوری هرگاه خواهد برانق اقبال برتواند از درو ز طالع
 بخالف از ایزد نموده شب دولت آن مستری کوکب را بر میفرزند و کارهای عجیب که
 در حرم قبول کنجد از مشیت ازلی بعمل میزند سلطان بعقوب را یوسف نام بری بود
 بحکال کرک اجل مبتلا شد و مادرش پس از او بد روز از غصه مملوک گشته بعقوب نیز
 از غم یوسف خود چندان گریست که از هجوم اندوه نتوانست زیست و در یک هفته
 آن سرگرم بخرمالو و نهان بخاک زوال فرورفتند و این امر غریب دست صد و نود
 و شش بجنگ ایزدی واقع شد و رسم یک با شرفان شاه و میرزا اباسینقر سلطان
 بخدادل نموده شاهزاده هار از قلعه اصطخر بر آورد و این مرد ایوانی در جنگ
 در سمانه گ نمود باعث آن شد که حکومت عراق عجم و عرب را یافت و شرفانان
 خواست فتح نماید شاهزادگان را به تبر طلب نمود و اراده خود را عرض نموده
 قبول افتاد و سلطان علی پادشاه با ایبه سلطان در کنار آب گریه میزرا
 با این فرجه دل بسیار نموده گوشش عظیم واقع شد هر دو لشکر ماند و ستوه اندک
 از مقابل هم باز گشتند و چون رسم یک محب خانان بود شاهزاده را مار دسیل
 و خفت فرمود و پس از مدتی که انبوه فرزندان بر سر ایوان دیدار ایبه سلطان را
 انبیا را از اردبیل طلب نمود علی از دوستان خیرایک ز سرسانده کار داده رسم

این واقعه از نجف
 فرمود

و با وجود این صغیره
 و جماع صوفیه قلب
 در سمانه گ برکت
 ص

این واقعه از نجف
 فرمود

شاهزادگان را از راه بر کسب باز پذیرفتند آنجا هر یک یک سینه سلطان از بر عتق ایشان
 فرستاد پس از رسیدن هر دو سپاه بهم سعادت فتنه و جنگ بالا گرفته سلطان علی با شاه
 مرتبه سعادت رسید و شاه اسمعیل تکلیف و مات توجه نمود حاکم کلبه از نیز علی
 بمقام ارادت در آمد و در خدمت تقی میری نمیکرد و در اثنای این حال سید ابراهیم
 عماد بود و دوازده ترک جلدی را از سر انداخت و طایفه متعارف ساق قینند و آب
 و از سر جنگ و نزاع در گذشتند پس از آنکه اراده جزئی در خاطر انور شاه
 اسمعیل جلو کردند صوفیان با او یکی شدند بر حصه از سید ابراهیم خود است و بر این
 نمیشد که هنوز شاه خورد سال است و تابع او گم اند ما با آتاب ایستادگی در جنگ
 دشمنان و سواران چشم زخم در دید با وجود اینها شاه اسلح بپناه بغیرم رواج دین بجای
 که حستان در حرکت آمد و حشم او سید کس بود چون بقوم نام رسید بدام حسین
 مارا طی در افتاد و به موسی باران از و بخت یافت لشکر او از سوار و ساد به بانصد کس
 شد که با رابگه رسید آن سواران برابر شدند با مردم خود بدست دولت
 گذشت کس که از اهلان مزاج نبود غرق شدند و چون با این کلمات از ارباب
 بعزم تخیله شامی نشان برگرداند و سر و انشاء بخورد شنیدن این خبر که بخت تعلیم
 کستان پناه برد و شاه دین پناه بدینال او روان شده جنگ عظیم از طرفین زور نمود
 شروع ان شاه گشته شد و او از فتح شاه از ماه بیا هر رسید و بعد از تسخیر روانه
 بقرا باغ و پخوان آمد و با سپاه الرزین یوسف بن حسن بیگ شکر که حسین
 سر از ایشان بود و صف کشیدند و بر اینها نیز طرفی یافت سه هزار کس درین
 که با الرزین جنگ نمود در لشکر شاه اسمعیل بود و پس از این فتح بهتر از آمده سال

در میان مردم تصدیق

با او بدین تو
بیک نمود

نهصد و شش بود که در تبریز خطبه را بنام نامی ایامه اثناعشر عشره السلام رشت
 فرمود و کلیه علی و کتبه را سیوم کلیدی نهادت ساخت و منع جهانگیرش جوهر فرو
 بداد و در راهی سلک امیر علی شیر عسکری حجت پیوست و در نهصد و یازده سلطان
 حسن میرزای بایقرا بغدادی را فرستاد و خواست که شاهزاده خان او را بیک از بلخ بهرات
 آمدن بدیع الزمان میرزا و مطلق میرزا را بکست داد و تمام ملک خراسان را بفرست
 در او بدیع الزمان بسرف ملانزست شاه صاحبقران رسید و آن شاه
 فریدون اقبال در دیار نهصد و کا شازده باراده خلوص دادن صید مملکت
 از چنگ شاهزاده خان ^{اویزیک} مراتب غنیمت بجانب خراسان و سیف الدین مظفر بیک حاکم
 استرآباد در راه باز دوری با نون پیوست و شاه بیک از قلعه مرو فرارنده میان
 دو فرقه اسلامیه و عظیم شد و شاه بیک هم بر شیران رفت که در سردا
 و در میان سرکه جنت سر شاه بیک را در طلا گرفته شاه لشکر شکن از وی خورد
 و پس از رو نمودن این فتح یزدانی تیمور سلطان بن شاه بیک و عبید جان
 خواهر هزاره او پیشکشها را لاین ملانزست شاه اسمعیل ارسال داشته التماس
 نمودند که شاه از اباموید بگذرد و خطبه فرستد تمام ^{و نامور از انهر را باین گذارد} بلخ و سمرقند
 و مضافات را بر پیرام قراباغی تعینت کرده شاه و ملا محمد مظفر و منصور
 مراجعت نموده بر لایق تم نزل اجلاول فرمود و در سیل نهصد و هفتاد دران
 و یازدهت امار ساطعاً بکستند و انرا بخانه کارکنان بعضا ان رفت
 جنبه رسید که مظفر الدین با پیرا و بیله سرفتنده بخارا را با انواع انها از
 دست او بیک بر آورده مستقل کردید انرا احمد سهروردی خرمانی را شاه ^{حالیگاه}

در تبریز کرده مر او برد
 خود نهصد و هفتاد در خوا
 شد ان بر الوفاق قینا
 حالت آمدن سکه و خطبه
 بان فرستاد انچه دارد
 و بفرستاقا لوبان
 زینت بر سر

در نهصد و هفتاد لغیر
 ماوراء النهر تا لب آب و
 با سپاه دریا شکره
 گردید

وکیل ساخت که دفع سپاه با برادرسا نماید و امرای خراسان را خلع کند که با او
 نمایند و مار سیدن بنج نامی ماورالنهز عهد خان لشکر کشید ملک را از تصرف
 بابر بادشاه بر آورد و بابر بادشاه بعراق آمد شاه اسمعیل بنج نامی از اسپه
 کران بگومک آمد بانفاق هم بدفع او از ملک روان شدند و بجهت نفاق امرای
 بنج نامی آداب جنگ را حاکم باید رعایت نموده لشکر قزلباشی از هم پاشته
 بنج نامی کشته شد و بابر بادشاه محاصر شادمان رفت و اسباب سلطنت
 ایشان بقتل آورد و در آمد و کربلویه عبید خان و تیمور خان بنج اسان تا حشته
 بهرات و شهید را کشته نموده بر تخت مراد نشینند شاه جنت مکان آرزین
 این حالات را در کربلویه بعزم پشیمان خراسان متوجه آن صوب شد و سپاه
 او از یک بگرد شدند خبر از خراسان باورالنهز گرفته مدت یک سال شاه
 در آن سرحد بر برد انگاه سلطان سلیم قیصر روم بعزم گرفتن عراق به تبریز آمد
 و در حرب بنهد و بیست موضع حالدران هشت فرسخی تبریز میان قیصر
 و شاه چنانچه در تاریخ است چند پیوسته سپاه قزلباشیه دور با بر تاختند
 و باقی جنگها که پهنیا رویه واقع شد در تاریخ مسطور است بعد از آن
 چندانکه شاه طهاسب را ولی عهد نمود در خراسان گذاشت و چندگاه در
 آن ملک رابع مینار اوزانی دلس اما و لادت شاه اسمعیل در حرب
 سلیم بنهد و نوز و دو روز ظهور یافت هر دو سینه نوز بهم رجب در سال
 بنهد و سی در سلطون اوجان بپیدال کبیری علی بن شد بر حمت انودی
 پیوسته در آن ذره التاج سلطنت را در دیوان ترکی هست که اشعار درین

در نهضت و هم پزده

شفته در نهضت و نوز ده

این کتاب در تاریخ
 و در حرب بنهد و بیست
 موضع حالدران هشت
 فرسخی تبریز میان
 قیصر و شاه چنانچه
 در تاریخ است چند
 پیوسته سپاه قزلباشیه
 دور با بر تاختند
 و باقی جنگها که
 پهنیا رویه واقع
 شد در تاریخ مسطور
 است بعد از آن
 چندانکه شاه
 طهاسب را ولی
 عهد نمود در
 خراسان گذاشت
 و چندگاه در
 آن ملک رابع
 مینار اوزانی
 دلس اما و لادت
 شاه اسمعیل
 در حرب سلیم
 بنهد و نوز و
 دو روز ظهور
 یافت هر دو
 سینه نوز بهم
 رجب در سال
 بنهد و سی
 در سلطون
 اوجان بپیدال
 کبیری علی
 بن شد بر حمت
 انودی پیوسته
 در آن ذره
 التاج سلطنت
 را در دیوان
 ترکی هست
 که اشعار
 درین

در بسیار دارد و خطابی مخلص نموده اند اما بعضی او کاتب نیز سفارسی فرمودند
 لیستون ناله از آرم چو شنید از غنا شد ۲ کرد فریاد که فریاد در کسید اشید
 چنان خوبست ماه عارض چاه زنجار ۲ که یوسف مبتلا گشتت و اسماعیل دریا
 اگر بخون بد آنستی سر از ترسش برود ۲ نشستی سالها پیش من و مشق خون کرد
 میر اسلام بقول مجالس انبیا میر علیه السلام سفارسی نموده است که وی
 از او در محدثی است جامع طب و انواع حکم بوده و مدعی بیرفاع علاء الدوله بسیار
 در ایام سلطنت سلطان ابوسعید میرزا از عالم دفتر تراوراست شاهد اجلان پادشاهی ملک او نبود
 بلکه اجلان از اجلان او کند مجد سید اسد الله جوانی خوش طبع بود این معاکبم
 این ولد او بر است اخی سرو خانان زکدامین بهر جا که روی جلوه کسان جان
 سوگنا اسباری از فدایان اسرار العارفین بود و غزالی از خواجہ حافظ در صف سنی
 خوش خیال که چو طبعش بفرموده فارغ از دختر زنی یکی ما در دم ۲ بگذره بنرم و از بر دو
 صوفی کلشن روم چه دهم شرح خیال ۲ که چه در دم ند آئینم و از انام
 روی این سیر سیم باد که در بندیش ۲ هر دم آید نمی از نو لبها بر کبدم
 در زند پوئی با سراری قبا عت می کنم ۲ در لباس مهر کاغذ امیل دولت می کنم
 نیست بی اسرار صوفی را حضور در اینجا ۲ در حضورش نیز می گویم نه غیب می کنم
 مولانا اسمعیل مرادی خوش طبع بوده و معازیر خوب می گفتند
 نیست در شام اجل عمر و چشم ترن ۲ مهنزانی که دمی گریه کند بر سر من
 سید جلوه الدین اشرف جامع قصاید صوفی و خوش طبعی بوده و گفته اند که در زند
 بقا خارجه بود که سرمایه کالش نیست در سنه از زندان را در مدح شاه احمد
 گفتند

سوار و نام او
 ولد مولانا ابوالبراهیم
 در زندان گشت این سخن
 و بیخ فغانکاه در جلی
 و دوستان ز سیر ماولی
 در میانیم از در و صبا
 حلیقه سنان نکه و لک
 بهریت اسراف صفا
 بر سر انجاست خولی
 فاضل و دورین با دو
 رعایت اهل اسحاق
 و اکتا و قات بدست
 مستعد بوده و اسحاق
 سر رجب خان عمر
 که بر دانه حوی
 از سیرت بهر
 اگر سیرت او
 کضم

باب اول در بیان حال و سالی از آن زمان که در جوانی
موی خوشی و خالی از آن زمان که در جوانی
موی خوشی از آن اسیر است

موی خوشی از آن اسیر است
موی خوشی از آن اسیر است
موی خوشی از آن اسیر است

موی خوشی از آن اسیر است
موی خوشی از آن اسیر است
موی خوشی از آن اسیر است

موی خوشی از آن اسیر است
موی خوشی از آن اسیر است
موی خوشی از آن اسیر است

خوساد کی را محب درو مکان گیرد
بدر و عشق کند خوی در کج جان
گرفت خواب چشم من و همی رسم
که پاز خاک حساب خدا یگان گیرد
شه منظر احمد که لغت تیغش
چو آفتاب بیک تا خشن جهان گیرد
خدا یگانا بیکدانه در مالک تو
کبوتری شود اند که را یگان کنسیرد
مستم و زین برون ابالی در شوه در هت لایزال
با مندر جهان چه کارم مژدهم و نیاز و جار خالی
در ویش آشف از بی نیازان و گوشه نیسان بوده با سلطان محمدی با استق
معاصرات بنزد کسی کوزد اش مهت از مجرم کشی جرم بخش بهت
خواهم که چوب تر شوم تا تو گاه
بر حال من بگوشت چشبی کنی نگاه
خواجده اصفی ولد رشید خواجه سعید خواجه سعید الدین کتیر سلطان
مرزا ابوسعید بود قاتل من چشم می بندم بسبل را تا باند حضرت دیدار او در دل
دل که طومار و خال بود من مخزون را پاره کرد و نذر استنه بیان مضمون را
اما خواجه اصفی غزل گوی تا دره اس و طلای نقش سره تازه کی و نزاکت و ادا
در شعر او بسیار است لطیفه سخنان بی عکس و دلربا افتاده در زبان سلطان
حیی میرزای بایقرا رخت رحلت کاخجوار اصف سیستانی کشیده در سال هشتاد
هست و هشت و گویند از نشاط این مطلع اصفی در میان پیران شاد و بیانه گویا
در آب دید چون ماهی سر می خورد با طردیم هم که تا قلوب زلفش با یکم خویس دیدیم
طلبش چنداگر تعرف کنند بوده و سعادت در مرتبه اعلی و شهره لیکن اوقات را بر عنانی
و شوره از آبی سفر خود و او عشق بزرگی نیز میفرموده این اساتید بجا است که از دیوان آن
فیه انموده شود دل که طومار و خال بود من مخزون را پاره کرد و نذر استنه بیان مضمون را

بیواد خط خوابان چورسه درماند ۲ نکته دانی که بسبب خود اذیتا طور

بره بر پشته نایق لیل کم بشه ۲ بود در خواب کرمای طلب مجنونا

بر نخت لای می و محتسب زدیگر گشت ۳ رسیده بود بلائی ولی بخر گشت

نهال قدر ترا جلوه نمیخواهم ۲ در آن دیار که روزی نسیم غیر گشت

مجنون لباس کعبه سیه دید و جان کرد ۲ کویا پلاس خمیه لیلی خیال کرد

پستان کعبه دامن گیر لاله من در طوا ۲ مرز میهای یک کوی تو ام آمد بیاد

چو در خوابم در آن نخت بد از بهر محرومی ۲ مرا پدار میسازد که یار آمد چه خواست این

یار کام دل من زان کتب و رخسار نداد ۲ دل بچار مرا شربت دیدار نداد

از ایرین بکاسک تنم داشت درین ۲ دانه چند مرغان گرفتار نداد

اصغی غنچه خونین در مکه زرت حن ۲ که ز کله در جهان بادل بر خون رفتم

دل با جن کنم و عشق تو پنهان دارم ۲ نکنم دل ز غم عشق تو تا جان دارم

سر نوشتم خط فرمان تو شد روبرخت ۲ روز کار است که سر در خط فرمان دارم

ز تیر گریه تلخ می پرس جز تبسم ۲ که ز هر چشم تو میسازد آب زهره مردم

سعد عینچه بیکان زدلم رنگ بر آورد ۲ کلهای می اییدم همه این رنگ بر آورد

تو هم در آینه حیران حسن جو ۲ زمانه است که هر کس بخود گرفتار است

رگرانی تا بوم تم ای رقیب منال ۳ هنوز مرده من زنده تر ابار است

سوی چشم تو نه چشم که در افغانم ازو ۲ سر زلف تو ندارم که پریشانیم ازو

ران دو چشم با جرم شب صد سم دید ۲ بدم نزد کویا ز بان نشن با فسون

سید صبح مکر ما و را با هم کشاد ۲ بوفاتم شب مجران تو که سیوی سفید

منع شود محمد ص ۲
در این کتاب
چیز

سید صبح مکر ما و را با هم کشاد ۲
بوفاتم شب مجران تو که سیوی سفید

در شفق دیده عید و اشک رها کرد ۳ پر ماهی می سرخ با بروی سفید
 بزرگ در جهان بیست و بی ۲ از همه ترک اختلاط به است
 ماه من هر که عرق از روی آتشناگت ۲ آبروی چشمه خورشید را بر خاک ریخت
 دیدن پایت حنا از اشک گلگون ۲ و که در پای تو مردم تمب خون است
 دی باز کرد خانه که سهامی رفت ۲ بود آن شبی ز روز قامت دراز تر
 چو آرد در خون سرور و از انخل بالایش ۲ صدای اب باشد ناله زنجیر در پایش
 من آواره که ز لیلی و شی در کوه و ماهم ۲ بگردم آهوان صفت بته پندارند
 آدم است بگوی تو مخون ز منم ۲ جرم نیست که چون آدم و چون رفتم
 ز وقت تو سبی زار و ناتوان شده ام ۲ ز قط آب حن خون شود چنان شده ام
 اصغی هر که تو اضع نکند درند از ۲ زود باشد که ز در بند فنا خم کند
 بتجالت زار لب شیرین ز لب افتاد ۳ بر رشته جانم گریه لولعجب افتاد
 با چن میکنم دل اردرون فریاد می ۲ ز کوه دل صدای تیشتم فریاد می آید

در شفق دیده عید و اشک رها کرد
 بزرگ در جهان بیست و بی
 ماه من هر که عرق از روی آتشناگت
 دیدن پایت حنا از اشک گلگون
 دی باز کرد خانه که سهامی رفت
 چو آرد در خون سرور و از انخل بالایش
 من آواره که ز لیلی و شی در کوه و ماهم
 آدم است بگوی تو مخون ز منم
 ز وقت تو سبی زار و ناتوان شده ام
 اصغی هر که تو اضع نکند درند از
 بتجالت زار لب شیرین ز لب افتاد
 با چن میکنم دل اردرون فریاد می

بران لوار و در این
 سوار منند از این
 در این لوار و در این
 سوار منند از این

خالک در هر تیره بالار بسیار

که از آن کم کند

سوز نایا اصلی غیر علی بن ابی طالب که وی از مشفقان است و فتح تعلیق را خوب تر نوشته
 این پسر از طغیان و بی ادبی او پر تعلقش بدیدم نمودم این را که شود بگوی جانها بشما نمودم این را
 اصطلح الدین محمد بن طاہر بن ابوالعلاء ^{انندی} که شہر از ما مدامد که وی از
 نفعهای نامدار از قاضیان مقرر شده از بوده مدت سی سال در سلطنت ابوالحسن
 و محمد مظفر و شاه شجاع اقصی القضاة سیر از بود و او را پس خبر برکتی گردید ^{در طالع} ابوالبرکات
 بقصد ^{شاه شجاع} شجاع فرموده بود که من بجز قاضی راضی نمی گردم ^{شاه شجاع} فرموده بود که من بجز قاضی راضی
 نه در وقوع شریک ^{شاه شجاع} شاه جهان شاه عالم مطاع نلا در زمان ابوالغوار بس شجاع
 شنیدم که گفته چون ما راضی بجز قاضی بی راضی قضا در حق من ساد اقصا من از بد که هم من
 ای قاضی ما اصل دین ابوالبرکات از صدق و صفات را فرستم خدمات
 من عذر کنه رگت میجویم چون ز اهل کراماتی و از اهل نجاست
 میسر سراج الدین اصلی ^{میرزا} و سدر است و از فرزند نژادگان میرزا اصطلح الدین است
 که از جمله واصلان بوده و در فنون دانشی شایسته بود و بعد از میرزا سدر در ابابم سلطان
 حسین میرزا بوده این ابیات از شجاعت کلک بیان اوست
 یاد ب که برگرفت ز رویت نقاب را ^{کامروز} هست تاب و کرا نقاب را
 بگذارتا که دم زنده از حسن رلف تو ^{بسیار} خون بکن جگر مشکنا را
 ما را نمید پرب لعل تو شربت بی ^{از حال} تشنگان خبری نیست ^{آب} را
 خواجہ افضل الدین محمد گرامی از وزیرای نامدار سلطان حسین میرزا بوده وی فرزند
 خواجہ ضیاء الدین گرامی است فاضل کامل موعرچ بوده و او غیر افضل الدین گرامی
 کماز قدمات ^{تا} میرزا در روز شود که ما را ^{بر} باد و در پیش دل خوش جانرا

اصل قاضی از سادات
 این شریف است
 این مطلع از ان مردم
 در او که ما بر سواد
 بیست و چهارم از ان مردم
 در او که ما بر سواد
 بیست و چهارم از ان مردم
 در او که ما بر سواد
 بیست و چهارم از ان مردم

نکوئی چشم برستم برای دفع آزارش خیال دوست اینجا بود پوشیدم ز انجمن

افضل بزرگ این ماهم از اعیان تیغاق بوده و در زمان ببالون هاست که در وقت

بهر خان بهر بوده با دو فتود مکر سر ابرار و تو بران نموده بجزاز رفت و باز بهندستان آمدن

دربار جان و جانها دلبر اجمن فدای شمای سرین باد خاکپاشا ستمه دعوی چون نین غم ازین

خواه از انجمن زها نشنا شخص است و بعضی او را با تو حکیم افتخار کرد از قدمها که در آن

این دو پند از انجمن زها خبر نیست ~~و بعضی او را با تو حکیم افتخار کرد از قدمها که در آن~~ تو باشم

زهی پایه کز خاکپاشی تو باشم اگر مایه نوشم پیا و تو نوشم و کز زنده باشم برای تو باشم

مولانا آفرین بخار و در زمان خویش افسر ملک التولید بر سر نهشته و با خویان هر طایفه

همان خصوصیت مرغوده و از خود که گشته و ما هم میزسته تاریخ و حکایات و وطن صحبت

نکو میدانسته ای آب و رنگ از گل رویتو لاله را چشم تو برده شوی چشم غم ازین

چون در پاله صورت لعل نوش است کدم ز شوق لعل تو نقش بیاز را

رویی تو صفی صفی و هر صفی آفتاب زلف تو حلقه حلقه و هر حلقه مشکنا

زان صفی صفی کمال شد درون زان حلقه حلقه سنبل بیخ و تاب

افضل الله شکر از دایره تینان محفل فضل و کمال بوده معلوم نیست که در چه زمان بوده است

بسیوی سکین مالوف و دیار محمود میرم دم بدم و کار همسگر و دو خام

زاکه در غربت اگر مریه بمیزد زان کز سفر با وطن خویش بود دشمن کام

مولانا اوست صاحب معانی او که در از شهر نیست و در زمان سلطان با بر بوده

و کان آنکه مال انیس است این چه از آن دیوانه سر بازاران عشق است

میکنم دیوانگی تا بر سرم غوغا شود شاید از بهر تماشایان پریش پیدا شود و صاحب معانی

افضل الله شکر از دایره تینان محفل فضل و کمال بوده معلوم نیست که در چه زمان بوده است
سازان محله است از قصبه طبرانی
داود صاحب معانی
و چون زانی از آن در
میان نبود نوشته

ریاران
مسترد در زانو
جیبش مرغوده اند

رؤفده
رعیسه
سلطان علی جوان
این مطلع شعر است
او در بخت
ترا تا شکر
در عاریت

۳۹

سینه آفریدی که نموده که از ما و در انهر است و اس دو بیت دوتا را از کفرستان زلف
 از شب تیره فز کسوت اصل کفایر سیاه موت مشک در فکده خون بکبر کفایت غنبرین
 آفتی سمرقندی عواجی عبدالقادر در مجالس خود آورده که اقترا این مطلع از سمرقند
 بنه خواجه فرستاده کم گشت را صبر جو بود جمالش آه ابر برسد حسن ملاحظت بکمالش
 افا و جلایر در لطافت و ظرافت سر حلقه خویبان آفاق بود میله میسر او را
 که روی همیسه و محمد عجلایر شاری تخلص است و در اظوار و اشعار بجز از دست
 و گرچه زینت اما بردانده معاش می کند از زلف بر خم خیال او سر شسته این ابیات
 بدست آمده اشکی که سز کوشه چشم برودن کند ۲ بر دور من نشند و دعوی من کند
 آبی که فلک بلب بچاند ما را کز شد بجز بود و اند ما را
 ای گاش منبری رساند ما را کز مستی خود باز ما را
 الفحشکی نداع خاندان و در رویمان و تلذذ لانه میرفت این قصیده از و مهر سوز
 الفان او این برودر قاضی شرع و مثنوی منبر ببنام بازوان علی که کند در بازو بر خیمه
 سوزانا که می خالی از فضیلت و اکامه شود و مدتی پس از ناکی یزدی بوده وی
 نیز خوش طبع و زلف کوی و در قنبد آمده
 حدیث بوسه کجا و من خراب کجا خیال زهر کجا نشاء شراب کجا
 رخ آگهی در رفعت حسان و بیخ کجاست در کرانایه و خباب کجا
 سوزانا که می قایمی در مجالس انعام میرامده که در از منبر با هر مودا جلال
 قایمی است و در اکثر علوم صاحب قوفت سراسر سوزی در مندر ما و ارکان
 و اشرف ضامان گفته مطلق است و هر شهر می فوق شهر اخضر است

خیال از

در شب تیره الفنا
 روی خود در صحنه
 در زینت حکمت بلخ
 و هو کوی سوزنی از شکر
 توبه کوز و بدیع الزمان
 از زینت خود این کجا

در همه
 توبه کوز و بدیع الزمان
 توبه کوز و بدیع الزمان
 توبه کوز و بدیع الزمان

در همه
 توبه کوز و بدیع الزمان
 توبه کوز و بدیع الزمان
 توبه کوز و بدیع الزمان

در همه
 توبه کوز و بدیع الزمان
 توبه کوز و بدیع الزمان
 توبه کوز و بدیع الزمان

دست و زبان آگهی را بریدند و یکی از طرفین غیر محبت او گفتند

در کمال حسرت و غم از چرخ مشعشع حرکت
در خواب من آمد آگهی بعد وفا
مر چند بریدند مراد دست و زبان
و این قطعه از آگهی شهواست
همه خصل که دشوار است از آگهی ۲
۲ ناز غاسر زهد منم که سبزه زار
الحی صورت اصول است علم جامع
میرزا العنق پیک
آورده روی باد شاه دانشمند بود و کالات بسیار داشت از جمله کلام اندر
بهفته قرارت حافظ بود و علوم هیئت و ریاضی را چنان میدانست که استادان
این فن بفضل او تأملیند و بر صدی بستند سالهاست مدار اهل علوم از وی
عبداللطیف میرزا پندار او را شهید ساخت و کاهریع البقانی بمنموده اند او را
مر چند ملک حسن زیر بکین است ۲ شوی کمن که چشم ندان در کین است
العنق پیک امر علیش آورده که وی بر محمد صالح پیک است که مذکور خواهد شد
و بر لید خورشید و سا یارا مصی اغار دیر مکتب و در دیدن کین حکایت است
بیر حسنی القوی صاحب طبع و خوش و بلد او بوده از مردم تربت و در عهد مایون
در مذبوده از تلخی که برام جهان میسوزد و ز که می ناله ام زبان میسوزد
آن سینه را شرم که گراه کشم بر سایه آسمان میسوزد

این قطعه
جهان را تمام
باید باری سید
دست ندانم اویدم
زای سید
نام دیگر مکتوب
نام دیگر مکتوب
طیغ او زیاد میکنند از شوق
زبان سلطان حسین میرزا است
را صالح با او بوده شاگردی
موانع این تندرستی صاحبها
باجلیبی خوش بود عقل از بین
بیای ابتاده و حجاب خود
خاسته سکه از وضع بقیدای
نموده گفتیم روز کاری و
بود و در هر شب بانه آماش
امروز بقاشای شایسته بود
از قنادام عمری بود
الو پس سواد بود
بجلیبی تر افیس بود و کلام
در رسد داشت در بیان صدق
و ای گوید این بیت در اول

درد و غم از چرخ مشعشع حرکت
درد و غم از چرخ مشعشع حرکت
درد و غم از چرخ مشعشع حرکت

الف ابدال صفای منی در باره فرزند ابابلی که کینه کوی بوده و اول مطیع تخلص و
 غنوه و با سلطان معقود نظر افشای شیرین بر نموده چنانچه از آن پادشاه صوفی
 طلب نمود پادشاه فرموده که مندم بشرط آنکه او از کوه سفند کنی گفت بچشم اما
 بشرط آنکه صوفی مربع باشد و مربع را مندی جان داد که از او از کوه سفند پیل
 و حسن شهرت بر کرد از دوزری او میگفت که هر کس بخواند که الف صوفی ندارد این
 ملا اعلیٰ ^{را} لطیفه پناه اسمعیل رسانیدند او را ^{طلسم}
 و فرمود برای ما چه گفته در دید کنی که تا به شاه شرف بر سر تیره دارد هر که این تاج
 ندارد تن بی سردارد شاه خوش آمد و برای او وظیفه مقرری ساخت و او ایام آن را
 در الف خیر ندانم در بهای تابد که کم نذر خوش فرام آورد و این در همان بود که تا یکی در زیر
 در خرد ام موردی عالمی از سعای زبان همارون پادشاه است طبع روان و بختی
 جوان دشته و باید دنیا پیش از مدونست همان فرافزوده در مدع اس پادشاه ^{بود}
 زحون بی مقیم خلوت ناز منم آواره عالم جو مجنون ^{بود و در مهر} دوا بود تو در مجموع ^{دو نون}
 امانی کامران در بزم عشق ^{بجهت سرود و در آن میایون}
 ملو امیری استر ابادیت و محبت جانان ^{طلسه بود}

تمام از حضرت آن علم صوفی
 بی در صراحتی و در زحون

مورثا المیزان خراسان از اعیان و اکابر است و بمناست امارت امیری تخلص
 فرموده تغلک شاه اسمعیل برات را پس از آنکه تخریب نمود در بهار و در مهر خان
 شهر فرخی بدین فرقی ^{فمنحة الحدیث است} ^{آنها به لالی و لیلی مخصوص} فرموده
 جای جز بچانه خوش نماند من دیوانه را ^{ان} ^{از آنکه از نایز مهر آفتابم} ^{بما از را}

و میدم در مجلس ای صو ترا فرماندهی هست
چیز و بارندان گذار این عوّه مستانه

امیرالدین محمد امینی از ولایت خراسانت و جامع کالوت بوده

ای آفتاب حسن بر افکن نقاب را
در پرده حجاب فرست آفتاب را

بر تن نمکنیم خدنگ ترا حساب
دارند دوستان تو در ذل حساب را

و توانه گشت دست امینی ز جام عشق
با غافلان گذاشت جهان خراب را

صم کرد

امیر کبیر نظام الدین والدین علی شیر

وزیری بوده که دیوانیان قضا و قدر دستور العمل کربانی را بر او راق کالوت او ثبت نموده اند

و امیری که سر دنگان خطه امارت سلطاعت بر خط فرمان او بسوده گوهر تدبیرش

درة اللعاج نظام دولت بوده و شمایل تقریرش زبور حسن فضایل و حالته آید

آن امیر امدار و فاضل عالی مقام گرامر و برای بلند قدر و مرتبت و ضرب المثل اهل در و کار است

از بزرگان عهد الغم که خفتی بود و در زمان میرزا ابابکر کفیل ملک و کافی

دولت و معتد سلطنت گشته و با وجود ترکیت ترک فضایل عمر نمود و غایت اہمیت

عالیتر بران مصر و بود که تربیت قضا و شورا ابله و فرزندانش زبور فضایل

و حالات اگر استه باشند و سعی آن بزرگوار ضایع گشت و با کمال اخصت

و حکومت که در این پرستش در کتب فسیل گویند تا در او آن سبابت و دولت

فانی و کامل شد و در پیوسته ترکی صاحب فن گردید و در این طبع او

لاغرین کرد و با سوار آورد از ترکی و فارسی غنایم فرموده بر قدر طبع و ربانی

کلیه کسب نمودی و با نماند تا اگر امانت محسوس ترا خسته در حق او دعای خیر کردی

و در عهد قاجاری سلطان حسین میرزای باپو نیز حامی دین و دولت آن خسرو عالی
 همس و کافی مهمات خلعت را اهدا ملت بود و از عمارات که آن امیر کبیر صحبت خیر ساخته
 و از عمارات هر آنست مثل مسجد جامع و مدرسه و خانقاه و دارالاشرف و حمام که جمله در یک محل
 برکنار چری انجیر تعمیر نموده و دیگر باطامس آباد و ریاط سنگ بست و عمارت نزار رسیدن کاسه
 نوار و بقعه مرقد شیخ عطار و ریاط دین آباد که بزواجی نیا بود و آب چشمه کل را که بر کوه
 ولایت طورس واقع نزدیک بند فرسنگ شرعی است تا مشهد مقدس نشوید و اجاری
 ساخت و درین روز کار عباس شاه صنوبر از او در میان شهر مشهد روان ساخته
 بعضی بر روضه مشهور در آنکه از خیابانی که تازه احداث نمود اند میگذرد اما در
 لری امیر علی سردر و عطر زینور محاسن سلطانی و اکابر است و خاقانی آن زبان است
 نامیرا و در مجلس لوده و جواب نموده نگاه را نیز بر قافونی سلطانی کرده که داد فصاحت
 از آنزه کو بی داد و چندان مضمون بگرد را شعرا و بستی که انقدر لفظ مستعمل در کلام
 شعرا در کتب و از جمله اشعار فارسی او که در تذکره الهی با حار بود ذکر کردن ابرم و در
 که صحبت خود مولود جابر فرزند بود یکی در زرقانی او بگفته معطر و دیگر در کتب و از آن
 رفتی که چو آفتاب بکتا باشی وزیر تو نور عالم آرا باشی
 باشا و گری و بی که تو زیشان برجا آبا و ذیاری که تو ایجا باشی
 انصاف بده ای فلک منیا فام تا زین عهد و که نام خوست کرد فام
 خورشید جهانند تو از مطالع یا ماه جهانگر من از جانب شام
 نیست این دل که من را بکس دارم از تو در سنه خود باره آتش دارم

و در عهد قاجاری سلطان حسین میرزای باپو نیز حامی دین و دولت آن خسرو عالی
 همس و کافی مهمات خلعت را اهدا ملت بود و از عمارات که آن امیر کبیر صحبت خیر ساخته
 و از عمارات هر آنست مثل مسجد جامع و مدرسه و خانقاه و دارالاشرف و حمام که جمله در یک محل
 برکنار چری انجیر تعمیر نموده و دیگر باطامس آباد و ریاط سنگ بست و عمارت نزار رسیدن کاسه
 نوار و بقعه مرقد شیخ عطار و ریاط دین آباد که بزواجی نیا بود و آب چشمه کل را که بر کوه
 ولایت طورس واقع نزدیک بند فرسنگ شرعی است تا مشهد مقدس نشوید و اجاری
 ساخت و درین روز کار عباس شاه صنوبر از او در میان شهر مشهد روان ساخته
 بعضی بر روضه مشهور در آنکه از خیابانی که تازه احداث نمود اند میگذرد اما در
 لری امیر علی سردر و عطر زینور محاسن سلطانی و اکابر است و خاقانی آن زبان است
 نامیرا و در مجلس لوده و جواب نموده نگاه را نیز بر قافونی سلطانی کرده که داد فصاحت
 از آنزه کو بی داد و چندان مضمون بگرد را شعرا و بستی که انقدر لفظ مستعمل در کلام
 شعرا در کتب و از جمله اشعار فارسی او که در تذکره الهی با حار بود ذکر کردن ابرم و در
 که صحبت خود مولود جابر فرزند بود یکی در زرقانی او بگفته معطر و دیگر در کتب و از آن
 رفتی که چو آفتاب بکتا باشی وزیر تو نور عالم آرا باشی
 باشا و گری و بی که تو زیشان برجا آبا و ذیاری که تو ایجا باشی
 انصاف بده ای فلک منیا فام تا زین عهد و که نام خوست کرد فام
 خورشید جهانند تو از مطالع یا ماه جهانگر من از جانب شام
 نیست این دل که من را بکس دارم از تو در سنه خود باره آتش دارم

کتب و از جمله اشعار فارسی او که در تذکره الهی با حار بود ذکر کردن ابرم و در
 که صحبت خود مولود جابر فرزند بود یکی در زرقانی او بگفته معطر و دیگر در کتب و از آن
 رفتی که چو آفتاب بکتا باشی وزیر تو نور عالم آرا باشی
 باشا و گری و بی که تو زیشان برجا آبا و ذیاری که تو ایجا باشی
 انصاف بده ای فلک منیا فام تا زین عهد و که نام خوست کرد فام
 خورشید جهانند تو از مطالع یا ماه جهانگر من از جانب شام
 نیست این دل که من را بکس دارم از تو در سنه خود باره آتش دارم

ای بسا نقصان که در پیش رخ دیکنوع
 چون دف لیلی در از بهر محنون چمن
 به سوی حق بی نام است راه نور
 بهر آنکه فقر محرمی خاصه معبر است
 اندرین راه که در کام بر کام رسول
 عرش پرواز است کو هم راه روم است
 جامه بدین بنی جامی که جام فقر است
 درشته بر کف لبالب از شراب کوشک است
 رضوه رای نیرش کشتی دان کر لطف
 قطره رخساره مهر برک مهر انور است

مولانا فیض الدین بر دی بر الوجود و زین اهل شهود بوده در ملازمه میرا شاه رخ
 پایه تقوی و استقامت بادشاه ابواب هم سازی بروی ارباب نیاز میکشود
 و در بر آمدن کار حلاوت میکوشید مدع میرا شاه رخ و فرزندان او نموده او قصد
 انای میرا ابیسن فریود بی کردن بر روی خشن زبسته تنگ شکر کج لعل خندا
 میان آن رخ و خورشید فرو شوال
 چو سر بر آورد از مشرق کرمانش
 دلم بدرد که خنار گشت در عجم او
 مگر کند شه عالم بلطف در مانش
 بهر مهر عطا با سقر ایگه ز طبع
 کشید غاشیه بر دوش مهر بواش
 اگر چهار عناصر هی سود سازند
 ز چار پایه کجنت تو خوار از کاش
 پنهان بنام در مدح تو مر اشعربت
 که صدره از ره تحسین شنود حساش
 گشتی نسبت به پیش چنین بود خوش
 که جز شای تو کرد در طراز دیو اش
 همیشه بنا که نظو ما را آسمان باشد
 کوی ز ماه بجل که ز مهر عنوانش
 بسا و ملک تر انا اید در امن و حشمت
 ز انعطاف حوادث ز دیوان بعضی اش
 عود از ایامی در در کرا و ای از است
 مگر که دیار توام روز نشد
 خواجهم بری از ارباب ز امان است علم سباق و عمل نویسنده که دانلود است

۲
 سماع ملکز را آورد
 از احاد و انبیا
 و از افوا بر

قدرت دنیا بیش از خداوند و برتر از او و از ان شاه و پادشاه زبیدی و کفایت
 کردی از او و لا بد که هر که در مجالس لغاتش می نشستند او را در سر خواجه محمد
 نظری است پر مهر و در زارت و عمل داری نمرده اند و نیز طایف و در خازنی جان
 در مهلت یکدیگر در مشغول بود و در طب و هیئت و ریاضی را با صفت کسب و تعلیم و نویسی
 خواجه ^{بود} تاری چند از افعال مغول خجالی او که زینب جمال صفا را شاید ابرهاست
 اگر کویم نهال قامت و پوست ^۲ و کر کویم سر زلفت تو عنبر پوست میرخی
 شکایت چون کنم از چشم ^۲ که کر کویم ترا با لای چشم ابروست میرخی
 به چکش شست پیش کش که گریان ^۲ در غمت نگرستم جامی که طوفان بجان
 در زلفت تو بنم دل پیروز سکون ^۲ سر حلقه شدم سلسله اهل خون
 خواجه امیر نیک بهم در مجالس مهراست که خواجه امیر نیک وزیر شاه یک است جمله
 سال حکومت فتند و بر ستم سلطنت کرد و در بعضی محل نمی علم مخالفت با دین شاه بود
 بعد از وفات میر تقی میر ^۲ سر بسته نامه است ز راز نهادن من
 خواجه امیر نیک می خوانم می شناسی که از کس معرفی او بر تو مار در
 این ^۲ پشت حکایت دل بشیدا نمیکنم دارم شکایتی ز تو اما نمیکنم
 این پس که با خیال تو دارم ^۲ در خاطر شرفیت اگر می بینم مولانا
 اما والله فرستادی ز مجالس که روی می سالت در بری بطاعت و بار استغاث
 داشت آن ^۲ روز و ز فکرم که شب دل بی چون ^۲ در این ^۲ چشم آنم ^۲ خون ^۲
 مانده چکان تو در دل می کشد از حسرت ^۲ ای که میگویند از جای برون خواهد ^۲ بشن ^۲
 این شب از اعیان زمان بر بسم صعد کل و هر ^۲ دست منه داعم کجای سز نیست

و از او و لا بد که هر که
 وزیر است
 در مهلت یکدیگر در مشغول بود
 خواجه تاری چند از افعال
 اگر کویم نهال قامت و پوست
 شکایت چون کنم از چشم
 به چکش شست پیش کش که
 در زلفت تو بنم دل پیروز
 خواجه امیر نیک بهم در
 سال حکومت فتند و بر ستم
 بعد از وفات میر تقی میر
 خواجه امیر نیک می خوانم
 این پشت حکایت دل بشیدا
 این پس که با خیال تو دارم
 اما والله فرستادی ز مجالس
 داشت آن روز و ز فکرم که
 مانده چکان تو در دل می کشد
 این شب از اعیان زمان بر بسم

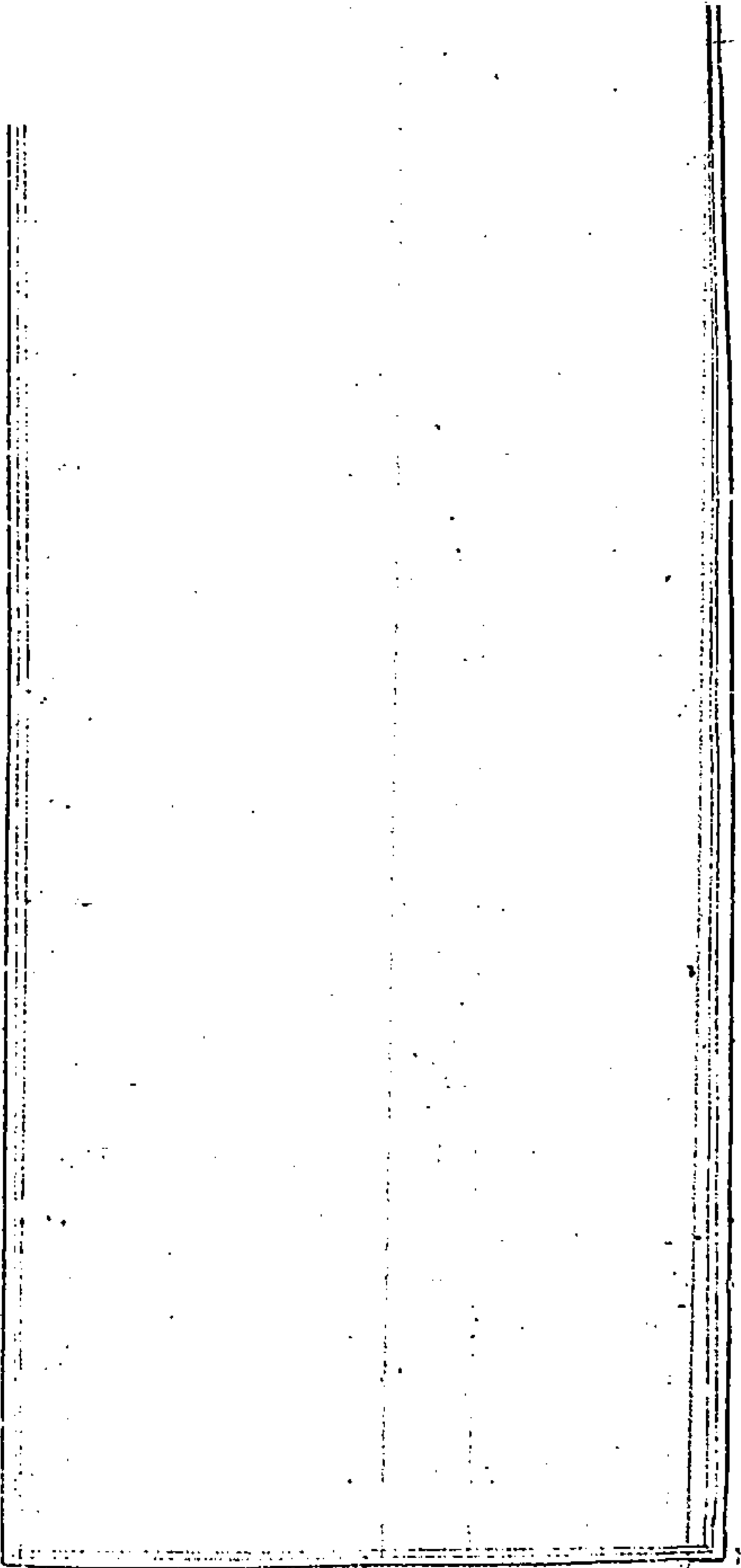
کلی که در عین صده ام نیت سلطان ابراهیم و در تاریخ صفویه مذکور است که وی
 از اکابر هرات بود و عزیز یاد در کتب و شهرن زبانی ممتاز و معنی که سماع بهر ناگوشن مخالفت
 ارد او با خلیفه سلطان سوانقت نموده سپاه او از یک جنگ نموده در تاریخ هفتاد و چهار
 شهید شد و او تاریخ فوت اصفی را گفته چون اصفی آن جسم و جوان مرد
 در برابر اجل کش نهان چون مردم پرسید دل از من که چه آمد تاریخ
 درد که تن عشق تو فرسود مرا بجز تو بر آورد ز جهان دود مرا
 بس زود در میدی زمین و با تو بنوی بسیار هم نفسی بود مرا
 بود محال من امیر سلطان ابراهیم صدر امر و زکس غفلت کمال و اهدت او
 در خراسان نیت زرت

و در حدیث مطهر است که سید الدین سلطان ابراهیم در تاریخ غیر خوار است
 که نام و در حدیث مطهر موسوی است این قطعه فرموده سید عالی سلطان
 اگر میکشش خرد ز اهل تقین سر را چون خواب غمی شیوه بود سال فوت او
 مولانا امیدی رازی نام آن پادشاه کشور بلاغت ایجا سبب است
 مولدش در آن ری است سخنانش که کلهای پیش رس نوبهار بلا غلب سلطان
 فصاحت را بنواورد و او کرد و ادای معنی بر کنش کلک صنعت مانی خیا و نوا
 نقش نیز حیرت سازد هفتاد تصدق دارد که میرده هزار عالم در زنگش
 جلوه بکرت فصاحت در منقبت علمی معنی سلطان دارد و در حدیث این حدیث
 بی خون شاه نعم الله نوری که در شاه تا سلم طرشتی است و از سادات
 سارا لیدان دیار سب مولانا ابراهیم باغ امید آباد فرمود که شهید نمودند

در حدیث مطهر است که سید الدین سلطان ابراهیم در تاریخ غیر خوار است
 که نام و در حدیث مطهر موسوی است این قطعه فرموده سید عالی سلطان
 اگر میکشش خرد ز اهل تقین سر را چون خواب غمی شیوه بود سال فوت او
 مولانا امیدی رازی نام آن پادشاه کشور بلاغت ایجا سبب است
 مولدش در آن ری است سخنانش که کلهای پیش رس نوبهار بلا غلب سلطان
 فصاحت را بنواورد و او کرد و ادای معنی بر کنش کلک صنعت مانی خیا و نوا
 نقش نیز حیرت سازد هفتاد تصدق دارد که میرده هزار عالم در زنگش
 جلوه بکرت فصاحت در منقبت علمی معنی سلطان دارد و در حدیث این حدیث
 بی خون شاه نعم الله نوری که در شاه تا سلم طرشتی است و از سادات
 سارا لیدان دیار سب مولانا ابراهیم باغ امید آباد فرمود که شهید نمودند

۲۸
 پادشاه جنت مکان شاه طهماسبان سید بزرگ را طلبید زوی او را بر
 داشت چندانکه هلاک شد و این کلمات چنان بود که تو صاحب این بیت را گفته که
 کتاب فضل ترا بجز کافی نیست که ترکی سرانگشته و صفت شماری و در هر یک که
 شاه اسمعیل مگر با سلطان سلیم قیصر در دریا در آن تیر بزرگ نمود مولوی این
 فرمود که قصه در کارها کیرابی کسیده و طبع اسیر خطایی ز مولوی مدافع
 نیز شاه حسین و بیستم مانی که هر دو وزیر با استقلال آن شاه کتی ستان بودند
 نمود یکی از شعر در تاریخ نقل او گفته که آه از خون ناحق من آه دایم صدوست
 و خج بچرت شب قصه جبران جگر سوز کنم روز آرزوی وصل دل افروز کنم
 القصه که دور از تو بصد حون جگر ۲ روزی شب بزم و شبی روز کنم
 کی باشد کی بسا دور شده طی قد اقبل دولت الملاقات علی
 خوش آنکه چاک کرمان بنابر باز کنی نظر بدان تن نازک کنی و ناز کنی
 تو با کد امن و من رند پیر من چاکم عجب نباشد اگر از من احترام کنی
 کمان مبر که شود عشق بی نیاز قبول اگر کعبه روی و اگر نماز کنی
 مشغول امید ی که کار ما بکند نیاز ما که بدرگاه بی نیاز کنی
 گاش کردون از سرم پرده سودای تو یا مری در بد چندا که استغنائی تو
 از بهر تاشای قد جلوه کرت دادیم شب و روز بسی دردست
 دیدن چون شد نصیب بار دست ما کرده و ذاع بار بستم ز درت
 ان بخت ندارم که تو یارم باشی آسایش جان بقرارم باشی
 شب در بر در در کمارم باشی سرایه روز و روز کارم باشی

ای کز ده بنوک خامه انشا بی عظام	دی داده بملق نامه احیای کلام
هرگز نکند خامه ات اندیشه خام	هرگز نبرد نامت از یاران نام
یا بوی من از حسرت چو گشت بدو	در کف شوا نمش نکهداشت جلو
خود را بدو کام میرساند بفلک	در سنبله سپهر اگر سپند جو
جز در دوای دل افزوده نیست	در دست دوای دل دردست
ای حجب بویرانه ما خانه نسا	ترسم که تو هم با من دیوانه نسا
ای چو بگو قلب سپاه که مسیرتی	دلمان ناز بر زده راه که مسیرتی
مستی و میروی بی آزار حلقه	خود را در کبر آتش آه که مسیرتی
چشم حسینه که کرده از ماده لاله	آتش بخان و گمان سپاه که مسیرتی
ذلفت کند افکن و چیت کین	باش که خردن سپاه که مسیرتی
سلطان حسن اوست امیر راه	زانوداد بر سر راه که مسیرتی
مانحاط باشد ای بد عهد چمان نیست	بسته بر انگشت باید رشته جان
ای از تو بلند قدر کاشانه ما	آباد بدولت تو پیرانه ما
از سایه نخل دولت سخوام	همسایه آسمان شود خانه ما
رایار ببلای گردان آن سمن بدن	گرشش دردی معاذ الله رسد من



۵۲

ش
۱۶۱۶

مولانا غیاث الدین امر جو اندک جوانی میں ^{جہاں} صاحبِ برصہ الصبا کے
 صفایِ برصہ و نوان با نور عبارتش چون شبِ یلداست و سرچشمہ حیات با
 سیرابی الفاطمین برابر نام ^{موجود} مولوی نذیرت مجموعہ اخلاق و دستور العمل
 میں خانِ آفاق است پس از آنکہ ایامِ شباب و عہدِ جوانی را در کتب فضایل
 و جمیع اخبار و آثار میں آدم برداختہ بود و مقبولِ طبع مگر دنیا ان عالم گشتہ
 منظور نظر تربیت و تزیین و ترفیع نظر امیر علیہ کریدہ مکتدا اختیار کیا جانا میں
 و سلطان حسین میرزا دہشدری مجموع کتب و تواریخ را بطرفِ دریا آوردہ چند کتابی
 تالیف نمود کہ اسرار عالم را مجموعاً در دو مشاہد ملوان کرد و تدریس طائفہ
 اسند و کشند ^{نشدند} و امیر علیشہ در مجالس الغائبین آوردہ کہ وی ^{نشدند}
 تقریباً بود در ایامِ جوانی تکمیلِ علوم کرد و حال با وجود کبر سن و علو نسب
 و کثرتِ حسب کہ مایہ عجب و خود پسندیت چندان بی نقی و فانی صفت و خوش
 اخلاق کہ زیادہ بران تصور نتوان کرد در حیب السیر آمد کہ در آخر حیات
 پھر کوشہ گیری و از خلق کسبش نمود و مدت یکسال در کازک گاہ ہرات گذرانید
 و در رمضان ہند و دو ہر ہر سوار القنیہ مبتلا شد بہر آمد و در دوم ^{القول}
 ہند و سہ از مرتبہ خوانندی بر حمت خداوندی چو سہ سال تریعی ^{بہوش}
 شست و رسید و در ہندش در جوار منار بہار الدین عمر است و او ترکیب
 نظم کہ ترمیدہ این بیت از ان آئینہ دار صورت حقایق است
 ہر کہ دست از نایہ جوانی ^{خفتہ وقت} ہم ہر کہ از ظلمات نفس آمد برون کند ^{بیت}

مولانا محمد امین ملخی وی از اهل قلم بوده و لفظ دلم را در مدحی هفتاد و پنج
 بار کرده است. بقیه مرزا با بر کین بر ایند خلعت تحسین پوشید فربت او در استرا با باد واقع شدن
 این پنج ازان حملات ای سیه چشم خاطر مزع جازا با تو ^{نفس} در سیه چشمان دیگر همچو آهوه دلم
 سید قطب الدین امیر حاج انسی از سادات صحیح النبیه است در قصیده میر حاج
 و در منزل انسی تخلص نموده با کمال از خود کند مشتکی پوشیده در گوشه بخورد نشستی
 و چشم سباز صفت از صید هوای نفس در دخت معاش خود بکتابت گذرا بیدی وقتی
 چند غزل میخورد و مراد و مجلس میعلیسه و ملا جگر طبع نموده بودند آنها را نیکو جواب
 گفته و آن غزلیات را از رعینده نامید میعلیسه از آن بسیار پسندید و صلحه سبایسته
 برداشته بیزل سید آمد و بفرگذا بایند وی نظر قبول بجایان آن چنگند
 اگر در گوشه غم دور از آن سین بدن یکم ۱ خلل در کار عشق افتد همان روزی که تنم
 کشیدم نیز بحیث از رعیت اندوه و تیرا ۲ که همچون شمع فانوسی درون پرهن میرم
 ز سینه هر نفسم آه جانکد از بر آید ۳ چو آتشی که نشنید می و باز بر آید
 اینچنان از تب سحران تو بکند آتشم ۴ که مرا هر که به پسند شناسد که منم
 عینچه سان کردم جوابه نخواهد بود ۵ مسج چیزی بحر آتش ز تو در پیرهنم
 خواهی که شوم شسته رتبع نتم او ۶ شاید که به پیم سر خود در قدم او
 باز این دل شکسته خیال وصال کرد ۷ چیزی خیال کرد که توان خیال کرد
 هرگز اگر نه بینم آن شوخ پوفارا ۸ نادیده می پرستم خون مومنان خدا را
 ز عکس روی خود افروختی زلف پر ۹ بگازین گونه اش میتوان زد کا و ستار
 بگردم زان نسبت باه آنزدی شکورا ۱۰ که میدانم درین معنی تفاوت مسکنه او را

دانی قلندریان سینه و دار
 در این مدح نامی سید آمده
 نصیحت و نسبت داده اند
 زان و محو کسب موی در خانه
 در این سوره دانه در بار
 دبار سوم
 در این مدح نامی سید آمده

جنورث بر درود پوار صورتگانہ چنت . ترا دیدن ز خوبان و نمی کردن قالیجا

۵۴۰

مولانا ابی هر دی از مستعدان زمان خود بوده و قریب به شصت سال رخسار
 در کسرا کند بود و در همان مکان از فراموشان دوز زمان سندان بر سر کسرا
 پستان فلز او ماند عرق نشسته ز شرم رخ گوی ترا؟ ز من مرغ که میخواهم آبروی ترا
 مولانا انبسی سر عیسای کف که وی در شاعری کم بضاعت بود و لهذا آهت زده بدزدی
 شرم مردم مید کرد چه میجوید ولم دایم وصال یار لک باز میجوید بر غم من دل اغیار
 مولانا انوری در محاسن آمد که در ماغش کال استغنی دهمه و سودا بر من
 غالب بوده که بهما لجه بسیار بحال خود آمده ازی با وجود حکم انوری بدین سخن غشت
 نمودن دلیل سودای او بست در حسب او آورده که انوری شاعر ابدال و سن بود
 تا رخ فوت مولوی جامر را چند گفته جامر که بود و این جفت مقم گشت
 فی روضه غلیظه از ناله سما کلک قضایرت روان بر در بهشت ناریکه و من دخل کان آست
 و مادر ای زتاب می ترا صد کوبه بر رخسار کل سبزه باغ حبلت اندک و بسیار
 انوری حشک و ماغ او نیز خالی از سودای جنونی بود سلسله چنان خون او هم باطن
 انوریت ولم پیواشد از از و جبریت ملی پیواشی همیشه چنین است
 انوری مرثیه مودی میکند و علم بقدر داشته و مصاحبت با امیر احمد حاجی
 حاکم سز قد مرنود. هست کار با صبوری در هوایا را میتوان معلوم کردن از هوای
 انوری بخار صاحب ترجمه بحال النفایس آورده که وی مردی خوش طبع و پوی
 نویس بود و پیش از اوقات بسر کار سر علیسر کتابت محکمه و کا هر فرار اختیار نمود
 بکوشه بجان قزار کردی و ابی از سر چشمه قدح بر آتش سودا زدی و اگر نه در
 پرمغان کریمی باطن سنگم انوری او را نیز بد را لقا مودی اما شعر را خوب

این سخن از انوریت است
 سلطان یعقوب بود و در این سخن
 پادشاه خفا به انوریت
 در مملکت او را فتنه نظر از
 در مملکت او را فتنه نظر از
 در مملکت او را فتنه نظر از
 در مملکت او را فتنه نظر از

را درست آتین زارم در آب دیدن چنانکه بازنگاه که نهان میشود در موج و پیر
 ای که از دشنام شیرین میکنی کام مرا چون از دشنام میگوئی بگو نام
 ای تاج و تخت را بوجد تو افتخار تاج از تو شایسته است و تخت از تو پایدار
 بگفت هر کس از خواب صبحی بر نمی خیزد مگر در دست و پای آن پر دوان

تبع انصاری هر روز از او یاد خواجده عبدالله انصاریست و گوشه نشین تراویند
 تجرد و برهنگار بوده و لغت عالی کال قناعت خویش را عزیز الوجود میداشته
 هر دم در علم زلف تو آشفته شود چشم زان مان ز جوای تو تر شود
 پیش تو سر نهیم چو رویت نظر کنیم بسیار بود که بکاید صبر شود
 من و دیوانگی در دستندی کنج صبرم از خاطر بکندی
 نمی آید چشم خواب شبها مگر در دست چشمت خواب بندگی

سلا محمد شاه انسی قناری صاحب ادراک تمام و حسن کلام بود با طالع ارجند
 در شب بلند در عهد همایون پادشاه از راه ماوراءالنهر میآمد و کارش خوب
 وی از عارفان و عرفان قناریست نقشی که از قناری بنام سید محمد لقرم در آمد
 خورشید در تیغ بگفت چین بچین باش خورشید در ستم پیشه کن بر سر کن باش
 با آن لب شیرین سکرستان جهان شود باروی چنان ماه همه روی برین باش
 پادشاه سر بر فقر و قناعت و ذوق
 تصدیق بر او چنانکه
 صد و پنجاه بر او
 ص

تبع انصاری هر روز از او یاد خواجده عبدالله انصاریست و گوشه نشین تراویند
 تجرد و برهنگار بوده و لغت عالی کال قناعت خویش را عزیز الوجود میداشته
 هر دم در علم زلف تو آشفته شود چشم زان مان ز جوای تو تر شود
 پیش تو سر نهیم چو رویت نظر کنیم بسیار بود که بکاید صبر شود
 من و دیوانگی در دستندی کنج صبرم از خاطر بکندی
 نمی آید چشم خواب شبها مگر در دست چشمت خواب بندگی
 سلا محمد شاه انسی قناری صاحب ادراک تمام و حسن کلام بود با طالع ارجند
 در شب بلند در عهد همایون پادشاه از راه ماوراءالنهر میآمد و کارش خوب
 وی از عارفان و عرفان قناریست نقشی که از قناری بنام سید محمد لقرم در آمد
 خورشید در تیغ بگفت چین بچین باش خورشید در ستم پیشه کن بر سر کن باش
 با آن لب شیرین سکرستان جهان شود باروی چنان ماه همه روی برین باش
 پادشاه سر بر فقر و قناعت و ذوق
 تصدیق بر او چنانکه
 صد و پنجاه بر او
 ص

خط ادب و صاعقت بوده و خاندان رفیع ایسا ترا همه مستوفی میلقند
 بر جمع رسوم و علوم دانا بوده خصوصاً علم طب و ریاضی و نجوم و تاریخ و سیاق و
 حساب و استیفا که خانه زاد طبع او بوده بظهور نداشتند فطرتی کمالی و شعری فصیح و کلامی
 همواره مستعدان آن شهر در منزل آن مجموعه اخلاق جمع بوده اند و کتب فاضل
 می نموده اند آورده اند که با شرح آذری بکامل تمام داشته و ایام حیاتش در میان سلطان
 حسن میرزا کشیده و مدح آن انبیا و ساه جنت مکان بر نموده چنانکه فرموده
 ای رکن از جلال چشم خازن بزرگ کشته بر هر کس هوادار است حسرت فرض عین
 شاد باش ای دل که بر ما سایه رحمت کند آفتاب آسمان سلطنت سلطان حسن
 و نیز آورده اند که در هر جلد کتاب داشته که پیوسته از آنها در فیض بر روی در میگذرد
 تاریخ هشتصد و شصت و هشت که صندوق وجودش از نام پاشید بجز کتاب از او
 چیزی نماند است
 و خواهر او حیدر اخیلی ملیح و شعری فصیح بوده این قصیده که در منقبت سلطان ابوالفضل بن موسی
 معروف است بر او کرده در آن فریاد میانی است و ز پرده ای دیده فرود شکست کحل خواب
 صبح سخن غدا چو خوابان خوشتر است چو چشم پرده ز رخ فلکنده برون آمد از جیب
 بسط از کشت چو مگانه خدوان برده سرای صبح که بد عنبرین طناب
 هر کوی نمونه مغربیت فی المشل حیران شده محاسب عمل اندرین حساب
 جوی مجرب اش جو بعد دوس جو شیر طفلان حریخ زوشده قانع بشیر
 ناچیده مبه ز گلشن نلو فری کلی ناکه سپر فکند چو نیلوفرشش بر آب
 کف الخشب را بت نصر است بر لوح آسمان چو دعای بیجا

آب و نون تاریک
 در او فرمود

عمیوی از ان عربیت بر او چو با	کانه طلوع مشرق با کرب
طفل مها چشیده لب از بنا	کرده شهاب سلو بی سیران کبا
کرمانوب قریب نشود در اس دور	واجب بود در صحت ما جنتنا
کشمه فلک ز خوشه پروین	بزرگدانه مقننه سلطنت دین ما
خزل اصغیای مکررم که ذات او	ایزد رخاندان کرم کرده سجا
شاهنت کلام خلیل نطق	نگی ظالمه سیر با شمی خطاب
سلطان جعفری ز سب موسوی	کو بود بران جهان مالک الرفا
علام علم دین علی موسی رضا	خضر سکندر آیین شاه فلک حنا
ز راه شریع قافله سالارین	در باب علم مسئله آموز شیخ و شا
بر باد داده خاک درش آبروی	اتش فکنده خاک هر شش در دل سجا
یابد از ونسیم ولایت دماغ جان	آید بی هر آینه بوی گل از کلاب
از تاب قهرش اطلس تو می جریخ را	حاصل همان بود که قصب از ما بنتا
ای قهرمان کشور عصمت لؤلؤ	وی والی جهان ولایت حد و با
ملک کمال و کشور قدر تو امین است	از دست برد حادثه و پا انقلا
در علم اپنا و در اسرار او	هم و از انصبیه و هم کامل انصا
نمود و ارشاد کین بوجوم	بر سر ز غصه دست زانان ساحت
ریخ حسد هلاک کند حاسد ترا	آری پر عقاب بود آفت عقاب
باشیر مردی تو چو تاب آوردی	کز تم شیر برده شود نا توان و تا
افلاک را در از ان شیرین که	یک مشت خاک در کنت اول و بو ترا

گاه شدن جناب رسالت پناه بود آخرین سخن سخن عزت و کتاب
 او حد که یافت از همه عالم رخ امید . زین آستانه روی شایع باب
 و خواجہ را ہوتہ ہشتاد و یک سال عمر بودہ و اوقات بجزدی گذرانید جبر اورا بزنجور استن
 و لاکرہ اندازن قطوہ فرود آمدی میگفت ما او حد در آسای سخن

من سوز از آسمان میگوم او از زبان

سلطان اویس شیخ حسن زویان خسرو مدایس بخت و اقبال و او در کتب
 حفظ حسن و جمال بودہ ظاہری چون باطن اویس قرن با صفا داشتہ و صفائی
 گویم تہ بودہ کہ ہر گاہ از کوی ہای بغداد سخنیم امید بر کلس مراد گذشتی مردمان
 تماشای او محو مکان بگردیدہ حلقہ زدای و بہر گوشہ کہ رو کردی چشم تماشای
 بصورتش حیران شدی و زویان سال ہر یک بفقون این بیت کہ مؤلف گویند زرم
 بودی بجلوہ گاہ تو نظار کی شود پامال ز بس بجوم نظر ہا کہ دوس بردوسند
 در تواریخ مستور است کہ بعد از جلالت سلطان ابو سعید شیخ حسن زویان بر سر
 سلطنت آذربایجان و عراق و عرب تنہ نزد و لیکن او را جز اسمی نبود و ہمہ مملکت
 و بادشاہی دلشاد بانو بخت تدبیر و رای جمیل پیش مریدان خود چون سچ حسن

دولت سرای اجمالی خرامید سلطان کوکس لیل شاه لطیف طبع هنر و کوه
 منظر و صاحب کرم بود بر منند کامرانی نشب و او در انواع هنر و قوفی کامیاب
 و بقلم واسطی صورت ناچنان کسیدی که صورت مانی از سریش انگشتی کزیدی
 و حوام عبدالکریم هنر سر آمد روزگار بوده است ترغیب یافته سلطان اوریست
 و علم موسیقی و ادوار را نیکو داشتی و تصنیفات مسطر از شهرت در دست و در عهد
 شبان که صیت کرم را و از نه جلال و فضل و کمال او عالم کبر شد و از ری تاروم
 بقصد فرمان او درآمد منشی دیوان اجل منشور عزل او بنوشت و در وقت
 خزینه حیات تسلیم نمودن این عزل را انشا کرد ز دار الملک جان روز بهر خندان
 فریبی بودم اینجا چند روزی ما وطن غلام خواجه بودم کز زبان کشید از خواجه
 را خرمش او مندر کلماتی گفتیم ای شاه سماع و در وقت م خود را بجهان
 سلطان در مرثیان نهال باغ سلطنت جوانی از قصد کعبه از زامکرید و میخواند
 در بنا که بر مرده شد ناگهانی کل باغ دولت بر روز جوانی
 در بنا سواری که جز صید دلها نمیکرد بر تو سن کارهای

باغ بهر روز و سبوح
 صبح ازین که در کوه
 در کوه کوه کوه
 در کوه کوه کوه

Handwritten notes at the top of the page, including the name 'Sulayman' and other illegible text.

سولانا اعلیٰ خراسانی از میان مجلس نیر انبوا البقا و سهروردی خراسانی است
 زبانی دلگشا و طبعی افراشته در فضل و کمال نریگانہ عصر بوده و مناجات او سهروردی
 شاه نژاد مومین میرزا مطلوب روزی بود روزی بکشت باغی برفته بود و نگاهبان
 داشت که او را بخت نام ^{سلاطین} مسیبا چهره و چیا مرده و نمیکذاشت که باغی از میرزا
 نور با بختی نماید و میوه احدی را چسبید مولوی این غزل را گفته بر تخته کوبست
 و باب انداخت مطلوب از او برگرفت و بخواند و نهال طالع ملا بوسید بخت خوبی
 سر سبز بود و در آن مجلس کاتب این بر مسند ممکن نشست و آن غزل بخت از او
 اینست دو ششم فرشی از منزل که سازی جلوه گاه ^{انجا} ۱ بهر جا با نهنی خواهم که با ششم خاک راه
 عجب بر بیت دلکش صحبت جانان چه ^{سوداها} ۲ که نتوان شد سبب از شومی ^{انجا} مسیبا
 کی توان منع تو کردی از اشعار هر ^{تبار} ۱ کجی توان خورد شیر از الفس که بر سر
 تابوت من آهسته ز کوش گذرای ^۲ چون نیست امید ی که پایم در آنجا
 ترسم که چشم چون بکشیم به نیست ^{تبار} دیده ز من محروم بر سم نمیریم
 تنها داشتم در دیده خاک آن کف ^{تبار} بجزرت مردم و در خاک بر دم این
 بجان آمد دلم بهر خود کاشکی هرگز ^{تبار} نیفتاد می گذر بر محنت آباد جهان
 کشته ساخت ماه چیت اوقات ^{تبار} در خون نشاند جان لبست مشک با
 از راه دیده در دل تنگم در آمد ^{تبار} از دل قرار بردی و از دید خواب
 حیران لطف ای بود با که که قدرش ^{تبار} بخشه لطافت این چه کعبه آب
 تعالی الله چه خط دلکشش ^{تبار} که عین از محالست در سیاهی آب حو انرا
 روزی که نه عین رخ آن ماه دل افروز ^{تبار} بر من تیر از روز قیامت بود آنروز

Extensive handwritten notes on the right side of the page, including the name 'Sulayman' and other illegible text.

Handwritten notes in the right margin, including the name 'Sulayman' and other illegible text.

Handwritten notes at the bottom left of the page, including the name 'Sulayman' and other illegible text.

دوره فربه مکر از مهر تو بردارم دل
جنون افزون شود دیوانه را در هر
پرواز کرد می بهوای تو هر نفس
دارم کوه عم برخ از رهگذار عشق
خوش بود وقت عشق ولی چون
مره شد در دم صد آرزو از سنگ
رشت آن کمان آبرو نخواهم دیده
شبهای بجران مرا صبح طرب کمتر
ز تیر بجران غمت نبود عجب کربار ما
سینه را صد روزن از مهر تو بخواهم
بده خواهم چشم خون نشان عشق
در خون حلقه تسبیح در بیلوی هم
چشم شام عم خندان شرک لاله کون
بهر خاک گشاید دوستی از سوز دل
بهر کرم نسید انم که با من دل در کردی
ریش از خوشی رخسار و عالم از دیدی
یال غم همان که از از منی بشنو
ترا که بر برده نهانست از تو
غمم که کنم شرح فراق تو رسم

کونه دل بر توان داشت سبکبار از تو
مراسی روز دارد بچهره یارب چه
بودی اگر جو مرغ هوا بال و پر مرا
همراه درد آمده ایم از دیار عشق
هم روز من سیه شد و هم روز کار
که او از زخم سبکان مرد و من از تیرش
اگر از حلقه های چشم سازند ز بکیرش
این شب نکرد روز اگر صد صبح محشر شد
چون عجب کل از کلم سبکان من بر
تا کند نظاره روی تو از هر روز
تا نیشد بر رخ او چشم هر تر در من
بیار بیار اندر حلقه زلف دلاوری
که از در سیل چون برون شد از روزن
اخگر خدی بجای نسجان آید رو
ز عالم چشم پوشیدی ز من قطع نظری
گذشتی همچو باد و اشم را تیر ز کردی
سرازل از دشمن سپا پی بشنو
چون دف همه گوش باش از روی بشنو
اگاه کنم ترا ازین محنت و غم

بچید بخود نامه ز درد دل من . در آتش من دو د بر او زد و مسلم
 ای یاد تو منس دل نا شادم . بی یاد تو چشم بر جهان نکشادم
 هر چند که یاد من نکردی سرگز . از روز مبادا که رویی از یادم
 بندم از بند جدا ساخت شمسیر فراق . کس جدا همچو منی دل شده از یار مباد
 عمر رفت که یکبار نکردی یادم . کس بدین گونه فراموش یکبار مباد

مولانا اهل بیاری که ملک کمال و صاحب سحر معلولت هر بیت او بعد از کمانه ^{لناله}
 بر قدر طبع یکانه او هر معنی نازکش مجبوسیت در ایوان نظم عاشقانه او شایده ^{از بجا}
 دلیرانه اش هم بزور صنایع آراسته ^{نظم} و گوهر کلام سوز انگیزش هم از کمان ^{همان}
 ملاحظه غماسته و بر یکس خانه خاتم فصاحت نشسته مشنوی سحر حلال ^{در این} و کلام دور ^{در این}
 و ذوق فنی است مجمع البحرین فصاحت و بلاغت و خواهر ترصیع و تجنیس و دیگر
 صنایع و بدایع در بسیار است و شهرت او شاید صد و این گفتار است و یکی
 دیگر از ظلمات طبع حکمت نظام او که قوت بازوی در گشته بودن او عاجز است
 سه قصیده مصنوعه است که بعد از یزدان نقاش شروانی و سلمان ساوجی آن
 از خزینه خاطر بر روی نظم بیان افشاند و صنعتها در او پرده خسته که دیده اعجاز
 بحسن ادای او نظر باخته و سحر سامری در میدان انشای او سپر انداخته نقاست
 که چون قصیده اول را حله نظم بر شامید یوسف مدح سلطان یعقوب ^{داد} را در ^{جلوه}

هر بیت او دست
 ملک طبع بود

و بنظر آن پادشاه در آورد سزای زمان را که آن شد که مگر کی از حکای قدیم انچه
 در سینه است و در پس پرده روزگار نهان بوده و با اهل آن را پیدا ساخته خوب قصیده
 بهمان تازن انشا نمود هم با عجز طبع او ایمان آوردند و قصیده سیوم را در مع
 پادشاه فردوس مکان شاه اسمعیل فرموده و شنیده شده که چون مولانا عبد الرحمان
 آن قصاید مصنوع را دید فرمود که بعد از عمر از انان صلوات الله علیه اگر سبزه ممکن بودی
 و اهل آن صنوع دعوات موت نمودی اول مرا و ایمان آوردند دیگر از مسکلهایی که
 آن سال با او بر صغیر گذارنده است که چون عقل حادی عمر غنای الدین منصور
 سبزه از وی کشفه و اطرا از نو بخسید مولانا اهل در یک شب فرود سبزه ای موافق
 و در سبزه او را که کشفه گفت با آن خوبی که هر یک را در نو دو شش روز می توان
 که بر ورقه نویسد بآنکه صورت داشته باشد باخته میشود و باره از اکار کار
 او این است که از دیوان اچانی شده خوش یاد نیوسندگان را که نیوسیدند آنها لذت
 نشینند که بگویند و مرقد در معلا ی شراز در هلهوی مر از خواجه حافظ و سعد کل
 ای حیرت صفات تو بند زبان ما
 انی تجاظر صد غبار از رسک تو آینه را
 باتن خون برک کل پشمینه پوشی کرده
 مژده کل چه میدهی عاشق مستمند را
 از آن شبی که چو کل در کنار من بودی
 چون رنج شود خوبی تو از همدی ما
 یا من ناصر را سوی خود از وفا طلب
 یا تو که پاکدامنی صبر من از خدا طلب

جان خواران ز قدس
 در دو کوه
 کمال حضرت
 اهل سبزه
 واقع است
 از میان انچه در نو
 کتب علمی که در مع
 باغبین خود اگر با
 کلمه باشد که از در
 سبزه ای

درد تو میکشیم هر چه میگویم دور ازین	یا قدری زبون ازین تا نکند دو اطلب
نیست آن در که ز کوشش اید تا دور	میگذرد آن لطافت ز بنا کوشش ترا
سخن چه حاجت کردل مقابل احاطه	زبان چکار کند کار بادل اعفاده
ولا تغافل او الشقاب نهانست	مکو که مایز حال تو غافل اعفاده
من از محیط محبت همین نشان دیم	که استخوان شهیدان ساحل اعفاده
زمانه دشمن و من می زبان و بجزیون	تو رحم که ز کننی کار مشکل اعفاده
آزاردل با مکن ای کل که حرامست	مع عدل عشاق کم از صید حرمست
بعید یوسف من فرشته افزونست	کسی حکایت لیلی کند که خون است
اگر چه جام می آه از آن دل نازکیم	که تا نفس زده ام خالرت در گو
تا م سوخته اخویش بود که شمع	ایقدر هست که پردانه خود بخیر است
شندید کل و غنچه شکفت و چین ارا	عین غنچه زبیر مرده که شکفت دل با
از کوی جعیم سوی کلزار خوانید	کلزار من انجاست که دل از من است
بگویم نظر مشاهده برق حسن کرد	ما را نظر سوخته خرم بود که کیت
خونم بر تنع جور تو در کردن خود است	هر کس که با تو دست بود من خود است
ماروی تو دیدیم می نیست که ماز	زوشی بسوی قبله و دستی بدعا
حدیث شوق همین بس که سوختم بی تو	سخن ملکیت ذکر با عبارت آرا می است
جد از یوسف خود تا شدم تقسیم شد	که چشم بستن یعقوب عین بینای است
رنا تو ای از آن کعبه مرادم دور	خوشست کعبه ولی شرطه توانای است
چو سوختم مبرای با و حاکم اردردو	که دشمنم کند سر زانش که هر جانی است

از کوی جعیم سوی کلزار خوانید
 بگویم نظر مشاهده برق حسن کرد
 خونم بر تنع جور تو در کردن خود است
 ماروی تو دیدیم می نیست که ماز
 حدیث شوق همین بس که سوختم بی تو
 جد از یوسف خود تا شدم تقسیم شد
 رنا تو ای از آن کعبه مرادم دور
 چو سوختم مبرای با و حاکم اردردو

در کوی جعیم سوی کلزار خوانید
 بگویم نظر مشاهده برق حسن کرد
 خونم بر تنع جور تو در کردن خود است
 ماروی تو دیدیم می نیست که ماز
 حدیث شوق همین بس که سوختم بی تو
 جد از یوسف خود تا شدم تقسیم شد
 رنا تو ای از آن کعبه مرادم دور
 چو سوختم مبرای با و حاکم اردردو

شد نامزد از عشق تو ام محنت عالم

یکی بگوشه خوش است یکی بدین شادا

رنگم از کس نبود کرد و جهان حال او

گر بر کعبه از در او میروی مرو

تا گوشه چشمی بمن آن سینه ابد است

با دم ناید که شد در پوست تخم سوی

ز ابد بره کعبه رو و کین ره دین است

جان دادن و کام ارب معشوق گرفتن

در عشق تا تو در غم خویشی طمانت است

نیست در صحرا پی اهو که مر جازفته است

همچو زگریه قدر بران خاک کونمانند

آسوده نیستیم و می از سوختن چو شمع

خاری که راه در دل گنج جویشم کرد

در سیکه ارج عکسه هیچ کمی نیست

ز شوق کعبه مقصود آنقدر رستم

نماز من فلک از کریم یزاق کند چون

از مرک رقیبان تو خورم توان بود

لی تو چو شمع کرده ام کریم و خنده کار

عشق تو نمیکند در جان و دل خورم

یا محنت عالم همه را عشق تو نام است

من از خیال تو پر وای کفر و دیم

میرم از عبرت اکس که نعمت در دل از

بنشین که کعبه به ارس استان کجا

خونال چهار اسم ارشم من انداخت

عاشق اندر پوست کی گنج جوید

خوش میرو د اماره مقصود نه است

این رسم تمناست محبت نه چنین است

از خود چو بگذری همه خیر و سلامت

عاشق محنون او زنجیر در پارفته است

چندان کرستم که مرا آب روانان

کو یارای سوختم آفریده اند

از بس که ماند در دلم آن خار کرد

سودای زیادت طلبی در بد کرد

که خار باد بهاره استخوانم کرد

که آرزوی دلم در کسار نکند ارد

خوشحال مرک همه عالم توان بود

کریم روز خود کنم خنده بر ز کار خود

هرس که ترا خواهد باید که چنین باشد

Handwritten marginal notes in Persian script, including phrases like 'عشق تو نام است', 'من از خیال تو پر وای', and 'میرم از عبرت اکس'. The notes are written in a cursive style and cover the left side of the page.

باغبان پرورش گلین نو خیز کند	با دید ترا دست ز یوسف برداشت
غافل که این کرشمه محبت فروین کند	خواهد بخشم و نماز شود کم محبستم
که عالمی کشد و خاطر می زنجار بند	لطیفه عجب از غمزه ز کست دادند
که عاقبت ببرد باد هر چه باد آرد	دل از تحت سلیمان کسی چه یاد آرد
که گرز زیاده کنی درد سوز زیاد آرد	به نیم جو عهده عیشی که می کشی خوش باش
بهر که می وزد از خواب مست خیزد	سحر که آه من می پرست میخیزد
روزگار از همه دردش سلامت دارد	عشق را خاصیت است که با هر که بود
کز لب کشودنت نمن آرد آری سب	ای از دو دیده دور جان ^{درد} منی
بخت بدین گزاجل هم ناز می باید کشید	منت قتل ازرقنیم بازمی باید کشید
سود از ده بر خیزد و مد هوس کشید	بهر کس که بان سر و قبا پوش نشیند
دستی که باسک بود از غوش کرده ایم	در کردن ورشته حایل نمیکنیم
که سنگ می شکنند شیشه که ما داریم	ز سنگ و شکنان دل جزین چه ادا کرد
بغیر بویی و آن نیر از صبا داریم	ز کفستان گویان نیر سدا مارا
کزین من مردم و کز همه خستند م	دیوانه عشقم دهن از حنده نه منم
سودی بندد که کج خبر دمنند بگویم	در دو دیوانه بدیوانه توان گفت
تا کی سجده افتم و تا کی دعا کنم	شونده ز آسمان وز منیم که هر تو
مشتاق همان حسرت دیرینه حوا	تا یافته وصل تو در کینه حوشیم
عجب حکایت و حرفیست اینک ما داریم	سخن گفته بهم صلح و خنکها داریم
من و تو امیده پیکانکی چیرا داریم	دل من و تو هم آشنائی دارند

<p>دلمه است بچشوه و پود دلمه استنی</p> <p>و ده نشیبستی چه پرخاستنی</p>	<p>آراسته آمد چه آراستنی</p> <p>نشست و شراب خورد و برقات</p> <p>اهلی چغای</p>
--	---

سائت حجت الهی مولانا اهی از شورای مشورای سب بخور نمود نظر دماغ جوان مرا
 زه میداشته و نغمه رود و کلامش چون ناله صبحگاه محترم اثر بر دلها میکاشته نغمه چند که
 تبار نمود فکرش بکوشش قبول باید شنید اینات اثر بخش است و این عمل نازک ادای
 در مولف کتاب الهی الحیدر جوابی برده است به دو در پهلوم مرقوم شد
 ای صد خجالت ارکمل روی تو لاله را مازد غزال چشم و چشم غزال را
 چون برک لاله است تزلزل ز نازکی حالت نیاهی که بود برک لاله
 تا کی درون پیرهن از پشم محتسب پنهان کنم چو عتیقه زر کس پایه را
 آهی چو شسته زلفش چو چنگ آهی چون تار عود راست کن کینک ناله را
 در وقت سینه نام شکر سیر ناله را بردوس سبز سبز بین رقص شراره را
 بیدار بگرد که شمه دران چشم نم خواب شب زنده دار سینه من گردنار را
 بی سوز عشق فایده بادع سینه نیت ورنه ازس متاع بسی هست ناله را
 طومار دل در سلندایم بهر عشق کردم سبیل بجز بستان آن قباله را
 بسوی باوه مبر آن لب شکر خارا چه احتیاج آباب خضر مسیچارا
 زور بجزرت گفت بنمایم غم جانسورا دارم امیدی که نماید خدا آنزور را
 سکت رایا رکشم ز ذکره ارختم ابرورا من سکین چه دانم آدمی پنداشتم او را
 محل تو جا گرفت بدل عارضت محشم بگردل پر آتش چشم بر آب را
 ای مست جام حسن از این سگ کوی تلخی اگر چه عیب نباشد شراب را
 شد از روی تو از خدا امیدوارا چو اشتیاق به عبید روزه دارا
 شت خان کریم کنم بی تو که مسایه دست من گیرد و پیرون کتد از آب را

زهر دل مجموع در این
 از اول انزلیت کنی
 روزم هر که عاشق کرد و او را کفر
 ندیم بسیار حال و ارادین
 سکنین ولی در پی
 کاه سینه کاه سینه
 کس چون اینی نوس از سوزده
 می نماید سخنانی که تو بنویس
 حوله زهر دل و روانه در وجود
 مگر که بوده بنی بر سر
 بگویند هر که در این
 نه چای میدام بر این
 وار که کجا است کجای
 با بگرد حوسایه قدم بندم
 بس که از جبران او صد گون
 جلا اصل جان خوشه دادم
 ز حال از ناله نسیم
 دوزخند سگی که بی
 فصلی جلال رفه
 در این پاره که با ناله

حدیثش مرده از عمرها و دید
 در کاش دره بر روی هر کسبید
 بربح گویش درهای ناپاب
 ز آب زندگان کشته میرا
 زهم گیرند دندان لبش کام
 که شکر خوش بود با معسر بادم
 ز بلایش بر کل در عین ناز
 ولی آن کل کور حبت شود باز
 میان یک حصه از ده بخشش پیش
 غلط گفتم که ناز که تر خوشش
 بهر ازوی آن سرو کل چهر
 اگر بایل شود آینه مهر
 ز عصمت هرگز آن لایق نه بیند
 که با خورشید هم از او نشیند
 محمد پیرام خان ملقب بجان خانان ابن سیف علی بیگ بن
 یاری بیگ بن بر علی بیگ بن علی شکر قراقرمیلواست که او با قیاس
 از ترکان و کیلی خان مغفور نیربان شاه طهاسب صفوی ملوژم مرکاب
 همایون همایون پادشاه شده در ملازمت ابن پادشاه از خطه عراق
 بهندستان آمد بجهت مرده انکی و قوت فرزند انکی سپاه مخالف بکشته
 و عروس ملک بلبز یور تغیر آراسته کرده امیرا امیرای و خان خانانی با
 متصرف شد و چون کوب کبرای اکبرشاهی از برع سلطنت طالع همچنان
 بر مسند و کالده کامکاری کورس شهر یاری میزد از وی مشایبه خلوف
 و مشیوه نافرمانی نسبت با کبر پادشاه بظهور پیوسته پادشاه فردوس استیلا
 حقوق خدمت او را درین دو دمان عالیشان رعایت از اراده کشتن او
 در گذشت و خصلت مع بوی از زانی داشت چون بکجرات رسید شمش
 احمد که تومردی بزرگوار بوده و مزاری بارون دارد که خلوت بسیار اعتقاد

بیانی بهتری بنفایح و جوی
 اوقات مکن در اینده این مطلع از آن
 نقاشی ایوان حسن طالع
 نقاشی ایوان حسن طالع
 علی خاران بر سر و نادر است
 از خالک اب زرد را صراط
 بیانی استرادی بیالی استغاد
 این مطلع سکلی صرع بختیست
 انجا ربع خیال او بر آمد
 زفت در خرم من مع دل حیران ماند
 سبع در فاقوسک روزانه سردان ماند
 بیانی بحر اباری از دلا
 این مطلع از آن خواص بحر
 بیچرک روم از فراق در خور
 بهانه سجد کنم زین نام سحر
 سع

تمام ہر شب روز طواف کرنا پڑھنا، در قرب جوار اور واقعت و محمد
 در کشتی مہنا شہسیر روی ایک مرتبہ کہ یکی از افعال خیرہ سر سید علی
 کہ میان مغل و افغان دوران ایام فالود یکستی خان در امر و تقریب خیر آباد
 خون آن خان سعید برادر ایک پرختہ اور اسلسلہ شہد امند سرع
 ولیکن خان شہید بیدار کنزہ اعتقاد و پسند کلام و سعادت انجام
 بودہ منقبتی کہ در شان امیر مردان و شیر مردان نمودہ باعث نیکنامی
 دنیا و آخرت اور بست آن جواہر منظوم کہ بسک تحریر در آمدہ ایہا
 شہی کہ بگذرد از نہ پھلہ افراوہ ، اگر غلام علی شہیت خاک بر سر او
 در دینہ علم اکہ از کمال شرف ، دادہ اند سران محو خاک بر او
 ز قید خسروی ہر دو کون آزاد ، کسے کہ از دل و جان شد غلام فنی او
 بعد ہیچ پیمبر نبود کسے کہ بود ، برادر و خسرو ابن عم پیمبر او
 ز تاب شکنی حشر خلق را چہ ضرر ، اگر نصیب بود شہد ز کوثر او
 بزور فضل پداند چو ز شدس عم کار ، کہ سکہ اسد اندزدند بر زر او
 شہ سناہ چشم آفتاب ماہ علم ، کہ مہر یکہ سواری بود ز شکر او
 سموم قہرش بر ہر قبیلہ کہ گذشت ، ز دم عاد جنر و دو باد صرصر او
 محبت تو بود بر حسد افراد جہام ، بنزد انکہ شہنشاہی است او
 درین حدیث کی سفت کو ہر گاہ ، کہ باد جوہر جانم نثار کو ہر او
 محبت شہ مردان مجوز لب پیر ، کہ دست شہر گرفتہ است پای مادر او
 تنہو رہی کہ جان آمدہ است نطق مسیح ، بہ پیش فنی لب ادا روح پرورد او

تمام ہر شب روز طواف کرنا پڑھنا، در قرب جوار اور واقعت و محمد
 در کشتی مہنا شہسیر روی ایک مرتبہ کہ یکی از افعال خیرہ سر سید علی
 کہ میان مغل و افغان دوران ایام فالود یکستی خان در امر و تقریب خیر آباد
 خون آن خان سعید برادر ایک پرختہ اور اسلسلہ شہد امند سرع
 ولیکن خان شہید بیدار کنزہ اعتقاد و پسند کلام و سعادت انجام
 بودہ منقبتی کہ در شان امیر مردان و شیر مردان نمودہ باعث نیکنامی
 دنیا و آخرت اور بست آن جواہر منظوم کہ بسک تحریر در آمدہ ایہا
 شہی کہ بگذرد از نہ پھلہ افراوہ ، اگر غلام علی شہیت خاک بر سر او
 در دینہ علم اکہ از کمال شرف ، دادہ اند سران محو خاک بر او
 ز قید خسروی ہر دو کون آزاد ، کسے کہ از دل و جان شد غلام فنی او
 بعد ہیچ پیمبر نبود کسے کہ بود ، برادر و خسرو ابن عم پیمبر او
 ز تاب شکنی حشر خلق را چہ ضرر ، اگر نصیب بود شہد ز کوثر او
 بزور فضل پداند چو ز شدس عم کار ، کہ سکہ اسد اندزدند بر زر او
 شہ سناہ چشم آفتاب ماہ علم ، کہ مہر یکہ سواری بود ز شکر او
 سموم قہرش بر ہر قبیلہ کہ گذشت ، ز دم عاد جنر و دو باد صرصر او
 محبت تو بود بر حسد افراد جہام ، بنزد انکہ شہنشاہی است او
 درین حدیث کی سفت کو ہر گاہ ، کہ باد جوہر جانم نثار کو ہر او
 محبت شہ مردان مجوز لب پیر ، کہ دست شہر گرفتہ است پای مادر او
 تنہو رہی کہ جان آمدہ است نطق مسیح ، بہ پیش فنی لب ادا روح پرورد او

بکوه قاف چو خنجر کشد بر روی مصیبت	شوشکاف شکاف از نینس موعزاد
نیامده ببطر مالکان را وین را	سماه روی ترازد دشمن بکدر او
خوش آن زمان که شود تو تیا دیده	غبار خاک ره مشهد مطهر او
شها غلام تو بپر هم ابر عیال	که گشته سلطنت ظاهری مژگان او
ولی بجاک جنابت چو روی شود	از آن چه سود که ریح سود او
ز بهر خاکد رت حال ابری دارد	ز کردش فلک و اختر ستمگر او
اسدوار جانم که از کمال گرم	نظر در رخ مدارای ز حال ابر او
دلا کر عجم بدستانی نداری	اگر خضر وقتی که جان نداری
نداری ز تیر سحابت نشانی	اگر میل ابر و کمانی نداری
ای واقف اسرار نهان همه	وی در همه حال راز دان همه
ای دردلم از بهر خم رفت بند	هر بندی را بجان من بود
دیر چه نظر کنیم مانند تو نیست	مانند تو کس نیست تو پیمانند

باید که در همه
از نینس موعزاد

مرفی ننوشتی دل باشد بگرد
آباد شد از لطف تو صد خاطر
مرا ایسر بدراق بین جهان شاه زاده دلیر و نوجوان صاحب
شیر بوده چون پوسته در بزم سارکامی با جام مدام و سماع نغمه عسرت
انجام نبود و هر صبح و سماع از کیفیت سرب جوانی و با ده معانی ترطیب دیباغ

بگو

سر مست و لا ابالی میزیست و دیگر آنکه از تهریز بغداد الیغار نموده آن
 حصار کردن آثار را بهیبت مع خوشنوار در تصرف آورده و وجه از او
 ضرب المثل شد یکی دماغ پر بوداتی و دوم ایلیان را پر بوداتی و چون پندرس
 و برادران قلعه محاصره نموده بود این ابیات را گفته سرهون فرستاد
 اما برادرش محمدی و بر اخلاف لقبش رسانید در این ابیات تصدیق و دوست
 ای دل دولت بقای تو شا ^۱ باد ترا دولت و بخت و مراد
 تنغ مکش بر رخ فرزندی خویش ^۲ رخنه مکن کوهر دل بسند خویش
 بختی یکی دم خامی مزن ^۳ من ز تو زادم نه تو زادی ز من
 شاخ کهن علت بستان بود ^۴ نخل جوان زیب گلستان بود
 خطه بغداد بمن شد تمام ^۵ کی دم از دست بود اینی خام
 چو شو طلب میکنی از من سریر ^۶ من تدبیرم که تو تو ایست بکیر ^۷
 این بخودی اشرفی طالب علم و خوش طبع و نهم بوده این مطلع از و
 من بخار بکس هداوار خور لور من ^۸ دل از من دید و من از چشم کور لور من
 بخودی بلخی اشعار نیکو دیده این مطلع این بخود بزم سخن و ریست
 کرا بر و ترا شد راه تو غلام ^۹ ایام هرگز کس نهاد در ملام
 مولانا بیاضی ^{۱۰} استر ابادی در مذکره سار آورده که اکثر اشعار او
 چو است و چون العاطر لیکه در بحر او بسیار بوده آنها را لایق تجریرند
 این قطعه را که در بحر حواجر منظر بنگی گفته و لفظ رنگب نداشته قابل بیاد
 شب بدای بخت را چه ^{۱۱} چه بود کردم صبوح دیده

این ابیات در کتاب
 تاریخ طبرستان
 در باب اول
 در وصف
 امیران
 و سلاطین
 و در
 وصف
 احوال
 و عادات
 آن
 سلسله
 است

نغمان در اسب
 حکام اسرا بود
 مع

یا مراد را امید و عده تو م صبر ایوب و عمر نوع دین
یا ترا از جنس کرم کردن م مرکب یا توبه و توبه و دین

مولانا یابی هر وی آورده اند که اکثر اوقات در ماوراء النهر صورت
قلندری میزند در آن حال با بر میزد او را توبه نمود، بر توبه خدا را توبه
ساخت سوری هموار و با مز پختن و فاد عده کردی جفا پینما و با عجب پوجا
چو پیکانگان کندی کرد چشم ما میباید. با پی چو پرف بنای مبتلا بر کم میباید

مولانا یکی ششصدی مدت سی سال در مرات اوقات سرفرا
بصحت مردم ^{دانا} اهد حال مکرر آید و مولوی خوش طبع بوده اند
چنانچه روزی در هر روزی بدار کشیده بودند یکی با بیلا تیر همراه

سرفته اند حمید نظر بران دزد مراند از مذ یکسی میگوید که روزی تیر سیاه
از این مرد تیر نبود چندینش از حلقه کشیدند تیر تیر میگوید که روی
یکسی سیاه با کراک اورا کسی بودی که در کلوی او مری بودی زمزم صید

فرالدین سعدی نیز مولانا یکسی مری صاحب تیر و خوش طبع است و لکنی
مولوی تیار خوشی اعتماد و محبت علیها السلام بوده است عمار خوب دارد
جهان صحیفه گلشن بنود نوبت دیگر ۲ در آن صحیفه زهر سوزن نقش مصور

و دیدن چنین لاله محو ساغر خلیه ۱۱ سواد لاله چو دردی که باند در سینه
تیر ساغری در چین به پس سوزن کس ۱۲ که مکتبه و کله از طرف پزده بر
ر تا بدگشته شود در چراغ و ساغر دور ۱۳ زیاد ساخته روشن چراغ لاله احر

در من بهار دلا پای ما و کشت گلستان ۱۴ بهار شش و لی دست ما و دامن حیدر
پریدینه علم نبی علی شش مردان ۱۵ که مریباد کسی را که مریبادش از در

در ملازم طوفان و لا
این خانسب

بزرگس در سخن کشتاب جان خود را سخن گوهر بود بشناس قدر کو خود را
 بحر خاکستم بستر نباشد کز شتر ازل نشینی بنزد که خاک حق نسا زم بستر خود را
 به بنفش من چه طیب آمد و نهاد انگشت چو شمع در سراسر انگشت او فدا شد
 پیاساتی بده جامی که ما را یک نفس مانده که دوران داغ حسرت بردل بسیار

حرف التاء

این تاج گیلانی مردی صاحب دلی و رسیده بمشبه کمال بوده این مطلع از آن
 در حاشیه کتاب عینک بنامه پر شکست و نایب آه تا بر کل عذار جوانان کند نگاه اما
 عرفات العاصی تاج الدین و تاج الدین جام و تاج الدین جام هر دو نامند که شعر
 در سه قافیه سواد بنوود ~~حرف التاء~~ ~~حرف التاء~~ ~~حرف التاء~~
 همسر زاده ملا ترکسی بوده چندگاه طاوس و او بهوای هندستان در پرواز
 آمد و ملا و همت اکبر بادشاه نموده ده نام با هم خان اعظم گفت اسباب از آن
 تندر او و پرواز معنی است بنام آنکه در روز و شب است بهر جانب که منیر جانب است
 این سه شعر همگی است از در ~~حرف التاء~~ ~~حرف التاء~~ ~~حرف التاء~~
 چشم عقده و آن کرب استهالی بود در ~~حرف التاء~~ ~~حرف التاء~~ ~~حرف التاء~~
 سخ فرکان توام در ~~حرف التاء~~ ~~حرف التاء~~ ~~حرف التاء~~
 انالعی هر فیکتر خانی خراسانی این شعر را نیز توفیق الدین محمد
 نموده چشم خندانند در عالم که نام ترخان مانند تندی تندی
 آورد که ~~حرف التاء~~ ~~حرف التاء~~ ~~حرف التاء~~

سوالنا علی توری بخارجی درجہ اولیٰ کمال علم و تجربہ حاصل
این پست از ان بابت بخانه کتب بہار آمد و کس گرفته ہای کلی

مرا نام بربنید بربنوی ملی عرف الحسب

ذکر جمیل مولانا عبد الرحمن جامع ان کتبہ جام
تجربہ نوشتند محفل مدام تدقیق در زمان میرزا سلطان علی صاحب

و مالک علم عالی روزگار بود ہوسستہ نیم نفیست از ان بہارستان

شواہد النبوة

تکس بر روضہ جاننا بر روزندہ و فوائد کمال انونہا

بالتشریح و لا یتسبب لولا یتسبب سیدہ شرح فصوص حکم از نقد فصوص

کلامش نہت گرفتہ و اشعار طعانت فکر تفسیر جامع کاغذ یافتہ

کتابش لوامع ادراکش را با
فارضیہ تا بیدہ مشرق
و ہناد و شترہ و شیخ
ہفتورنگ مشہور بکس ہفت
تخم اہر اس بجا برار شد
و ہر کس سبب الذہب دید
باو گرفتار شدہ است
اور اگر لیب سیدہ
سیدی گل کس سیدہ
جوانمای باہ از دن
و در کنہی غرنا بخود
نہت گرفتہ

کتابش لوامع ادراکش را با
فارضیہ تا بیدہ مشرق
و ہناد و شترہ و شیخ
ہفتورنگ مشہور بکس ہفت
تخم اہر اس بجا برار شد
و ہر کس سبب الذہب دید
باو گرفتار شدہ است
اور اگر لیب سیدہ
سیدی گل کس سیدہ
جوانمای باہ از دن
و در کنہی غرنا بخود
نہت گرفتہ

ما عدد حاتم سوانقست
توضیح این حدیث در مصنفات
جاری است

اما عدد قضایف مولوی با مختصر موافقت اساسی لصیفاً
لغات از نسب نقد القصور شواهد النبوة تفسیر نام
خواجگان اشعه اللغات شرح قصور الحكم لوامع شرح ابیات
شرح ابیات لوامع شرح بیانی مشهور معنور شرح بیانی مشهور شرح
حدیث انی ذریعتی شرح مخار خواجه پارسا ترجمه اربعی مناقب
مناقب خواجه عبدالمبارک رساله مخموس مذکور در حدیث و منکر حکیم رساله
فی الوجود رساله سوال و جواب هندستان رساله لا اله الا الله رساله
مناقب کبری رساله منشآت شرح کافیه رساله صرف و منطق رساله
رساله قایم شرح معجزات منقذ القلوب رساله الهیة رساله نبویه رساله
منظوم درج اما منظومیات در هندوستان مستزید هفت کتاب
سعد الدلائل سعد بن ابی صالح نحوه الامور سوال البرار کوفت الیها
تذکره مشهور خود او مستند در دیوان اول و ثان و ثالث رساله منظوم
و جناب مولوی در مدح حوائی با سارت تنگ خیزی در سبک اراد
مشیح سعد الدکاستری داد و او یکی از حلقای خواجه بهار الزکی
نقشبند است اما نسب مولانا ابی محمد بن عبدالعزیز طراوس
بن مهران شیبانی میرسد که احاط از صفایان بحار ائمه حکام
حکله قضا و مفتی مایل فتوی پیدا و پیدان و یکی از جمله در دست
صفاکان بوده اند و ظهور ولادت مولانا در دهه خرد جام
نابری فرموده مولد جام و شرح علم و عجم جام و الا...

درة النافذة

خلیه اللیل
شرح تفسیر
برهه منظوم

از بیان و الله

بیانی مدح سیدان
تفسیر و تفسیر

لاجرم در جریده اشعار
 در سخن حکیمانه
 بخون غلظت با آب او را اطفال خورد
 سیردم که نه ای غنم بر دل
 در باغ گل از تو می برد نوی
 پشمینه سیاه از سبب زلف تو
 ای مهر تو از روز ازل منفس ما
 از پیل ستمیم که دور از گل رویت
 طرف باغ لب جوی آب جام است آغا
 ساقی پیا و باده اوده اکنون که فرصت است
 چشم بروی شاهد و گو شرم بیانک
 محض از شوق تو ام جانم در دو غم
 در این روز که در این روز که در این روز که
 سوز که نظری بیایان آسمان
 جوج را جامی در آن تری غنم
 مرد جاهل جاه و نیار لقب دولت نهند
 از بقا کردن قبایم بر قد یکسند
 همین سعادت من پس که چون مرا
 جان تن فرسود و را با غم جوان گذشت

بدو می کلمه جا حینت
 در قصه آنه اضطراب باغ بسمل کرده را
 از دست می برم گزاینها
 بوی تو بر ذبیح با را
 در حقه زلف تو سلسله ما
 کوتاه ز دامان تو دست هوس ما
 این کشتن نیوفری آمد نفس ما
 سابقا باده که هر سینه حرام است آغا
 مطرب بزین ترانه که فرصت غنیمت است
 ای بند کوب پرو که نه جای نصیحت است
 ورنه زیر فلک اسباب تنم چه کم است
 که لایبهای بلار زیاده است
 باده از جام می بسن من آغا
 نهمان کا کاس بند طفل و گوید فری آغا
 خلعت پس فاخر آمد عمر غنیمت است
 بخاطرت گذرد و کین گذار اسیر من است
 طاقت میهمان نداشت خانه میهمان گذار

این سیمه نو مبارکت باد	از یار کن بر سیمه باد
ای عاقبت کناره که دیوانه چنگل شد	دل با خیال آن لب میگون ز دست شد
بهر زطاعتی که عجب ریاضت	هرمی که رخت با بحریم فنا کند
آن نیست کلمه صغیر که خط خطا کند	بر حرف بچک مننه انگشت اعتراض
چون رخ خوب تو بزم همه از یاد رود	بر من از خوی تو هر چند که پیدا رود
شادمان سوی درت آید و ناشاد رود	تا بکی عاشق و آهسته بامید وصال
صید را چون اجل آید سوی ضیا رود	دل بان غمزه اخو نیز زکشت جامی را
چون موردانه یافت بر زیر زمین برود	جامی خیال خان تو با خود بخاک برود
کام هر حسنه در آن حقه نهان ساخته اند	حقه لعل تو از جوهر جان ساخته اند
همه در صورت خوب تو عیان ساخته اند	هر لطافت که نهان بود پس برده غیب
پشته پشته کشته در کوی تو برآمده اند	پس که جثمان تو خلق تو عالم بخشید
از قبح خوردند و از جثمان ما بدمرگ	لب میگویند تو ستان مراد لعل را
رشته جانز ابرموی تو بر در در	ای ز مشکین طره ات بر هر دلی بندد کر
بر زمین نماید خول چون تو فرزند در	کرید ز خورشید ماوراء باشد خلی المثل
سرود و پندوی آه عاشقانه خویش	منه و خیال تو شبها و کعبه خانه خویش
اگر کسی نکرده جو من رقص بر ترانه خویش	بچون همی طیم از ناله های خود همه شب
چنانکه دانه کشد مور سوی خانه خویش	خیال خال تو بر دم منه ضعیف بخاک
خواهی تو جدا شود منه و خواه تو من باشی	منه چون تو شد من پس که بدل نقش تو ام
ز قحط آب جمن خون شود جان شده ام	ز فروت تو حکمم چنانا توان شده ام

من فکر بودم پندم خیال دیگران	هم خیال تو مرا به زوصال گران
غیرم با تو خیال است که کردت	نگذارم که درای خیال دران
نه خالی که سرایم بخیالش غزلی	یا زخم از رخ خورشید مناش غلی
نه گرمی که کنم فکر مدخیش چو رفتند	زافت دهر در ارکان معیشت خللی
نه فصیحی که بپیرمان سخنهای لطیف	باشدش قوت بختی مجال جدلی
طی شد اسباب سخن ساقی کلچره کجاست	که می لعل بود آنچه مدام بدلی
می خورد روی نکلوبین که ملائک نکلند	بخت در نامه اعمال توبه زین علمی
نی گیت آمدی شده از خوشین تھی	چون سالکان ز سیر مقامش آھی
آرزوه که خاله جان سوز میکند	هر جا ز پای تا سرس انگشت می نهد
چشم منی بر آن کس روشن است	خانه تو خانه چشم من است
انگاه وصل تو ام امروز بود انداخت	دارم امید که امروز بفرود آرسد
سلنگی که زوی بی شکستم	خاصیت مویهای ام داد
بزمه آن روز تیغ زخمش می چسبید	که بیاز چو ز نارنج ترازو میبرد
جان ز مهر تو پر شد و لم که می یابد	هلال نور زهر استخوان بهلویم
فنا و خاک کسب حیات من ای وای	اگر برشته وصل تو باش رفونگم
ای خواجه چه چوی ز شب قدر نشانی	هر شب شب قدر است اگر قدر بدانی
بچه ام شترش را اگر بود سروصل	کنم ز خار شتر چره را بر از سوزن
لطیف خلق بهر چره که رانند شتر	توان باشتر از آن چره بردن
ای از تو بیایغ هر کلی رارنگی	هر مرغی را ز شوق تو آهنگی

با لوده و اندوه تو خرمی کفتم	۲	بر ناست صدای ناله از هر سنگی
از شرب مدام و لاف مشرب تو	۲	وز عشق نباشی سیرم غیب چگونه
در دل هوس گناه و بر لب توبه	۲	زین توجه ناصواب یارب توبه
نی ترک وجودم فرمایند کنی	۲	نی از روی عیب یا بنده کنی
آینده عمر خویشی از زلفه فرو	۲	در زلفه چه کردی که در آینده کنی
روزم به کمال عمر سوخته شد	۲	شب در هوس بوده و ما بوده شد
عمری که وی از آن بجای آرزو	۲	القصه بنگر مای سپه بوده گذشت
افسوس که دلبر پسندیده رفت	۲	و امین ز کفتم جو عمر در چیده رفت
از دیده برفت دین از سولی آری	۲	از دل برود هر آنچه از دیده برفت
کنجش ضعیف تو ام ای بایه نماز	۲	افقاده بدام تو بصد عجز و نیاز
هر چند بنا گذاریم رشته دراز	۲	چون رشته بدست نت می آیم باز
ای از تو مرا گوش برود دیده تویی	۲	خوش آنکه ز گوش بای در دیده تویی
تو مردم دیده نه آویزه گوش	۲	از گوش بدیده آله در دیده تویی
کل کله کشد بر زش خار درشت	۲	رو با تو و با درخت خود وار درشت
باقد تو شاخ کل مگر دعوی زود	۲	کش کل بطباچه می زند غنچه بمشت
خواجده که نهد چشم کسی خواهش را	۲	سنگت بدندان طمع نانش را
در پیو زه کرمی خواست زوی مشی	۲	از آرد و بیزب مشد دیداش را
نه دفع عطف ز تشنگان آب کند	۲	نه دفع کلال تشنگان خواب کند
خاشاک کند غنچه سبب کاری	۲	لیکن ز پس برده اسباب کند

از روی

مولانا محمد جانی مخلص برادر مولانا عبدالرحمن صاحب سکر از
سوره لوحی ندایم ای غریب خیرت سزاگند مولود در مریه او ترکیبی فرموده
و دوست پسر القادر نمود

مانگی زمانه دروغ نوم ربحر کند ، یک دروغ سیک باشد دروغ در کند
من بودم از جهان که امر را در بر ، در سیک نظم جمع که انام کو بر
سبب شمه ارسطایل او کر بیان کنم ، جمع اید از مکارم اخلاق و قیور
این نمکه کوش کار که در کرانها ، نظم برین اولی و سبب
رفر و در دو دروغ تو ام با و کار کند ، صد حشر از نور دل امید و از ان
خار و پمخلید مرا بر دل از غمی ، آن کل مانند در دم آن خار

ستید جیفی پسر بزرگ سید محمد نور بخش در زمان میرزا سلطان حسن
بهیات رفت مرا و صد در معجم از دنیا رکنکی چنانش نمودند و عیت
جهان او فیه با ما کس شریفه آمده مدت العر ساکن شدند از عالم غایب
باطن غر امید او کس ترک دست جو بر خیزید او برد شنه اب

سید جلاد و سید ولد سید عصبان است که وزیر محمد مظفر بود
و مولد او در العباده نزد یک
بصر کلش کسی را عند ال صبا
نعمت تازه مر خون ماله و کل
کتب شام و سبر می عاشق و معنون
جو خاطر نور اسرار غیب مطلق است

دو مرتبه در روی
وقتی بود
فیض الوهاب
جوان داشت بود در کار کس
مضا لعاب
نظم برین اولی و سبب
صد حشر از نور دل امید و از ان
آن کل مانند در دم آن خار
ستید جیفی پسر بزرگ
بهیات رفت مرا و صد در
جهان او فیه با ما کس
باطن غر امید او کس
سید جلاد و سید ولد
و مولد او در العباده
بصر کلش کسی را
نعمت تازه مر خون
کتب شام و سبر می
جو خاطر نور اسرار

Handwritten text at the top of the page, including the number 10 and various phrases.

اسکھ حال مراد اور لوگوں کی	عموم ہم دراز و زور و بیکدست
افسوس ہنس کی تیر و پور ہنس	افسوس بران ہنس کہ بکدست مزاج
رعان مع اسر سحر نیست	۲ تکایک ہی دور ان حسد
لعل و یاقوت شود سنگ بدن خارا	چار چیز است کہ در سنگ ارجح شود
تربت کردن ہر از فلک مینای	۱ کیفیت در اصل کہو استعداد
تربت از تو خورشید چون آرای	بندہ ای بر حسب منت قبولی
بہر منت جب عجب کرنی رسد دستم	تو اہلب بندی منہ چنین بستم
مرا پیادہ چہ حاجت کہ روز و شب بستم	قدح بدت در میان بادہ پساوہ
آیہ خوبی بر افتاب ناسد	می شنیدم کہ خط بر آب نوسد
عشق آمد و این بنیہ ام از کوس بر او	در کوش رفتیم کہ در عشق نورزم
کہ اہل دل پسندند ہر دم آزاری	بکوشش تا اول آزرہ بہت آری
آنجان پر شد کہ جای پند تک اندیش	از بغاوت جنگ نوشتاوشستان کوش
کہ منہ بادل فراوان جنگ دارم	بدستی دل بدستی سنگ دارم
منہ این دامان کہ اندر جنگ دارم	۲ اگر بر میرود نکند ارم از دست
کردن کرنازکی با در کربان بر نافت	خود چگونه بر تواند مات خون عالمی
سوزندہ دل ما کہ ہمینو ندارد	سوزندہ دل ما کہ ہمینو ندارد
آری جبہ کنیم کوشش ما دود ندارد	از سوز منہ حسہ کئی را خبری نیست
بود اندہ ہر دو جهان را کہ منہ در سخاوت	در آشیان جہان طایر نیست
خوش ماہ خوشہ چین باشد	تو خوشہ علیست کران

Handwritten marginal notes on the right side of the page, including phrases like 'بندہ ای بر حسب منت قبولی' and 'تو اہلب بندی منہ چنین بستم'.

Handwritten text at the bottom of the page, including the number ۸۷ and various phrases.

استین بر فسان که بسوزند در آتش
 به در جاک در آتش آید
 چون حمایه منم خنان و صیقل
 از شایه خویشتن گریزان
 بار یکم و دروناک و سوزان
 مانند آه صبح خیزان
 تر خاک جلال را بسیزند
 مد هوش شوند خاک پیران
 سوزان جلال الدین طبیب
 مرد اهل فضل و کمال بود در زمان
 ال مظفر و رفار س از طبیبان
 حافق بود و با وجود
 سوزان سوزان سوزان
 روزی قطع در صفت مفعول
 که تخلص است
 نموده بلذرائد و تحسین یافت
 این دو بیت از انجاس
 جلال حمد اسلام مفعول و طواه
 بر شکش آوردند و در شهر شاه
 بدین قوی کند و طبع شاد و مکر خوب
 حدیث نرم و زبان چار و سخن کوتاه
 این چند بیت هم از قصیده ایست که در مطلع خواب غیثات اندر رسید
 امدالی گفته زهی ز وصف دمانت زبان رسیده
 کشیده حسن تو بر تیر و ز شکر
 شکر ز شهد لب جاشنی گرفته بعض
 سخن ز رنگ خست نازکی گرفته بوام
 بصدرد او در دوران بزم ز دست تو
 وزیر شرق و مغرب خدایکان انام
 غیثات دین محمد پناه دولت و دین
 که خاتم البرزاکت و حاکم الاسلام
 سپهر عطف خویش جو از نذر صبح
 اگر نه از کل الطاف او گرفته ز کام
 جلال بن جعفر فراری صاحب عرفا آورد که در صاحب سیر
 دیوانه و متنور در بحر کمال کند
 ما یوم و اولی من شسته روزان و شبان
 هر کس بی شادی گرفته
 ما و غیر او بزم شسته

این چند بیت هم از قصیده ایست که در مطلع خواب غیثات اندر رسید

مولانا جلالت الدین طبیب در تذکرہ سمر اور ہ کروی
 در طب شاگرد نعت مولانا صدر الدین سیوانی صاحب صمدی صاحب
 حضرت صاحب قرانی مشرف و اس غیر حلال الدین طبیبی است
 کہ در زبان ال مظفر لودہ این مطلع از ان حاوی فصاحت
 و اہل ہر کثیر استوائی ہندوستان ما ہما ہمہ صمدی و ہر
 خواجہ علی الدین محمد تہذیبی در تذکرہ سمر اور ہ
 کہ در مجلس از او سخن طبعی نظر بود و انشا پروردگار بعد از
 قتل مہرزاد صاحبی و زار صاحب قران مغفور تا انوار ایام حیات
 ان کتفرت با او قرار گرفت بعد از ان حضرت نہ دخل در ان مہم نموده
 با عوار و لو سلطان کہ و کمل انوار لودہ اوراد روبرو با محمد بنو خستہ
 اس سب زاد در بیان وقت از او شنیدہ

کریم خانہ در کورلا و میر کریم خانہ در کورلا کہ در کورلا
 مولانا جلالت الدین محمد دو الہی ولد مولانا سعد الدین
 اسعدہ و انیسب علامہ علمای آفاق و مشرق انوار حکمت مسائی
 و اشراق بود پس از انکہ لباس ریاضت پوشیدہ و اسرار مجاہدہ
 میان زد و زورہ نورد و ادراک کشت طریق عادات و رسوم را
 ظہر نموده صدرت سنی سند فصاحت و علم شد و نگہ بر چار باب شہادت
 و معارف نودہ فاضلان و بردست راز بردست نموده مباحثات
 چست و مباحثات در بہت با قدمہ السادات و العالیین الطہر

میر صدر الدین محمد مشکلی سبزی می نمود ^{مهم} لکواب د لوبل و نماز قاسم
 علم ^{مهم} لکواب ^{مهم} لکواب ^{مهم} لکواب ^{مهم} لکواب ^{مهم} لکواب ^{مهم} لکواب ^{مهم} لکواب ^{مهم} لکواب
 هر چه آن میبود آن مرست تا آنکه مرتبه مرتبه دستور را فاضل دوران
 و منظور طبقات نوع انسان کشته ایام افادش بزمان جوهر نابی
 و تحت آرای نریده اولاد مسید بشر عقل حای ^{مهم} لکواب ^{مهم} لکواب ^{مهم} لکواب ^{مهم} لکواب ^{مهم} لکواب ^{مهم} لکواب ^{مهم} لکواب
 منظور کشید ابن امیر صدر الدین محمد زبور کتیب و میان بر
 د و تبرک اقلیم فضل و کمال بر پیوسته معارضات و محاد برت
 حکم و منطقی و تطبیق بر اهل عقلیه و نقلیه از طریق بود تا آنکه امر عیاش
 الدین محمد شاد فی بدر انجد خویش مناظر ای عظیم با مولوی نموده
 خود را در استخفاف مولوی نیز معاف تا آنکه در تصنیف خود چون
 احوالی حکم تجرد و دیگر کتب چون اخلاق و هیما کل و غیره اعراضا
 و کتابات و سنت حصاید و نیر تا فاد ماب مولوی مر نمود از جمله
 آنکه فرموده و وزی علامه ^{مهم} لکواب ^{مهم} لکواب ^{مهم} لکواب ^{مهم} لکواب ^{مهم} لکواب ^{مهم} لکواب ^{مهم} لکواب
 ز ^{مهم} لکواب ^{مهم} لکواب ^{مهم} لکواب ^{مهم} لکواب ^{مهم} لکواب ^{مهم} لکواب ^{مهم} لکواب ^{مهم} لکواب ^{مهم} لکواب ^{مهم} لکواب ^{مهم} لکواب ^{مهم} لکواب
 سلوی عام بر در دکان تکلیف او بیخته چار مغز فروسی مر نماید
 رفتی از کف بیدار ^{مهم} لکواب ^{مهم} لکواب ^{مهم} لکواب ^{مهم} لکواب ^{مهم} لکواب ^{مهم} لکواب ^{مهم} لکواب ^{مهم} لکواب ^{مهم} لکواب ^{مهم} لکواب ^{مهم} لکواب ^{مهم} لکواب
 بلزر دکان ^{مهم} لکواب ^{مهم} لکواب ^{مهم} لکواب ^{مهم} لکواب ^{مهم} لکواب ^{مهم} لکواب ^{مهم} لکواب ^{مهم} لکواب ^{مهم} لکواب ^{مهم} لکواب ^{مهم} لکواب ^{مهم} لکواب
 زد کار ^{مهم} لکواب ^{مهم} لکواب ^{مهم} لکواب ^{مهم} لکواب ^{مهم} لکواب ^{مهم} لکواب ^{مهم} لکواب ^{مهم} لکواب ^{مهم} لکواب ^{مهم} لکواب ^{مهم} لکواب ^{مهم} لکواب
 و کانداز اظهار نمود که یکی ^{مهم} لکواب ^{مهم} لکواب ^{مهم} لکواب ^{مهم} لکواب ^{مهم} لکواب ^{مهم} لکواب ^{مهم} لکواب ^{مهم} لکواب ^{مهم} لکواب ^{مهم} لکواب ^{مهم} لکواب ^{مهم} لکواب

بایه حسن در لوبل

فسون ^{مهم} لکواب ^{مهم} لکواب ^{مهم} لکواب ^{مهم} لکواب ^{مهم} لکواب ^{مهم} لکواب ^{مهم} لکواب ^{مهم} لکواب ^{مهم} لکواب ^{مهم} لکواب ^{مهم} لکواب ^{مهم} لکواب
 مسترمان ^{مهم} لکواب ^{مهم} لکواب ^{مهم} لکواب ^{مهم} لکواب ^{مهم} لکواب ^{مهم} لکواب ^{مهم} لکواب ^{مهم} لکواب ^{مهم} لکواب ^{مهم} لکواب ^{مهم} لکواب ^{مهم} لکواب

رودکان فروری چون کل
 ابرو سبک کفیه
 بر نه در حنده مند

سیر هزار ازین کرده غمرا چون یک بده ولی بر طبع مکنه دانان پیدا
 که اچھد خست را در شان اهل فضل که کجی هر کجی کجی کجی کجی کجی
 اوردا شتم نه سیوه ادراکت لیا اید غیبات الدین منصور ارغرف
 طبع ستم ظریفان لطیف داد رنگ شده هم لطیفه که طبع خوب سرائد
 ازو بر زبانها مکنه الحق که هر سه فاضل مزبور در عزایب معلوم
 سنف حوا یوز از اعظم استادان و محققان عالمند و حمله علیهم السلام
 اما اید غیبات الدین منصور معنور و مولانا جلوان الدین محمد در زمان
 فزوان فرمائی نگاه طاهات حسینی در بهک فرما بران دعوت الکی
 در آمده بهیا کل مجردات سوسپتیز اما تصنیفات کامله سولوی
 جلا لیه ایندک که شایب ذکر نشان در هر زمان بهر حال و حال
 حال از استادت و اکچوز علمای در عصر از سیر شہای حکمت این
 رایخ خفایق و دقایق که هر کتہ از این زمون معارف ملکوت
 و سرمایہ مناظره و مباحثہ اہل حل و عقد بطور کمال
 آسانی تصنیفانہ الجریئہ الجلیہ الجلاولیہ شرح ہیا کل
 حاشیہ قدم و جلد بد و اجتمہ شرح مجرد موزونا علی قسچی
 و مثل این مذکور است شرح مفصل نیز تصنیف نموده دیگر
 اثبات واجب دیگر رسالہ زور آورده اند کہ اورا در پی
 کہ طوف مشہد مقدس غر فہر محمودہ انداین رسالہ را از قیوم
 ان مزار فایز لا قوار تا لیف نمود دیگر حاشیہ شمسہ و حاشیہ

انوار شافیه و اخلاق جلالی ابو حمزه از مشهور است
 و در بعضی کتابت نیز درم دارد و چون بعضی اوقات بحبت
 قرض قلب ملت زای بانثاد کلام موزون حقیقت سخن موزون
 این رباعیات با تاریخ مقل سلطان ابوسعید که ایشان در
 سکت فخر درع نمود اندر خرج کبیر تحریر شد

است بود یک الف و دو لام عا فرشته مار کشته در کتب اسلام
 از بنده الفی علی را بطلب وز هر دو لام جوید زانام
 خورشید کالت بنی ماه و سل اسلام محمد است و انام
 کریمه برین سخن میطلب بنگر که ز بنیات است حساب

بدانکه در اصطلاح اهل صناعت حرف زبر هر حرفی عبارت از آنست که در
 حرف همکتوب میشود و بنده آنست که بعد از حرف مکتوب در نقطه بیان
 او رسود مثلاً ز بر عین حرف اول است دو حرف آخر که در نقطه بر آن
 بنده ویست بانی حرف را ازین قیاس باید نمود و هم از ترکیبات الهی است
 ای مصحف ایات الهی رسد او یک سلسله اهل ولایت شیخ شریفه زندگی

واب نماز عارفان ابروی سلطان ابوسعید که در فرخ روی آ چشم سپهر
 سخن نمونه کشته بکسی کشته بود تاریخ سال مقل سلطان ابوسعید
 شد بجلاعه دوانی صنم سر کفه حقایق اشیا
 جنتی بود مجلس در پیش جنتش باد مسکن ماوا
 اجم کشت شال تاریخی نادر عمر و اعلم علما

خوانی جوانندید

کتابخانه علمیه
 کتب خطی
 تاریخ
 کتب خطی
 کتب خطی
 کتب خطی

تیسریں کتب

سو مولانا جلالی جو عہد سلطان حسن میرزا لودہ و تان زمان شاہ اہل
 رسیدہ نکر دتا فراموش آنجہ گفتی درو مند آنرا نہایت تمیز ہم
 بلا ای شکر حفظ کرو حال عارضی ^{نزد} تلاش افتادہ با ہم بر سر یکدانه مور انرا
 صاحب عرفات العسوی مولانا جلالی ذکر نموده و این باب را نسبت
 بوی داده چون مولانا جلالی کلام معلوم نیت غالب آنست کہ در وی کی باشند
 کہ شبی لطیف نیت بر زمین ظاهر ^۲ از خوشی دیگر نیکو در قبا پیرا
 نہاید برو کہ است مرزبانان شہر ^۳ آن حالتی کہ نیت ترا با خدای خود
 کہ نجالم گذر یوسف کل پیرم ^۲ بوی پیرا میں یوسف شنوند از کفتم
 شیخ جلال ہروی از صوفیان صومعه بحرید بی نیازی بوده
 مدنی در حری ساکن بود او غلبت کلف تمام با جمعی اغزہ پچارا بردند و اینجا
 میرکلان و در مردم و ابا اوست ارادت حاصل کنند این وقت این مجرب سا
 مائیم عشق و سرکوی نیت ^۱ کم کردہ ز پنج نیتنی راہ سلامت
 ہر کس کہ جو ما پسند عزیزان نکلند کو ^۱ بسیار نجاید سرانگشت نیت
 جلالی حواجہ عبدالقادر در مجال خود از غزلی آورده اس سہ از نیت
 یک زمان پیرم زمانی خانہ را روشن کنم تا بجان کنند شبی یا روز کرد انم جو
 مولانا جلالی ^۱ مولانا جلالی ^۱ مولانا جلالی ^۱ مولانا جلالی ^۱
 مولانا جلالی ^۱ مولانا جلالی ^۱ مولانا جلالی ^۱ مولانا جلالی ^۱
 مولانا جلالی ^۱ مولانا جلالی ^۱ مولانا جلالی ^۱ مولانا جلالی ^۱
 زاهد ز جام باوہ ^۱ بومست شد ^۱ بوی تو دید عاشق و آتش پیرت شد

هر دو دست میخواستی ز کام حورین ^{بگیر}
 به پیش پیاده خود کامی خود را می چینی ^{باشد}
 سید جلال لغیب از بزرگان نجیب خورده دان بود ز بهت محسوس ^{ازین}
 حورینکم باهفت دریا ۲ اگر زور یک شبنم ندارم
 حافظ جلال الدین محمود سیح خانقاه اخلاص صمد بوده و از خطابت مسنون ^{میر}
 سیح اگر شتو و یک تکلم از وینش ۱ در کز شرم نماید مجال دم زدش
 پیر جمالی اردستانی صاحب عرفات آورده که وی مرید میرزا ^{علی}
 اردستانیست و در بابت حال با بر ساد خضر زمان بطلب کلیات
 حکم سنایی ساده از اردستان بغیر این رفت و مدت ها خدمت مرزالی
 زده آن نسخه شریف را که گویند بخط شریف حکیم بوده بدست آورده باز کش
 و میدان خود را برداشته پیاده بکوه مغظم بی نژاد و راجله رفته است
 بکعبه مقصود رسید و در آن سوزونی گرامات و حالات غریبه ظاهر
 اشعار بسیار گفته و قصه جمالی بوی منسوبت چه همیشه بدوق و سماع
 بوده با اتفاق مریدان دست از منتهی موهوم باین روش ^{مراقب}
 و محرد این تذکره الهی منتهی بر ذوق این طایفه گفته تحریر نمود
 تا بهت جان در این آینه قصه میکنم ^{جان بود}
 اما چند بیتي از آن بهر سلسله تحریر شده ^{تحت}
 دو کزک بود بر او بوستکی ۲ دلکی بیدرد و دوستکی
 اینقدر بود جمالی را ۲ عاشق زینلا ابالی را
 اردستان ^{شمار}
 اردستان ^{شمار}

کز آن بود و دستک
 در آن بود و دستک
 اسعدی بود
 عالمی در لای
 اردستان ^{شمار}

ولابی تو دم یکدم سنگانی ۲
 اگر رویت به بنم غم غانی
 اگر درو دل مست نمایند ۲
 دل پذیر و خور عالم
 عشق خونی رو تو کل پیشه کن
 کف پیو که پیدا کن رفیق
 تا توانی رفت شاد اندر طریق

شیخ جمال پور دہلوی عارف ساک و تارک از خود گذر شده بوده و مس
 وجود را در راه ریاضات گذر داده سرو پای بر منہ سیاحت نمودی
 از ہندستان بخراسان آمدہ خدمت مولانا عبدالرحمن چادرادری را تو مولوی
 اسد اللہ را بہ ہند منہ مار از خاک کوپ پختہ بن آ انہم زاب دیدہ صد حکایت
 شیخ راطی العالیست کہ صد سالہ ~~یا بیاید یک چشم زون سکون~~
 زاہد بطعنہ گفت کہ روی بتان ^{مبین} ای بی بصر و ویدہ پناہ برای حست
 و مولف این تذکرہ الیغی از شرح جمالی دیدہ کہ در روحالائ
 سفر عبرت اثر خود و کیفیت صحبت او با اکابر عصر خویش و کرامات
 و مقامات اولیای ہند و غیرہ بیان نمودہ نقلہای غریب ^{اراد کردہ}

در این کتاب
 عصر و احوال
 بتاریخ
 باب و فصل
 عاقلان بہر عالم
 تا نہ بیند در دو عالم

شیخ جمال الدین بروردی از جمیع درختی است و خوش بو و سرد بوده
 و اگر کسی در وقت بیکم ۲ چشم نویسد کرده بهی خانه مردم
 سوزانجامالی و کلد سوزانجامالی شاه جلاع کاشانیت بدستش بخوبی بسیار
 سکنند و برعکس در تمام عالم وسیع النفس بوده این مطلع مراد است
 عجب هجران او خزانة بنویسد نفس مارا بغیر از اشک دریا این سخن محکم است
 سوزانا بخشیدم هم هر دی در بنجوم مجبور بودم بود و بتقدیر بجای رسانده
 بوده که بنویسد در این مطلع او را هر کس که نیست زنده بعسقت هلاک است
 در هر سری که نیست هو این تو خاک است جوهری ذکر و برآید در مجال او کرده
 چون کانی این است بشنیده بوش صابر سلطان هر دو گوشت لیکن نخل
 امیر جهان شاه بن قرا یوسف قرا قینلوی ترکمان شهاری
 بایسوک و صاحب قدرت بود و در امور مملکت داری و شهر یاری و انا و لیک
 بدخو و نامعتبر واقع شده بآنکه بهانه سرانرا از پای میگذرد میران شاه
 سلطنت از دایجان را با او تفویض نمود و چون میران را حاکم فرمود و سلطان
 محمد بایسنقر نیز بر اثر او شنانت امیر جهان شاه بر عراقی نیز دست یافت
 و اولاد امیر محمود صاحب قرازا یک قلعه از عراقین تصرف نمود و عزم قنبر ممالک
 دیگر آمد و در زمان او ترک که در دست قوی پهلوانان سلطان حسین
 در استرآباد ظاهر شده از برای رخنه خراسان سدی عظیم ظاهر در بر ایشان
 برپوداع و لذا در بغداد بجهان شاه خروج نموده وی مجامع بغداد
 گشت تا آنکه محمد و لدا و سر بروداع را بریده پیش پادشاه و بغداد
 فرستاد

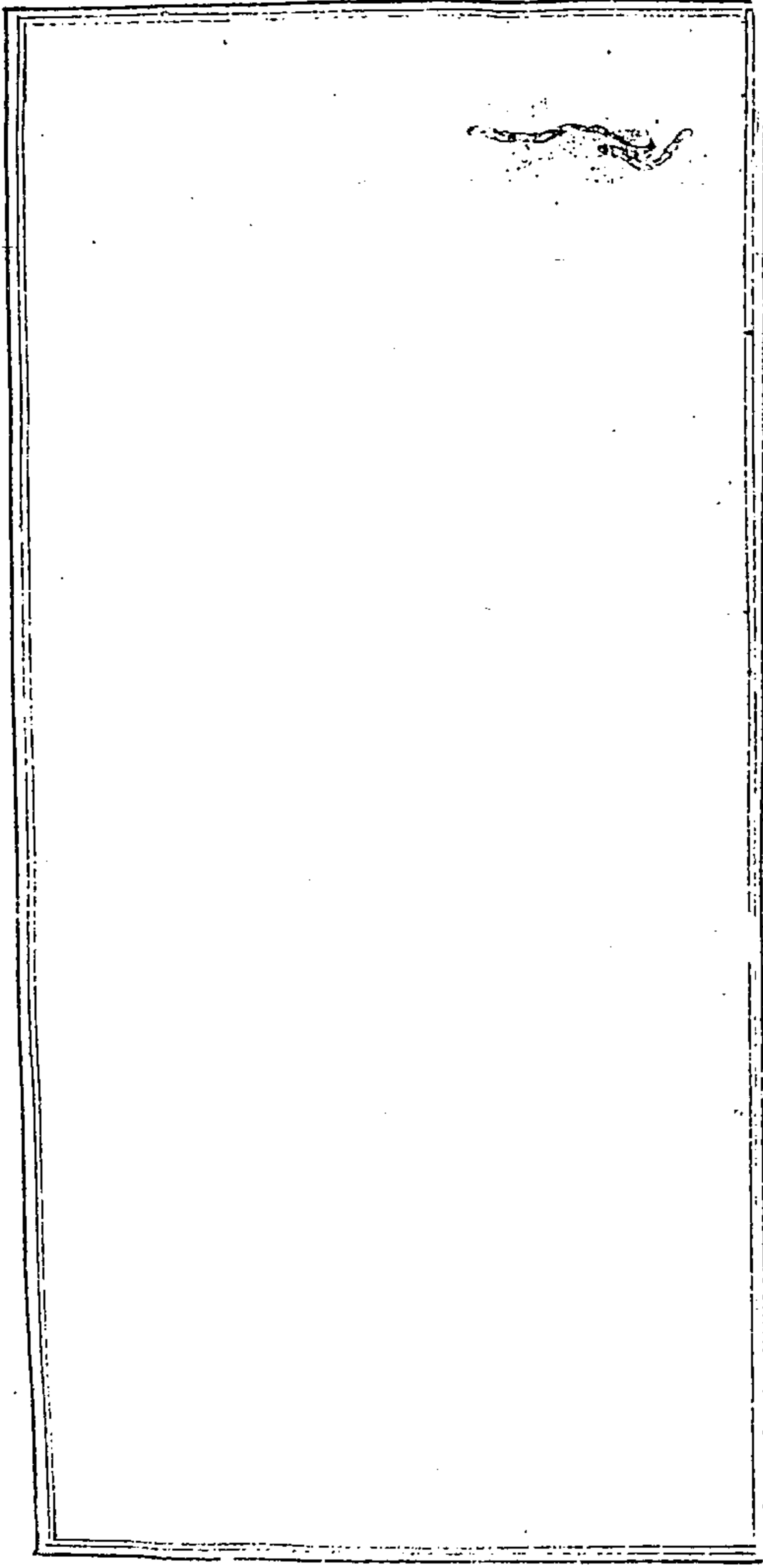
شیخ جمال الدین
 در این مطلع او را
 در این مطلع او را

شیخ جمال الدین
 در این مطلع او را
 در این مطلع او را

و لیکن گشای سینه بریدند و کوفتی نداستند هم در همان سال از زور حسن
 در حین مراجعت از بغداد او زور حسن در راه پروماخت و او را کشتند
 بر اثر سیرس روان سخت در سال هشت صد و هفتاد و دو و او پادشاه
 هفتاد و سال عمر یافت سیزده سال بنیابت شاه نهم پادشاه کرد و بیست و دو
 سال بعد از وی بیست و چند که هنگام محاربه بغداد کشته شد هر خود فرستاد آنها
 و میر عیسی در محال بود که روی حقیقی مخدوم نمودی حاکم گفته
 از لطف دولت امیر صغیر مراد در ۱۰ چند و چون طاعت و با منبت علم
 ای خلف از راه مخالف بتاب ۲ تیغ بکنن که منم اما شاه منم ملک خلافت
 تو خلفی از تو خلافت خطاست ۳
 حرف الحاء
 خواجہ شمس الدین محمد الحافظ الشیرازی

چندین بار بعد از قتل وی
 مطلقاً نیز نقل نمودند
 و تاریخ مایه فی امته کرده
 تمام عمر او در عروج و غار
 و از ریاجان و زکمان
 بسواحل عمان برآید
 ساج و زور او در زین کلان
 در ۱۰

نظر در این کتاب
 در این کتاب
 در این کتاب



90

حافظ خاموش از میخانه وحدت مینوشد و از عین حال وحدت
 مددش از موجدان عارف و از مقلدان ارباب بیان و معارف الهی و الهی
 از عینیک که در توحید دروغ گفته *المنه لله که اگر ما از مناهر طبعی بریزه*
 در ایام فادستیم ظریف از ذکر اخصیو خاموش که یا جو مینار لب سینه خاموش
 از در بر او جسم میرا و موش *المنه لله تعا و تعا شمس*
 در صورت مگر حافظ خاموش *کس تو به سینه از کز او بر کس*
 موز و با حاجی فوطه قندی فوطه فروشی کردی اما طبع سینه آینه
 ای بیت که از مردم می شود سجای نر منسوبت و سر تنه سخن هم بدین دلالت
 حافظ حکاک از کربانست و معمم دار الفیض مرات مرلواه
 در مع ما درخت دیده را بر آب کند *کسی ندیده که کی را قناب کند*

قاضی حسین مسیری بسیار فاضل و استمد عارف و بوده از فیض
 خداوند بکمال بهره مند بود و در هر چه بهر مند میسوزد و بر کمال برسد
 اسامی مصنفانه شرح دیوان حضرت امیر عم و شرح در حکمت
 و شرح کافیه و طالع و شمس و حواسی دقیقه و غیره اما در قواعده شرح
 دیوان انجمن استعدادی در فرموده که روه بر فتوح حضرت امیر عم
 نیز از وراثت سکه و با عیانت که در شرح دیوان ذکر نمود، تمام از و
 سلطان بنزاد حسن فرستد که بفرست از برای منی اساسی
 میر قاضی مسیری را فرستم که باشد چهل بازی با قضا سی
 اندک که تو دیده زخم خون شد و رفت
 روزی بهوای عشق سیری میکرد
 ما چند سیم خلق بر بندگی طرف
 و انگاه بغیر حق کنی آنرا صرف
 منجد که تو از حرام سازی باشد
 مانند فلان که سازند از حرف
 و نیا که ندارد بحقیقت مایه
 در عین عدم جوده کند چون سایه
 گاهی جوهر آب می نماید بر زمین
 گاهی بفلک جوهر برق دارد و بارید
 و انگاه برای دوستان در کار است
 بیوگانه است بر خود دار است
 هر چند ترا قدرت دولت بار است
 صد دوست که است در منی بسیار است
 ای داده مرا بر حق خویش تو بد
 خواهیم که کنی نامم نام از حرف سفید
 هر چند که از بیم تو از زم خون بد
 در ملک بدن جو عقل قاضی باشد
 بر قست حق همیشه راضی باشد
 چون حال که گفته گفت بسیار بلو
 امید که آید و جو ماضی باشد

مولانا کمال الدین حسین الواعظ الکاشفی استاد ماهر صحیح
 فضایل و علوم قادر بوده و کم علم بوده، مگر در حدیث و تفسیر کلامی بسیار
 بنوده باشد از جمله حواشی التفسیر که شرح سوره البقره را در یک جلد
 نوشته دیگر تفسیر حسنی که مشهور است دیگر مجاز الا نشا و مواهب علیه
 و اخلاق محسنی و سبعة کاسفیه در علم نجوم مستعمل بر احوال سبکستیاره
 که هر یک جدا تصنیف نفیست این بنا بر علیه نماز کرده و افزونها لواع
 القیاس که اختیارات قرار جلد فصول و اوراق است و هر دو در حدیث
 و اسرار قاسم از روایت در کتب ما نیز ساله ترتیب داده و غیر اینها ذکر
 تصانیف دارد و موزون ما خود در لواع آورده که مولدش بیق سبزواری
 و مدت بیست و نهمی ساکن بوده ^{العصر} بسیار در مکر کار و در فنون عالم
 گذر شده در زمان ظهور و در سینه علم از دست به حادثات گذشته
 این روایت از جلد تبرکات انعام مبارک است
 روز و داع گریه نه در خورد دیده بود ۲ طوفان اشک تا بکرمان رسیده بود
 سوره احسان علی توفی از خود گذشته را که عقدا بوده و فتنه که
 در حین شکل دادن وی بر یک بود با علی بر سینه او نقش بود و در او اینها جا
 مشهور است آنی با عزادان بیخون که سینه خیز زمین که در دارد دنیا بر این کار
 براری که فضل خود ای روکار یکی حاجتم را نماند بکس برارنده آن تو باشی پس
 دویم روز یکم از جای آن که منت نباید کشید از خندان میوم چون بمرگ اشارت
 الا محافوت شایسته رسد چهارم جنابم بسیاری بنجاک از اولی کشید با شیم
 بیستم خود را بسلانند گفتن رسانتم تا بماند بیخون

این روایت از
 تفسیر حسنی است

مولانا

مورانا حکیم محمد اسفندی صاحب عرفات این بیت را از ذکر نموده،
 با نیت کوی حکیم جان است ^{بیت} غذای روح علاج دل بریشان است
 سید حکیم نسبت از شوای زمان سلطان میسر است و غالباً هر دو حکیم یکی
 ما نیم پر سیکده کج و تراوم دیگر کجا رویم که دارم غیر او صد بار پیش گشت در گردن زده ام
 کویا علیست یار و حکیمی یار و تنهانه همان دشمنم آن عهد شد ^{بیت} با هر که دم از مهر زدم دشمن شد
 در ویش حیدر تو نیای تو نیان قریه از قریای مراست و هر راواز
 بریشان آن دیده بوده و حیدر در رغابت حسن صورت و کلمی صورت ^{خوش} بوده
 در صفهاست بجز دکنه بیره ادی طریقت و کشت عالم افتاد در موسیقی
 صاحب تصنیفات ^{همان} مکتب با نزهت مشهور مهاد در هند بوده در اوایل
 دولت کبریا و شاه ملک المینی را بجزور نموده که در میان ارباب فخر است
 دار و در خط خط نیز اسناد کرده چندتا بران ^{مندان} بجوایند
 کشتی بهوای نفس در در بسی ^{بیت} با راحت آرام نکشتی نفسی
 عمر تو بجل رسید و تو کو ساله ^{بیت} کو ساله جل ساله ندید است کسی
 لالا و که که سمست کوشید ^{بیت} با خیل منجان قرینت کوشید
 با آنکه نباشد از بخت نبوی ^{بیت} خواهی ملک بخت کوشید
 یک چند بگرد هر معلم کشتی ^{بیت} بر کرد معلمان مغفله کشتی
 چند آنکه ستاره بر فلک تابان است ^{بیت} کمان داوی بعد از آن مجسم کشتی
 مورانا حیدر کلوج هر وی ^{بیت} ساجد در سکر خود آورد که در اول
 حال بکلی نری اوقات میکند مرا این بعد از آن میل شاعران بر ^{بیت}

بسیار گفت و دیوانش قریب بدو آمدت کویچه و آن هر قسم سوخته و غل
 دارد لکن عمر و بی سواد بود تا آمدند تر از بر سر این کویچه
 گفته جان طوطی صحران را که دروغ که میگویم بخرامانیدم هر میگویم در آن
 خوب بود و قیصر بود و کاهر بخارت هند از هر فرشته در او اول سلطنت شاه
 طهاست قدم نوادی شهرت کند این کلمه چند که در سنو طبع است مایه
 خنجر در کار نمود، اینهاست
 ۱ دلا بخون صفت خود را حاصل از قید عالم
 ۲ بر کس دوستی بر شد آخر دشمن جانم
 ۳ تویی عمر و از عمر هم بیوفاتر
 ۴ ز وفا بغیر نامی شنیدم و ندیدم
 ۵ روزی آرزو اهل و فایا کند یاد
 ۶ جو عینه آمد سکنش خواهم که پرسد خا
 ۷ آیین زهد کار منبری پرست نیست
 ۸ بجز زوال من جز بی عشق نخوا
 ۹ ز عمر خویش ندیدم و می که بی تو کند
 ۱۰ شگفته شود خطت بر عذار پیدا شد
 ۱۱ کرد دست مرا شسته بود نکند از دم
 ۱۲ عزمت در نسیم و دوست می ناز
 ۱۳ این دنیا ای پند و نوری ما خانه
 ۱۴ دیوانه نیست جای تو برانه خسته

این بیت را
ضم

ایام که اعتبار
بهم رسانند
ص

حبیب الله ولد میر سید محمد در مجالس آمده که کمال قابلیت دارد و
 در سخن و قوت و غیره بسیار است از جمله نعماتیک که تبارش فکر او را
 رجه در تمام عمت عالم بخشیدند سیاه کز در از صراحت چرخ مهر و ماه
 سید خری در مجالس النفایس آمده که نامش امیر حسن قاضی و از سهراب
 مدنی قاضی است بود و بعد از خان او را بهانه شمع کشش از سر او است
 خواججه شیخ الدین امیر حسن دهلوی در زندگانه دولت به آمده که
 او نیز از حکم بر بیان مع نظام الدین الیماست و خواججه نداد است
 از شهر هلی در شعر و حدیث و کلام و سحر و در بیان
 و بر حال افاده وی نیز بر دوش امیر خسرو کمال از استعداد دینی است
 و در قدم سینه انبار نموده و در هرات فقر سلوک مزایه کرده و گفته اند که
 خباز پیری بوده مع نظام الدین با جموع اصحاب میگردد گفتند که او در
 دستگاه خبازی نشسته که در بارغی که کتف من در از پرتک جمال خود
 چون میسر بود حسن افکار و اله حسن منظور سبایل موزون او گوید
 از کسوالی کرد و جواب لطیف شنیدند که آنکس محبت او در کانون کینه
 بجوش آمده چون زدن درو طلب هم بگیرند در حلقه میدان سپرد آمد
 لمانزالت محلی من مشهور است خدی اوان لطایف طرایف مردم کلان
 شنیدم ساعوی از دست سستی که کلامی
 بی چون تو چو او در پرده باسد هم کلامی
 از خدا امید مدارم که افروز خست
 در غم نشند ما قول که عشق امیر است

و پیر مر سید محمد است که خیدگان
 دوزر سلطان حسن میرزا بود
 اما او بر عکس در میدان آمد

حبیب الله ولد میر سید محمد در مجالس آمده که کمال قابلیت دارد و
 در سخن و قوت و غیره بسیار است از جمله نعماتیک که تبارش فکر او را
 رجه در تمام عمت عالم بخشیدند سیاه کز در از صراحت چرخ مهر و ماه
 سید خری در مجالس النفایس آمده که نامش امیر حسن قاضی و از سهراب
 مدنی قاضی است بود و بعد از خان او را بهانه شمع کشش از سر او است
 خواججه شیخ الدین امیر حسن دهلوی در زندگانه دولت به آمده که
 او نیز از حکم بر بیان مع نظام الدین الیماست و خواججه نداد است
 از شهر هلی در شعر و حدیث و کلام و سحر و در بیان
 و بر حال افاده وی نیز بر دوش امیر خسرو کمال از استعداد دینی است
 و در قدم سینه انبار نموده و در هرات فقر سلوک مزایه کرده و گفته اند که
 خباز پیری بوده مع نظام الدین با جموع اصحاب میگردد گفتند که او در
 دستگاه خبازی نشسته که در بارغی که کتف من در از پرتک جمال خود
 چون میسر بود حسن افکار و اله حسن منظور سبایل موزون او گوید
 از کسوالی کرد و جواب لطیف شنیدند که آنکس محبت او در کانون کینه
 بجوش آمده چون زدن درو طلب هم بگیرند در حلقه میدان سپرد آمد
 لمانزالت محلی من مشهور است خدی اوان لطایف طرایف مردم کلان
 شنیدم ساعوی از دست سستی که کلامی
 بی چون تو چو او در پرده باسد هم کلامی
 از خدا امید مدارم که افروز خست
 در غم نشند ما قول که عشق امیر است

در غم نشند ما قول که عشق امیر است
 از خدا امید مدارم که افروز خست
 بی چون تو چو او در پرده باسد هم کلامی
 شنیدم ساعوی از دست سستی که کلامی

عشقها زان دیکزند و عشق سوازان و	آنچه در فرماوی بنسیم در پرویز چو
بروز حسرت که زلفی ز دست غمزه نشو	غم را نه نشان داد و بلار را که خبر کرد
من بودم دلجوی و خونی و سرودی	تا بدعا بنیل شود و دعوی داد خواه تو
در عصا به چنین روی کشاده اندر	آری جگنیم آتش ما و و نذارو
کس را خبری نیست ز سوز جگر ما	عجب کیفیتی بود این عوق را
رخس خوی کرده دیدم رفتم از هو	خوشا درونی که در مانس تو باشی
بمدت حسن با در و خوک و	ترا زبان و کوه دل و کرد عاچه کند
چنین و نای تو مستجاب نیست مرغ	دیوانه بحال خویش من نیست
از عید نای ما چه رنج	این از فلک است از چنین نیست
گفتی که حسرا ز ما جداست	دانست که این مرده سزاوار کفن
بروشت ز غم و غمت پرده عصمت	ای از تو فریاد بفریاد رس
از تو بغیری چه شکایت کنم	خوی بد را بهانه بسیار است
من خطای نکرده ام لیکن	من یکی زان پارسیانم که رسوا کرده
ای بعبادت بار سانی تا بر سواسی بدل	باز ای نه ناما باز ایستد چشم ز خون پاک
ای شهمنوشین لبیت بال از هم لودگی	استغفر الله زین سخن عس لودگی
آهیم بر غم و شمنان آسایشی یا هم ز تو	نه دست تو دار و خبر نه تیغ تو الودگی
ای خون خلق ریخته و انگه از ان خون	شهر زنده است دوستای ز
عقل بگریخت از محله عشق	کی تو بدیهه طبل روان بنود
امسال بی تو رونق کل انجان نبود	رنگ از کسی که خون و لیس در ایام نیست
می پشمن بقیب که هر زنده استم	

اما خدمت مولوی باز خود در خانه جنگی منزه از زینت و آرایش و عطر زده
علاقه و متکبر و مولوی در آن باب میفرماید که چند ساله این
در خانه جنگی خود زینت را در پیش قاضی زینت زینت معجب
شده عزیمت بخانه مادر در روز تا که خدا سوزد عید و صد بار
مسکین خدا بخانه قاضی در روزی در یک زمان هم که در آن روز
دارم بفرمان سخن اما گفتن نیست مگر که در راهم بخود استیجاب
عمر مولوی از صد گذشته بوده و در سال نهصد و شصت نوشته کس منزه او
در مجالس میآید که مولوی بسیار زمال بوده اند و در مجلس خود در گفته
مطهر است که ما میا م بخش را که مطهر می توان گفت
عزیز خیر بیدار و رسانند م سر او را که بیدار می توان
دل دیوانه بنیان در خم زلف تو شست که بزنجیر بجای درش نتوان بست
گفته بی رخ ما حال تو جو نیست میرا آنچه شنیده اند و در دل خود شنیده است
باوه صافی و جمن بر کل و دلبر ساقی تو به خود نیست در گهست بخوایم گفت
از چه صد جاگ شد از بجزخت و امن کل و من و وصل تو نگذشت خسته شاه از دست
خلق گویند درین شهر مسلمان نیست روی چون قبله نما تا همه گویند که هست
پیش جنت دل ما زنگه نتوان داشت شیشه می شدند در نظر مردم
در اسپست از اسپان که او جوع البقر ^{دارد} بجز جوع البقر با خویشین چندین هزار
بی حال دستا میرو و هر جا که می بیند بیوی آن قدر گاهی که در پالان خود
هری را مصلحت آن نیست که شبی ^{همین} که محمول تمام نه بلوک از وی ^{خط}

بن منصور

الد ماخذة من فردزه بیکم چون
وجود فائز الوجود این فردزه بیکم چون
بروز کردید اورا با اسم پدر خود
سلطان حسین که دختر زاده امیر
نیور کورکانت موسوم گردانید
چون میرزا با یقرا که حیدر اوست
قد از قوت پدر اورا لباس
زینت پوشید در سلطان
سینه با یقرا متورگست

در حکم جهان

کسی نموده اسب چنین بیرون نمی آید ۲
بعین از جوابه فضل الله بزوالی که زردا
و نان اوز نگاه چو از کدیم سود خالی
زمین و آسمان را در زمان زرد زرد
غم زین انجام تنگ قسارش را با آنچه
تعالی شکر یکت هم چنین درود
ذکر جمیل سردار حسنت ما و امیرزا ابوالعباس سلطان
با این امیر میرزا عمر شجاع امیر تیمور صاحب قران و لکنان
در روزی که در غنیمت و فضائل از جانب پادشاهان و اولاد الله
در روزی که در مجازات و مقامات وی انساب که حمد حسن شباب
رسید و انوار بختیاری از حسی سید قریشی ر مشرق دولت
و سعادت بیان کردی که در روزی که در ان کشید اما فلک او
و قاضی تانت در هر روز سید و دست و یک بعد از وفات
با بر میرزا رایت جهانزادی در هر وقت بجان پرافراست و بر تخت
سلطنت جلوس نمود و فتح اول که نمود نیز ملک استرا با بود که
سلطان محمود میرزای بن سلطان ابوسعید در نواهی استرا با
مصاف نمود و بر آن کس داد و سیوم مصاف تر شین است که
با امیر محمد علی سید سلطان ابوسعید جهان نمود با اندک مردی
بروهم نظریانف و محمد علی کاتب هرات که رخ چهارم فتح ملک است
و جلوس بر تخت هرات در سال شصت و نه افتاد و شصت و پنجم
مصاف میرزاده پادکار محمد بن سلطان محمد با یستق نوبت اول
گشت نمودن و عنان فتح بر بچه اقبال در بود است و در کجانی

و اینست که در هر روز که در این ایام شده کل در عین آن خون تو ترشده از شرم کل در
 خرقه بشینه من می رسند ۲ سلسله بر سینه می کشند
 اشک مار اینش روی خوش کلان ^{میکنی} ۲ روز روشن در میان مردمان خون
 با نایب برای وفا می کشیم ۲ ترک و فامکن که جفا بکشیم ما
 کل در چه غم که بر سر تخت تجمل است ۲ هر با عنایت بر دل مجروح بلیل است
 رویت که زیاده لایمی روید از تو ۲ از تاب شراب تراله می روید از تو
 دست که بیار از دست تو گرفت ۲ کر خاک شود بیار می روید از تو
 دو لایم خیرین مهالی در جنبه السیر آورده که مور ناد و تزکیه
 نفس نفیس و تصفیه باطن شریف نظر تراست و بسبب کمال مواضع و حسن
 خلق موسسه هم مهر و محبت در فضای سینه هر صغیر و کبیر می گشت جنس
 سال در مدرسه شریفه اخلاصیه ساکن شده بطلب علم مشغول بود و اکثر
 متذرات متفقوله و منقوله را مطالعه فرمود و مهارتش در مها
 بجای رسید که قلم نسخ بر کف آثار اهل صناعت کشد و این قطعه ماری فوق
 نظر خلق حسن میر حسین ۲ سید فاضل فرخنده صفات
 روح جلت بسوی کا خلد برین ۲ یافت از عاوشه دهر نکات
 نور رحمت چو بر و نازل شد ۲ نور رحمت شود شش سال و فاق
 شده چون در آن حور پری و شاد ۲ کس ندید از خاک آب باران آتش افرو

در بیان نعت و صفت
 بر صفت اکبر سید
 ص

سید حسن قسطنطنیه بشارت پوری بوده و ساگرد موزو نام مطلق هر دیت
 ز اهل خاندان بوده در شایع شعر نسخه بنام ملک عنایت الدین کرت ساخته
 و از روی استعداد نوشته چند مثنوی که افان آرا نیدن بساطتین نام قابل قیاس
 مائوی که از نو شکبائی است یا در غمزه راطافه تنهائی است
 خواندیم سید رسوا و نگویم که نیم هر چه گوی ز پریشان و رسوائی هست
 آمد بر من بحر که آن مایه روح زاده شدن نفس نباشش مجروح
 وی کرده عذار نماز کیش ز آتش می چون زاله که بر لاله نشیند بصبوح
 ضواحه حسن قلند چهار از اهلالی واعیان کن دیار است و این رباعی آورد
 غم جلد نصیب جیح خم باستی یا با غم من صبر بهم باستی
 یا مایه غم جو عمر کم باستی یا تر با اندازه غم باستی
 سید حسن شهاب مردی اهل حال بود و هستی خود را بنام حوکان قضای
 بنوع چنانچه جز بیان فرود ای در خم جوکان قضای چون کلام جب میجو و رست میر و هیچ
 کایکس که تر افکنند رنگ پوی او داند او داند او داند او داند او داند
 مسماهی قلندیر اصلش از خوارزم است اما در قراکول که از اعمال بخارا است
 نشور نام یافته که گفته شده است ابدال و این بود و یکی از خلفای خواجه اعرار
 آورده اند که خواجه اعرار نقطه طاقیه که کسوت آبی ایست بزرگتر ساخته بوده
 و از برتق و خود محطو انتعاشی داشته و در سر کار این کردمای که حدیثی
 هر روز بفرموده میداد و اندوژی حسنا میگوید که قبضه کفوه بزرگ کردن نزد

اینها که در اول از حسن
 مادل سید و راضی و ارحم
 قسطنطنیه و اهل حال
 سید حسن شهابی

خواجه حسن شاری آورد
 اصل او از شهر ختوت
 و قراود در قراکول

خود ندان خورد و دان کاوی سهلت هنر است که گردان کوچک را
بزرگ سازی تراجه از ازا خوش آمدن و خوش بود که در این
خدمت میرزا آقچه از سعادت و برادران هر که گرسرتند و بیکار
نم رود و نه فکر نماز است غما
بد عالمی تو ای شیخ نحو اهرم مردن
زانه از زلفه بتان عمر در از است غما
خلق جمعند بنظاره چشم ترا ۲
برو ای اشک پیر معرکه را از سر ترا
هم جو خوشید که تابان شود از جوج کبود ۲
شعله مهر تو پند است ز خاکستر ترا
خوبان بسی شنیده و بسیار دیده ایم ۲
نه دیده ایم مثل تو و نه شنیده ایم
کوته جرات خلقت هستی بقدا ما ۲
یعنی ز هر چه غیر تو در شنیده ایم
عالم ابر جوهری بر دازد غم را ۲
غم نذاریم اگر ابر بر دغا را
مولا حسن شاه هر وی صاحب حال و اهل کمال بوده و بر کون
فضایل این بس که مولا عبدالرحمن جان فرموده اند که امروز ملک السعادی
حجبت استعداد هیچ کس غیر من مولا احسنه لکنی مولوی شد در استعدادی
حال در ملازمت سلطان محمد بنینقر بود بنروز سلطان حرمی یافتند
در خدمت سلطان خبث ملوک سر کرده عیوب آنها را میسوده سلطان
میفرمایند که در روز جمعه ایست بگو مولا احسنه میگوید که در تو هیچ عیبی
از کارهای سرب سلطان مفرمایند که بر کارهای مولا ملامت میگوید زیرا که میتوان
کنایه بر زنده میزند بسیار میزند و سلطان در خدمت او بیخ هزار
نیازش اعطاء فرمود مولا فرمود که در این میان هرگز در دست کسی نماند

موکوناچیرانی همدرانی در تنگ سامرا آورده که حیرانی اگر چه همدران
 منسوب لعل اصدیدی از قفس سخنور سر بر آید بود و قوت حافظه آن
 بنام بود که صد هزار بیت بخاطر دهم از جمله ندیمان مجلس سلطان ^{تغویب}
 شد و در اقامت قدرتی ^{کام داس} بود خصوص منشی که از جمله منشیات او
 بدام و ناصید و مناظره آسمان و زری و مناظره صبح و مرغ و مناظره ^{و پرواز}
 این مطلع اوست از حالت حراج هر خانه رستم و صید هزار پرواز
 بودت دوش دیدیم می شمر کنکلات را گرفتیم دست بند ششم روز حسابت این ^{در روز اول}
 برم بر آنو آیت می نوزدیم زمرگانم ^{شاه دوش از که می خیزد و در}
 ز زمانم دیدم بیخ آب حرت می دهند هر یکی گشتند بهم کار زرد در

حیرتی مژدوی سخن خانی از رهنه نبوده این مطلع از آن حیرت‌انگیز
 سزایست

سوزنا حیرتی مژدی سامرا کرده که نسبت حیرتی بزم مهر است
 ولیکن خود میگوید که مرا از تو غم در او آمد جوانی بسیار بدید و لا اوبالی
 می‌نهد و عجزم بسیار میکند و عجز که میانه آرزو و حیرتی فر واقع شده
 شورت دارد ولیکن مولودی در محبت اهل بیت نبوت از منهوران عالم است

سخن علی که سرخ بخون منافقت
 دارد در داغ جو صبح ولی هر دو صفا
 قضا که صورت یوسف چنین لطیف
 برای صورت خوب لوانتجان فای
 خدا مراد جبار بود در باب استند
 هوای وصل بود در دم احضار استند

از آن چو در رو سوی مهر خوشی
 که خود را هم بخوام مهر خوشی
 چه بهار دل را بجز دید
 بایر ده روز عمر کونه خوشی
 که در لار غمستان که بگرم سوزد
 غسول طبع بدایع که گرم سوزد
 مجبور و آنه نسبی سر و کار است
 که اگر پس روی باله حرم سوزد
 حیرتی بی حیرت که بر ما است
 حکم آه و سازم بگرم سوزد
 خوابان که کرد لب خط مسافر کشته اند
 منظر و حیات عاشق سکن کشته اند
 فرما دینیه و زنده در رقص نیکار
 چندین هزار صورت ستر کشته اند

سوره جالدی مختصاری مدرف در هزاره بوضع قلندر مران میر نسبت
 از صد خیت بر یک ز خود حصاری و هشتاد این دو سمت از ار کوه کوه کوه کوه کوه
 سب از این خاک بوقت کشتن من ۲ اگر به تیغ تو کردی رسد بگردن حسن
 در خوابم که بر کبر و صبا از کوی آورد ^{کای} جواد آن تو یار افکنده در چشم میدرد
 سوزانا ^{چو} صوری بخاطر غم و دلی بنم دهم مرعشیر و مولوی ^{کای} بسیار
 رشک خون که قدم بدغم ز چشم تر من ^{کای} شرار باست که آفت ز آتش حکر من
 فاصدی که پامی از و نیزه من ارد ^{کای} نه محمی که بان پنجر برد خبر من
 حسد و سدد کرد و خسر و ثانی ^{کای} مختص ستری که مستحسن نما از هر دو منظر
 سوزانا خفتری اول مملوک بوده آخر در شک از اداکان در آمده این
 سوزانا ^{کای} خلوت کلی از خلوتیان گوشه ترک و بگرد بود
 سلطان خلیل بی میرانشاه بن امیر تیمور صاحب قران
 اند که وی پادشاه زاده خوش خلق و ^{کای} بخند طرف طبع بود
 بعد از شفقار شدن صاحب قرانی به تخت سمرقند پادشاه شد
 خزانة صاحب قرانی را از زهر و سیم محمودید بوا اوسان از کوه
 فانی ساخت و مضمون این رباعی بر زبان حال گوش نزد عالمک
 ای شاه نه تخت ^{کای} ز کس ماند ^{کای} اخر تو بیکم ^{کای} ز زبانی ماند
 سدرن خود و کبیر و ریشانا ^{کای} خالی کن و بر کن که میاں مرماند
 مدت چهار سال این پادشاه در بادل ^{کای} مرقد و حسنی که از صرف
 در کارش صرف او در آمده بود صرفا فانه جمع نمود و صرفه نگذاشت

حکایتی از سینه آمد این است
 می زند که سینه است باز بازی
 من که اثری او بر روی من
 خالی از من است این خرام کوی
 کرده اند ^{کای} باز بند تویم ^{کای} ز زبانی
 در تمام وقت ^{کای} زبانی ^{کای} زبانی
 بجز وقت ^{کای} زبانی ^{کای} زبانی

حکایتی از سینه خوردم خون جگر از غم تو
 غم تو بجز محیط آمد و زبانی

و انتقال اموال موروثی بر نحو تصرف مباح پنداشته در مصرف
 خود صرف نمود و لیکن چون گوهرشاد و کجا نام جمیله را از پناه تقوی
 بجای آنکه کجاست در آورده بود و آن زن از روی تسلط معسوف
 بجای آنکه تصرف در طبع سلطان نموده بود در امور سلطنت نیز دخل
 مینمود اطاعت فرمان او بر امر و ارکان دولت با رکان بلکه عار
 حاد او بود عاقبت خدای داد حسینی و خدای داد جنت و تروی یک
 و باقی امر چون زلف تیان آشفته شدند و چون سباه مکان خوابان
 جمع آمدند سلطان را حبس نمودند و کوش و پنی آن جمیله را
 قطع نموده سلک جمال او را از هم پاشیدند و تن مملکت مرانی سر
^{بمورد} آنکه در آن امر غیر مستقل چند روز هر استقلال داشتند و در
 همان حالت که پادشاه زاده سلطان خلیل از آن امر خلیل مغرور
 شده بود بخیر اقتدار آن که مخدولان مقید بود این را حاجی یکف
 دیر و زحمان و صالح جان فروری ۲ امروز خندان فزاق عالم سوزی
 افسوس که در دفتر عزم ایام ۲ انرا روزی نوید اینرا در روز
 لاجرم از شنیدن این قضیه ناخوش که عبرت هر خردمند باشد
 سلطان فرغ فانی میرزا شاه مرغ بر سر آن حرا محوران که خونشان
 حلال شده بود لشکر عظیم از همراه عزم سمرقند نمود و چون در
 ظفر بکر شاه مرغی از جیحون چون شکر عاقبتان برگزشت
 آن سزم مکان قوت مقاومت در خود نیافته اموال و مواشی

در قلمرو شاه خیره

سمرقند و مضافات آنرا بعبارت بردند و محکامه سمرقند را گذاشته
 بظرف کستان گزینند حکایت کنند که چون میرزا شایخ
 بجهت سمرقند بخروج در خانه شطرنج اراک گرفت روزی بخرانه
 که از دست برد روزگار و کج کسب تهر وستان خالی شد بود تاگاه اعضا
 آن حضرت بزور مسکوک خورد آنرا برداشته بحیب انداخته فرمود
 که از کج بدین همی قدر بخطوط سدید ولی مراد اول زمار از خزان
 براند آنگاه سلطنت سمرقند را بجنف الصدق خود میرزا الخ بیک
 تفویض نموده امیرشاه ملک مراد در ملازمت او گذاشت در سال شصتصد
 و یازده و پس از آن بخو خورد که سرچ حمل یکبار از سمرقند به راه نزل اجلا
 او کوه سلطنت ولایت ری و قم و همدان را تا حدود بغداد بیادشاه
 براده با عدل داد سلطان خلیل از راهی داشت و مدت دو سال
 و نیم آن سلطان کریم دران ولایت بنیابت شاه مرغ اسب مراد
 تا خست کوس دولت بردوش پهلک مرواخت تا آنکه در هزدهم رب
 المرجب سال شصتصد و چارده در سباط مملکت دی از فرزندین اجل بازی
 شاه مات خورده با خیل خیل اسبان تازی پیاده ازین سرای مجازی
 بدار الملک حقیق بنیافت و سلطان خلیل بیست و شش سال عمر یافت در وقت
 و حاکمیش این بنیابت را از دست قدر اندام خیال گشاد داده تیر روی ترکش
 اسرار خود شب و این بیست و اربعه عرفان با هم سر بودای خزانه بنه لود سید
 لشم محافظی بکشد کس کان ما ۲ مرگ آمد و کشید و آمد کان ما

عده دلم

خطیب
 سلطان
 در میان
 و کسب
 میرزا شایخ
 سر این
 حکم خانی
 در این
 سرفراز
 صبح

هموند
 هر او حاصل
 در این

دلیلست که از خلیت

صاحب کتاب
از کتابهای بسیار
بسیار است
و در این کتاب
از او نوشته شده است

در معانی ما را برده
م

اینکه مثل او پیدا شود بر این با چند تاریخ نظم از او بگذرد و در عمل تاریخ
نوشته میسر جناب امیر خدایت بنام که ظاهر از وقت انارت شد از خار زار جهان
که اینها شگفتی است گلزار رحمت جو نازل شد انوار رحمت بر او آنچه سال نوشتن انوار رحمت
در شرح قلم تو رنگ ظلم از دل شست مدح قاصر سیر بنهای عدل از خامه مست
کتوب تو شد تذکره دولت ما ای از وقت بجل اقبال درشت
تاریخ ولادت تالی الدین صدری حاتمی نژاده رمان از سر لطف بنده را گفت بنابر ما
که نمود و اختر معبود طلوع منزلت بیخ امارت با دوا به تاریخ خود و عایش گفتیم
از حکم قضای حضرت بزرگوارین تاریخ رحلت بهر محمد امین چون میر محمد امین شد فاسی
از سال او و منبر واقعه رسید کسی گفتیم که او ایل ربیع الثانی
زیده القضا خواجه حوی کرمانی آورده اند که از بزرگ زادای
کرمانت اندیشه صافی و بیانی وافی دهنده فاش سخن بگردست
و نفیس و جوهر نقش اکبار و سلیم در فنون سخنوری قدر است
و مهارت بوده کلیاتش به هزار بیت است مدح سلطان ابو سعید
بن لبایتو و خواجه غیاث الدین بن خواجه بریده را می گویند
سلطان بود بسیار نموده اما در مثنوی بیت نیز منظومات خوب دارد
مثل های مایه نوری که سام نامه نیز گویند و در فضل او برادر در مقابل محزون
الاسرار و گویند نامه بهائیه در بحر حقیقه و کل و نودوز در وزن خسرو شیرین
و در یک از آنها داد صنعت و قدرت شاعری داده و او پیشتر
دو قات نقد حیات را در رشته سباحه صرف نمودی تا در آفتاب

در تاریخ صدری با دوا

در تاریخ صدری با دوا
در تاریخ صدری با دوا
در تاریخ صدری با دوا

در بغداد او را گفت

عاشق سوز بود

این جهان کردی بصحبت شیخ عارف مکن الله والدین علماء الدین که کنایه
 رسیده در سبک اهل سلوک و تصوف در آمدن شما الهام صوفیان مرید
 و اسعاف شیخ راجع مرعود این را معنی بر این در حوض معظم آورده
 هر کوبره علی عمرانی شد ۲ چون خضر بر خسته حیوانی شد
 از وسوسه غارت شیطانی است ۲ مانند علاء دوله سمنانی شد
 در سال مقصد و چهل و دو در دال الفیض شیراز اجابت گوی عجب
 شد و مرقدش در سنگ اندک کبریا از پست این غارت شهو یاد که نظر به آن
 دلگشای او را پیش صاحب نظران ملک سلیمان باور ۲ بلکه آنست سلیمان که ز ملک آزاد است
 آنکه گویند که بر آب نهاد است جهان ۲ بشنوای خواجگه که مادر بگریه بر باد است
 دل درین پرزن عشوه کرد هر میند ۲ نوع و سیست که در عقد بسی و اما در است
 هر زمان مهر فلک بر دلی می افتد ۲ چه توان کرد که این سفله چنین افتاد است
 خاک قباد و چون خلفا میکرید ۲ در نه این شطروان حبست که در نقد است
 بر پر از لاله سیراب شود و امر کوه ۲ نیست آن لاله که خون جگر فرماد است
 حاصل نیست جز غم بجهان خوابورا ۲ خرم نمک که بکل جهان از او است
 خوابوز یاد در آمد پیش است نیست ۲ جز او من امید که محکم گرفته است
 ای مهر و شن آرجان منی زود برای ۲ ای شب تیره اگر غم منی در بر میا
 شسته ۲ گریه کن که چه چیز ۲ است معنی بپوشان در حرم احمد
 بن بکینه این دل مجروح نماز کم ۲ هر چند بیشتر شکنند نیز تر شود
 که بکنم دل از رخ جانان که مهراو ۲ باشیر و دل آمد و با جان بدر شود

دل است کین به خوم ز دیده میریزد	بر است کافت جان عقاب میزد
عجب نباشد اگر شد سیاه شود ای	چنین که زلف تو در آفتاب میزد
می تلخ نباشد جز دست تو بیاید	کز دست تو زنده هر بود نوش توان کرد
کز دست دهد دولت وصل تو زمانی	غمهای جهان جمله فراموش توان کرد
دل کم گشته که بر خاک رست میجویم	گو یازلف تو دارو که بسی شفقت
باغبانرا اگر از عنایت بیل خبر است	کو در باد صبار الکلیستان مگذار
در جهان مردی نمی بینم که از دردی جدا	یک طرف بناگ است بر کرده دن آن هم مرد
بگو صحبت دیرین که حق صحبت دیرین	رو امدار که کرد وجود عدای تو باطل
از عمر جو این یک نفس پیش نذاریم	بشین نفسی تا نفسی با تو براریم
جز غم جهان هیچ نذاریم و لیکن	کو هیچ نذاریم غم هیچ نذاریم
بوقت خنده ز لعل تو جان فروریزد	بگناه جلوه ز سر است روان فروریزد
بیا و لعل تو هر قطره خون ز مژگانم	چو دانه که از ریه مان فروریزد
جان پرورم کی که تو جان من بشوی	جاوید زنده مانم اگر جان من بشوی
چشمم فدا و بر تو آیم ز سرگذشت	اندیشه ام نبود که طوفان من بشوی
ایا سبب خبری کن مرا از آن که تو توانی	بدان زمین گذری کن بدان زمان که تو
بنوک خامه مگر کان چینی که نویسم	بهر درسان و بگویش چنان بچان که تو دانی
حکایت شب بچان حال در روز جدایی	ز جین بچان چنان کن بهر زبان که تو دانی
جواز تو دل طلبم که نسیم دولت چه نشان دهی	منه این زمان چه نشان گویم آن نشان که
وردا که بار در غم دوردم با ندر رفت	مارا چو دو و بر سر آتش نشاند و رفت

چون بنده را سعادت و سبت نداد	تو سینه چنان خدمت زمانه وقت
دو چشم ترا شب بخواب میدیم	ولی چه سود که آن هر خواب نهمان دید
رخ تو در شکن زلف پر شکن دیدم	اگر چه در شب تا اقیاب نتوان دید
ای معیان درت را عالمی در هر ذمی	رمزدان راه عشقت هر ذمی در عالمی
با کمال قدرت در عوضه ملک قدم	هر کف آتش خلیلی هر کف خاک آدمی
چند شوی ای دل سودا پرست	از غمی پوشین هوا نیم مست
خواب ز حد رفت تو مست خواب	وقت نیامد که در اسی ز خواب
راه دراز است تر اناقه لنگ	عصه فراخت و ترا سینه تنگ
فندق عنابی این بوستان	است پر از خون دل و بوستان
ای که دم از جود و کرم میزنی	چون کرم نیست چه دم میزنی
آب رخ مردوز دریا و کبیت	حاصل دروشی بیجا صلیبت
زندگی روح زمانه داوون است	روشنی شمع ز جان داوون است
منم مسک شجر بی بر است	سرور مدخل بدن بی سزا است
کرندهی باد بر و ریخ تو	در نخوری خاک خور و کین تو
تافت کرم کیز که عنقا شوی	واجب در بخشش که دریا شوی
گذر کن ز دل تا بد لب رسد سی	ز سرور گذر تا بسرور سی
کراهل دلی دل بد لب رسد سی	جو از دل برامی دم از دل برار
درین ره قدم بر سر خویش نه	وزان پس سر خویش را پیش نه
اگر در راهی ز خود دور گذر	بمتر بلکه بخود بر گذر

مولانا خیالی بخاری کفنه از سنا کردان خواب عصمت بخاریست
 صاحب عرفات و رده کرد تو آن بر طریر رسیدن سخنان از سنا که کسب
 دارد و این عرب را چنان با خاستنی در مکه کفنه که بان مریه ساید بتوان
 ای تیر غمت را دل عشاق نشانه ۲ خلقی بنو مشغول تو غایت ز میانه
 که معترف دیرم و که ساکن مسجد ۲ یعنی که ترا می طلبم خانه بخانه
 ترسم که تو در آرزوی کسیم بمانی ۲ در بادیه سرشته حج بر در خانه
 ترس بزبان صفت حسن تو گوید ۲ عاشق برودم و مطرب بر آنه
 نقیصه خیالی با امید کرم است ۲ یعنی که کنه را چه ازین نیست بهانه
 ز خود پیش کوسن شان این نداده بگویش ۲ کین نوا هر پادشاهی را بنوبت حیرت
 خیالی هر وی آورد اندک بعد از آن خیالی اسامی و بیست کلید حیا
 با بخت عشقی بازیم او در عین خواب ۲ بر خست حق نظر داریم وی پوشد نقاب
 چشم کرمان خیالی از رشک آرد خلل ۲ میشود آری ز باران خانه دوم خرا
 مولانا خیالی خجندی صاحب عرفات گوید که مرا سعاد که از هر
 خیالی من کور شهر نوسه ایتم بنام بومرنگ علی بن نر مرقوم شد
 ناجان زوفای دهن تنگ تو دم زد ۲ از شهر بقایم بهر ای عدم زد
 مازلف بهرن تو ز عنبر کبند کرد ۲ مشاطه اش گرفت بد زوی بند کرد
 ما در طریق نظم خیالی کمال یافت ۲ نامش زمانه بلبل باغ خجند کرد
 نیسور بد شد فزون مهرش سینه گرا را ۲ کم کرده ره داند بلی قدرش کوتاه را
 حسن را نامیست در دماغ است ۲ ز شادی غنچه ز دل باغ باغ است

از صنایع

چو کیسواز کردی بیخ چنو شان ۴ که حسن شب بیدار خیر است
 سر و بالای ترا شنوه بلا انگیزیت ۳ زک چشم تو چار قلبی پیمان است
 کفتم که دت سرور و انت تو از باز ۲ سر عیسی اما سخن راست همین است
 ولی بل غم طلب کردم خسر و گفت . مجو چیزی که در عالم نماند

حرف الدائن

شاه داعی الله شیرازی ^{عامه} فی منازل ^{طریق} مخصوصه و کائنات
 حجاب جمال تدقیق است سالک واصل و معرفت کامل بوده و پیوسته
 در خفا و معارف و کالات روزی نموده از مردان طریق رشاد
 بتناجح فواید پر سیده گویند مدتها با مرشد کامل شاه نعمت الله طی
 سیر و آیات ظاهر و باطن نموده اند و قدم رفاقت در راه سیاحت
 شاده طالب عنایت محبت هم مراد و بقعه رفیقه آن مطلوب اهل نیاز
 پیران محله در سر و شیراز است و هر نه سنه ماه چرب خصوصاً سنه
 اجتماع مردم بر سر مراد ایشان واقع ^{تزوج} و محبت و کوشش
 صومعه فتوح انواع خیرات از صفار و کبار آن دیار ظهور مینمودند
 و صاحب این تذکره الکی در سال هزار و ده بطلب علم و کمال بسیار
 رفته مدت سه و نیم سال تحصیل معارف در آن خطه پاک نموده بطور
 مزارات ^{احاطه} مینگره خصوص مراد فی الا نوار ایشان رسید و دیوان
 وی را در همان بقعه انتخاب نموده لیکر ^{بسیار} منتخبات ^{بسیار} میراد در آن
 از دست رفت زکاتیت زیرا از غریبات و غنیان و مسنوبات

شوق نیک چهل هزار است گفته اند یک غزل را بجهله که بسک دم در آمده
 سزای نرسد هیچ ناز پرور زوی ۲ دواي دل بيد حرکت آورد دروي
 دران که معرفتی نیست نیست لذت کم ۲ همی کشد المی بجز خوابی خوردی
 برک نهنزت اگرست دست رس درو ۲ طریق نیست که پیش آوری رخ زردی
 بول عامه رمان بر از شر جامه ۲ بیا و فرد شو و عورتا شوی مردی
 و با د خاک تم خواهد بهر طرف بزود ۲ محال که از تو نشیند بخاطری کردی
 ریزانگی و آهی بکش که مار زوی ۲ حکایت از تو کند دل کبری سردی
 بر و حشت دل انس صحبت دایمی ۲ آینه مجلس او بود دل چسب کردی
 می آید دایمی سرخسی امر عقیق را ورده که وی بر سر هزار شرح لغزان سخا
 عز باشد اما ایام حیات از میان خروج شاه اسمعيل نکر کند این برانان خوشه
 داع مجرب هر دم از ناخن فرشته سینه ^{فکار را} ۲ تا ز دل بیرون کنم غیر خیال مایه را
 نیست آن ششم بر وی برک کل دور زار ^{خفت} ۲ آب چشم می نشاند آتش کل از را
 هم دل دارنده دل ز جبهانت بلی ۲ باشد از مستان خطر مردم بسیار
 داعی هر وی گوید که پوسته ساکن شهر هرگز نرود، این مطلع ان را کند
 داع شغف تا نمیکرد و درم در عاشقی با مال او ۲ هم سباب بر نمیکیرم سراز و نبال او
 حویر نادانچو ا - تر آبادی آن پری رویه ز کبرک قنار بر او ۲ هر طرف خط قناریت که مال او
 سوزان نادانستی بخاری خوام حس
 شایری آورد که وی بشکر گفت استغاث تمام دارد و شک فردی مستور است
 این مطلع از نجات نامه خیار است تا کی از حال زار خوش غافل من محو شاه کل بود غیر مایل

بیا در خالین
خانوار است
و سده است
از اول است
نحو است
ص

دختر قاضی سر قند در مجالس لطیف و شکره المناسک که آن
پردگی جم عصمت بزبور ادراک ابراسته بوده اینست مهروز را با و شنب
ملور سوای عشق از مردم عالم غم دارد ۲ که عاشق گشتن رسوا شدن هم عالمی
دختر یادگار آورده اند که او ساکن دوع آباد بوده این مطلع در حیرت
مسکه ای که از دوع فکر او هم بر سیده بعالم هر که را بنم بدل در دوعی دارد
ز دست غم منال ای دل که غم هم عالمی دارد در ویش دهکی قر وینی
دهک مجله ای در قر وین و در ویش در او ایل حال بصنعت بافند که
استغال داشت و از حلیه دانش سواد عاری بود و در سی جز سواد
الوجه فی الدارین در ویش خوانده لیکن چون از جامه خلعت توین براری
بر قامت شاهد طبعش لباس موزونیت را بریده بودند بجا از کوفته جان
برون تراود که در پوست ابر خاطرش بر شرح کلام موزون در آمدن
شهرت از هزار نظر دیدن گرفتار آوازه سخن طرازیش بهر سوز
تا آنکه در مجلس سلطان یعقوب نیر صکوک حسن یوسف کلامش را از
نمودند و آن پادشاه عالی منزلت از روی خواهش تمام با حصار در ویش
از فرموده در ویش را حاضر ساختند بدین برای بر او چینی که در
خدمت پادشاه سها حضور داشت این بیت را چه کنت و در نظر
پادشاه و حاضران مجلس بزرگشته روز بروز نصیت شهرش
بلند کردید برای کاکل او بس نبود بر جان امانه نرسد میکند پر شام
آورده اند که مولوی جامی بعزم سفر حجاز تین وین رسید در ویش

بنامی
بوشی
واقع که او ازاده بی تقین بود و در
چو در تقین مفعول جمع حاجی محمد
صنعت نیری شعور است طبعش
بند بر وانش است و باطنی بدین
مزی میگفت بر باغ خوشی بر
را به علی گفته بودم بعد از آنکه ضیافت
دند و در ویش اندازد از ویش
را جامه تو باه داده بودند امدم
یا ابوی طبعه بودید که
نمودند جامه پادشاه ام سکنه
غم جامه شما را بپوشید و او
نوع تکلیف چشم غمزد و او
و در سید از عالم در کرد
سماعی از ویش
اعراب و ناله از ویش
بودین خونبار خوش

مخدوم مولوی آمد و مولوی با آنکه مهربانی بسیار با او نمود و ملائمت میکرد
 وی از شوخی ملبس که داشت مولوی را نشانه ناوک بهجا ساخت و بگره خورد
 ایشان نمود مزار آن شاه سرسرفرو مسکنت در جوار مرقد شاه نراده حسین
 بقزوس واقف در نسخه که وصف لب بیان کنم آجان در میان نهم که ورق را نشان
 بزرگت سلطان جامی از اشعاری لا فدی
 ای باد صبا بگو بجای می کای در دستخواران نامی
 بروی اشعار کهنه و نو از سودای انوری و خسرو
 اکنون که سر حجاز داری آهنک حجاز ساز داری
 دیوان ظریف فارابی در مکه بند و اگر بیابی
 بقدم صورت آن تنگ زبان نتوان ساخت
 گویند در کوه شیرین گوید کرد و جمشید
 بغیر نایقه لیلی که می کند خاری
 پیش ماه عارضت در جوخ کردن افتاب
 هر روز اختیار جهان پیش و بیکرست
 بمستی چاک کردی پیر من در بزم منجور
 ز بس که جاده کنم خاک بر تن از علم او
 ای خوش آن دم که رسد نایقه لیلی بر
 موافق در ریش رود غنکر امیر علی سرد رحبالس آورده که وی مرد
 بد زبان بود و بخور گنگ بر از در ایبار نمود و بعضی قطعه همچو جام را

در مکه بند و اگر بیابی
 در توان ساخت ز تنگیش زبان نتوان ساخت
 تا رسید یکبار دیگر نام شیرینش بگوش
 ذکر کراخی از در هکذا مجنون است
 هست نارنجی که سرگردان بود بروی
 دولت مگر که است نه هر روز برود
 درنی بکشود از فردوس بروی کنه کار
 ز هر طرف که کنم سر برون رسیان است
 آشنایانه کند جانب مجنون نکلی

و او بصفتی ذیهن و استقامت طبع از سایر شعرا یاران امتیاز داشته و این قصده را
 در مدح خواجه حبیب الله گفته و در تذکره مرادیه که در مدح عیانت الدین شمس المصطفی
 محمد لیسوی ایام شریفه در شرح مرادیه استخوان
 و احد اعظم حبیب است که از بسین خود
 سم اگر بودی نهادن نقطه در پامان قاف
 و ز هیچا که برای کرمی بازار حرب
 زم کیشان شیخ کین بر کف با صفا
 بسته کرد بر فلک راه و عا منظم
 چنین روزی بعزم جرم چون گویا
 مذود در ما خشن از سایه خود چند میل
 رند از هر طرف پیش تو از هر صفا
 چون نشان باطل و استخوان حاتم و شیردان
 قاف قدرش را بجای نقطه بودی فرودان
 بر فرزند و پیشش کین عتاب از هر کران
 چون نشانه رو نکرد اند از پشت کمان
 بس که کرد تیره بر کردون رود همچون
 شیخ خندی در کف قمازی نژادان زیر
 کر برای امتحان هسته تر کبری عنان
 چون کمان کرد کیشان را طوق در کردن

و او نام و سبب استقراری کمان غالب است که همان دوست محمد مذکور است این مطلع مرادیه است
 قف کل آمد و سبب طلبت مرا با ده نیابت زک روی طلبت مرا
 سیر دوست حسن ملازم و تربیت یافته محمد خان شیبانی بوده بدین
 من نگره میفندند بید مشک از جرات بدیش او از کون کرده سپهرش
 در چمن تماشای رخساره کل در گرفت
 دوستی نقاش از جمله خوش طبعان و لوندان شهر یزد بوده صفا فرزندش ازین
 میبود بعد از وفات همام استخوان ما اسرسته نامه ایست ز در دهانها
 سیر دوست طاری از امر نژادای چمتا روده و خود نیز در خدمت

بابر میرزا رتبه عالی داشته شی امیر المومنین علیه السلام را در خواب دیدمان
 حضرت امیر تبرک دنیا اشارت فرمود او نیز تبرک امارت نموده روی هر یک
 شاه اسمعیل آورده و ده سال احوال بکثرت بکثرت نمود و معاش از و کثرت
 مکتوب را ابتدا تا بشفقت خدمت استانه امام الحسن و الحسن شرف گشته در سکه خراج
 آن روضه مقدمه مندرج بوده و در علم اعداد و مهارت و ششم خوش صحبت
 و ششم کلام. این مطلع ازان سر محمد ان عالم حکامی که جدایی در کریمان
 بر طرف راه نیست که جان سوز جان نهند

دوست محمد سلطان بن نوز و ز احمد خان بن سیونج خواجگان بن
 ابو الحیر خان پادشاه زاده شجاع مکر خصال بود و میل تمام بکثرت علم و
 در آن مجلس ازین طبقه خالی نبوده از لطایف طبع است و آهوی حسن آن حال سخن
 از مخالفت پوست پوشید و ره صحرای گرفت مولا سلطان علی و وانی برادر
 سوزام و یکی بر ویت این مطلع از و کار با شد پیرشان بجز زلفیار با
 بچکس بیرون نمی آرد سوزی از کارها در و لشاه این علو و اندک
 بخت شاه الفارزی السهم قند گشت از مورخان برمان و موافقان
 سلطان حسین میرزای با نقیر است و تذکره الشعراء او که بر هفت طبقه
 و خاتم ترتیب یافته و عمل بر ذکر احوال یکصد و هشتاد شاعر است
 تمام دارد و اگر چه شعر بلند کم آورده اما احاطت شعرا و پادشاهان را
 عارفانه و استادانه بیان نموده و بحسن احوال را خوب نموده و امیر
 در مجالس آنها را آورده که او عم زاده امیر فرزند شاه بن علی الدوله استوار
 بینند

و بزرگی نشان و رفعت مکان امیر فرزند شاه اظهر من الشمس و امیر علاء الدین
 سرک منصب ابای خویش نموده بدو مقلد قناعت نمودی اما در لشاره علامت
 مر نموده زینانش در مثنوی خوب بوده چندیتی در اول تذکره مدح سلطان
 حسن میرزا نموده و غزل و قصیده نیز میفرموده بر سیل استشهادهای
 قابل دولت غمهای تو ایادل گیت ۲ نیست مقبول تو باری دل نا قابل
 یکشی خنجر و خون میخورم از حشر آن ۲ که شود با بچه دم تیغ تو از بسمل
 فزنده نامه سروری ۲ فروزنده ماه نیک اختر
 سپهر از کم استکان درش ۲ ظفر نیک سپاهیت از لشکرش
 ز یک سوزی ظلم ز یک سوا مان ۲ چو سدایت شمشیر او در میان
 سرفقدان پاکیه تحت است ۲ بلند آسمان سایه تحت است
 لکینست خورشید بر افست ۲ جابایت با حید بر ساعت
 درین عالم از هر چه با استنیت ۲ نکوتر ز فرزند شایه همه نیست
 کسی را که با است در سر غرور ۲ کلاهش ز سر سر زتن باد دور
 چه تنهایی از ولایت ری بوده و مکتب داری می نموده علت جوع بر نما
 استبلاده است که کف در سوزی چیزی خوردنی نداشته جامه خود را خورده
 اس نقل از و بمنزله یکدیگر توانست و اس مطلع نیز از دهقان منزه عمر جو است

نه یوانه نیشیا بوزک او کرده اند که از شعاع ان معتبر و خوش طبعان
 معقول بود یکی از چهار ملا و غلی مر طلبید که بر قند سجده برد از غزلک الطوفان

هر شکی را که خوناب جگر مرده است پیش مراد و خوردن است اما اسره
 از لباس در خون دیوانه باستانی که هوای صوفی داری دل بنه چندی
 دیوانه عشق از بزرگی نقل کرده اند که روزی به بازارستان بغداد رفتم
 جوانی دیدم لقبش دیوانه عشق سی خوب و جامهای فاخر نوشید بر خصر ^{روکی} کشید
 و مرده در دست زنجیری برای قومی بر سرش جمع آمده این بیت میخواند
 در عشق تو انکسای ز ز مردم هر لحظه فرزندت ز سودای تو دردم
 پس آن جوان ز منم کفم به حاجتی داری که بتقدیم رسانم کف دارم کفتم
 جیت کف اگر توانی بمحله حجاج زفته آنجا که در سنای احمد در مقامت
 سرای ترنایمت زو بقبله مقدمه سرای آن ترساید جام اندر زه هوای آن ترساید
 از زبان من این را می بخوان در عشق تو ام طاقت چنانی نیست
 در بحر بواج روی سگیانی نیست تا وسیع و توان بود تحمل کردن
 دیگر حکم هیچ و توانایی نیست مگر حسب الفرموده او بیدر ساری و فدا و از ^{ان}
 دادم چیزی بر آمد حکایت بوی کفم چون بدرون رفت ناگاه او ازکی
 بر آمد کوشش کرد و خضری بود که بدیدم این را می سر خواند
 در عشق کسرا که توانایی نیست در بحر محمد و سگیانی نیست
 مگر علاج او و سرور از مگر هر مصلحت در که فرمان نیست
 باز آمده پس آن جوان انچه شنید کفم در درام نغمه بز در جهان نغمه بود
 خون محله دفتر باز آمد فریاد رخاس که دختر نیز در گذشت
 دو سه بود و سه رویار بر باز خوشتر ازین در جهان در که بود کار

حرف اللذال مولانا ذاتی سرعش در مجالس خوش اورده
 کردی از خوش طبعان نازه بهره آمدند و حقیقتش را بیان نموده و این است از ذکر کردن
 فی کرم دم زنده شدن کم زنده در پیش نالام نتواند که دم زنده
 اما در تذکره سار ذاتی زوری مذکور ساخته که در شهر تبریز یعنی فی اوقاف
 میگذرانند و او هر طرف سفر و هر گوشه بلا بگیرد تمامش قدری که عجب تبریز است
 و بجز این ذاتی کبابی هم آورده و شعر قابل یادش مولانا ذهنی
 در این شهر سیلاب بزی نموده ذهنی کاغذ فروش ذهنی ابرو حانی
 این همه ذهنی مخدوم چون شعر قابل ندانشند ایدانشد حرف اللذال
 امیر بر این حرف هردی از سادات صحیح النسب هراتی و با کامران
 میرزا لؤلؤ اثر امرای چغنیای مصاحب بوده استحضار اکثر العلماء داشته
 و موسیقی را نیز میدانست و سطرینج غایبان را خوب میخوانست این و بیست
 شوق دیدار تو کرد از دو جهان فردا روی دل از همه عالم تورا آورد مرا
 و درم از عشق تو بگذشت ز درمان فارغ از درد منی میکشد این درد مرا
 مولانا از بی سینه شیرازی قماش زلفش از دیبای ششری رنگین تر بوده
 و خلوت بیانش از سکر مصری شیرینتر از بیات اراک گشاید قفل کنیزان
 تصور کردی نقش آن است چمن توان بصورت او در او جان شیرین
 نشان خون شمع این عشق مطلبند حذر کن ای گل و منهای دست رنگین
 خوش از آن شب گشتی قمر و ز آسمان بر سر که آملین چه گشت گشته است این
 رازی بعد از دی امیر علیه این بیت را از نوشته امرو و مجنون و اسیرم غم شاد

مولانا صاحب خواجگی
 در محبت خانقاها و مجلس
 و دوستان ندیم نقیابود و او
 ملوک اعتباری با فکری استوار
 جان و دل تریو میخوانند
 سر بنبارسان در دو خواجگی
 زلف حیدر از آن نگاه آرزو
 بهر جا حیدر
 مولانا شاعر از او ای
 کلام

مولانا شاعر از او ای کلام
 در بار طبعش

این مقطع معلوم که اگر کده اس حال آن کس که در از زمر بر کسی از حلقه‌ها رسیده بود از او بیرون
 مولا فاضل الدین را می‌توانی در زمان شاه منصور شیرازی
 ملک الشعراء بود و فضلی و انفی داشت و حدایق الحقایق بر سالی دور
 مقابل آن بزرگوار و طوطا در عرو و فایده تصنیف نموده و بساط صنایع
 شعر کمال در بر می‌برد و قایم را کشته در سال ۱۱۱۱ هجری و نود و پنج ازین عالم فرسخ
 انتقال یافته در بحر کابله پیش از ملا جبار قصیده بنام فخر الدین محمد الکاسری
 که در آن کلام آمده در وصف آن نفسی زلف از آن ستم ^{خطا} پس از آن دی که زنده شود
 من زمان روم بهوای او ز بی صبا جو غبار ۲ که غبار من نبود کسی بهوای او بجز از ^{صبا}
 ز کمر چنین که میان او ز زور و کمر کنند همس که عیب اگر گری کند ز دو ساعده شه کان ^{عطا}
 و کرا و نظر بهمانند فلکی شود که ز بهر او نظر فلک همه آن بود که نظر کند بفلک ^{سها}
 بجهت عدل و حسان تو که به پیش تو بمانند ^{چنین} نکشد سری ز کند تو که ز تیغ تو خورد ^{قفا}
 سر جانی هر وقت مور و ناسخ علی ^{اورا} و در عالم موسیقی ^{سختی}
 کلام در شعر منوی او در بیان اسامی مقام ^{دوازده} و سب و چهار سبب موسیقی ^{سها}
 دارد در آن تذکره مرقوم شد و این بیت نیز از آن زخم خاگر گلستان ^{عشق}
 هر یک کشتن گویت نشد شمیم ما نیافتیم در بیع اعتبار خار و سنبل
 مقام اندر عدد و پشت آمد و چار ۴ دو شعبه هر مقامی ریاست ناچار
 حسینی از مقامات است بر تر ۵ دو گاه آمد و ترسیف من باشی
 مقام دست کنج ریح گاه است ۶ میرقع لازمش با پنج گاه است
 حجاز آمد یکی نخل شمر دار ۱ سه گاه است دهناران نخل را بار

را و با خواهر عبدالقادر مرغه
 در همان ساوجبی منساب بوده

در ذوق
 در هر سر بر کلام
 عیب و در
 مقام
 در هر سر بر کلام
 عیب و در

عشق عشرت از او راست مطابق

کهی روی عواقب یکی مغلوب

ذرا که روی افتد در جهان شور

بود نوروز خازان فرخ و ماهور

جوسازی پرده عشاق را ساز

نغمه در زابل و عهد اوج بیلداز

بزرگ آمد چون چنگ ساز کرده

همایون به نغمت از ثوی دو پرده

نمای بسلیک از پرده ساز

عشیران و صبارا داده آواز

ز اصفا مان کسی گو کرد آگاه

به نیرینوت شاد بوزک بر در راه

بس از زنگوله خود از نغمه قوال

نماید چارگاه آنگاه عتال

ز ما وی کشد بنور و ز عوب رام

بنوروز عجم برد از دل آرام

دو فرخ از بهر اصلی بیان یافت

کنون باید بر تپش عنان یافت

حضیض نیت با هر اصل او جی

جو در یاکش بود قعری موجی

حضیضش فرخ اول را بود جا

بود فرخ دویم را اوج ماوا

بر آتی خود کسی بر عیش راند

که روان در رنمای صبح خواند

چو خوانند در حسین اول روز

جهانگیر و جوهر عالم افزوز

بر در آسمان چون زهره راهی

اگر خوانند بر آن او جانشنگای

بوقت استو اگر راست خوانی

ترا از راستی باشد نشانی

صفایا بدز کوچک آن سازش

که خواند در میان دو نمازش

کجا ماند نماز دیگرش هوشش

کسی را بسلیک آید جو در گوشش

بچو آن عشاق را در کرمی زردی خو

که یابی عیش و عشرت هست در خو

از زنگوله را خوانی تو در شام

شود شام تو چون روز و لارام

بگویم که کوی رود برای مخالف
و برین عهد نه صحن ما و خواند
مخالف در حقیقت و اوج معلوم
بگویم که کوی رود برای مخالف
و برین عهد نه صحن ما و خواند
مخالف در حقیقت و اوج معلوم
بگویم که کوی رود برای مخالف
و برین عهد نه صحن ما و خواند
مخالف در حقیقت و اوج معلوم

بگویم که کوی رود برای مخالف
و برین عهد نه صحن ما و خواند
مخالف در حقیقت و اوج معلوم

بگویم که کوی رود برای مخالف
و برین عهد نه صحن ما و خواند
مخالف در حقیقت و اوج معلوم

امتیاز تمام در
شماره

حراج سبب الدین محمود در جای از اعیان معتبر صفای است و پسند
کار در آن رسید بوده و در علم سیاق از ارباب این فن در دست
از حدیث بیخ زبان بشنید و در هاشم و از راستی زبان قلش
کج اندیشانی و در سوا سوا بوده اند شاعری با دست گذشته وزیر
صفای تراجمی نموده که لوزبهای جامه زداغ کرده چه بود و صفای
بیکر کفند اندو که هر خط را بتقیب مهاجرت سفته اند و بنام میرزا
فرموده که ادا بر کلمات در نهان شیر است و در او را خوش گویم کفند ام هر که خوش گفتی
اوستند ما هر داند که اسر با سبب و او از فرزندان کمال الدین محمد معروف است
سخن دروغ مگو از زبان بسته فرو
که نیست جای سخن در دمان بسته فرو
بجای بسته خندان همه دل پاره
فناوه بر سر هم در دکان بسته فرو
هزار جان معده سگر که از هر سو
نشسته و هم بکس کرد خوان بسته فرو
دلاجون فریخت کران لب نمکین
فکنده شور عالم جوان بسته فرو
چه خوش بود که رجایی بکام دل منید
جو مغز بسته زبان در دمان بسته فرو
شاهی طلبی بر بود ای همه باش
بیکانه ز خویش و آشنای همه باش
خواهی که ترا چون ماچ بر سر گیرند
دست همه بوس و خاک پای همه باش
الحمد للهدر ز ایر فلان
که بود جفت افعی شیران
مدرازی فرون زود آرنج
گیر خنجر با سبب و او بیخ
سر او زبان جاوردار
کک لکانند بر سر ار غنار
بیتلکان کاتبان محکم
راست رکاو درو بجای سلم

۲ سمنو برفته نرسد که بازش بود بر
 ۲ کز مرغ روح خایلی است بلبل
 ۲ اوزان سوختن هیچ پرواندارد
 ۲ آن کل که دل اهل وفار خون کرد
 ۲ سرخه بخون عاشقان کلگون کرد
 ۲ شبی مران قزوینی بدست افتاد
 ۲ جو برکشش نگرستم مران آمد
 ۲ ز روی هر حمت لطف کفتم انان بال
 ۲ که منم بمن تو بر تخت عاج بنشینم
 ۲ بنا ز گفت که آری بهانه میطلبی
 ۲ مرد آن کس بود که روز نبرد
 ۲ زن ازان مردی که در هیچجا
 ۲ حایلش قبه سپر سازد
 ۲ هر بلا زدوست آید معشش بر جان
 ۲ خواستم هنگام فرصت عرض حال خودم
 ۲ پیکانه وار بر در دل حلقه زد و غمش
 ۲ از شوق پای لوس سکان تو جان و

۲ برو بسته ام دل جو بار صنوبر
 ۲ که هر چند کلین بر افروزد آذر
 ۲ زهای رتبه عشق آینه اکبر
 ۲ خون کرد جانانکسش ندانند چون کرد
 ۲ چون شاخ کلی که غنچه پروان کرد
 ۲ بکار برده بسی عود و عنبر و لادن
 ۲ میان خار و خسی نازکی نورستادن
 ۲ چرا تو میل نداری بروی افتادان
 ۲ رهیم هر دو من از مردن و تو از زادن
 ۲ زن اکابر قزوین توان ز کین
 ۲ زخم دشمن با رزو کبر و
 ۲ خویش را در حدید زرد کبر و
 ۲ چون زن آینه پیش رو کبر و
 ۲ روزیش هرگز نباد او هر که منت در
 ۲ گفت میدانم عمت حاجت اظهار
 ۲ جان گفت کیت گفت برون ای کل
 ۲ هر آهوی که سبزه خاک منش جرات

مولا انار حمانی خراسانی خالی از گوشه نماندی نبوده این معراج را از انار حمانی
عالم خلیفه هر کسی کند گوش با میرود از هر گوش ۴۰۰ صفت انصاف بود این را ما را

این کتاب از حضرت شیخ
میرزا محمد باقر
نویسند
شرح فارسی بر فصول
لکهنه
نوشته

مولا انار حمانی خراسانی خالی از گوشه نماندی نبوده این معراج را از انار حمانی
عالم خلیفه هر کسی کند گوش با میرود از هر گوش ۴۰۰ صفت انصاف بود این را ما را
میرزا شمس الدین احمد کاشغری فی فاضل صوفی مشرب صافی طبع
بوده گویند مولا ناجا چون بفرحان میرفت صفات حمیده او را شنید
بصفت او رسید و او در قصیده و غزل اندازد با بقیه شکر و تکلیف آورده
صافی دلی جو شکر نیاید بسوی ما ۲ سرختمش افکنیم خود اید بروی ما
جای رسیده حال دل بست بر ما ۲ کین زاهدان بتوبه بگیرند دست ما
از عفران خورده در خنده فرورفته از ما ۲ دیده بر ناخن خود دوخته عهد از کس
مولا انار شیدای از با بریا مکان محفل رشد کمال بود این را برای زاد

شکر و حاجت مطلوب از بیماری گفته

صد شکر که از غم بدلت بار نماند و ندرت از تاب شب آزار نماند
آمار شکر گشتی و بیماری تو جز در سر زلف و چشم بیمار نماند
رضای سیر واری از اکابر و سادات آن بلده طلبت و پیران او
در عهد سیدالان از وزیرا بوده اند در زمان پادشاه مرغ مقدم و سولای
انجا بود در حکومت ما با حسن تو چون نظر کشید سینه مستعد و جاه و شهن
ما بجزستی سز و پاران شناسیم خود را شناسیم و خدارا شناسیم
رضای زار حیرتی

امیر رضای

میرزا محمد باقر
نویسند
۱۲۴

سر بر او که بود منت فیزی همراه
 که بر باد آنکه کند چشم بدان سر سپاه
 سوز و نا جلال فیتی از فضل او در آن بوده و نزد سلطان اعشاری که در آن
 این امر که گریه ای کشته از سر کویت بجای یاب که ازین ره ببرم سر سلا^{مت}
 و سر علی دوست و فیتی هم بوده که بسیار نزرک است اما بیست خوبی از فضل نامند
 خواججه بر کن صابن سمنانی بعضی گفته اند که وی پسر خواججه صابن^{نسب}
 و خواججه با سید حسینی و شاه نعمت الله همراه و سفر گشته اند و از طبقه
 قضات ترک صفایانست و مرکن الدین مرد فاضل بوده در مدینه و محمد
 مظفر و شاه شجاع و شاه محمود برادر او اشعار پذیرد از دیگر باره مرقوم
 خواهد شد در وقت که کورده که در روزگار طغایتمو خاں تقریبی از
 وصف سزای یافت و منصب پس نازی با و تعلق داشت خاں عامر بود
 و نزد او در سری میخواند اما ذوقی از خواندن نداشت و کم ادراک مر نمود
 یکی از کن پرسید که خاں هیچ امریست گفت آری خواجرا چیزی از من
 استراحت که این خا نرا خا ن از پس هر گاه این حکایت شنیده او را
 بنده فرمود و بر راعی گفته خلاص شد صاحب عرفات او کرده که در بعضی
 تو او خ دید ام که شاه شجاع چون چشم بد پر خود کند و شاه محمود برادر او
 به بغداد که بخت رکن را در غمی نزد و پس از مدتی در سفر بزرگ وی در
 خدمت پادشاه کمال اعتبار و اهمیت روزی پادشاه یاد آن زعم زد و کرد
 اتفاقا رکن صابن جان تبع نمود
 در آنکه سرور و دل به جان رسیدیم
 درم بر او در زلفت و من نهادی

رکن صابن در آن
 در آنکه سرور و دل به جان رسیدیم
 درم بر او در زلفت و من نهادی
 در آنکه سرور و دل به جان رسیدیم
 درم بر او در زلفت و من نهادی

حکایت که بخند و نری در صحت
 که نعمتهای خوشه های او بود
 شاه محمود را کلان نام خودی از
 رکن صابن در آن
 اندیش جا کرده زنجی شکر
 بر آن شاه عراجه باز زده است
 در آنکه سرور و دل به جان رسیدیم
 درم بر او در زلفت و من نهادی

از سحر غمزه که جادوی مطلق است	۴	اشکم جلبیده همچو شراب مروق است
اتشمن قناده در جگر بسته حیات	۴	از رشک غیب تو که آب معنی است
کروی بید بند زلف مقید دل مرا	۴	در عهد عدل شاه که دارای مطلق است
درای دهر شاه شجاع آفتاب ملک	۴	کورا ز مهر سرق و از ماه سخن است
ز فیض ملک تو شد دیده ابل روشن	۴	که دید دیده که روشن شود باب سیاه
که چه جز در خم زلف تو دلم جانکنند	۴	دیده جز دیدن روی تو نمکنند
ز عشق لعل تو بر منیستوانم داشت	۴	که هست لعل تو چون خلق شاه جان ترا
مدارم کز اقبال قطب دین محسوس	۴	که آسمان نوال است آفتاب عطا
نهنگ تیغ ترا کر بر آب نقش کنند	۴	شود زینت او آب زهره دریا
همه خیال رخ لاله رنگ خودیابی	۴	سرسنگ دیده مارا اگر بیالاسی
جز نسیم صبا کراست مجال	۴	که ز رخسار تو نغاب کشد
آرزو میرسد روی تو که خطت	۴	پیش آن آرزو حجاب کشد
از آن بروی تو مردم کنم نگاه در	۴	که تا بقتلم پیدا کنی گناه در
بر کجا که دل و من بهم دو جا بشدیم	۴	دلم براه در رفت و من براه در
چنان بنا نهادم روز قرب ده سال است	۴	که در هوای مدح تو می بزم هوای
درین دینار که بی التماس نتوان بود	۴	اگر چه هرگز از کس نبوده ملتسی
خدای خشمم آرد دیده ام نقطه آب	۴	بیرون زهر دمک دیده مردمی ز کسی
زهی زلف تو سرشته سروستانی	۴	شکنج زلف تو مجموعی پیرستانی
کنون که بوی سبزهستان جور و خسته ارم	۴	بیا و جام طلب نوش کن چه جای غم است

ز موسم گل و عهد شباب خطی کبر
 ز خاک مرده اگر بوی زندگی یابی
 ز طن بلبل و صوت هزار نیت
 ز پشت گرمی مهر است آنکه گلین را
 طراوت گل رعنا چشم من امروز
 جو قد سرو و ام کار بوستان شده است
 در نقشه نگیر و بیج رو آرام
 نیست در کام هوا از لعلت آبی
 زهی زلف افتاده عالمی از راه
 روحی سقندی دور و جی تخلص در کم بوده اند یکی ساوچی و دیگری برادر
 شعر خبازانها بنظر نیاید و صاحب عرفات او کرده که لایق روحی
 صاحب دیوانست و روحی هر مضمونی هم ذکر کرده و این تصویر را آورده
 معلوم است که از کلام درویش که در چهره نوی تو یابیم زخمها چون آب و نم نوره را بر
 با من سخت نیست ولی بهر تکی ۲ گویم بدل خود ز زبان تو سخنها
 روحانی او نیز در شاعر یار تبار و در کلام

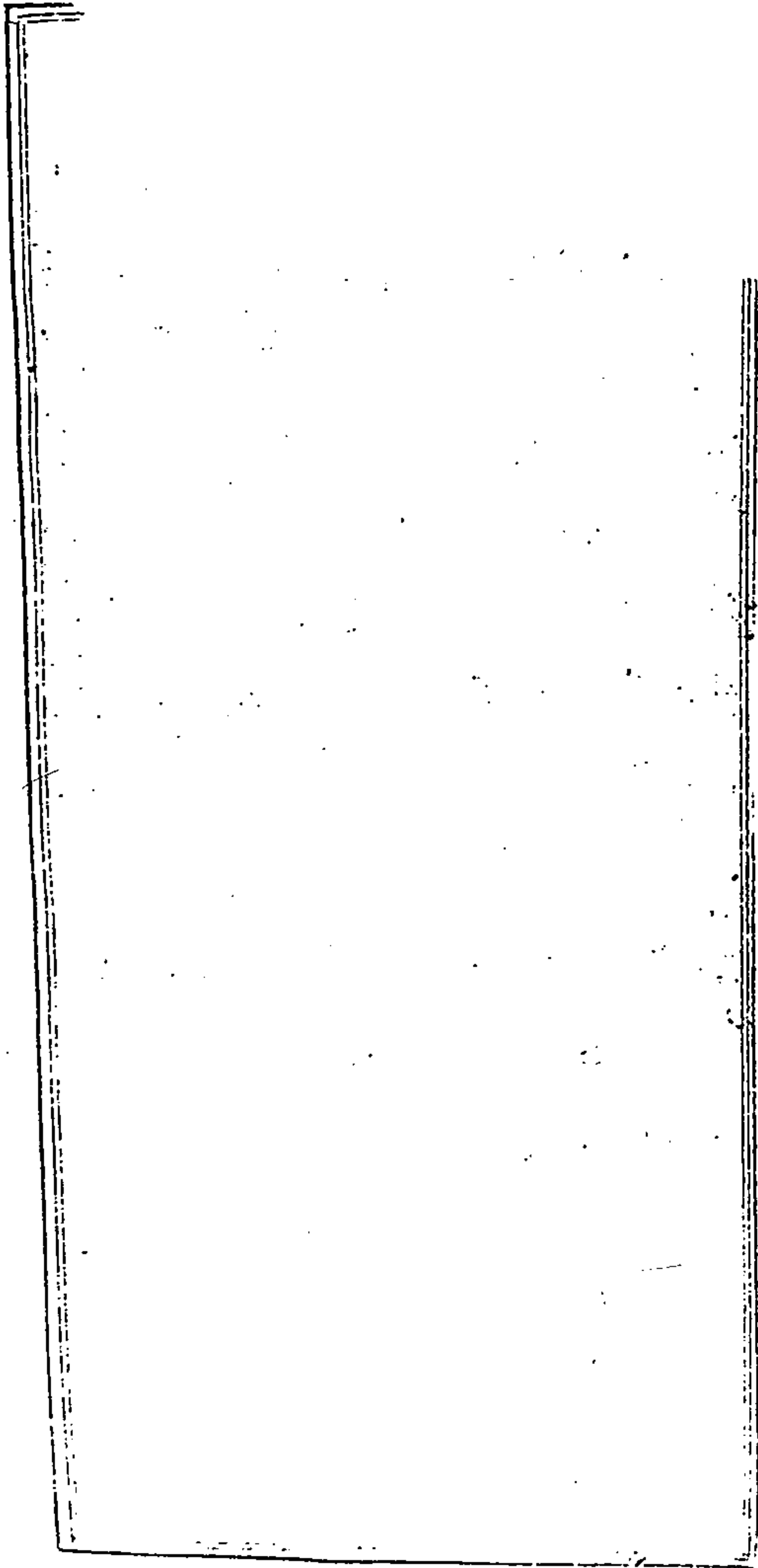
روحی بخاری مدتها در کابل ملازمت میرزا کامران برادر عالی
 پادشاه بوده کارم رسیده است بجای که فارغم ۲ از انتقام دشمن از امتحان دوست
 ریاضی بخوانی در مجالس انجمن که او را وی است و قاضی آن

(Handwritten marginal notes in Persian script, including the name 'صحنه')

وہمزوں

حدود بود و سام میرزا نیز در تذکرہ خویش آورده کہ سر یا صنیٰ نرانی
 است و در زمان میرزا سلطان حسین بعضی اوقات بقصای آنجا
 اشتغال داشت و بواسطہ اختلاف سر عزازان مہم عزالت و بچشم
 بادشاہ مذکور تاریخ وقایع اورا مسلک نظم کشید و ان مثنوی ہوازی
 پشت ہزار بیت است و در تاریخ فتح خراسان ^{در جنگ} بہشت شاہ اشعبد
 اورا تاریخ گفت بود تاریخ جزا و جزا و فتح خراسان امیر المومنین حمید علی ابن ابی طالب
 بعد از ان بفرمودہ شاہ اکھید وقایع زمان اورا نیز نظم آورد اما نام کرد
 از چند بیت از ان مثنوی زبردست گوہر کہ میرزا بتیغ م زد عوز ندما بر بیکاک میں
 عقابش ز جد فلک بروہ کام م پلنگش ز خون شفق رودہ شام
 مسافر در مہن از پی زاد راہ م ضعیف کردہ در قرص خورشید و ماہ
 کند سب ز دیدہ پیرامنش م شفق و شستی از لالہ در دریا منش
 اما ^{در تاریخ} در تاریخ دو ہزار بیت ہائیکہ کہ ایرا بیات از انجا است و سن برانگ
 از ^{تاریخ} تجاوزز بودہ در شہور سال ہند و پست و یک بر یا فرخند ^{و امید}

بکشدون شاہ ہر خان



Handwritten text at the top of the page, likely a title or header, written in a decorative calligraphic style.

اور در خدمت شیخ نظام و دادخواهی نمود مسیح ای را حاجی گفت نزد ملک فرستاد
 بر وجه قریب بنفاد شیخ در حق او نفری کرد و ملک از وجه حقانی منتقل گردید
 اقرار یافت ششپایست بر سر در هر دو لکی از لوبه بیست بر سر
 باخلی سگری کنی مندی ... در هر ستمی تو بری است
 شیخ عزیز الدین خوانی در حقیقت البیر آورده که وی از مردان
 شیخ نورالدین عبدالرحمن مصری بود مدت ها بر سجاده امرتاد و بر هر
 نشسته گراما ترا هدایت فرمود در شب یکشنبه دوم شوال سال شصت و سی
 و سه ازین سرای برفسون بعلت طاعون در گذشت نخت در قریه بالین
 بنفون شد انگاه بدویش آبادش نقل نمودند از اینجا بعد گاه مری بودند
 و خواهر سراج خوانی بر سر منار ش عمارتی ساخته این اشعار حکیم سوزان
 درین محله است ^{چون کن} نوبده نواز سپاه عالی بتوانی حاجت بنود جانما گفتن کرد و
 آتش من اندر زن سوزدم افزون کن ^{این دو بود وجودم را از دگر زنده برون}
 نفسی دارم که هر زمان مه کرد و ^{گفتم که ریاضت و همش به کرد و}
 جذان که بجهد لاغزش کرد انم ^{از یک سخن فضول فریب کرد و}
 حویرا ناز سیرگی در محال آمد که او را چیزی بهتر از آنست این مطلع او است
 در راه عسک خفا نوشته منست ^{در کوه و کشت لارا جگر گوشه منست}

از خوش طبعانند و کینند

۱۲۱

Multiple handwritten notes and signatures at the bottom of the page, including names like 'عبدالله' and 'فاضل' and various expressions of praise or commentary.

حضرت ابوالککار حسام میرزای بن شاه اسماعیل
 سلطان
 بن محمد علی قزوینی پادشاه زاده مستعد بنامند بوده بسیار
 طبع مضمین طرازش بجلیه مکارم اخلاق آراسته و جز هر کلام دلنوازش
 از معدن فصاحت و ملاححت خاسته از تذکره الشعری که تالیف نموده
 پیدا است که چه کتبها از استن انشا بر افشاند و چه کتب کاویها در تنج احوال
 شعر کرده و نام نامی خود را با ترکی ساجی بلند و آوازه ساخته چون های طبع
 اربع پروازش سایه توبه بر انشا و اشعار میسر انداخته چند مینی از ان شاه سیر
 معارف بزبان کوه بر افشاندن قلم در سلک بر م کشید شد تا شاهد استعداد او با
 ای میجو پری از سن دیوانه زید
 ای قوای بران عاشق محروم که هرگز
 از رده شد از چشم مرا مشت کفایت
 مرغ دایم از هوای سر لوبیت
 خون در حکم ز لعل جان پروریت
 هر بار ز کاکلت جدا گشته کزیت
 صد بار مرا دیده و گویا که نزدیکه
 نه با تو سخن گفته و نه از تو شنیده
 درد اگر کف پای ترا چشم رسیده
 درد ام بلا مانده و یک دانه چیده
 سگی دلم از حق کوه بریت
 القصه تمام قتها در بریت

در جونی از وطن خود جدا شده بهمدان رفت و آنجا ساکن شد در وین
 فضایل وجودت فهمی مثل بود و طبع کوانشا و بروجه کالایه اش در آخر عمر
 دماغش خلی سدا کرد و با لیل و لیا انجامید و در تصدیق و جهل مزاج پرسود ادا
 عباس السقای روحانی برد حیرتی را با او عداوتی بود این قطعه بحسب او گفت
 سایل آن گفته کید برمدان . کوشش ز بغض و کین باشد
 خوشتر با خود از دشمنی . سبک از من اگر چنان باشد

قطعه که او برای حیرت گفته است
 شده حیرتی را در روزی داری
 امساک باعث نه پای و میل
 هر شب غلامش در سرمه داشت
 خوش میفرستد میل از سر عقل
 القصه هر دو صاحب سلوک کند
 آن صایم الدهر این قائم ایمل
 توئی که در دل تنگم در آمدی و شنستی
 درآمدند چشمه هزار خوب گزشتند
 آنگونه زنی خاطر شیعا
 تا در دست است با صفا کراست
 چون شکستی از وحذر میکن
 که از وزه دره بیشتر است

بیت در غرض جنتی آورده

شک

مولا تا نمازهای از و رویت ساغر است و با مولوی جبار اختلاط داشته
 مولوی این قطعه را برای او فرموده
 سانوی میگفت در دوران معانی برده اند
 هر که در شومن یک معنی خوش دیده اند
 دیدم اکثر شعرا این یکی از معنی ندانند
 راست میگفت آنگونه شمشیر زور دیده وی آمد پیش مولوی کلر کرد و مولوی فرمودند
 که من ساعری نگفتم اشاعری گفتم این از آن جوهر خوش ساغر با نام و در شکار

از سندن این قطعه

تأشیدم که اولیای ارجان گفتند
انشی در دلم افتاد که شوق گفتند

سوزنا سحر امیر علیه گفته که روی از دامغانست بسیار تحصیل کرده بود
بر متدولوات کشت در سلک علمایان داخل شد بعلم طب مستغول گشت اینجا

هم شفا حاصل نکرده و بیمار علت کم فطرتی بود از بارها مکان مجلس میرزا
سلطان حسین بود و پس از آن شرمه نهاد در عصر وجود میر میگردانموز نماید

ای دولت بی موجهی از عاشقان آزار ما ۲ رختند از بیم و استازان نه این مقدار
و دیده را کفتم که در رویش بکتابی مبین گفت که کتابی نباشد عین مشتاقیت

سوزنا ساکنی سر قندی طالب علم قدیری داشتند این همه از آن ساکنی کوه
عزم درین خیال سر آمد که ده جا روز وصال چون شب بجزان دراز است

سوزنا شاه حسین از بچون سپاهی تخلص در مجالس امیر آورده که او سپر
شاه یک این امیر ذوالنور است بسیار قابل و فاضل بوده و در قانور عدالت

و این شجاعت مرتبه کمال داشته چون در میدان فضا حمله نمیکند مازی و موزده این چند
بناز و بصره تحریر در آمد

چو روز و شب بخیال تو بوده ام نزدیک ۱ اگر تو نیز کنی یاد من نباشد دور
سپاسیست و هوای گرم سینه کنون ۲ چه جای باد و انگور و جامهای سحر

نه من کاکل مشکین بروی خود پریشان کن ۳ برای چشم بد خویشید را در بر نهان کن
مسجدی که در مکه در راه دلبهر خویش ۴ بهانه سجده کنم بر زمین زخم سر خویش

چرا که او خوشتر از جانم است
زیر آنکه بر سر کعبه است

حافظ سروبی از بریار نکاهست چون قامت بلندی و آبروی بختش نموده و مفضل است
 هم بیان حال میکند من که در کور طرامت ماری کم کرده ام. قامت خود را استون خایه هم کرده
 سوکانا سرودی ولد حافظ میراثی است مدنی واقع نویسن عبدالقده خان بوده
 و مخطوط کتابه را بنکو مینوشته بر زبان ترکی نرسو مکتوبه این مطلع داد و در
 گوید در فصل خوان که جز کل نام و نشان ۲ خوش رنگی اورا و خوان هم کم از آن
 سوکانا سرودی و ریحی از شعری شهو عهد خود بوده آنرا از آن کلدسته بند هم چیا
 نادر کلر همس حیران گرفتیم ۲ کلمه شکر گلشن دوران گرفتیم
 سراج الدین قمری گلستان لطایف را قمری خوش الحان و نوبستان
 ظریف را بلبل زار داستان دیگر از نشتان اهل معنی فاخته ضرب اصول
 نظم ارشیدی مری اسکا بخوش آمدی و کبوتر وارد در هوای خشنش
 معلوم زدی و شاه پداس صفت همین براعی او بست که مرغ را در جاده
 ادا نموده ای در روز چو باز و در کینه عفا ^{بچه نموده} عنقا بهوری و طوطی بقطاب
 از باده بطی فرست مری را ۲ چون چشم خروس درشت همچو
 اگر چه بعضی او را شیرازی گفته اند اما در لثاه در تذکره خود آورده
 که اصلش از قزوینست و همواره ندیم مجلس سلاطین و حکام بودی و او
 خوش طبع و لطیفه گوی بود او کرده اند که در زمان سلطان ابوسعید ^{ضعیف} خان
 صفتیه نام بود و بزهد و عبادت مشغول خوانین و عوام الناس را
 ارادتی عظیم بان نراهیده دست داده بود فنقرات خاتون که خواهر ^{ضاعفه}
 سلطان بود بزبانت اورفت و قمری در آن مجلس حاضر بود چون طبعام

این کتاب در مجلس سلطنت در کتبی مکتوبه در کتبی مکتوبه در کتبی مکتوبه

و در عمارت آورده
 در هر ایام
 و با بلای حسبت
 تمام داشته
 ام

طلب است
 مکتوبه
 مکتوبه
 مکتوبه

خوردند فنقوات کف که قدری طعام بخوردند بی بی من دیدم که تبرک بخورم
 سراپا الدین کفای خاتون اگر شمار غبت کمند من تمام خوردن بی بی دارم
 فنقوات از من سخن بهم برآمد و فرمود تا سینه چندی بر سر او الدین زدند و سراپا
 الدین با روی کبود مجلس ~~خط~~ در آمد خان بر سید که مولا ناخبر رسید
 کف ای خداوند لطیف از طرف هزار دنیا مخزند فنقوات خاتون لطیف از
 من بد و سینه هر چه نمی بقدر و اصل ساخت و کسیت لطیف بسیار ~~تقریر~~
 نمود سلطان سکندرتل و هرگاه فنقوات خاتون را دیدی خندان سدی
 و کفنی لطیف را از ساعرات ~~نشان~~ مخرجه و سراپا الدین را با عبیدزکائی و
 ساجی مساعرات واقع میشد و از آنجمله شاعره ایست که میان سراپا الدین
 و سلمان درین رباعی ~~مضمون~~ واقع شده قمری ای آب روان سر بر آورده نشسته
 و ای سرو چمان چون سراپرده است ای غنچه عروس سراپا در پردت
 ای باد صبا این هم آورده نشسته سلمان بیدای ابر بهار خار پرورده نشسته
 وی خار درون غنچه خون کرده نشسته کل سرخوش و کاله مست و نرگ محسوس
 ای باد صبا هر چه آورده نشسته صاحب عرفات آورده که قمری و قمری
 از قدمها بوده اند چنانچه رسید و طوطا در حدائق ~~المحرم~~ سخنان آنها را
 آورده و نظام الدین محمود قمری صفائی معاصر کمال سعید بوده و پویش
 نزدیک بدون زاریت نزد منت و سراپا الدین قمری مدیاح سلطان سعید
 بود و بعضی نسبت سیادت با او نموده و بهمان بیت او سند چندانند
 دلند جهان که نسبت ~~دائم~~ قمری نو با او وجود من از باغ حمید ~~نشسته~~

این شعر از سرایان است
 این شعر از سرایان است
 این شعر از سرایان است
 این شعر از سرایان است
 این شعر از سرایان است
 این شعر از سرایان است
 این شعر از سرایان است
 این شعر از سرایان است
 این شعر از سرایان است
 این شعر از سرایان است

این شعر از سرایان است
 این شعر از سرایان است
 این شعر از سرایان است
 این شعر از سرایان است
 این شعر از سرایان است
 این شعر از سرایان است
 این شعر از سرایان است
 این شعر از سرایان است
 این شعر از سرایان است
 این شعر از سرایان است

ای خادم سبیل تو عنبر م	ساده خازلب تو خورد و بشکر
خندم لب تو جان با دو م	روشن برخ تو چشم بیامیز
قصه حکیم که اشتیاق تو جگر کرد	بانشد دل پر ز تو گفتی تو جگر کرد
چون زلف در ز تو توشی می باید م	تا با تو بگویم که فراق تو چه روز
کدام جان که جانش بخورد خون جگر م	بجان تو که به و جان خویش نسیباری
شده زین جان تو ز کین م	اگر دست خود این خاک را پیش از روی
را بخد ز زمین کرباب باز دهد م	ز خون عقیق ز جشمهای کساری
سرای خلد ز بهر تو در کشاوه و تو	بند مانده میان جبار و یواری
جانم از غم این آسیای بچااصل م	که خندان به با من سیه بگرداند
سرخ و درای چه بیخوات کف که با کانی	در غم من سخنند غمید روی بود
و چشمی چو چشم تو در آرزوی من	زمان رفت است آن قد و رفتار از رو
بچشم من دیدار از تو	بگرم سرد جهان ره روی که خوردا سوم باوی باشد شیم
حماقت اسعد گل شیر افندی صاحب ترجمه مجالس النقایس اورده که او برید	
شاد تا سه الوار بود لیک چندان در پیغدی را بر روی خود کشود که شاه	
فرمود حجده او را خراب است! خند و خاک او را تمام هر دو رنجند و غریب است	
حال خود رفت از من است	
ما در غم روی برسد تا علم کردی	ولم بروی بانم راندیم حمد ندیم کردی
خوش کن پیشی دل بیمار سعور را م	زان پیشتر که برسی و گویند در گذشت
غم ساقی می خون دل زنده معنی	چشم ز غم بگویی تو کم نیست

تعمیر او

ببین

حافظ سلطان علی اویسی

سلطان حسن و زائق لیلہ و نازا بجان

سلطان سلیم و سلطان باہر

میرانا

۱۵۰

مولانا سلطان علی شریذی خوش نویس با دست بوده و نسبت
 خود را از تاجیکان که هر خطش بیت ^{می نمود} آخته کرده آورده اند که حسن خلقش
 بر حسن خط زیادتی نموده و او از شاگردان مولانا اظہار است و اظہار
 شاگرد مولانا جعفر و جعفر شاگرد مولانا میر علی که واضح نسخ تعلیق است
 اما شاگردان شریذی مولانا سلطان علی مولانا علاء الدین ^{محمد} است
 و سلطان محمد خندان و سلطان محمد نور و سلطان محمد ابریشمی
 بقلمند کاتب و مولانا شمس الدین محمد که استاد مولانا میر علی نانیست
 و مولانا سلطان علی در زمان سلطان حسین میرزای بایقرا و امیر علی شیرازی ^{بود}
 تمبر بنفشه اگر چه بلند نیست اما کلاوش خالی از مزه هم نیست چنانچه از بیابان
 بوید ^{است} کل در بهار از آن رخ گلگون ^{نموده} چون اشک منہ که از دل پر خون نموده است
 این به پچا صلی و بوالهوس ^{است} در مانند پارسائی و چپکسی
 در اویم نشان کج مقصود ترا ^{است} مگر نرسیدیم تو نشاید برسی
 در جوانی بخت بدی مسلم عشق خطر اندی از مرده ^{است} نیت روزه علی کردم غم عشق را بجای کردم
 عشق را چون غم گریستم پس انوی خویش ^{است} هر که گوید دردی از روی عاقبت میشود بر روی
 بنده سلطان علی غلام ^{است} شهرت نام او ز نام ^{است} اولاً میگویم پان قسم بشنو این حرف از زبان
 در فام رنگ می باید نه بسختی جو سنگ می ^{است} نه سیاه نه کوه نه دراز یا دیکری جوان ز روی
 حدال نه سبط نه باریک و نه دروغش سفید نه تاریک ^{است} نه درو بیچ و نه درو تابی حکم خط را نکوست آبی
 تاغدی بهتر از خطائی نیست که چه چند آنکه آزمائی نیست چندا که از سر قندی
 طغش رو اگر خود مندی ^{است} بیچ رنگی به از خطائی نیست حاجت آنکه آزمائی نیست

سر آمد تمغ خود را

در این
 روز که گریه بر سر جان
 در آن که روی سرده نام دور جان
 از لطف تو اسرار بودی دارم
 کمر از روی تو گنج کوران

در تذکرہ سار اور ہر دہ کہ سن اور بالکہ از سنست گذشتہ بود در قدیمت
 خطس فتوری نرفتمہ بود و ہنوز خوش عز نوشت و خود بیان این سبب درین
 مراعت شد و نہ تیز کم ہنوزم جو کس قلم تو ام ہنوز از خرد طاعتش کہ العبد سلطان
 سلطان محمود میرزا اولد سلطان ابو سعید میرزا سبب او زاد مراد با
 محمود غازی کفندی لوای تصرفش بر اکثر بدخشانات و ماوراء النہر
 سایہ افکنندہ بود و عوارہ تربت اہد فضل فرمود و طلبی تخلص فرمودہ
 در کوفی بلا پای نہاد م سلامت ۲ بر شیشہ ناموس زوم سنگ ملا
 سلطان محمود میرزا امیر سلطان محمود میرزای مزبور و برادرزادہ نایب
 میرزا است بعد از آنکہ میرزا شہزاد تخت سلطنت رفت او بر جای پدید
 نشست و بسبب انقلاب روزگار بلا مرت سلطان حسین میرزا شہزاد
 قامت قابلیت پیش خلفتہ دامادی از آراستہ شد و باز اندیشہ در برای
 خاطر شہزادہ از نمودہ شاہ مال رجعت بجانب مملکت خرد کشور
 و انجا امیر شہزادہ و شاہ و پیرا گرفتہ از باب میل انشا کہ اب کوہر حشم
 جہان بین اورا تیرہ شاہخت این رباعی را در سنگ جوہر منقولم خوش
 گشد نندہ کہ میار دیدہ روشنم چشمہ باہام ز چشمہ بر بود
 فریاد کہ فریاد بجای نہ رسید افسوس کہ افسوس ہمچو نیکو بود
 بعد از ان در بارہ عازم ملازمت سلطان حسین میرزا شدہ میرزا ازین
 مسکاتانہ فنادار ملک بقا رفتہ بود و محمد خان سیدیانی خراسانزادہ است
 آوردہ بود سلطان محمود از تخت سعید نومید گشتہ تنبع اورنگان گشتہ شد

و او در دیوانه‌ها و کتب و در فارسی غازی تخلص نموده
 خواجه سلطان محمد ولد حسن الدین بکلی خواجه منصور قرابوفا
 اخوان در نزد عالم خرم برآمد آن فن بیستی نموده پس خواجه سلطان
 خواجه سلطان ساوچی لقب او جمال الدین محمدرست و از خواجه علاء
 الدین محمد ساوچی ایشان بدر بر پدر مردم تیغین و اهل سیاق
 بوده اند و خواجه سلطان نیز و قوف تمام درین فن داشته و مرد معبر ^{واهل} _{فضل}
 بوده و در شاعری سرآمد و روزگار خود است قصاید انوری و طبرانی
 تتبع میگویند از اینجای که قصیده طبرانی جواب گفته و تخلص ^{نهاد}
 خاتون کرده و مطلع ضایعاً بر وجهی قصین یا خوی تا بن رفته و زینب که
 همچو کس کرده طبرانی زورده سفیده دم که بشدم محرم سرای سرور
 شنیدم آیت تو بوالی الله ارب حوا شنیدم که سرور ز خود
 ظهیر رده سرت نیدر چو میگفت سفیده دم که بشدم محرم سرای سرور
 مراد که ز در تو نامیم گفتن شنیدم آیت تو بوالی الله ارب حوا
 در تذکره دول شاه بر سبیل حکایت آوردیم که سلطان از ساوه عزیمت
 بغداد نمود و جمال بخشش بپوش حسن توفیق آراسته بلوزت تیغ حسن نوایان
 کرد روزی شیخ حسن مستری وارد در خانه کان فستر اندازی سکرد
 سعادت نام علوی ترقی آورد سلطان این چند بیت ^{نوشته} _{فرمود}
 جو در بار چای کان شاه ترکفتی که در ربع تو شاه

دوزاخ کان با عقاب سپر
 بدیدم نیک گوشه آورده سر
 نهاد سر سردوش شاه
 نداء چه گفتند در گوش شاه
 حواز شست بکشد خروگره
 زهر گوشه بر خاست او از ره
 شهاب در بند برست
 سعادت و ان از بی برست
 معیت ز کس ناله برخواست
 بغیر از کان کونال درواست
 که در عهدت صاحب قران
 نکرد کسی زور بر زبان

چون استقامت ذہن و سلامت طبع سلمان بوشیح حسن فویان ظاهر گشت
 منظور نظر تربیت آن پادشاه شد و شیخ او پس که بزرگتر گشت شیخ حسن بود
 علم شعرا از خواجہ سلمان تعلیم گرفتی و مرتبہ خواجہ سلمان در عهد گوکیہ
 دولت شیخ او پس و دلتا دخترون از طبقہ کردن گذشت و رعایا ہما
 کوناکون از ان در میان امارت نشان مرید و قصاید لطیف در مدح
 دلتا و ذہنی خواہر او دارد کہ صف جمال و صورت انہارا در لباس
 نوع و سان فکر خوش جلوه داد و ملا و فای صفا ہائی بیجا مناسب حال
 اہل طمع و ارباب دولت این روزگار خوب گفته چون کمال نسبت داشت مردم
 سخن و زبان زمانہ نہ کم ز مسلمانند سخن خزان جهان بیک کم زدلتا
 اما سلمان را در افر عمر از ناتوانی بہی ضعف با صرہ ہم رسیدہ دامن
 بدیحاغ از زہا ہا برافساندہ در وحشت ابادت ناعت خانہ ساخت
 و سلطان و پس در ولایت لری دو دیہہ سپیدغال لوی دادہ بانہا
 مانع بود مادر سال مقصد و بست و نہ نقد خاستش از کیہ در کار

این کتاب در کتابخانه
 مجلس شورای اسلامی
 تبریز محفوظ است
 شماره ثبت کتاب
 ۱۵۴
 تاریخ ثبت کتاب
 ۱۳۵۴
 شماره قفسه کتاب
 ۱۵۴

درد فبا دنا پر از خوابها ابدار او که فریبند کوههای مستحق	ایستاد از غبار اگر چه بر خست درو
بگردی نه آتش مر ساد از غبار	ساقی نجس بده باوه که تو لیس رفت
بهبوای لبش بر سر می چون حساب	بده هم تو به درو کی تو نشی روی
بچش ز خشم و زور و می تو چینیست	این بر دل نادان جو برک گاهی نیست
ولیکن بر همه دان همچو کوه الوند است	دراز خست جانان که بر تواند کند
مگر کسی که دن جان خویش بر کند هست	شان بپاری چشم تو و پنجوای مست
داند ابروی تو کان بر سر ما زبان است	لبش چون کل بر از خون باد کام و غم
کرب من خنده زود ما دست من سپا زگر	منه که در زمره عشاق برندی علم
طبل نهان چه ز منم طشت من از بام	بدر عکس فتاد اینده و سید را
آینه یی ای یی یی همگی مجنون گشت	ز کوی خواباتم اگر گشته بیایی
رو خون من نه ساعز و پخته طب ن	زل اگر بار شد بار نگاری باری
ور کسی باید که زیند چو تو یار شی با ای	بچه ام که تو به چشم شماری مشمار
منه که باشم که در ایلم شماری باری	آمد بخری نند از میخانه و ما
کلای رنذ خرابا با آ دیوانه ما	بر خیز که پر کنیم چانه ز می
ندان پیش که پر کنند چانه ما	ترکی که مهنش پیش ز انومی زو
باماه فلک حسن بهلومی زو	دل سقبتید من برابر ویش دل
می بستم او که برابرومی زو	سرایه دین و دل عبارت دادم
سوز و دوجا ز انجارت دادم	سکینه ز می هزار بی خوردم و
می خوردم ایمان کفجارت دادم	

سوز تو جگر کباب میگرداند ۲ اندوه تو دل خواب میگرداند
 از حسرت مجلس تو ساقی شب و روز ۲ در چشمم ساقی آب میگرداند
 خواحسم که مرا امدام آماده بود ۲ جام می و شاهدی که از ازاوه بود
 چندان بخورم با ده که چون خاک ششم ۲ این کاسه سر سوز پر باوه بود
 خواهم کسکی جانگد تو دانی و منم ۲ بز می که دران بزم تو دانی
 من بر زینت جو ابا نم تو ۲ ان کس که دست را بخوابانی و منم ۲
 از بس که شکسته باز بستم تو به ۲ فریاد می کنند ز دستم تو به
 وی روز بتوبه شکسته سازم ۲ امروز بسیار می شکستم تو به
 من ماکر تو در میان کردم دست ۲ پنداشتم سر که در میان چیزی هست
 پست از ایمان چه پست کمر ۲ تا من میان چه طرف خواهم بر
 نبود می نیستی که هستی منم ۲ بقدر آنچه هست هست بودی
 مرا هست بلیند دست کوتاه ۲ چه بودی جای هست دست بودی

کوفت این مکره الهی که در طریقه امدان ای با عرق خارا سراسر بودی
 ساجده و حسن ادا را و را نیکو از اول براد خسته می خوان که بر طافان بود
 خوابم کسکی چنانکه بودالی در من بزرگم دران بزم تو دانی و منم
 دور از تو در دم
 کن بزم بستیرت جو ابا نم تو
 از غایت ناز
 دره
 با خوابانی درون
 دره
 کس که در چشمم ساقی آب میگرداند
 از حسرت مجلس تو ساقی شب و روز
 خواحسم که مرا امدام آماده بود
 چندان بخورم با ده که چون خاک ششم
 خواهم کسکی جانگد تو دانی و منم
 من بر زینت جو ابا نم تو
 از بس که شکسته باز بستم تو به
 وی روز بتوبه شکسته سازم
 من ماکر تو در میان کردم دست
 پست از ایمان چه پست کمر
 نبود می نیستی که هستی منم
 مرا هست بلیند دست کوتاه
 چه بودی جای هست دست بودی

کس که در چشمم ساقی آب میگرداند
 از حسرت مجلس تو ساقی شب و روز
 خواحسم که مرا امدام آماده بود
 چندان بخورم با ده که چون خاک ششم
 خواهم کسکی جانگد تو دانی و منم
 من بر زینت جو ابا نم تو
 از بس که شکسته باز بستم تو به
 وی روز بتوبه شکسته سازم
 من ماکر تو در میان کردم دست
 پست از ایمان چه پست کمر
 نبود می نیستی که هستی منم
 مرا هست بلیند دست کوتاه
 چه بودی جای هست دست بودی

مولانا حسن سلیمی صاحب طبع سلیم و ذمہ مستقر بوده گویند اصولی از لورده
 و در سنه ۱۲۰۷ قمری در اشته و جمعا بخا برود ضد جنان بر بسته او کرده اند که در زمان
 نجرالدین وزیر عامل بود از ان شغل خطیر دامن فرام کشیده مدت العریضه
 قناعت راضی شده در منقبت اک طیبین علیهم السلام بیسفت این بنا جارت از
 ابی بکر بن علی بن حسن آلمی با غزوان بیعت م که استند فخر زمین و زمین
 که در دین و دنیا مایه این کار بر او مفضل خود را کرده کار

و در سنه ۱۲۰۷ قمری در اشته و جمعا بخا برود ضد جنان
 نقل که وقت
 با علی برنگر کرده

بمن حاجتم را نمائی بکس برارنده ان تو باشی و بس دویم روزیم را با ای سنان
 عزت نباید کشید از خان سیوم بمرگم اشارت رسد بان تا فوا اشارت بسد
 چهارم جنابم سپاری بنجاک که از اول گشته باشم باک به چشم خورشید مکیلانه کفن
 رسان تنم را بان بیعت سلیمی بن مشهور شهر کما هم در زمان شاه طاهر سلجوقی

مولانا صلاحی مخلص مولانا شاه محمد ولد مولانا حسن شاه هر و است
 و در زمان بابر سزایا بوده امیر علمیه گفته که او بصنعت ابریشم کاری اشتغال داشته
 این هو مطلع آرم هر وقت می شدم و طلبی روی پر سیرم خورشید راز کسی که گوید دیدم
 در هر عصر او کرده که سلیم صاحب این مطلع مدتها در مسجد جامع اهرات خدمت کنند مکه آن نمود
 این بس از اشک عکس کون غمت حاصل م که بهر قظه کشاید که هر از دل من
 یا ما مسودالی اصل او از ایزور است مرد طرف باهل طبع بوده و بعضی
 از نرا و مکان و نوبت داشته اند اول خاوری مخلص نموده آخر حال او را
 بنده بر سینه و خورشید را رسو با برهنه در دشت خاوران میباش بعد
 از ان بسود لوز شهرت یافت و بر روزگار خود سر خیل سورا بود و حکما و سلاطین

و در سنه ۱۲۰۷ قمری در اشته و جمعا بخا برود ضد جنان

اورا محترم داشتند اندر خفا بجهت حکایت کنند که الهی اینوزاد از مردم جانی قریبا
 رحمت بسیار داشتند و بارها شکایت بدو کاوشا هرچی برده سودمند بنمایند
 بابا سودلی بنکان نام دهبی داشت که لعلی مدینه او را نجاست و با اولاد او
 تعلق دارد از پامال آن جماعه خراب شد با پدر آن مابب قصیده کفیه تخلص
 مبدع بشاه رخ میرزا و شکایت آن مردم را در آخر درج نمود انتر تمام داد و میرزا
 شاه رخ آن شکایت ترا چون تیر تپائی برآکنده ساخت جمع را ببرد و جمود کرد
 بطوریکه هر که در چندینتی از آن قصیده ملک ویران شود از جامع جانی
 ذوق لای بر میر محمد طوغان نایب دست چپ ارنیج بگو سعد الملک
 بر دم اسپ کرده نر چه زندگیا تن هست دانند و دلیل همه ملاقاسم
 خوش دل لیلیت اذاکان غریبا برخوا بادشا که بر این قوم مخالف را دور
 یا بکن کوه کلات چونک را ویران نیکو آن ترا دولت بر لاسی باد
 بد شکالان ترا دولت جانی قربان اما بابا سودالی شتاد سال طی مرحله زندگانی
 نمود در سال شصت و پنجاه و سه ازین سرای دو در پیش است در سال
 وارد در مدیحه میرزا ابابسیق تر نر قضا بد دارد و نعت و منقبت از و بسیار نر
 میر سودالی حقیقت دانسته شد شاری از وی این مطلع داد که نموده
 و در عین غم نر بوده چون غمی نر ارب بود در نرنده در اید کل سره شود پیش تو نر نر اید
 امیر نظام الدین شیخ سپیلی از سلسله بزرگان جغتایست و کانت
 سلطان حسین میرزا بوی تعلق داشت و او مرد عالم مقدار بود اکثر نر
 قساید در مدیحه او برداخته اند و مورخان حسین کاشفی نر انوار سهیلی را نام

خواجه حسن م

او ساخته با امیر علی شریف مستوفی صحبت بوده و در دیوان فارسی و ترکی و
 نظر بر بیست و پنج هزار و سه ستمی تخلصی بود که ملازمت سلطان ابوسعید را بر
 داشت و شب مع من نعل زیدین ^{بخیال} ، به آن ساق ملک پنهان بهرام بهرام
 تمام خانه چشم ز آب دیده خواب است ۲ خواب چون نشو و خانه که بر سر آب است
 بکنج کبکی خرسایه حسنیست یار ۱ وی آنجا هم ندارد لطافت شریای
 پندروین که پنهان غفلت کند خیال ۱۰ مشت ننگ که تازه مرار جرات است
 عاشق و سالان جوی شیر کلهچ پستون ۲ خنده بر باز بچه و ما و می آید خرا
 گویند روز و چشمه یامان نمیرسد ۱ صد روز از آن یک شب بهر آن نرسد
 جوینت مهر و فاد در زمانه کاشش سبیلی نه این دو نام هم از روی روزگار برآفته

مولانا سیم کلوش بگه روانی آراسته بوده و شاهد حال
 بزبور استعداد پیراسته دولتشاه ذکر نموده که سیم مرد مستعد و
 بود اول در دنیا بوز بودی بعد از آن در مشهد مقدس مشرف به علمه فضل
 ساکن شد و یادی بی و مکتب داری مشغول و اولاد او را در مکتب و تعلیم
 میگزفته اند و بحسب تجربه مکتب او را از خود مبارک میدانسته اند و او
 خوش مینوشت و در علم کتابت و هنر شعر و معانی نظر داشت و در علم سبایل
 و تالیف و انشاء و ترسل و غیره صاحب فن بود و مولانا عبدالملک که از
 دینان مشهور و در خط تعلیق سرآمد بود از ساگردان و بیت و کاتبی نیز
 بعضی از صنایع کتابت را در خدمت او و زریه و گویند در عهد شاهزاده

از جمله این عیاشان و عریضه
 مختلف از و استخرج میشود
 بر لب بام آمد آن که گفت باید
 کاغذ بام عمر اینک بر لب بام

سلطان الدوله در يكشبان روز دوازدهم پست كتاب نوشت كه مردم بر سر او جمع بودند

و طعام بخوردند و در وقت نماز او خواب كرد و بقاضا پرخاست بحجت آنكه سپانز

ديگر درازد من طعام و ميوه خورده بود كه بر طبقه او نتي سدان بر او نزل

هضم كرد مولف اين تذكره الهی الهی الخنی بر اعي در سفت استه با گفته بود

مخبر شده است تا در وقت آمدن هر كوشه كه اشتهاى سوان زده است

در كوشه معده توجع آمده است از بس كه نخاييده بر بريكه فرو هر قدر درسته دل خوش شده است

اوكه اندك است را نقش بكني خود ساخته بوده بگردد زنده شاه پاكيزه است

سپردوزار بگفت و نوشت در نيكنه زشاد زغنه در پوست چوپر بگشتن مانده است

و در تاريخى معتبر ذكر نموده

كه ملا سيمى باير شاهى معاصر بوده و در فن شعر مهارتى تمام داشته

و در علم موسيقى و آواز نيكبانه روزگار بود و غزلهاى خود را قوافل

بستى و فصل خود ظاهر كردى از اين جمله در چهار گاه عملى دارد كه در مجلس

ميرزا محمد جوكرى كه پسر ميرزا شاد رخ بود و عم ميرزا ابوالقاسم باير بود

غزلان عمل ميكردند و آن غزل كه بگفتن مطلع است

مخروج از مهر و سپهر مى نماند و بهايى تا رسد روزى كويتى لى سبكيه

و در جراب قصيده مصراع سلمان قصيده دارد كه مطلعش اينست

ز قامت تو بچگونم قيامتى پرخاست قيامت قدرت كه بود قيامت را

و هم از اينگونه كه آن دوازدهم را در صبح ميرزا باير گفته است

نگنه خود كند بود و در صبح همه غزها بر گفته و او در مسلك ندمائى انشمار

بگفته است در تاريخى معتبر ذكر نموده

نمى رود ندره

حكيم طبه

از اين غزلهاى ميرزا باير جوكرى كه پسر ميرزا شاد رخ بود و عم ميرزا ابوالقاسم باير بود

ز بس که در دود در جان ما توان من آ ۲
 ای که سز طبعه اند مهربان من است
 کرم و بلا ی عشق را مرک بود نهایش ۲
 که چشمه این بلا نشوید شوخ و خندان
 زین کرد بلا که زلفت اینک سخت ۲
 بز خاک سینه نشانند ما

کینه بدبائی و ندانی ۲ خود را به بر لبند پایه
 تا جندگن خود فروشی ۲ آن هر دو غلام جار خایه

در این کتاب
 از این کتاب
 در این کتاب
 در این کتاب
 در این کتاب

عن النبي صلى الله عليه وآله وسلم
 نأبوا ما ملك جمال الدين ملك فروز کو هیت اجداد وی از اکابر
 سلطنت بوده اند از خواهرزاده های خواجه علی مودب است و گفته اند
 که در عهد منیر شاه رخ سبزه زاده باینقر مدد کار و معاون حال امیر
 بود و هر چه از املاک و اموال امیر شاه او در نظر سربالیه آرد دست
 رفته بود همه باز کرده و بخت گرفته با و رساند و ایندیمان خاص منیر بود
 و باز اشعر خاصه عزیز در آن عرصه رواجی عجب داشت و او بفاقت
 نگو خلو و پاکیزه صفات و جامع هنر و کمال است بود از جمله عود برای
 چنان تراختی که زهره نوپرد از آتش رشک در مجر سیمین سپهر گداخته
 و از غیرت ریحان حطش عطار در قم طراز محو قلم قالبی ساخته
 و گفته اند که در حسن معاشرت و طرز اخلاط و ادب بسیار مجلس سراز
 روشن انان بی نظر بود در رافرجیات از جمیع امر و اشغال موفور
 السور استعفا نموده خود را از قید تعلقات آزاد کرد و در گوشه قنات
 قدم استقامت فشرده در صورت ساکن و در رسته معانی سیاه
 بود در سینه خستند و پنجاه و هفت زمان سلطنت سلطان
 از علاقه روح هم وارسته بزمره مجربیات پوست و نقش او را
 بسوزد او بردند در همان خاک ایمان مشیت آسوده است و این
 که هو در مشیه یکی از شاهزاده ها بنظم آورده چون املاک از دست آن
 باز گردیده بنیاست تمام صورت تحریف یافت که بسیار با اثر فرمود

استار و این با بد
 که بعد از آن

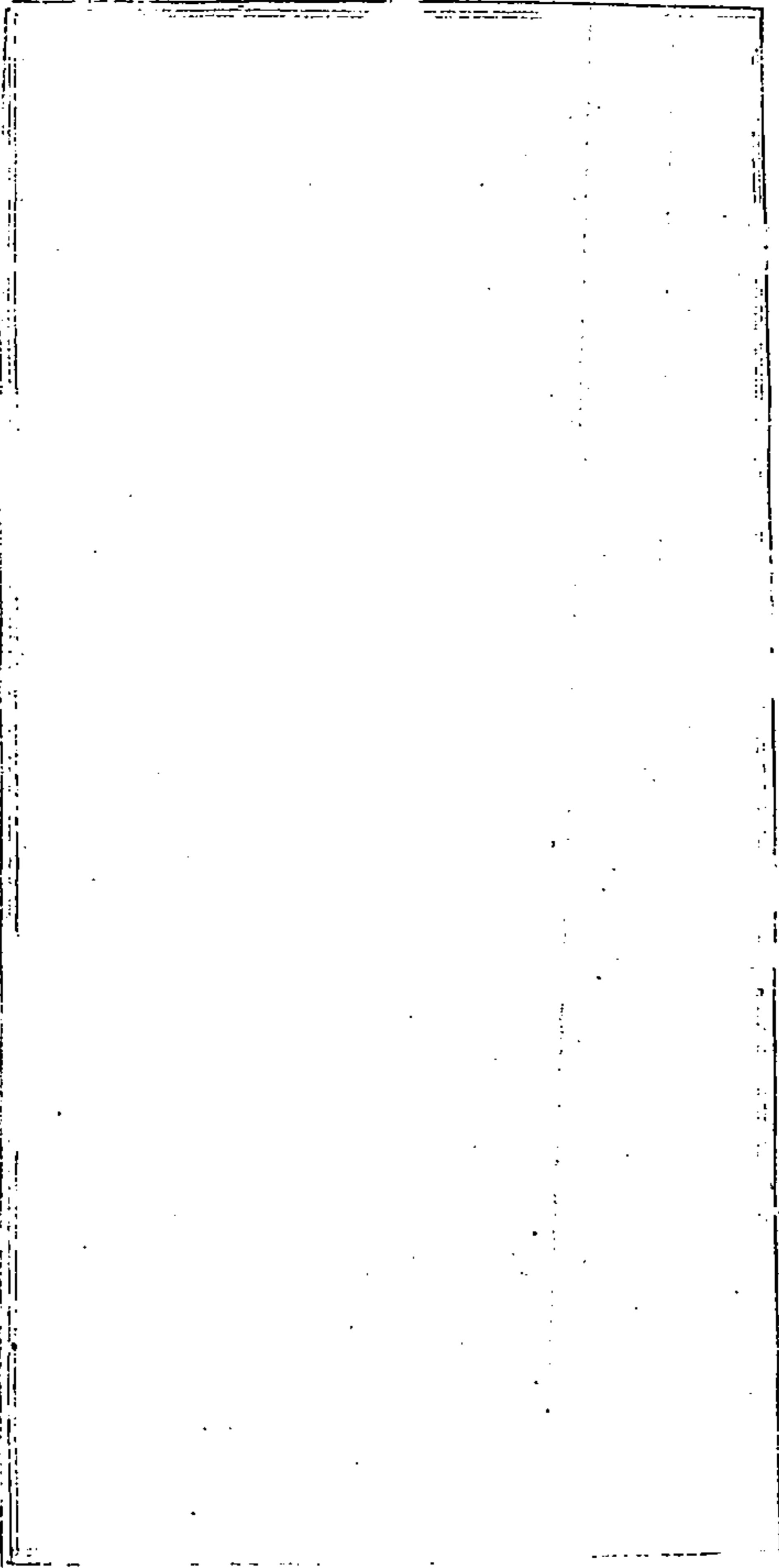
حضرت سید الشهدا
 اهل بیت علی بن ابی طالب
 اسرائیل سرای الهی و ابراهیم
 هند و ستان و برکت
 فرخنده میسر میسرند و کوسید
 فرزندان سر اسیم و نیت
 سرفرازی با بدیعی شتافت
 و در این حوائج بزرگ
 و در این حوائج بزرگ
 و در این حوائج بزرگ

و در این حوائج بزرگ
 و در این حوائج بزرگ
 و در این حوائج بزرگ

در تمام او در بسی شهن کرد لاله هم خون دیده و در تمام کل خیر قیامی از غوان بدیده
 قری نمدینا در کردن کرد و شیخ آذری و خواجہ قمر الدین مستوفی
 و مولانا حسن و غیرم با او معاصر بودند و در تاریخ معبر آورده که حضرت مولانا عبد
 جامی اولی مخلصی نمود و روز اول که بخدمت امیرشاهی رسید
 امیرشاهی از او شعر طلب کرد جناب مولوی این بیت برخواند که ز خاکم چو
 گیاهی برآید ز تر شاخ برک و فانی برآید امیر فرمودند که در شعر چه
 مقدار زین کاری بری بخدی گفتند که اندک و هر چه بشود امیر نصیحت
 نمود که تو در سر روز یک بیت بگو و خوب بگو چون از مجلس امیرشاهی
 برآمد بعد از سر روز باز آمده این غزل را نزد امیر بگذرانید
 حق لعل تا ناز از چارستاند بلکه جان از لب لعل تا ناز خندان
 امیرشاهی ر لطف طبع مولوی آفرین گفته دعای خیر در حق ایشان کرد
 و اما امیرشاهی مصوری دلبزیر و صنعت نگاری بی نظیر بود
 و میرزا ابوالقاسم با بر در وقتی که استرآباد را مقرر سلطنت نموده در
 باغ زرافشان کوشکی ساخت و امیرشاهی جهت صورت سازی
 آن قصر مینوژاد با آنکه پیشتر در سیه بود و کبریا بود
 از سبز و از استرآباد طلب نمودند و با آنکه پایه عمرش بنهشتاد رسید
 و بنیاد قوتهای جوانی از دست انداز پیری شکستها دیده بخاطر
 چاره ندیدن و بیمارالمومنین استرآباد آمده شرف ملازمت منزلت
 بادل شاد در یافت و غزلی بر سر زه آورده که مناسب حال بود

طبع م

تحفه خفیه از نمود و حسن قبولش بر وجه احسن صورتیست و این
 اینست که در بار چهارم از یزید شهر توایم و طریقه گذاشته چهارم و مان توایم
 ز لطف بر باد سه به جز در یک که پایمال حوادش زینت به قر توایم
 در این دلی شود خوش نام هم ما را که نماز پرور پناههای زهر توایم
 چو لاله حمزه کج از بهار عارم توایم و نینجی خاک دل از لعل خوش توایم
 شد از وفای تو شهر در عالم توایم پس است شهرت ما از مکان شهر توایم



۱۹۹

نیز امتداد حسین صفایانی آورده اند که در اوایل حال بنای مرغود
 چون بقدر صورت خطی داشت قابض شهر شد بعد از چند روز و نیز در غر
 آنجا که ملووم در مرغوس خان شاملو بود. شد و بنا بر آنکه در قنرات برومیه
 خدمت نمایانی از و صادر گشت حضرت صاحب قرانی شاه اسمعیل شاه و بر
 بشرف وزارت سرفراز نمود کارش بحالی رسید که در یک روز هزار
 تومان بختید اما بسیار نازک مراغه بود و در حورش طبعی زرافت تعلید ^{بر عینا منشی}
 میفرمود. اندر نسبت بمقربان درگاه و امرای عالیجاه رعایت کرمت بجا آورد
 و ازین رهگذر چون خاطر ارکان دولت از او بچیده بود هم در فی غرابی
 بنای مستیشن بودند تا آنکه مهتر شاه قلی که اول مهتر مکتاب درازان و آخر توجی
 شده بود باره از اموال که تحریر وی بوده باقی دهنده و میرزا شاه حسین

مادر سال نه روز پیش

سخنان درشت باو کفنه بلکه تمديد قلمس نيز کرده سبي ميرزا و در باغ دوس
از مجلس شاه پروان ^{مادر} که ميره شاه قلی فرصت را غنیمت سزده به بیستاری
جنجور و دم در یکدم کار او ساخت و در سال ^{بسیار} ~~بسیار~~ و ~~بسیار~~ از و در ~~بسیار~~
قادر باشد میرزا اسمعیل و میرزا ابراهیم صاحب فرهنگ و از آثار بزرگی میرزا
شاه حسین که در صفات آن مانده بعضی از میدان صفایان و عمارت مارون
ولایت و مدرس سر قاریه و غیره است زبان هرگز از غمگس بوده از ایالت
از ولایت زبان قلمی ^{بازند} ~~بازند~~ ^{کتابخانه} ~~کتابخانه~~ ای دل و جان می باز
این نور فارانه چند است ^{جون} ~~جون~~ ^{برای} ~~برای~~ ایچنان می باز
این هم ز خوست از تو پزاریست
این خوشنحلی ^{خوباری} ~~خوباری~~ ^{خوباری} ~~خوباری~~ ^{خوباری} ~~خوباری~~
زر و شتی ^{مادر} ~~مادر~~ ^{خود} ~~خود~~ ^{کاید} ~~کاید~~
عمی ^{برادر} ~~برادر~~ ^{خود} ~~خود~~ ^{کاید} ~~کاید~~
عاشقمان ^{بجز} ~~بجز~~ ^{مونس} ~~مونس ^{جان} ~~جان~~ ساخته ^م ~~م~~~~

شاه بیگ خان بن براق خان بن ابوالخیر خان

بر اعیان که در مرتبه برادر خود شاه محمود زمره است
 محمود برادر ام شہ شہ کین م میگرد خصومت از پی تاج و کین
 کردیم دو بخش تا بساید خلق م اوزیر زمره زمره بر روی زمین
 خواجہ عبدالقادر مراغہ در مجالس سخن و کلام قطعاً با کہ شہ سجاد بساط ^{آورده} _{را}
 دم ارسا داشته صبارت بن شہ از نوبتی دیگر قدم بر زمین زد و یکدیگر خطم بغداد
 مبارک گاہ شریف خلیفہ عالم م پناہ جلا شہان اویس بادشاہ
 سلام من برسان بگویند تعظیم م کہ چشم بد جمال جلال تو مراد
 مرا بطعنہ زنی کردہ در او ان ^{شہ} م جویم بچغا یا باخت زلفاد

اگر تو بکلی بش از وطنی ^م بقادری که مرا تخیل شاه داد
 که بچینا که بچادم زین پر را بنظر ^م اگر بستن من افتی ترا بچوایم
 سیف الملوک در ماوندی سنجای تخلص کمال حذاق در زیبات در آشفه
 وقتی هر سید محمد جامه باف بهار بوده، قطعه بچیت او گفته میفرستد می نیرای
 رباعی را که می گفته ای میر برای دل چار شما ^م استیم من و اجل گرفتار شما
 نه شده غلام تو تواند نه اجل ^م حیران شده ایم هر دو در کار
 سوادنا شرف خیابانی مرد روزش نر لوش بود، و حقه را بجمع نموده اس ^م
 از آنجا که نزد کسی کوز دانش ^م زجرم کشی بجم نجیست
 سوادنا شرف الدین علی یزدی جامع جمیع علوم ارسطو و کلام و منطق
 و مباحث و نجوم بود در اقام سخن خصوصاً قصیده نازکیها کار میفرموده
 و در علم ستار و تاریخ از استادان مسلم اللبوسیت و تاریخ ظفر نامه شاید
 حال و ناطق بچکل اوست دیوان او چهار هزار بیت در عرصه هنر از آنجا که آنها
 بوی و فای عجب بد از کعبین جهان ^م رنگ صفا مجوی درین تیره خاکدان
 آنجا که هست خضر لقای چه خط دوست ^م بر روی آتش شبت ز بی آبی جهان
 سر و سر نیچ که امساک نامه ست ^م است ایمن از جفای دی بچور مهرگان
 کل کریم قواضی خود در میان نهاد ^م هم در بهار بود که دید آفت خزان
 بر چرخ برده باد هوا خاک معرکه ^م بر باد داده آب حیات آتش سنان
 برشتگان معرکه بر رسم تعزیت ^م چشم زده جو دیده عشاق خونفشان
 ماه سپهر لال شود و رجه است ^م با آفتاب سبک اگر آفتابش قران

بن قطع منکران
 قاطع منکران
 در علم و ادب
 در علم و ادب
 در علم و ادب
 در علم و ادب

شاید که در زمان تو چون من بخوری
 باشد ز جور حسرت پریشان ناتوان
 در دین زود آمد را تیر و از کینه
 ز این زده ندیده دام بخور از رخ بزه کمان
 در میانم چیز که با تو که کلام
 بس نکته بدیع معانی کنم بیان
 در علم از ان امام فکشم که نیستم
 چون ابر در ترود و چون رخ با فغان
 دار و صدف بسی که و دم نمیزند
 فریضه فرووش کنان است با کمان
 با دی که از شمایل زلفت نشان دهد
 بزاده فرووش چون بچشم و بد
 مانند بوم شوم شود که های را
 ما تو جرح با تو
 عشق بر هر که نظر میکنم مجنون است
 همه برین لیلی میان بد نیست
 ز آنکه می بایستی خوی برت از دنیا نیند
 بوی نیند بوی بید فغفغ خوش است
 شایو رکعت شایو خوش ز بهار شرف زرد جای زوی آ آواز دهل شنیدن از دور خوش
 امروز در آن گوش که بیاباشی آجیران جهان دلا آرا باشی کثرت بهو جو کو و کین در شب عبید
 ما جن در انتظار فرود باشی ز خطوم فل بر خب جوی آ به دست به بند ز جگر کرم
 سوخ ما شرف الدین علی با فنی در زبان شاه شهاب حسنی کمال قدر
 و نهایت حالت داشت تفرش در ملازمت آن شاه جنت مکان زیاده
 از قریب خورشید با سمان بود برود در بدیع او قصاید بلند مرتبه و امان
 در طهر غزلش از قصیده تازه تراست مولانا وحشی باهقی از پیشاگردان و
 دیوان او بیخ هزار بیت نزدیکست و فکرهای دور بود ز پاره آثار ایشان که در
 له صحیح از طلا و سکه مرغزار میشود اینهاست
 دل خون شد زدم از ان غم ولی در بیخ زان و اینها که در و ان زوی بکار بود

کوند فری شاه آگاه بیل با او میگانه
 باست و از آنرا که خوش
 اس مظهر را در حدیثان گفت
 از سرانی صدق زنت سر کونم
 قول شد که بود در غم
 قول شد سر زانی کوس
 جای آن بود ز کلام نری
 ما بر نیاست و در کلام نری

نمیخواهد که بر من مشکلی آسان کند و در نه	نملک اسباب فصل جوینی آسان بر آنکس نرسد
جفای گرگنی بس کن و صفت غنیمت و آن	که همچون من ز بونی بی زبانی نگاه داشته
از آن بای تا سر در آتش نشستم	که او آتش است و من آتش پرستم
در زمین چون عکس کل را جلوه کردیم در آ	آن من نازک زیر پردهم بندهم
بعد از طوفانی جان کر زمین بندد عرض	ترا امروز گشت از برای عرض سپاه
ظفر برون برود از شمار لشکر تو	بدان صفت که شش از مشقت بیج از پنجاه
ز بس که خاک نشینان آسمان ترا	بلند ساخته زردان آسمان مستند بجا
بزرگشاری عالی آسایش چرخ برین	کوی که دست نشینند گنهند کلاه
بای آن بود که ز آن گوش	قول شد که بید در زمین
نحوه ای که بگذرد سوی من با د از سر گوش	که ناکه بوی او بگذرد و غیره کند بوش
با دقت داده ام خاک خود را	که خود ز من بچکس راغباری
گر شود در یک بیابان حوادث همه کرده	تو سخن قیام تو آسوده رود صحر و اوار
آسمان راجه تفاوت کند از حرکت	کز زمین باشد از اندازه برون ناموار
ضعیف تر من بودم از درون پیداست	جولاله داغ درون من از برون پیداست
همیشه کینه با درون بودم و در پله	هنفقه بود ازین پشته کنون پیداست
آن کسان که ز خانه موصوف چون میکنند	آنچه او عمری کشید از دروغم چون میکنند
هم ز تاثیر محبت و آن جذب عاشقی	صورتی بیلی که هم در کوه و در زمین میکنند
خوش از کن بهر که جلوه سانی کردم	جو صورتی عمری از حیرت بماند جام دارد

عشق نیکویم و جان میدهم ای وای که
قبول خلق نغمم که مگر نکو نهادم
نیم آن غبار ضایح که زلف غلاب دوران
دوست بخودی عوض ماند خوشدلی
چنین که رشده جان دست بیخ غره است
لجام طرب بسدجم زده ایم
پیدا شده عالمی و پنهان گشته

میرزا شرف ابن قاضی جهان فروز قاضی جهان در ایام سلطنت
شاه جنت مکان شاه طهاب صفوی صدر عالیشان و فاضل کیوان
نشان بود خلف الصدق و میرزا شرف نیز بمضمون الوالد سراییه بنمید
از نمره اشراف زمان امتیاز داشت در سخن بر زبان عاشقی و در مندی
غزل سرایی مرموده لیکن در میان روی با لادست بوده شاهد قول همین اشعار
بست اندیشش من در دم فرود رفت
آخ شرف براه سکان تو جان سپرد
از بس که بهجران تو دشوار دهم جان
من از ادای تو حکام وعده دادم
میخواستم نظاره آن دلربا کنم
هر کجا بود محنتی و غمی

حاج ابوالمنصور فیضی
حسن نوزده و اصول و فروع
حوت میباید استعدادهای
سلطان انجمن سعید انصار
کلیه کلمات شور و خیاں خدا را در یاد آور

نام خود را اگر قلم زده ایم	بی شناسیم ای شرف جبیب
شکوفه بی تو بود پنبه گامی داغ مرا	بهار شد نگشد دل بخت باغ مرا
شع سان آرنده پیرون کشته زان محفل مرا	تیت پای رفتیم از بزم و محل او مگر
از شوق جان سپرد اجل را بهانه ساخت	عاشق جان بران استانه ساخت
عهدی که بسته ایم در کون نمی شود	مار از دستهای تو پیرون نمی شود
شد دیده خاک و نقش تو از چشم تر شد	سرفت آرزوی تو از سر بدر شد
آشفته کلی حال پریشان چه نویسیم	چون موی بمو حال مرا زلف تو بجز
بهران که نویسیم غم بهران چه نویسیم	ور نامه بجانان من حیران چه نویسیم
نگوید با من بیدل سخن تا زود بر خیزم	روم هر که بیزم یار ناخشنود بر خیزم

امیر سید شریف علامه جرجانی

بدو در شطرنج کبیر و صغیر حاضر و غایب با هر یک ثانی این دایره آمده در ملازمت
 بر علیه عماره شطرنج احتلاط مراخت و نقش منسوب به عزت خویش مردید
 پس از خدمت میر مبار و علی کنان بخانه یون اوراق عمر میسر و در مرتبه در میر گفته
 از نیک مصعب تاریخ ولادت او و از ذکر مصراع تاریخ وفات او بر می آید حساب
 عرفات این خدیو در صفت تنع با اسم مولا صاحبی دیگر و فصیح الدین صاحب
 باشراک ذکر نموده اگر چه مولا فباغ حیدر کلوغ نرسیده بهر حال ابیات ابدار اینها
 ان چیست کز سران جهان بر سر آمده ^۱ آنرا که بر سر آمده از یاد آور آمده
 لادوت و آرد رفته کمی سرنگون بچاه ^۲ کاهی ز چه جو یوسف مصری بر آمده
 بحسبیت مولانا کول این عجب که او ^۳ در حوت همجو یونس پیغمبر آمده
 از کوه حاصل آمده و جانش بر کر ^۴ همچون کر کسیم و درو گوهر آمده
 از مرغ روح خصم از درم کند چه عیب ^۵ چون بر جناح باز ظفر شهر آمده
 چون آب زندگیت ولی شربت اجل ^۶ پیوسته در طبیعت او مضمرا آمده
 صوفی مثال گشته سر انداز گاه رقص ^۷ و آنکه جوشخ شهر خلوت در آمده
 بسته دو جایمان و برای جواب خصم ^۸ چون جا کران باد نشه جلال آمده
 سلطان حسین خسرو غازی که ذات او ^۹ در فتح ملک ثانی اسکندر آمده
 موزن ناصادق حلوانی سمرقندی از نایب شمس الایمه حلوانی بوده است
 و باین اعتبار این نام بر و مانده مدتها در لاهور با فادت و استفاوت
 اشتغال داشت چون میرزا محمد حکیم پادشاه بن همایون پادشاه از کابل

در مدح سلطان حسین
 گفته ۳

معزم سخنرستان بله هور رفت و بطلب خویش کامران نگشته برکش
 اخوند با خویش کابل آورد و باره از متداولات در خدمت مولوی مذکور
 گذرانید و هنگام علم در دارالافتخار کابل بسیار کرم بود و شاکردان
 خوب در ملازمت مولوی صاحب حال شدند چون اکبر پادشاه باراده
 انتقام بر سر کابل با سپاه کران آمد و میرزا محمد حکیم بجانب هزارجات فرار
 نمود و مولوی طاق نازن مانند بجانب ماوراءالنهر گریخت و اینجا
 پس از چند کامر کام خود را از حلقای زندگانی نجات یافت و حفظ فنا نوشتید
 و او را تصنیف است یکی رساله آداب محبت که سرخی بران نوشته

دل کم شد نمیدهد کسی نشان از تو در خنده گشت لعل تو دارم کمان از تو
 بی جاشنی درو کسی فرد نباشد نامر بود هر که درو درو نباشد
 پنهان غم عشق تو نبصد رنگ تو آن درو کرا شک جگر کون و رخ زرد نباشد
 سید حسن صادقی تخلص برادر شاه قاسم بن سید محمد نور بخش است
 ترک نزد دست جو بر خنجر پیدا برد تشنه را آب زلال خضر از یاد برد
 میر محمد صالح هروی از امرای کامکار سلطان حسین میرزا بوده امیر
 علی سردار کرده که او سر امیر نور سعید است که حمد الملک و صاحب اختیار

سلطان ابو سعید بوده اما بسیار بد فعل و بد خوئی بود و محمد صالح در احوال
 و اطوار پذیر مناسبت ندارد و وقت طبع و قدرت خط و قابلیت دارد
 و صاحب ترجمه الحاشیه گفته که میر علیشرف لطف نموده اگر چه در اوایل خوبی بود اما
 ذراتی که رویش پذیر گرفت و دیوانش متعارفست از ابیات از آنجا است
 در مثنوی که سیر عالم دل میکنند ۲ هر کجا ویرانه دیدند منزل میکنند
 صورت ظلمتکم ز بعد مرگ ویران خوشتر است ۲ در مثنوی هم چنین با جان یکسان خوشتر است
 هر چه داری شب تو روزی ساز کرو ۲ غم فردا چه خوری روز تو خودی نو
 نازم بچشم خود که جمال تو دیده است ۲ اقامت بیای خود که مکتوبت رسیده است
 مردم هزار بوسه زدم دست خویش را ۲ کودامت گرفته بنویم کشیده است
 مولانا صالح بد خشی از جمله متوسطان کنن شده خواججه کمال الدین
 حسین صبوری از اهل سیاق و ارباب حساب بعمل داری و فضیلت
 امتیاز داشته و او اخرجاک در ملازمت اکبر بادشاه کسب مراتب جاه نموده
 در عهد زمین هر که چهل روز بنبرد ۲ اینه صاف دل او رنگ بر آرد
 هر یک باین قوم سیه دل شود ۲ آلودگی با او نگر و رنگ بر آرد
 آینه امین بصیقل روز تمام ۲ از بس که رنگ کیر و بارش جلا کنند
 بعد از اسلام از اهل استعداد لایم بود این موطوع که با هم نزد هم افتادند
 بوی نرمنوب شده بهشت ایجا کارها ۲ کسی با کسی کاری نباشد
 رضای دوست بخوبی جان باشد ۲ که باری بر دل ماری نباشد

صالحی معنی اصطلاح بوده
 در مثنوی آمده و یک قطعه از ابیات
 در مثنوی و ناما میکنند
 در مثنوی یک کجاست
 پس از آنکه این مثنوی
 شده بر و ملاست بودند از
 بهشت بادین صالحی
 در مثنوی و گوید برای
 حاصل بهای

میرزا محمد حسن صاحب
قدومه نقیبا علی محمد
امیر حسن بن ابان ابو صفی
کریم خان کبکی
مستور است و تندرالتی
صنعتی تحصیل علوم
والد خود نموده و حکیم
جهت حکام در این قطع
حواظت از دنیا فانی
بفضلش در عمر اندک
بجسم از خود تار و پودش
بگفتن از خوش اولاد
ما را محمد حسن صاحب
او را میرزا ادیب بود
مجلسان شاه طاجات
روز عی قطع در میان
شاه کتبه و نظر
رو کتبه رفته بود ملا
رو کتبه سکون و این
رو کتبه سکون و این
رو کتبه سکون و این

مولانا صدیق صوری بقدر تحصیل علم نموده بود اما خالی از نشانه جنونی نبود
۲ و شسته ز آهنگ نیکو کاران
میرزا محمد حسن صاحب استرآبادی سام پیرزاد در تذکره خود
آورده که وی نکته دانی کامل و شاعری فاضل است اکثر علوم خصوصاً فقه و کلام
خوب و زبیده و در بحث علم و فصاحت لسان بی نظیر است اما بسیار با طالع بود
و گویند بخش همواره در پیع پریشانی میسر نموده گویا شیوه فلک دیر جراس
نیت که پیوسته با اهل بلیین باشد و با هر که نامراد می پست دارد زود تر بیدار
بلکه آینه حال هر دانا و نازان صورت نمای کینه و خندان و ست خاتمه صلوات
نعمه نامان تاد و رنگ گرد زمین خواهد بود ۱ با اهل دلش همیشه کین خواهد بود
با تشبیه بیداد فرس خواهد بود ۲ تا بود جنس بود و صبر خواهد بود
مولد او اگر چه استرآبادی است مدت مدید در کاشان ساکن شده در کاشان خود
تا بقاوت علوم مرید اخت و در سال نهم و پنجا، و دو یکبارگی و دعای دلبر الزام
دنیا نموده در کاشان مدفونست و از اقسام شریفه کوی صرافات شریفه
و گوهر گری ساداب در لغت و منقبت مرسته از انجمن این ایست فصاحت
خطبت برکت به این و پر در ۱ کاسود زبیت هر که رضاداد باقی
غیبت در دم از در کار سفره لواز ۲ که شرح شمه آن که قلعه سید دوره دراز

غاصی صفی الدین عینی از طرف پدر پسر برادرزاده قاضی عیسی اولی و از
 جانب مادر دخترزاده اوست مدتها قضای معسکه شاه اسمعیل صفی باو تعلق
 داشته پس از آن عیسی وارث بوفلک ترک انقطاع قدم گذاشته از آن امر خطیر
 استغفا نمود و در ایام شباب بحسن اخلاق و کمال وسواس و محاورت
 و تلاوت طبع آراسته بود شام میزرا که مثل اولی در آن عهد در شهر عظیم ایران نبرد
 ای سینه بکشیده و کتله نفس را اگر نگردد از سوزن خود هر کس را
 پناه صفی الدین محمد زرخشی برکت شمس الدین بی پناه قاسم نور
 که قائل مولانا امیدست اما شاه صفی فاضل درویش طبع و بکاره وقت
 از راجیات او چندی شهرت دارد
 با من دو برادری که بودند م آن رفتند و این یکی مانده
 روزی صد بار برای صفی میگویم م نادیدن آن برادر و دیدن این
 صفای صفای صفای از گوشه نشینان صفا بوده ای بیت ازان صاف که خوام
 زلف تو چند دست که در بین ساحی م جوکان موگرفته بمیدان آتش است
 صفای خراسانی در آن زمان صاحب مولانا جامر رسید و در شیر کوفه که از انداخت
 و در سرقند از سیب بست رحمت باو بوی رسید با ساکنان روضه باو دید یکدیگر شدن
 و شنید که آن پوفا جو رو صفای نداشت م ناله دل افشوده بود که ری صفای نداشت
 سوختم چندان که دیگر نیت بر تن جای دایم م بعد ازین خواهم نهادن داغ بر بالای دایم
 با با صفای قلمی اگر چه شهرتی دارد ولیکن شعرا در پایه بلندی
 نشان که از این قلم کایه و او اند م مگر خرابی این خانه را نمیدانند

در این صفی الدین بود از این
 از این صفی الدین بود از این
 از این صفی الدین بود از این
 از این صفی الدین بود از این
 از این صفی الدین بود از این
 از این صفی الدین بود از این
 از این صفی الدین بود از این
 از این صفی الدین بود از این
 از این صفی الدین بود از این
 از این صفی الدین بود از این
 از این صفی الدین بود از این
 از این صفی الدین بود از این

و گویند آن بیچین درنت . . . حقیقت بمن ز بهسل دل روزگست
 عجب مصلحتی که از غیر بویست . . . تو طالب آن باش که او طالب نیست
 مولانا طایقی بخاری آورده اند که در امور معمار و فنون بنایی و مهندسی
 کاری و کاشی تماشایی و کتابه نویسی بعضی در زیر طاق و قوس این است اما طالب علمانه
 اما خوب گفته مگر که نیم و مان تو بن نوشتی . . . که در حدیث در آید ولیک پیدا
 مولانا طایقی در محاسن آمده که از شعری زمان سلطان سیمرغ است
 خوشم بغش اگر دور روز کاری نیست . . . مرا به نیک و بد روز کار کاری نیست
 ترا بمر و وفا اعتبار نتوان کرد . . . چرا که عمری و بر عمر اعتباری نیست
 طایقی در کتب صاحب عرفات ذکر نموده و حقیقتش بیان کرده ظاهراً طایر اسم
 از گلشن یک سما پر از کرده در دیده ام خیال خوش خانه خسته . . . منزل حیان مردم پیکان خانه
 عاشقان یاد ترا مونس جان ساخته اند . . . وصل خون نیست میسر جان ساخته اند
 طالعی مداع و نصیر و مدح اما الحن و الا ان گفته که این مطلع او مشهور است
 هر آن خست ز راند و دکان که بواج است . . . به روش روضه سلطان علی سومی رضا
 استاد طاهر کانداز تیر تعلیم را بر ملاف قبول نکند و کند این منزل را دور
 ما بر نشان نشان کرده شان را . . . یا شان را به شیر زده یا شان را
 خواهی که تیرت از دل سندان گذر کند . . . اندک میان بیا بزن هر دو شان را
 از قبضه تاپی نکنی دور مشت خویش . . . مشکل بر آورد سر تیرت شان را
 شاه ظاهر کنی آورده اند که از نسل خوانندگانیست و اصل او ایلوا
 و انوار دینی است در حوالی قم چون بدکن و کین نظام شاه دکن

در این کتاب در بیان این که
 در این کتاب در بیان این که
 در این کتاب در بیان این که
 در این کتاب در بیان این که
 در این کتاب در بیان این که

و آن بادشاه را نیز شیعه ساخت و سبب این بود که شاه ظاهر با برادرش
 خود از وطن دور افتاده بدکن رفت و چون اعتقاد ایشان بر نظام شاه
 ظاهر گشت فرمود که هر دو برادر را مقید نمودند که نزد شاه سماز بودید و هر
 دو رئیس حضرت ولایت ماب مرتضوی را در خراب دیدند که ایشان
 آنحضرت بخلاص این سرفرد دریافت بادشاه بعد از دیدن
 ایشان را حاضر نموده مغذرت خواست و اعتقاد خود را بدلیل دیگر
 که از شاه ظاهر در مدت صحبت شنیده درست نمود و رایت ترقی
 او را برافراشت چندانکه پیایه و کالشن رسانید و روح پاک شاه ظاهر
 در نهاد و پناه و دو پرواز نموده در اعلیٰ علیین بریار و ادعای اتمه
 ظاهرین علیهم السلام رسید و او در غایت منقبت قصاید نیکو دارد و در
 شرح فرموده در غایت عشق از دلش آفریدیم کردیم چندان که عجز از یافت
 پروان میا که شهره ایچ میخورم ۲ ما کشته میجویم و تو بدنام میخور
 در دهر کسی که عشق را نشاید ۲ یاری که از دلی بر آساید
 صد گونه محبت که نمی بایست ۲ یک لطف فراغتی که می بایست
 جو غنای لب در آید سحر نباله زار ۲ ز خواب ناز کند طفل غنچه را بیدار
 ز شیر آب شود غنچه سیر خنده زنده ۲ بروی مادر استبان جو طفل پستان خوار
 صبا نهد لب غنچه لب ز غایت شوق ۲ شمال دست زنده از طرب بدست خنجر
 ووش با دروی کشان صاف دل در پای خم ۲ باده میخوردیم کجا و از آمد از بالای خم
 کای خرنغان چون نهان میزند آن بوده کم ۲ خاک کشتیم و کنون خشمیم بر باره

۱	بازوئی که بر طبع نقاضای فلک	۲	افکند بر سر ایوان چمن گل تو شک
۱	بر بستان چرخ خنجر نوده برق	۲	حرف برف از ورق روی زمین سازد
۱	بر سر لشکر دی صبح همچون آرند	۲	تنگ چشمان شکوفه چو سپاه از تک
۱	بیات غنچه و گل بر فلک شاخ نکر	۲	ظلمت و طرد زمین غنچه و گل بر فلک
۱	مجلس دلکش گل تا نبودنی مطرب	۲	گشته بیل عکلی شاخ گل و غنچه غبک
۱	ساختی خانه معمور فلک اویران	۲	بر سر ویل سحاب از نزدی برق گلک
۱	ترش و دلاله جو برداغ دل پر خوش	۲	زیر لب خنده زنده غنچه و زکس خشک
۱	تا نگیرند ز ناسره در دست سمن	۲	در بغل صیرفی لاله نهان کرده محنت
۱	باغ شد مایه عیبی و در وی شبنم	۲	جا بجا بر سر آن مایه پاشیده تنگ
۱	هر کمالی که نه این بود از نقص زوال	۲	باشد اندر نظر اتمت و انا از تک
۱	شاه باغ جمیل است ولی خوش بروی	۲	گر گشتی زوی این حسن جوانی
۱	عزیز است که جو بگذران ایام خراب	۲	میزند بر در دروازه گلشن جو بک
۱	آه از آن دم که بیغای هوا لشکر دی	۲	شده باشد پیل تاراج گلستان شیرک
۱	زاغ گیر دهم از بیل شوریده کلاغ	۲	برک بر مرده کند با گل صد برک جنگ
۱	بهر سران گتم دیده ایام خزان	۲	سازد از شمشیر شیشه کردی عسک
۱	عاقل آن به که کند طوف هوای جوی	۲	که در آن جان تو آن برد خزان از بنگ
۱	آن چمن گلشن بیخ نشه عالیقدر است	۲	گر فلک به طواف درش آیند ملک
۱	فرخنده باد و نشه صورت معنی که بود	۲	منشا از رابطه صورت معنی بی شک
۱	تو تا فلک از بهر سفره او	۲	از تر با یکف آورده نمکدان و نمک

شد بره عودوی حیف ۱ دود عودیت کران مجزه کرده
 از پس کشه صرغ با این قضا ۱ هر چه او گفت قضا کف همی در طک
 ذوالفقار شش و زبان در آن کلام ۱ بود بر خصم دغل حجت قاطع هر یک
 عدل تقدیر و تقدیر عبدالعزیز ۱ زانکه معلوم شد این مژده در باب ذکر

طاهری رازی پسر مولانا امید سید اماد و سخنور از رتبه او نامید

طاهر بخاری در زمان سلطان بابر شرای هرات غلامها را و طبع در عود این
 منعم کن که هیچ بجای نمیرسد سعی در نصیحت نمودن کند کسی گفتی که طاهر ازین جوان مرو و دیوانه را

طاهر بروی او کفش و وزی مر نمود، و آنکه بکتاب مشغول شد از جمله افکار
 انتم به ازین فکر من بی دل و دین کن در خنده شد و گفت که فکری به ازین کن

حکیم طغرائی در صنعت اکیر و بیان حقیقت حجر قصید گفته و لیکن

در ایراد آن چون چو طبع جان ز زبان ایرادی میگردند زبان قلم را از دم
 آن باز گرفته طوطی ترشیزی در خدمت بابر میرزا ملازم بوده

و نهایت حسن دهن و معشیت باز ج قوت آن طوطی که سگ سنازه فصاحت را
 محمد سر یافته بوده این طوطی از آن طوطی ظاهر و سحر آرد و ضربه ضربه
 در سی ساغری بوم کشته بودند در دوستان لیکن از راه هر دو و مانند اینها

در این کتاب در بیان طاهر بخاری و طاهر بروی و طاهر بخاری و طاهر بروی و طاهر بخاری و طاهر بروی

مورانا طوسی در تذکره دولتشاه آمده که از جمله شعرای خراسان چون
 او کسی در مثل گوپی گوی سبقت از امثال و اقوان نبروده و او مردی
 خوش طبع و معاشر بوده در عهد سلطان بابر شهری عظیم یافت و در مدح
 سلطان قصیده ردیف سرو کوفت کار مطلع او ای که باشد بنده آن قدر شاد
 در حرم حرم کز بر بر ما همد لزا در روز و مولانا بغداد از واقعه شاد با ذریع
 و عراق افتاد و امیر جهان شاه و پیر بدیع او را تربیت نمودند و مدتها در آن
 دیار بسر برد و در خطه شیراز نثر بود در ایام سلطان حسین میرزا بیجا بالا
 و در عزل سرانی و قصیده گوئی و لطیفه سخنی زبان ملیح که چند هزار قصیده
 از وی خواهم اندر تو کنم ای بت پاکیزه ^{خصال} نظر از منظر خوب شب روز و مه سال
 و که در شت تو افتاده و جنبان چه خوش ^{شبت} کاکل مشک نشان از طرف باد شمال
 چندالم بدت چند کشم چند ز نم ^{شبت} روی زرد و آه زول ناوک فرکان خیال
 طوسی بدیل اگر بر تو نهدیب مکن ^{شبت} نام عاشق کشی دلبری و حسن جمال
 اندر بروی جوهر زلف و تو بامی آرد ^{شبت} عاقبت بر سر این شهر بلای آرد
 عالمی را سخن سوخت ندانم کان شمع ^{شبت} این همه جرب زبانی ز کجای آرد
 بوسیم خم ابروی آن تازه جو از را ^{شبت} بوسندیل از بی تعظیم کمان را
 بجای باد و گلگون و خاک پای قدح ^{شبت} که نیست چه من امروز خرد عای قدح
 بدندان میگری لب چه بنحو لاهی زجان ^{شبت} بدندان میگری لب چه بنحو لاهی زجان
 حرف العین

و صاحب ترجمه المراسم گفته
 که عمر این را صدکدر نرسیده بود
 در بعضی نسخ
 که در شت تو افتاده و جنبان چه خوش
 چندالم بدت چند کشم چند ز نم
 طوسی بدیل اگر بر تو نهدیب مکن
 اندر بروی جوهر زلف و تو بامی آرد
 عالمی را سخن سوخت ندانم کان شمع
 بوسیم خم ابروی آن تازه جو از را
 بجای باد و گلگون و خاک پای قدح
 بدندان میگری لب چه بنحو لاهی زجان

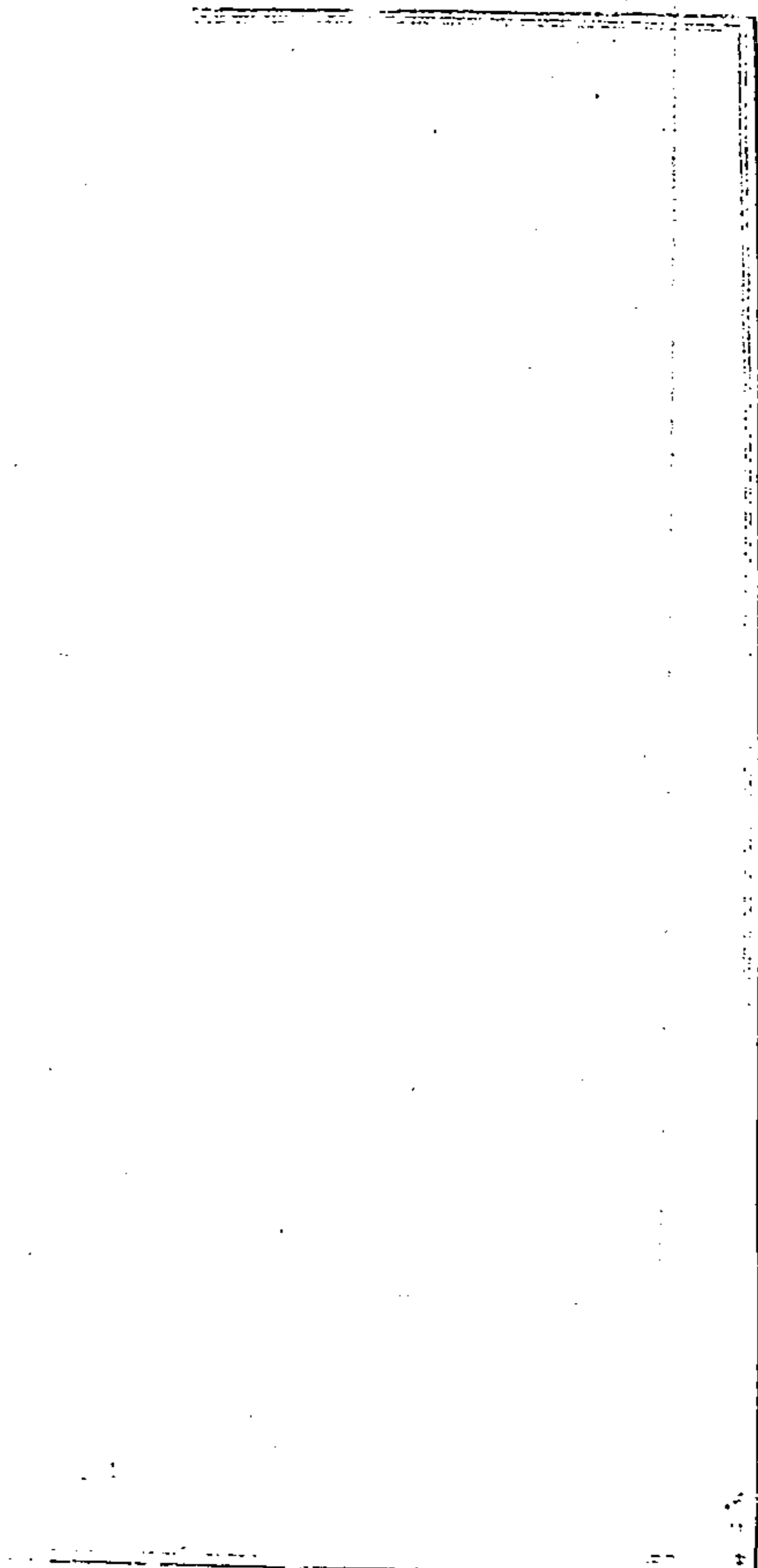
نمود عارفی مباح ملوک و اکابر بوده و ضرورتاً نفع حنفی را بسط نموده
 و ده نامه باسم خواجه پیر احمد بن اسحاق تمام کرده و بر اقسام سخن قدرتی که هر است
 مرا و اس از غمزه جادوی تو چون ^{اشارت} دید . نفع دل و دین چشم تو بر بود و نجات
 مولانا عارف هروی صاحب ترجمه الحی السلی و کرده که او را سلمان ثانی
 لقب کرده بودند و او صاحب کوی و چوکانک در دوهفته یافتند و در پیش از
 بزم آورده و بطرز گفته و کان ^{بستر} است که همان محمود عارفی باشد چند می از آن
 کوی و چوکان اینهاست روزی که زمزم بهاران بود ابروی نمودن باران
 خورشید ز ابر برده ^{دختر که غنچه گل نشسته} فزانش صبا با طرشت ^{سوی شکوفه}
^{دختر که در دم} رفتم جو صبا بوم ^{کلکشت} هر سو منی یا سیمنی چون گلشن آسمان ز سینی
 زد و چون جو نظر بران ^{از مهرش} قصد کن ^{کردید} بود بس ^{شفت} و ز غایت که در ناز ^{بصفت}
 کای آمده در برابر من ^{بشین} که نه از تو ^{خیز} توستی و من بلند پایه ^{بر فرق} تو ازین ^{سایه}
 هر جا که خدای و است ^{و از ارض} پس که در ^{کفشت} آباد تو سر بر خراب ^{بسته} خلدی ^{تو در}
 اینها برین جو آسمان ^{کزید} زمین و در زمان ^{کفشت} از کوب ^{از زمین} تو یا از کجا مهر و شستی
 من نیز در لاله و گل ^{دارم} ز تو بیشتر ^{تجمل} گر گوئی که تو از بلند ^{در پنی} من صد ^{است}
 هر چند تراست ^{دعای} باری که کرده ^{برای} من ^{چشم} مهر و ماهم ^{زان} روی که ^{راه}
 جوکان شده که در کجا ^{بوی} از تو ^{سخن} جری ^{بر دو} در ^{جشن} از ^{شیر} ^{بیدی}
 چون کوی سپهر کردستی ^{میدان} میدان ^{جو کوی} هر بار که ^{در عرق} شد ^{باران} بودی ^{در میان}
 بلخیه آذر از نسیم او ^{او} بخت ^{صرا} از دم او ^{از کوه} جو ^{در} ^{گشته} ^{بزرگ} ^{چو} ^{با} ^{است}
 آن کوه بود روز ناورد ^{هر} که ^{بست} ^{با} ^{آورد} ^{دید} ^{فلک} ^{از} ^{کجا} ^{میدان} ^{یک} ^{کوی} ^{میان} ^{جارجو}

مولانا عارفی غالباً کہ اس عارفی زبان ہر دو کیست و این دو بیت ملاحظہ
 بروی توجہ کنان کند فریاد گو شہا براید بیعت ز کجای چو آب بگند نکلد بہشت کہ دم ز ناب آید
 مولانا عارفی استرآبادی در زمان خود از سعوی معروف و فوہدہ این اران حکم
 عرفانہ تا خاکیت از نظر اہل دور ۲ جہان گریست دیدہ کہ دریا بگرد
 مولانا عابدی کہ اندک خراسانیست و از باقی ماندگان سعوی زمان سلطان
 حسین میرزا فوہدہ و بر سر ۱۰ بیت و پرہیزکاری استقامت دانستہ
 افکار آمو دہ کہ میسوزد ز شہت
 کہ شود یکدم خیال آن مہ از چشم برد
 ہر کسو تر کاورد سوی تو سوزد وبال او
 قاصدہ اشکم دو در کوشہ از دنبال او
 مولانا عالم ہستی مردی دانشمند و با قدر را چند بودہ این دو مطلع از ان
 عالم کاہست نیست کل کارش کتاب می ۲ مہرین خلقی بر دین چشم چون دخت بہشت
 نالہ قانون چون از غنچہ باروی او است ۱ جون تالہ زین ہمہ بچکان کہ در بہادی او
 و بغیر از و محمد عالم سر قندی و مولانا عالم ہر دین می بودہ اند اما از تہذیب
 شہناہ عادل لاری عم ابراہیم خان پادشاہ ملاوہ کہ تباریح ہزار بود
 اللہ و برہی خان والی شیرازت کہ بر سر لار کشیدہ او را بہت آورد و عملا بہت
 پادشاہ کرد و اس سشاہ عباس فرستاد و چند کاہر در لباس حیات بود
 و گویند کہ ز ہر جا نگرانی در کار او کردہ کارش را سناختند و آن فتح را
 بنا برین بنا و نام خلیفہ الصدوق خود نام فتح خان نمود و مولف این تذکرہ
 چہان زاد تہذیب شد بحسب علم فرمودہ و کہ کتبہ استقبال و اجتماع کہ در ان روز

بوز و میساید کرده اما شاه عادل

یار جفا کار سر کرده و فانی نبرد
چون جوسری زبان بیج صدائی نداشت
ب تو هر نفس سماع حکمت و نبی کردند
شاه عادل برت بیج تفاوت نکرد
میر نظام الدین طبر املک از جمله فضلا و اکابر عهد خویش بوده از مطلع اردو
سنگی شود کام من از وصل تو حاصل
بیا عید الله چشمه مالان قلندر دار میز بسته و مردم را با او ارادتی بوده
لاور را یارب چه خوش است بی درمان خندید
بشبن و سفر کن که بگایه شکر
بی منت پاکرد جان کادید

ظواهر عید از گانی



۱۹۸

مبارک باد عیند آن درد میکوش و کورا	۲	که نه کس را مبارک باد گوید نه کسی او را
مردم بچیش خوش دل و منزه بنمای قرض		هر کس بچیش قاضی و من در بلای توئی
روض خدای قرض خلایق بگردم		آیا ای قرض کنم یا ادای قرض
ای عیند این کل صدرک با طراف جمن		بسیج دانی که سحرگاه بجای خند
چون شتاب فلک دور جهان می بند		بر بقای خود و بر غفلت می خند
عیندش کسانی که عشق می ورزند		شب و صبح کم از روز زیاد شنای
چون کینه همیشه سرنگونست ^{چرا}		چون خایه زهروری بروست ^{چرا}
چون کس که حیض غرق خوش ^{چرا}		اکنده و مان بکه جوگوش ^{چرا}
وزیر جهان قبه بهوفاست	۲	ترا از جنین قبه سنگ است
بروکس فراخ دگر را بخوانی	۲	خدای جهان را همان سنگ است
مرا قرض هست اگر هیچ نیست	۲	فروان مرا فرج و در هیچ نیست
هنر خود ندارم و گر نیز هست		جو طالع نباشد هنر نیست
پیش ازین از ملک هر سالی مرا	۲	خزده گاهی از کناری آمدی
در و تا و نان خشک و تره	۲	در میان بودی چو غایبی آمدی
که کبھی هم باده حاضر شدی	۲	کردی ز تره ای ای آمدی
نیست در دستم کنون از خشک	۲	ز آنچه وقت در شمار آمدی
غیر چیزی در خانه ام چیزی ماند	۲	سره اندناگر بکاری آمدی
چون درین دنیا عزیزم داشتی ^{ملطف}		وز بسی نعمت نهادی بر من مسکین ^{اساس}
اندر آن دنیا عزیزم دارم زیرا گفته اند		خوش نباشد جامه نمی اطلب ^{چرا}

خواجہ عبدالقادر مراغہ صاحب کرامت و جامع استعداد ادب و فانی
 بوده و در علم موسیقی علم زیادی بر استادانہ تعالیٰ برافراشته و میرسد
 محمد قزوینی در رساله خود که در علم موسیقی تالیف کرده آورده که خواجہ
 در یکماه رمضان سی شربند تصنیف نمود و در شربند مشتمل است بر شربند
 و عمل و کار و نقش و غیره و روز عید آنها را گذرانید و بنام کار و عمل
 و تصنیفات در آن خود موسیقی مهور است که دستور العمل صاحبان این فن
 لطیف است و خواجہ کرامت خود در کتاب مجالس و جامع الاحاطه
 مذکور ساخته و مدت حیات او تا زمان سلطنت سلطان خلیل بن
 میرانشاه بن امیر تیمور و میرزا شاهرخ کشیده بود این ابیات از نعمات
 قانون خلیل آن امیر به دور است

چون روح دلپذیری چون جود زخوری ۱ نه نه بجاک پای تو گزید و برتری
 ای آفتاب از من گشته رخ شتاب ۲ کاین آفتاب بود زده پرورتن
 اگر خیز از تو امید وصال میدارم ۱ بچ مدار که در هر سرای خیالی هست
 عبدالعلی سخاکی شرمهاری بسیار شرمی کلام و سوز را نیکز بوده و زبان
 جوس خونریز افاده و مسئولی در بحر محزون الاسرار افشا کرده در انجاسوهای
 مطرز مکنی گفته این رباعی داد در هنر بسیار خوب فرموده
 آن خواجہ که عمر تو فزون از من است ۲ بر خوان تو هرگز مکنی شسته است
 ناله تو که لشکر جنگیز همان است ۲ کارا بهم عمر کسی ننگسته است
 بیک چشمه نگوشت نظر جانب ما می ۲ گاهی سر راهی سدی ننگای می

خواجہ مراغہ صاحب کرامت و فانی
 در رساله خود که در علم موسیقی
 تالیف کرده آورده که خواجہ
 در یکماه رمضان سی شربند
 تصنیف نمود و در شربند
 مشتمل است بر شربند
 و عمل و کار و نقش و غیره
 و بنام کار و عمل
 و تصنیفات در آن خود
 موسیقی مهور است که
 دستور العمل صاحبان
 این فن لطیف است و
 خواجہ کرامت خود
 در کتاب مجالس و
 جامع الاحاطه مذکور
 ساخته و مدت حیات
 او تا زمان سلطنت
 سلطان خلیل بن
 میرانشاه بن امیر
 تیمور و میرزا
 شاهرخ کشیده
 بود این ابیات
 از نعمات قانون
 خلیل آن امیر
 به دور است

آورده اند که والد خواجه در بلخ مراغه همواره مصاحبت بشایخ
 و علمای وقت نمودی انجامی کرده و مقبول این طوائف می بود. خصوصاً
 بجناب بزرگوار دین و قدوه محققین سلطان ارباب الطریق برهان
 اصحاب الحقیقه شمس اللہ واللہ والدین خواجه محمد المراقی و شیخ
 الشیخ فی العالم قطب العارفین زایر بیت الله الحرام بنجم الملة والدين شیخ
 عبدالقادر الزینی المراقی نور الله مرقد احتصاص تمام داشته و آرد و
 عزیز کرات و مراتب بوالد خواجه میفرموده اند که انشاء الله تعالی
 عز و علا ترا سری کرامت کند و او را عبد القادر نام باشد و لقب او کمال
 الدین و کنیت او ابوالفضایل چون سارخ عشرين شهر ذی القعدة سنه
 اربع و خمسين و سبع مائه خواجه عبدالقادر در مراغه متولد شدند و والد
 خواجه آن مولود عاقبت محمود را در سن چهار سالگی بکسب داد و در
 هفت سالگی حافظ قرآن شد چنانکه یکروز بر وایت حفص بیغمت
 طیبه و ترتیل و تجوید اصحت بخارج حروف و ریاضت مواضع و قوف
 بی خطا ختم قرآن میکرد و روز دیگر بر وایت ابو بکر در آن سن از صورت
 خطش قابلیت تکمیل بترا ماست معلوم میشد و چون بسن ده سالگی
 رسید مقدمات صرف و نحو و منطق و معانی بیان خوانده بود و دانسته
 چنانچه در آن علوم اگر خواستی نایب رساندی و چون او را اقتضای
 طبعی و اشتیهای غریزی در تحصیل علوم ریاضی حضور ما بعلوم موسیقی که کنی از

از ارکان ریاضی و جزوی از اجزای حکمت غالب بود و نظرات اصلی و طبیعت
جلی همگی درین فن قابلیت غلبه داشت تمام کتب و رسائل متقدمان
و متأخران در آنکه درین عالم تالیف کرده بودند جمع ساخت و در تحقیق و نقد
انها سعی بلوغ بفرموده رسانید بر وجهی که بر نقد و نظر آن واقف شد و بر
علمیات و عملیات نیز بسیار تصانیف استادان فاخر و مصنفان ما این
مطلع گشت و در استنباط اوزان و استخراج الحان و تالیف نظرات
و اختراع تصانیف ساخت و آنچه در علمیات بود تصانیف سهل الملاحظ
که طبایع عامه را شرح آمدنی و بعضی ضبط و حفظ بعضی از آنها کردند
اما آنچه در اشکال بود و در ضبط و حفظ آنها عاجز میشدند و مجموع تصانیف
انها از جمیع آلات ذوات الایوار و بیعت اشکال از طبقات هند و خانه
استخراج میکرد بشری که نفوس نغمات دست و حلق مقام سمع میشد
و والدین و اهل بصیرت مشایخ و علماء و فضلا و درویشان گوشه نشین
و او در بجای آنشان تلوار و تران کواشعار در او نیز نغمات شور آکنه
سخن آنچنانچه در وجود برآمدند و در حالت ذوق و حضور رعای خیر در
حق او میفرمودند و همه وقت در آنکجا از بضایات و ترنیمت ارباب حال
شرف و مخصوص می بود و اول پادشاهی که خواجه عبدالقادر را در طلب
خود کشید شیخ او پس بود پسر امیر شیخ حسن بزرگ و تبریدار السلطنه
او بود بعد از ظلم ملک اشرف عدالت شیخ او پس در تبریز مرهمی بود بردهای
درین علمیه خواجه عبدالقادر مولانا غیبی این دوست را در عراق

عملی ساخت المذنبه که جهان باز جویان شد شایسته او پس از آنکه از ای جهان
 بخت آمد و صد مژده فتح و ظفر آورد کان شاه جهان بخش جاندار زمان
 و سلطان از پس راد در عین دولت و کامرانی داعیه خراستی دختر سلطان
 ملک صالح در ضمیر سرباه یافت که بادشاه هر دین بود و او نیز این مرتبه را
 افتخار و سرافرازی خود دانسته دختر را فرستاد و تیر ز را این بسند و اهل
 طرب از مردوزن حاضر گشتند در حین صحبت و خوشحالی سلطان او ^{مخولج}
 این سحریت کف ساقهای ده که دور کامرانی آهسته داشت مار در بازار جوانی
 ماه مرغ یک شبش بر آما و صبح کافتم راهوای مهربانی آهسته
 ای دل از خطو تیرای سینه بیرون نه قدم زانکه جاز اخلول بیار جانی آهسته
 و فرمود که این ایات را تصنیف سازند و در آن زمان خواجه عبدالقادر
 در سن ده سالگی بوده است این ایات را بچلی که در عشاق و نوا
 و بوسلیک بدور مل بر و از ده نقره ^{عملی است} چنانکه خود میفرموده است که در کبر
 سن چون بنظر احتیاط بران گردیدم احتیاج با صلوح و تعبیر داشت زیرا
 که از فیض فاضل نیوانده بود و از خواجه عبدالقادر نقلست که سلطان ^{از سن}
 در شب جمعه بران شاد و بیامدارا که در دو فرسخی تیر زه بود امس کوهی
 مرقد او واقع خواب دید که گفت با شیخ او پس مدت نوزده
 سال دولت دنیا را دیدی وقت که دیگر خمسایه و اما با شیخ چون
 بندار شد بعد از ادای نماز خواب خود را گفت فغان از ارکان
 دولت بزامد بعد از آن سوار شده زیارت بران شاد و آباد

رفت و در پیش بر قبر خود را فرمود کتند و خورد و خورد و خورد و آمد و بخت
 و بعد خود راست کرد و بر آمد و نزل خود رفت و اسباب بخت و کفین
 خود را در خانه نهاد و خورد بر در خانه سجاده انداخته و نشست و مصحفی
 و تسبیح در پیش خود نهاد و بطاعت و عبادت مشغول شد و سلطان
 حسین را و طی عهد خود ساخت و او را بر تخت نشاند و گفت چنانکه
 مامورین بودید مامور او بایستد امر اکفند شاه زاده شیخ حسن بند
 مزاج است اگر مانع شود خروج کند چه چاره کنیم گفت آن کینده
 مصلحت بایستد و گویند که از شاه زاده شیخ حسن امرای بدر در زمان
 پدر بسیار از رده بودند و از خوف داشتند و سلطان او را
 صورتخانه بود صورت او را با امرای او انجا کشید بودند شیخ حسن
 یکباری در آنخانه درآمد در کلبی یکی از امرای معتبر خطی کشید که او را
 خواهم برید و دیگری را خطی بر مگر کشید که از میان دو نیم خواهم کرد و نیم
 یک صورت را گوید یعنی چشم او را از چشمخانه برخواهم آورد و علی هذا
 العیان چون سلطان بیمار شد و حال بد و تنگ گشت سوزش بسیار
 کرده بدت حیاتش بدان ختم گردید و همان شب امر شاه زاده شیخ
 حسن را شهید ساختند و بعد از دفن سلطان فرزندش سلطان حسین را
 پادشاه کردند و از خوار سلطان ^{او بید} نامرک او چهار ماه گذشت و خواج
 عبدالقادر مقبول او گشت و تمام ارکان دولت و اعیان حضرت او
 در هر وقت گوش بر او از نمود و نغمه دلنویب او داشتند بعد از سلطان ^{حسین}

برادرش سلطان احمد خواجه را در ظل تربیت و عنایت گرفت بیست
 سال در بغداد و تبریز داد عیسی و دولت داد و مقرب بود و در بیست
 سال در پیش او از خواجه عبدالقادر کسی منظور ترکلمی نبود و دیگر منظور
 نظر لطف شاه شجاع شد خواجه شاید و باید بعد از آن در ملازمت
 سلطان بایزید ^{بن سلطان اویس م} تقرب داشت بعد از آن بشف تربیت سلطان
 احمد جلایر رسید و با او نسبت اختصاص درست کرد با ^{احمد} سلطان
 از خوف عساکر و غیره ماثر صاحب قران کتیستان فرار اختیار کرد
 و در مشهد امیر المومنان حسین عم زین و فرزند و مال و مصالح او را
 گرفتند و او با مصدر و دی چند بدر رفت و خواجه عبدالقادر با اهل
 و عیال و اطفال خود با او بود در آن زمان که مردم امیر تیمور در وازه مشهد
 گرفته بودند و مردم سلطان احمد را میکشند و می بستند خواجه عبدالقادر
 پیش رفت و بر امرای تیمور سلام کرد و در جین هزیمت سلطان احمد
 خواجه عبدالقادر سروریش و مسیبت و ابر و پاک تراشیده بود و خرقه
 بایزیدی در بر کرده امرای امیر تیمور جواب سلام خواجه دادند و گفتند
 تو مکر مجاور این روضه شرفی گفت بنده عبدالقادریم حافظ خوش خور
 و استاد و مصنف در علم و عمل و علم موسیقی و جمیع سازها خصوصاً عود با
 برتبه رسانیدن ام که بعد از استماع آن معلوم میشود ایشان اظهار
 و سادی کردند و گفتند صاحب قران ترا در تبریز و بغداد بسیار رحمت
 و نیافت و حکم است که ما ترا با صاحب قران رسانیم و امیرزاده ^{عبدالله}

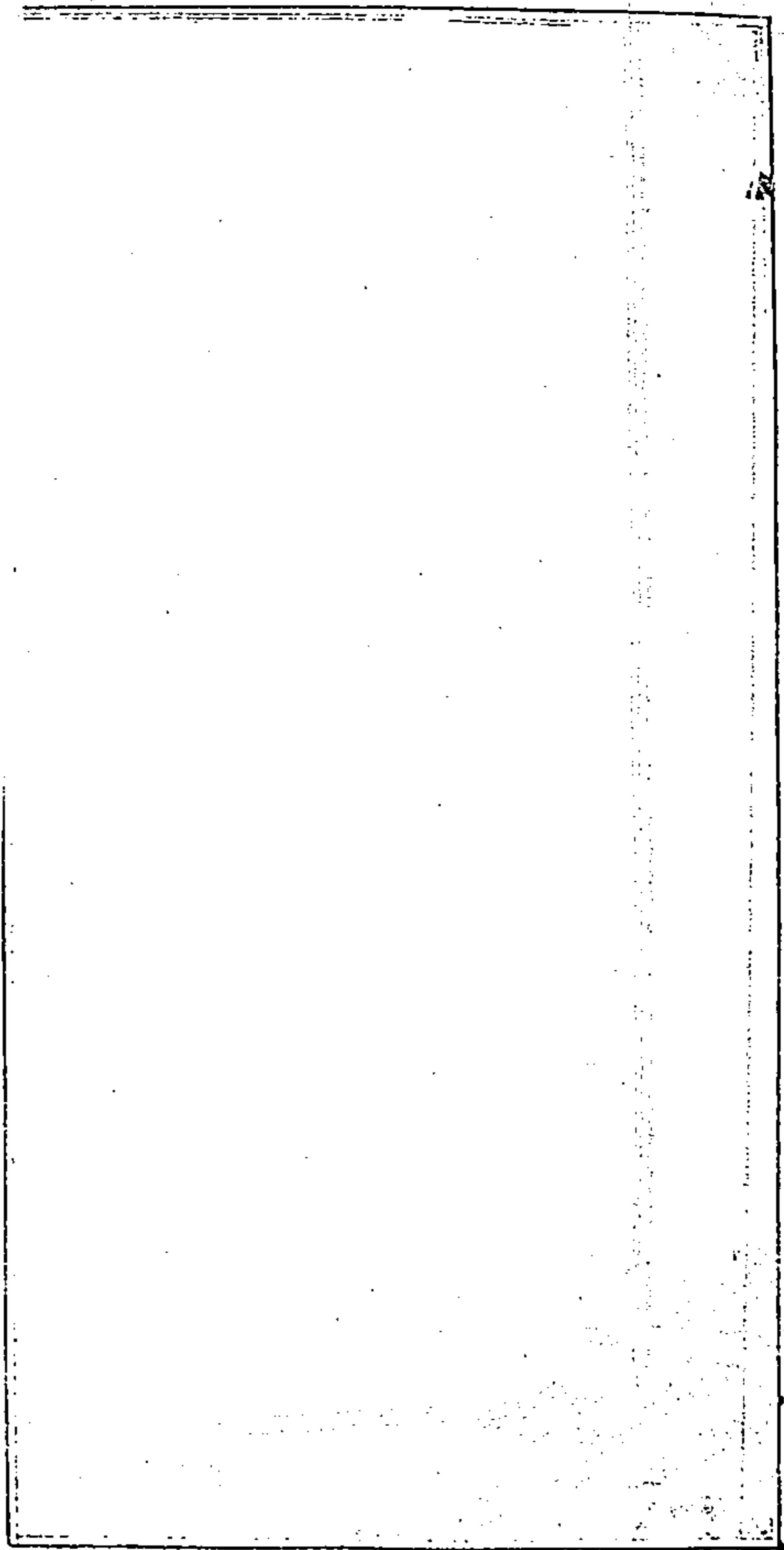
بنایت خواجهان و متناق صحبت و استماع او از و تصانیف ثبت و امیر
 زاده میر محمد سلطان بچنن فی الحال در حله خبر با میرزاده میرانشاه رفت
 که خواجه عبدالقادر را یافتیم کسان امیرزاده میرانشاه را سیدند و سیدند
 مطهر از فک العبا و بی توقف خواجه را بردند و امیرزاده میرانشاه عنایت
 پدید در باره خواجه کرد و در کشتی که آراسته سیر دریا میکرد با او صحبت
 و خواجه بنامز عود مینواخت و تصانیف خود را میکرد ایند بعد از دور
 الپچی از شش امیر بجز و بر دور رسید که خواجه عبدالقادر باز و در بفرست خواجه
 بود چون بغداد رسید و ملاقات شد صاحب قران فرمود که عبدالقادر
 تویی خواجه گفت بلی امیر تمود گفت با توست سخن دارم اول آنکه ریش ترا
 که پیش ما رسم نیست دوم آنکه پیش فرزندم میرانشاه مرو که او شوخ است با تو
 مشغول میشود و از ستم زدن می ماند سیوم آنکه او از تو بسیار شنیده ام
 پیش من معتدل گوی تا او از ترا بشنوم خواجه معتدل گفت آغاز کردید
 ابیات مشرق و مغرب سخن دور سا سکا دولت و نصرت مقرب دور
 فتح و نصرت دایما بلیکنده دو دولتین حقدین مقرب دور سکا
 و چنان تصرف در مزاج صامقران کرد که اگر آن شهر را با یک کس
 صحبت داشتی خواجه بودی و بعد از فوت امیر تمود در خدمت سلطان
 خلل نریمان نسبت داشت و بعد از و مخصوص و مقرب و معتدل منزل
 شام رف سزود در انریان بعبادت قرین بدولت انابت مرشد
 الواصلین شیخ زین العابدین خوافی شرف شد گویند که حضرت شیخ

باز کرد و در پرواز آرد و در هر صوبی جزایب و تجلیات سکون ناکاه از
 مهبت لطف و منعم عنایتی بوزر و جذبه من جزایب اللقی یوازگی عمل النظار
 اور از کونین و عالمین دور یاید و مبارکاه وصال رساند حادی عشاق
 چون در آهنگ حجاز نوار است کند و زمره راز نهفت که با چهر منزهان
 در ازل در میان بوده اسکار کردن کبر و ندای اشتیاق از جان موحیان حرم
 وصال و قاصدان کعبه جمال برای تا از قیود مقتضات طبیعت و مستهبات
 فبتره بکلی تجرد کنند و از لباس خورد پرستی بر آید باب انابت غلبی بر او
 احرام ابرام عهد ابدی در پوشند و روی دل و جان بکعبه جمال جانان آورده
 سعی در مابین صفای صنوت طوبیت و مروره جود و مروت نمایند چون
 از زمره تلقی لا اله الا الله انار غبار اغیار از حجاز الاسود قلبش فرو رفته
 بانوار اربعه وادکار العشیق الایبار منورس جلوف خانهای دلهای سکسته
 ریس مرد ویش در وقت خوش سازند تر جان این مقال و تفصیلی ای
 اجمال استعدا دنیا کمال یاد در العصر و الزمان و اعجوبه الدهر و الدوران
 عندلیب خوش نوای بستان القران منلی نغمات و الا الهی مبدع العجایب
 فی الادوار منفتح الغرایب فی الاوتار ذی الفضل البالغ و الجود السابغ
 و العقل الكامل و الارب الشامل و اللطائفه الذاتیه و الطرافه الجبلیه بحسب
 تلوک سلفین دنیا و الدین عقدا الجمعه لا رب الا حوال و التکلیف و
 الاتهام و المعاطه کمال دنیا و الملة و الدین عبدالعادر ادا الله تعالی
 انظار العنایه الیه و علیه و مستعد بالشیاب علی مزید من یدیه که چون آواز

المبات للذین آمنوا ان یخس قلوبهم لذكراه شجره کثر الثمره حسن مقدار
 فطرت اصلی او که از دستجات اطوار انوار تم روشن علیهم نوره بغایه قال
 بود پیرایه کند عنایه ازلی در کردن جانیش افکنده ذکر شمه حال لم برلی
 دل بیغل او را شفیع و شیدای خود کرد انید بجلوه که سز زلف بار برهمز
 مه ولایت صبر و قرار برهمز بیکه شمه که کرد از کرانه برقع
 مه نهان و لا اسکار برهمز که صدای ندای غیرت از قیاب جنا
 عزت بکوش هوس او رسانیدند که عمرت که تا از ان غیر زبون وقت
 آمد از ان ما باس و جسم سها زهت بلند پرواز او را که عیال الدوام مستطور
 سلو طین و حکام بود بحال سلطنت و کبرای عظمت خود بنا کرد انید
 تا یکبارگی از حضیض اسفل السافلین مخالفت و معصیت باط
 علیین انابت و طاعت پرواز کرد و دامگاه برای فریب و غرور و
 کمن جای سرور و سرور را باز گذاشت ذکر بروی کسم دیده بر غراند
 خلل ماهه بهای اذری شکست بر خواند و بدست و فامو استو
 عمود ساز آنجا و چنگ و بریط و عود در هم شکست و بساط طم و زیر
 و رعایه نشاط مزاج هر امیر و وزیر در هم نوردید و چون از حیمانه
 شراب بطهور از دست ساقی توفیق رب غفور تعالی شان به جای
 بجام مراد خورد و کشید و ترک شراب بر رخاورد نیا کنت و در مقابله او
 از کار و استغفار و زرد خورد ساخت و زبان بنماینه متعلق بر کشاد
 کردم بطوع و رغبت از دور حجام توبه مردم بگریه گویم از هر حرام توبه

کفتم مگر ز زندی پداستم ز تنگی فی فی خطاست با الله زان نکر و نام تو
 آری چون اول فسونها و عنفوان شباب انوار کلام کتاب و الایمان
 سایه وجود او را منور گردانیده و بهم اکابر اولیاء الله که اکیس صفت قلب اعیان
 کنند در همه اطلاق ممالک عراق و آذربایجان و خراسان و ماوراء النهر
 و ترکستان که صحبت با رفعت و نظر که میاثر ایشان در یافته و جواز هم
 مضاطب اسرار کبیر کانی که در هر اقالیم جهان بجز وقتنه کمال و بسند
 بسخس عاقل و بیاد همراه وقت و حال و موید تربیت و اسکال ایشانت
 او را در عبار عارضه نگذاشته اند و علم دولت ابدی و سعادت بر مری
 او را بر افراشته اند دست از طلب مدارکت پای این پادشاه کانا که راه
 توشه بفقراست بنواست فی فقر صورتی که بود معنائ کفر بل فقر معنی
 که باو مخزانیاست این بود با بان کار خواجه عبدالقادر مراغی رحمه الله
 که این قلیل البقا عه از کتب معتبره تحقیق نموده بسک تحمیر و باور و حق
 جل و علا و توفیق انابت اهل الله را روزی گردانند و بطلیف مشروان وادی
 ولایت پروان عرصه تقلید با بنزل تحقیق رساند و غزیری نام کمی از
 شعرای آن زمان غری در مدح آن یکانه دو مران گفته که
 این گویت از انجمله است
 هزار شکر که از کوی غفلت آمد باز یکانه خواجه در پیش تو نشیند
 تراند و عمل و صوت دلچنان بگذشت که جز بخواندن و نشنیدن او
 کنون ز ترس خدا محو موزد گذشت لکن بهر زیم عود کردی

چون آن عجب بر زمان ساز خوش لوای طبع موزون را نیز
بنواز شد روی آوی دایم ابیات مروح افزا از قان و خیال
بنغمات بنیان آرا نموده آهنگ تحریر را بر بلندای اویره ^{حسب}



۲۰۴

پیرخان بن محمود سلطان بن شاه بدایغ سلطان بن ابوالخیر خان مراد
در محمدخان شیبانی

۱۱۳۶
مولانا صالح منفرد
بازار محبت خان اورا خان صاحب
بابتہ بودہ تصدیق و صل

۲۶
مولانا عبدالملک
وارد است کہ وی از اولاد
جلال الدین تاجی است
بوده و در سفر و مہما و قوت
را اسلحہ این مقام ازان
فقط جلال است

۲۰۳
کے تعلق سے
مولانا عبدالملک
اور اس کے تعلق سے
جلال الدین تاجی

امیر عبدالباقی اصفہانی

عبدی بیک مغزہ شیراز لونی تخلص

۲۰۶۷

مولانا عبدی بن ساجوری عم شہ محمد زریں علم است

مولانا عزیز کج در ایام میرزا شہ رخ بوده چندینی ازو کردیم و خواجہ
عبدالقادر عودی گفته در ضمن ذکر خواجہ مذکور مرقوم شد مولانا غازی
جلی از طایفہ معتبر قزوینیست و اکثر علوم معقول و منقول را جامع بوده
سببی نوشتن در جوابک را ہم کج دیدیم مگر در جواب منم بار دیگر کج فرمودیم
شیخ الغازی عبدالعزیز خان عزیز تخلص

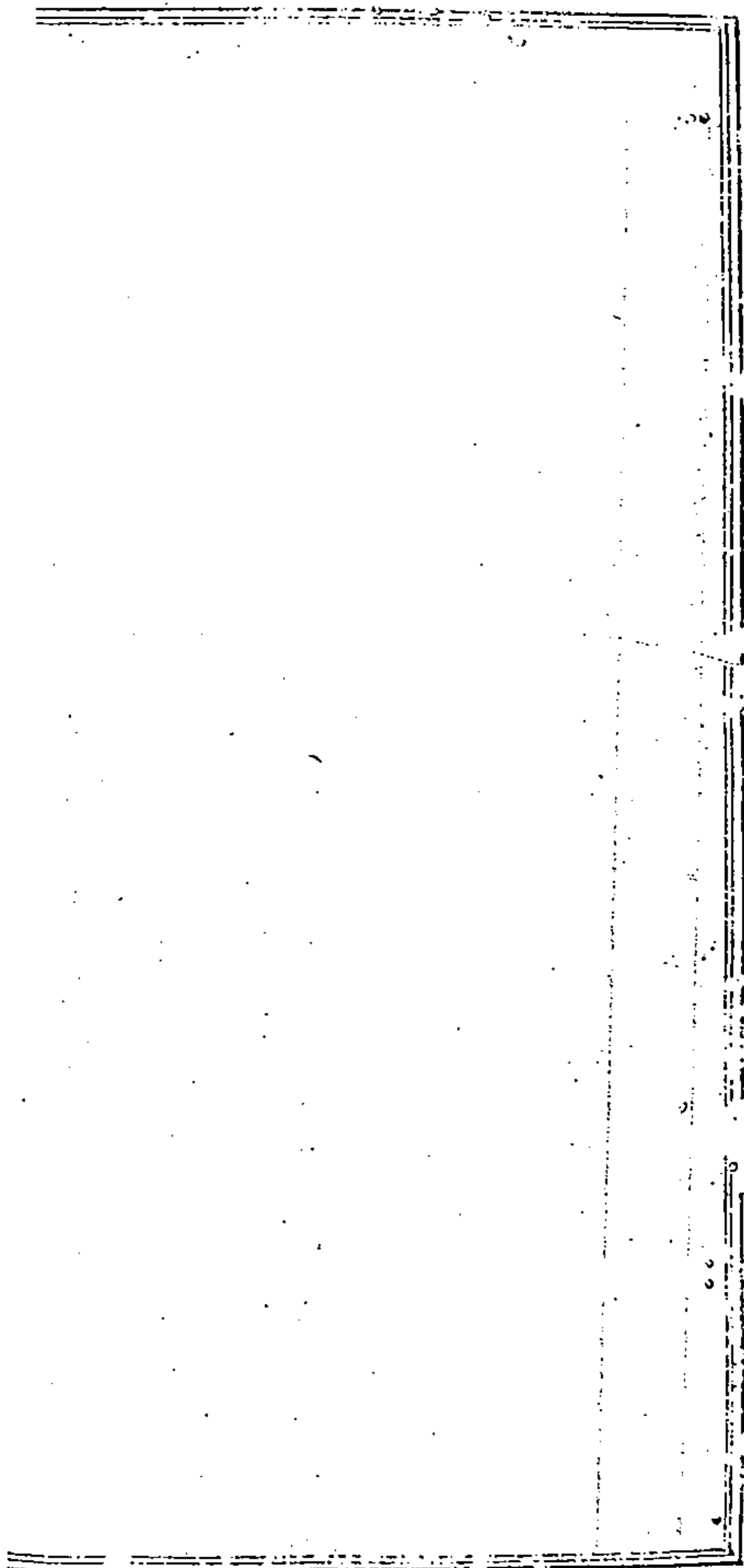
میرزا محمد سگری بن میرزا الدین محمد باقر پادشاه اولاد الحجاز و باقر
پادشاه بخارا کس بودند محمد مایون پادشاه و دوم محمد کامران پادشاه
و سوم محمد سگری میرزا اسحاق محمد عبدالعزیز اما محمد کامران و میرزا
سگری بیکدیگر میان شده مخالفتها با همایون پادشاه و وزیرین

و در مقام شجاع و قتیله انگیزی بودند از جمله در همکار که هاپون پادشاه و داع
 هندستان نمودند و بعد از آنکه بکر انداخت و از آن راه متوجه عراق کتب
 قندار در در وقت عسکر مرز بود مکرر اندیشیدند و میخواست که هاپون
 از سایه دولت ... اندازد در سی نیافت و چون هاپون پادشاه با سپاه
 از عراق برکشید محاصره قندار نموده مرز عسکر آبد سماورد و قندهاری
 نوشته بجای چهار دیوایی بوده است ۲ بی تحلف کرد می از جاید بوده است
 ار عسکر را راجه مدار می کشید ۲ در معتقد بوده و جاز عرضش
 کندی بجز آب نباشد او ۴ بایا که یون در بر مینویسند
 خواجه عبدالملک عصار

خواجه عصبانکه بخاری از اکابر زادهای بخارا بوده است و از
 اولاد خواجه حافظی کلون سیله او است که بر پیشانی او
 بر طریقه خواجه محمد با رسا اندک ... در نظر سلطانه
 زمان خود تقرب تمام یافته بنا بر آنکه بنشین حضرت امیر الکوی

نیاده قدم علی بن ...
 واکتبی و هزار ...
 و عسکر را راجه ...
 از جاید ...
 عسکر را راجه ...
 کندی بجز آب ...
 خواجه عبدالملک ...
 از اکابر زادهای ...
 اولاد خواجه ...
 بر طریقه خواجه ...
 زمان خود تقرب ...

ابن ابی طالب و جعفر طیار درست میشود و از یک جانب
 قبله انصار نیز منسوبست و ازین چند بیت قصه که در اثبات
 نسب خود فرموده و نقل به عبار کرده این نسبتها بتو می پیوندد و
 عطفش اینست ای زاری قیوم کلش جان جز مرا عقل کل در باغ علمت بسوزد
 کرم که نارسد که از روی
 زمره زهر اچونش پور جعفر مفران
 از انصیر زهر اچونش پور جعفر مفران
 زان علی زوی شد که است مفران
 ششیر با زمره انصار دارد و آنها
 لاف زانم یاد و دامن مطعی
 ز انساب بندها کی عار دارد و یاد
 و در مدح زهره یک قصه در چهار دیوار دارد که ای نبی الهه و چه بیت
 ای زاری که در کشته شد و زهره پور با همه سیاه دور خدایا
 زنده نوشیر مرصفاه روی زیبا بود
 زهره پور در دورت از این خرد
 اگر بودی زهره پور بی زهره پور
 زهره پور زهره پور زهره پور
 خط سیاه و فانی سیاه زهره پور
 نوزاد زهره پور زهره پور زهره پور
 ششیر با زمره انصار دارد و آنها
 ششیر با زمره انصار دارد و آنها
 با و پان زهره پور زهره پور زهره پور



3. 11

کتابخانه

۱۳۵

امروز شاه آنجن در آن کیست	دیگر آن هزار بود دل بر آن کیست
تو مر زبان بدو عشق کشیده اند	ارمن غلام اگر دلش از زبان کیست
سود ایمن حلقه بندار را بگو	سرایه کم کنند که سود و زبان کیست
مگذار که به جویم بکش بر سر کویت	حون ساکن آن کور کم از صید هم نیست
آن به که بگذرد منزه شود عمر	حسرت عاقبت کار جهان غیر عدم نیست

دل کجا بیست کرد شور آنکس اند	در نگه آن خلیفتش مگر رنج اند
عصمت مگر از زینت آن آید	سکانت که کند از آن آید
ای ای ای ای ای ای ای ای ای ای	ای ای ای ای ای ای ای ای ای ای
خنده بر لب و دانه در لبش	خنده بر لب و دانه در لبش
سود ایمن حلقه بندار را بگو	سود ایمن حلقه بندار را بگو
بر سوزک کرد به خاطر باره	بر سوزک کرد به خاطر باره
هر جا قصه آن رفته و توان کند	هر جا قصه آن رفته و توان کند
مکش براریم ای اقبال به در شان	مکش براریم ای اقبال به در شان

در نگه آن خلیفتش مگر رنج اند
 سکانت که کند از آن آید
 ای ای ای ای ای ای ای ای ای ای
 خنده بر لب و دانه در لبش
 سود ایمن حلقه بندار را بگو
 بر سوزک کرد به خاطر باره
 هر جا قصه آن رفته و توان کند
 مکش براریم ای اقبال به در شان

بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله رب العالمين
والصلاة والسلام على
سيدنا محمد وآله الطيبين
الطاهرين

در تذکره النساء آورده که او مشهور بود با حاکمی مشهور است
از یکستان طلب کعبه شکل است
اشکی که بر او نم از غمت غاشیده است
از گوش بگریخته که در غمت است
امیر جهان الدین عطار الله از سادات بزرگوار است جامع
فضایل بوده و رساله در علم سحر و صنایع آن بسیار خوب تالیف نموده است
باصرف اس عاقل شده از میرات محمد مددگر در شهر استخوان نمود در سال ۸۰۰
بروضه بنویسند نقل نمود
طریق
ابن شکر در تذکره النساء آمده که او از خیل خادمان ساج ازین بوده است
نامت سرود در آب نمودار شده
امیر عقلم شیرازی
نادر کرده در این
وقت شکسته
برآمد در زمان
شیخ زکریا الدین عابدی والدی که در اسم و اجرت
بنیابانی است آورده از آن که در سن پانزده سالگی اختیه میبازد از مت اغون
نموده در یکی از جنگها جذبیه الهی جنگ در کربلا در حار آنست
مجاهد سلوک و کوشه عزت کشید و سر راهی قناعه یافته است

بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله رب العالمين
والصلاة والسلام على
سيدنا محمد وآله الطيبين
الطاهرين
در تذکره النساء آورده که او مشهور بود با حاکمی مشهور است
از یکستان طلب کعبه شکل است
اشکی که بر او نم از غمت غاشیده است
از گوش بگریخته که در غمت است
امیر جهان الدین عطار الله از سادات بزرگوار است جامع
فضایل بوده و رساله در علم سحر و صنایع آن بسیار خوب تالیف نموده است
باصرف اس عاقل شده از میرات محمد مددگر در شهر استخوان نمود در سال ۸۰۰
بروضه بنویسند نقل نمود
طریق
ابن شکر در تذکره النساء آمده که او از خیل خادمان ساج ازین بوده است
نامت سرود در آب نمودار شده
امیر عقلم شیرازی
نادر کرده در این
وقت شکسته
برآمد در زمان
شیخ زکریا الدین عابدی والدی که در اسم و اجرت
بنیابانی است آورده از آن که در سن پانزده سالگی اختیه میبازد از مت اغون
نموده در یکی از جنگها جذبیه الهی جنگ در کربلا در حار آنست
مجاهد سلوک و کوشه عزت کشید و سر راهی قناعه یافته است

نشد و متاد و

تا در سال ۱۱۷۶ در دارالسلام بغداد خدمت شیخ عبدالرحمن اسفندی

مراتب ارشاد یافت و مدت شانزده سال در مدرسه سکاکیه تکوین

چهل چله بر آورد و یکصد و سی چله دیگر متفرق بر آورد و در سن هجرت

سالک سماع سینه جو سینه دو ارجح در بیج اعرار صوفی آباد و

از قید بدن آزاد شد و در حیطه قطب زمان عماد الدین عبدالوکیل

مذفونست و میان او و مولانا عبدالرزاق کاشی در اثبات وجود

مکاتبات و مراملات واقع شد مولانا عبدالرحمن حاکم

این را در آن سینه بزرگ ده از سماع اعجاز کتب در کاران

توزد و گوید که شوه حاصل این است و پس

این ذوق سماع ما مجازی نبود ۲ دین رقص که میکنیم بازی نبود

با پیچیدگی آن بگو که ای پارسردان ۲ پیسوده سخن بدین درازی نبود

گفتم که قصه عشق بزرگ ۲ و از جنبه محبت و حاضری

نودان که بدان حال دلی سخن ۲ گوشت کز و در دلی بنویسم

عید و عشق جوانی و بهار می نایب ۲ جن رقص و کل صوتی و بانگ رباب

نغمه خنک و صمدی و ف کل بانگ هزار ۲ ناله قری و دور قمر و ماده تاب

بود و عبیر و کل صد برک و سخن ۲ شکر و شمع و شراب شب شادی و شادابی

موسم عید و زمان طرب عید شادابی ۲ مغرب خوش نفس فصل گل و دور تر

سرود خلوت کل در کف و بلبل بخرونی ۲ باوه در جاذبه من و زول و عشق و کجا

رومان رفته و عید است بیار کن عدا ۲ در پنجاه اشاد و شاد است شاد

از زمان هجرت تا زمان وفات
ران می گویم و ما در وقت
عناکم و از دور تا غم زوم
خوشنما و امیدوار و خرم زوم
ساز
نیز من هم زوم

شیخ علی کلاه سیرازی در تذکره المشایخ مسی مغالہ الا براز امره
 که قطب اولیا و اصفیا و آقو در کاه سدس زین الحود الدین شیخ علی کلاه
 از طلبه و متردین و ارباب عنوا حقیقی سحر الحود و الدین عبداللہ سیرازی بود
 و تا افکار زمانه شیخ جابر مجاده ارساد دهم و اخبار حافظ
 تباحثات و مکالمات نمود انزود در مستعد و مفاد و دو که شیخ عبداللہ
 وصل نمود بود در سینه بر او گفت و این مطلع عنده که ما و مشرب سیرانند
 از عشق بخبری حال ما میرسد ما عاقبت کشته ایم و دوریا ندید
 چون نا علی در دزد استر ابادی اگر صبر عامر بود و ولی ذہنی عارفانہ
 داشت در مرتبه زن خود که در ظاهر استر ابادی ساری جسته بود و بیجا
 چار فوسد این را می گفت
 زین واقع چون دل بدو نیم است مرا
 از مردن خوشتر است چه نیم است مرا
 کم شد صدی چنین بر روزی صبح
 مولانا میر علی شکر اللہ کاتب تخاص
 در زمان سلطان حسن میرزا بطور امین و کاتب کرد ان مولانا کاتب
 علی کاتب ضرب المثل اهل این عشق در زیاد خود گفته که در دست
 عمر خود یکبار قطعه دویتی نوشتیم که ترا که بود نیست و بنین و بسش
 سزاق خاطر ایجاد بود و از مولانا سلطان علی نیز یک بیت
 خون کمال بسیار دیده و طبعی خطوط مس و او در مقام ملندی
 و پستیہ اما بر ان بیجا خاضع قلو و خط ملک او بود در خط شعر علم
 قابلت و کاتب تخلص نموده چنانچه ازین مطلع بطور فراخا که از نام اهل

شیخ علی کلاه
 از ارباب عنوا حقیقی
 سحر الحود و الدین
 عبداللہ سیرازی
 بود

ز سر خط شیخ علی کلاه
 در دیوانه در سینه
 و اصل مشهور در دیوان
 می بر ناما کاتب است
 ص
 اب
 بیجا علی شکر اللہ کاتب
 در زمان سلطان حسن میرزا
 بطور امین و کاتب کرد ان
 مولانا کاتب
 علی کاتب ضرب المثل اهل این
 عشق در زیاد خود گفته که
 در دست
 عمر خود یکبار قطعه دویتی
 نوشتیم که ترا که بود نیست
 و بنین و بسش
 سزاق خاطر ایجاد بود و از
 مولانا سلطان علی نیز یک
 بیت
 خون کمال بسیار دیده و طبعی
 خطوط مس و او در مقام
 ملندی
 و پستیہ اما بر ان بیجا
 خاضع قلو و خط ملک او بود
 در خط شعر علم
 قابلت و کاتب تخلص نموده
 چنانچه ازین مطلع بطور
 فراخا که از نام اهل

ای که در شیوه خط سعی نماییست و روز
 بشو این نکته چون منتهین فارغ
 پنج چیز است که جامع نکرده با هم
 هست خطاط شدن نزد خود امر محال
 قوت دست و قوت زحمت و قوت طبع
 طاعت بخت و اسباب کتابت بکمال
 مگر ازین پنج یکی رات قصوری بمنزل
 هست خطاط شدن نزد خود امر محال
 ای گل که چنین در بغلت تنگ گرفته
 کز خون دلش پیرمست رنگ گرفته
 چون جان بر دراز دست تو مرغ دل کا
 شاهین صفتش عشق تو در جنب گرفته
 استاد علی کارمال از موسی دانان و مصفاان مهوای این مطلق از دو
 کاکت را که نکرده سر او جان کرده
 میر خود مگذارش که پریشان کرده
 مولانا خواجہ علی شہاب پسر شیخ غیاثی دران و شاعر عربستان
 بوده و او را از وی محکم اتفاق افتاد، مناظرات با هم منموده اند
 و خواجہ علی شہاب از تربیت بافقان محضی که بہادر بن مرزا شہاب
 و در خدمت سلطان محمد بایسنقر در کمال تقرب و شہادت
 قضید است که تخلص بنام شہادہ مذکور نمود،
 جو پرده ازین چون آفتاب بر روزگار
 بجان دول کثرت مشتری خریداری
 کند زلف جو بام آسمان نکلند
 ستارہ را برین بوس خود آینه
 فرو نشان خرم آن زلف را کہ توبہ کند
 سحر زمانہ کنشای صبا ز عطاری
 اگر حضرت خسرو رسد شکایت من
 تو این جفا کہ کنون میکنی کجا یاری
 خدیو ملک محمد ستودہ جو کی شہادہ
 کہ ختم گشت برو سسر روزی ساری
 مولانا علی شہال از استادان فن مقامت و مقامی حال پیش ازین

این کتاب در دست
 خطاطی است
 در دست
 خطاطی است
 در دست
 خطاطی است

در دست
 خطاطی است

حال حل شده مراد بر سبب کساح برده از آن که تا بان کشد و حساس پایانی
 بی پایان نمود و این را بکار با کیم پدر گفته نوی که ز شیخ ملک بگریزید
 در حلقه زلف و آویزند چون خال خوش چشم سدا شود یکیک در اشک غم چدریزند
 این را بکار با کیم امیر گفته هم شب بار ما که خواهد بود بزنا از ما که خواهد بود
 هر دل شده را دلشده یار شود اولشده یار ما که خواهد بود
 میر علی اصغر در نجاس میر آمده که در از ساد در بزرگ سر قدیم و سوار
 مردم اهل فضل در مجلس هر کرده اند و طبع می شود که از این سبب مراد
 فارغ ز آب چشمه خضریم عریاست با مثر آب چشمه آب است
 سید علاء الدین او ده اصل او از فراسانت ز در او ده پند وطن
 ساخته بود و در طریق مکاشفه و سلوک از گروه و اصلا در بود و او را
 با منسوب است اند زمان آن که خود روجه زنگ بود که مرغ هر چینی گفتگوی او
 شاد با ده پرستان با نهار رسید
 نجست جوی نیاید کسی مراد ولی کسی مراد یا بدنه پیچو در در
 شمع دل تکلف دبیری سپار عطا که این قناع کران مایه را نگه در در
 خواججه عماد الدین فقیه کرمانی بلبلان فیاض کامل مرصده اصل صوفی
 حکما است بر سر کعبه صاحب سلسله مراد و مراد و مراد و مراد و مراد
 و بی دولات او با خواججه شمس الدین محمد حافظ تبریزی مشهور است و معروف است
 و بنده شیرازی جمله مراد و مراد و مراد و مراد و مراد و مراد و مراد و مراد
 متفق بوده با خواججه مراد و مراد و مراد و مراد و مراد و مراد و مراد و مراد

میر علی اصغر قدس سره
 زوی بسبب امیر کردی
 خلدی زوی در احضار
 اما بعد از این
 از ضاع کمال
 در سبب کمال
 در سبب کمال

بلبلان فیاض کامل
 مراد و مراد و مراد و مراد
 مراد و مراد و مراد و مراد
 مراد و مراد و مراد و مراد

توان نه روان داشت از تو چشم زنا	که از تو ترک ستم غایت کرم شد
باوت تا استغاثی کرده ایم	از همه عالم حسد ای کرده ایم
بج وانی دولت من از کی است	از در دوسای که اشک کرده ایم
ای ز رخسار نعلیه دایره افتاب	در گره سبب غایب در هیچ تو با
مانند اینیم بهشت نقش تو خرد و جلال	مانند اینیم در پر و نیوال خواب
که با محنت دل است مذهب محبت	که حق صحبت باران مردمان شناس
تو بر سینه چو باوی و مبروی همه عمر	در ربع عمر ز بیم که مسرور در بر
چه حاجت نوشتن حدیث سخن	که هر چه در دل عشق کلمه رود
مترج جانی خوب بود بعد مکانی به لب	دل چو باد تو کس نه ذکر زانی
دل صاحب نظران جمع کن و ملک بر	لنگر از جمع بود ملک نمان
چو باده حسنه که بدار الشفا می دین	قاروره حیرت بگلهایان ره نشین
بر لوح جان نوشتن ام از نونه بر	روز ازل که تربیت او با و غیر
کهای طفل اگر صحبت افتاد در	سوحی مکن چشم حقاقت در
که در میان دلی از تو خرم نمیشود	باری چنان مکن که شود فاطمی زین
بیشتر از آن شدند بزرگان دین	که استه نرزمور که شد نذر
کاری جز خداستوان خوانستن عباد	پسندان نرنگ ایام استوعین
ای درج سپرد دهن مانند کن	سرایه نظرم نغمه عالیه نش
جان من و یادوی که ز کوی نور آید	روی من و خالک که رسیده با
باو عشق ترا فغانی باشد	در طه سخن ترا کنت ز با

دل رخ تو عیش و لب پذیر باید	لب تو باوه خوشگوار نباشد
هر که بر بجز دوست محوالتش	واگه نیالدر بار بار نباشد
ای بر انداخته این وفا و ابر	روشن افزوده از تو صفت دلاری
مرغ هر دل که ز بندت آزاد شود	سایا یا کند عهد کرمت ابر
ساختی عار و بچی هم شراب بی چو	التش در خرم کندم نهای جو فروش
آنکه در مسجد سنی و سن و سن	دوش دیدم کز در بخانه بر دوش
آنکه صورت مینر اشید از دور	عاقبت دیدی که بر دوش صورت بها
رنگ و بونی که طبع ذاری ز دور	همچو گل مشکین نفس شو همه چه بدین
مرا بیا رست و در کرمت نیست	چرا او هست سلت اگر به نیست
سیر باد یک اسنان و در دو کون	که آمدند در در بهج نیست
نقش کعبه از میان نشانی مید	ولی زان میان در کرمت نیست
سرو صحنه نانو دار است عساد	که جان دست در نظر بهج نیست
نقش رخ تو دایره نقطه است	پر دین شدن ز دلیر بر نقطه مشکل
ایجا که من نشسته ام از ابد	تا منزل که سیل بانی سدا کل
با وی بر آمد کاستان با بر	اه از خزان که رونق ستان بها
ولم زمرک ندم آنکه از جد استی	شب هلاک کرد آنکه روز بجان کرد
همه کس مرتبه عالی ما مطلبند	خبر از دور و نازند و دوا می طلبند
همه رانبع زبان کنند سخن می مانند	همه را دیده دل کور و بجا می طلبند
مت در مضطبه افتاده در رخ	روی در تنگه آورده خدای طلبند

کس درین خانه نداند که چرا بچوبند	کس درین خانه نداند که چرا بچوبند
هر که امر و زبیر زبان سزالف نویسد	هر که امر و زبیر زبان سزالف نویسد
در دل کرم من سوخته اگر بر کدر	در دل کرم من سوخته اگر بر کدر
چشمیت ز بس که برش رنجور میکند	چشمیت ز بس که برش رنجور میکند
سج ساکنان صوامع برابر است	سج ساکنان صوامع برابر است
حال دل سوخته سوخته و امن داند	حال دل سوخته سوخته و امن داند
وصف آن نقطه مشکین هم ازین	وصف آن نقطه مشکین هم ازین
و ملس بچو ستوان باغین و	و ملس بچو ستوان باغین و
وروی که بدرمان نرسد در تو باشد	وروی که بدرمان نرسد در تو باشد
رفتم به طیبی که علاج منو یسد	رفتم به طیبی که علاج منو یسد
ولم از دست برد رفت چنان برسد	ولم از دست برد رفت چنان برسد
این بشارت که سیران جهان اراوند	این بشارت که سیران جهان اراوند
کرد دستم نگار خواهد شد	کرد دستم نگار خواهد شد
حیبت بدنا هم مگر با دست	حیبت بدنا هم مگر با دست
بید او خداوندان بر بنده خود داد	بید او خداوندان بر بنده خود داد
بنیاد وجود ما که موجود شو از عالم	بنیاد وجود ما که موجود شو از عالم
سر بر سلطنت جادوان گدی بود	سر بر سلطنت جادوان گدی بود
دل بجای تو بر دیانت نده نباید	دل بجای تو بر دیانت نده نباید
بر خیز تا جویم از هر دری مراد	بر خیز تا جویم از هر دری مراد
کس درین کوی نداند که کرمی طلبند	کس درین کوی نداند که کرمی طلبند
در بیانت شود زنده مشوس با	در بیانت شود زنده مشوس با
هر کجا پای منی بر سرش باشد	هر کجا پای منی بر سرش باشد
در ابا نقاش تو مغرور میکند	در ابا نقاش تو مغرور میکند
بانه که عاشق رنجور نمیکند	بانه که عاشق رنجور نمیکند
انکه از سوز و جگرش در دل ^{خوبند}	انکه از سوز و جگرش در دل ^{خوبند}
دانه	دانه
دانه خال ترا سوخته خرمین داند	دانه خال ترا سوخته خرمین داند
ان به که عمر در سر این جستجو رود	ان به که عمر در سر این جستجو رود
مروی که ساله ز جغام و تو باشد	مروی که ساله ز جغام و تو باشد
نوست و دانی که به از در تو باشد	نوست و دانی که به از در تو باشد
عمرم آفرشد و این راه بیابان	عمرم آفرشد و این راه بیابان
مه افق شنیدند و بزم ان رسید	مه افق شنیدند و بزم ان رسید
دیده ام اشکیا ر خواهد شد	دیده ام اشکیا ر خواهد شد
راکنده در هر دیار خواهد شد	راکنده در هر دیار خواهد شد
هر جور کرد اید بر ماستی بود	هر جور کرد اید بر ماستی بود
تا بر ورق هستی از مار نمی بود	تا بر ورق هستی از مار نمی بود
که سرف ای تو کرد دست و جان برا	که سرف ای تو کرد دست و جان برا
اگر خیال تو نبود کربابی تو دارد	اگر خیال تو نبود کربابی تو دارد
کز در روی بستن کاری میکشید	کز در روی بستن کاری میکشید

طایعت باوقص ما موجب غمزان بشود	کافر هم کرد و علت عیبان بشود
تا نزد هم ز خاک هوا خانه دل	کوشه خلوت ما منزل جان بشود
کار محمود غمش بر کور کجایند کن	شسته ای جانی که ز میانه کس اند
چو آب چشمه چشم اجل نوح است	زمین مرقد من تا بخرم باشد
کسی ز دم و صفتش که هیچ در نزد	کسی جز در غم عشقش که هیچ غم
مرا و لبست که بر این دم کرد	بهر همیشه چو پر کار کردیم کرد
مقیم در کوشش این شاد از جنای فلک	ز میربت هر آهو که در صوم باشد
مشکن عظام رفت و خطای نیز	صد نامه نوشتیم و جوابی نداشتیم
رخ پور فتادیم و کس حال برسد	محمور نشستم و شرابی نداشتیم
از لفظ شکر جایشی در شکر ز خانه	ان دل شده راقم و کلالی نداشتیم
کر با پوشی دست در انچه توان کرد	بیدار تو سست ز امرش توان کرد
عنابت گریز تو با یک کف آورد	تا جاده خون کاهمه در حوش توان کرد
ساقی بده ان جام و مگو عذر که تا	کز دست تو کز زهر بود نوش توان کرد
بر کوفتی ز میان عبود و فانیست	کز ما شرم نداری ز خدا شرمست
و درین خنده زنی با همه مرغان اسکل	که ما درم غم بلبل ز خدا شرمست
از دیار تو با مری یک صبا	که کبوش دل نموده بیامی برسد
جان که رفت از بی او باز نیاید	کز آن روز که هر جان بین خوش آمد
دوش ز خاک خویش گذر کرد و جواد	خشک آن نشسته که بی برش برش آمد
ان شب که بر بزم رفت قفا شمع	بروانه رسانید که بروانه دراید

اوراق حسن حور و پری جمع کرده	گلبرگ از ناز باغ جمال است
نشان شیفه طاق بردیت است	که هرگز نش بود روی دل بجز با
نیاید از من مخلص بجز محبت خالص	ہزار بار جوڑ کرورتش بجزاری
و در آن فلک راہ امانم گرفت	دین حور زمانہ در زمانم گرفت
کز زود دوستان شد مہینہ	کوشی کہ دعای و شمشاد نم گرفت
باستان مہلات کہ گمبہ کاوش	کہ روی دل تو دارم خدا کرد
نظر بروی میان کر کہ بود بار	نظر بسوی تو کفارت کنہ مست
از ان شبی کہ جو کل در کنار تو بود	ہو خرقہ پیش مشکبوست
کز من یاد کند و رہ کند محذوم است	محشم رہ تو کفارت کہ کہ محذوم است
طلب یار و فادار کن در عالم	رحمت حور مدہ ابد کہ ذفا محذوم است
در کمانند طالبین ز وجود سنش	نقطہ ہست تحقیق ولی مہوم است
یا عم مشر ز یار با یستی	یا عم را کنار با یستی
ایکے من مشر از مردم	و ششم مشر سار با یستی
تا بدانتی ز دشمن دوست	زندگان دو بار با یستی
شعبہ ام کہ بجز نم نوشتہ محض	مکن مکن کہ لکو محض ان چنین نکلند
الطاف تو با این دل غمخیزہ سنا	باطل و علم کج بویر انہ مساید
باشم فتادہ ز نامہ چشمی بیان ایند	رحمہ رحمت نکند بکینظام
مرغ ہر دل کہ ز قید غمت آزاد شود	ساہا باو کند عدا کرت رہا
کسی کجبت اورہ نہر دو تنایت	خدا کشت زمان ز ما و با یستی

جلال دوست که خورشید عکس تو	حالتت که پنهان گشت و پندرا
چو برانگ مرادیه گفت با چون	که در مقابل این فطره هیچ دریا
عبرتم می آید از بر آهنگش	کو تمنع دارد از سپهر تنش
انکه بر مایه نشاند آستین	روز مژده دست تا و دستش
در راه طلب تا قدمی هست سیم	یا سر برود با کشش نیک در
بگوش جان بشنوم از مبارسان	که جناب نیفتد رسول را بسلاح
چو صبح مهرد مد کو بپیر شمع خرد	چو آفتاب آمد چه صبحم بکبر اع
ز دست در پاره نیارم حدیث شوق تو	که با پی و پیچه فرود میرود بخون تاناف
ای خط غمگین تو ترمه عیار مشک	در پافتاده از سر زلف تو کار مشک
پنهان میان خلعت مویست فروغ مهر	بید از آتش گل روبرت بخار مشک
بارکد جبهه تو بر رفت ابروی کل	با بوی طره تو من اند اعتبار مند
تا زلف غمگین تو ز لاف ازان	بر دانه غدار جو ما همت غار مشک
ماشته ایم خاک و راد بار مشک	بر ربه کار او زوده هر دم کلایک
کرار آسمان و بخار زمین بود	از دو دو دل شود مترالم کسای مشک
که در پرده هم نظر گشت ابروی عزیز	بوش یاره با و مردگش در نقاب مشک
اگر چه بی سببی بر رفتی از ماول	به سوز وصل رحمت میکند تن اول
اگر نو با زنیاست بر ابر از تن	و اگر تو دوست گیری در اید از باول
شود زاب و کلم در زمانه نام و نشان	که داشت آتش مهر تو در سوید اول
ای دست سببه خندان	لعل جو خندت مشک سنان اول

طر و بریح و همت مر بو	شرح و در حال بر زبان دل
تا زود و این جانم ز کف	دست ندارم ز کربان دل
پریشان غیب خود از آن دل	که بندد بر سر زلف جان دل
چو دل در زلف او او یکت کفتم	که در چاه او فتنه زین برسمان دل
ز آن هم بوی عشق بر آیدم	که از و نام زلفش بر زبان دل
سلامی با جواسی از زود آخر	زوان تشنه ای از زود آخر
بنیان من از ششمی نبرد	فروغ ماهیست ای از زود آخر
خیال او در چشمم سپرد خواب	خیال دوست خواب از زود آخر
ملک عالمش از زان عزیزم	که در بای سراسر ای از زود آخر
ای کجای حسن بادل و وزان ما	دی سر و مار با جمن جان ما
منو عدت بگر که موج خطر در	باد و بار چشم در فتنه ما
و ظلمت چشمه خفای کل ای	با فطرهای اشک چو باران ما
تا مرادیده شد بر دیش باز	کرده ام در بروی عنبر فرار
میخ جانم جو زین نفس پرد	بوسه کوی او گشت پرواز
رنگ لوباکت و ماده شرب	بوی او با عنبر و مشک ایاز
وزد طاعت هر و فرار عنبر	جرعه نباده و هزار ایاز
دل کرم حسد در زلف نشت	شال بر شمع و دندان کار
تو در چشم و چشم زوی تو دور	نور و یکت در اهت پیام دراز
تا اگر صامت و ملن ز انان	هنور در چو حسنت کی گفته ایاز

من و کلماتی که در این عالم است	من و کلماتی که در این عالم است
ای در شک لب نومی در جوشش	ای در شک لب نومی در جوشش
قدسیان کشکان عشق ترا	قدسیان کشکان عشق ترا
ریح نور است و جو زوی دل	ریح نور است و جو زوی دل
در قیامت مگر شود بهشمار	در قیامت مگر شود بهشمار
دارم ز زلفش نغمی در آتش	دارم ز زلفش نغمی در آتش
بختی ز غمیش کنس که دارد	بختی ز غمیش کنس که دارد
دل خسته است در جرایب او دم	دل خسته است در جرایب او دم
بجای تو خنای خود مگر کان	بجای تو خنای خود مگر کان
صوفی ز غم زدی بر دل طمع کشش	صوفی ز غم زدی بر دل طمع کشش
چون جام طرب نوشی در کباب بهبو	چون جام طرب نوشی در کباب بهبو
لب بلب سانه در رخ بر رخ دلبر	لب بلب سانه در رخ بر رخ دلبر
کریم مولنیت دغم محرم	کریم مولنیت دغم محرم
از سر کوی تو نگو اسم رفت	از سر کوی تو نگو اسم رفت
اسپین بر دو عالم افت بند	اسپین بر دو عالم افت بند
سکرا چه دردی کرد تو لب برد بهوشم	سکرا چه دردی کرد تو لب برد بهوشم
شنبه ام لب در ازل حدی بی بند	شنبه ام لب در ازل حدی بی بند
جهان و بر چه در دستش من بجز	جهان و بر چه در دستش من بجز
جو خالی از تو نیم عالم از تو جهان	جو خالی از تو نیم عالم از تو جهان

وقتی که میان من و تو فتنه شد
 نم در کلابدان دو چشم نامزد
 کردل شود پادشاه قافل و می بود
 توفیق و فتنه آید و شد قطع منازل
 تا جرعه ز جام محبت حشیده ام
 دل در بهای بار عمر زرم زدست
 ماسی که خور از مهر رخسار گاسته بود
 چون خواسته ام نبود از من برود
 بر خط زخم لطیفی از اهل هنر
 هر گاه که اندی لعل لب
 چون ساعد عجبوت ساقی دارم
 هر لحظه ز تو دور و خفته دارم
 بر در دورن نامه کواه تو بست
 گفتی که نکرده ام کنسی بهیات
 ما را سر جاده و خویشتن دار بست
 گویند که بازای زاری آری
 هر دم بزود بگری نمی باید رفت
 چون آب بر زمین نمی باید شد
 ز سر دانه نالکش کسی بود وقت

نم که تو زان من و تو فتنه شد
 بکن ز کرب و مبدیش سر کون کنم
 تا در زمان ز ملک در و نش برود کنم
 کوسی که ازین باوید در خواب کشتم
 خون در پاله کرده و دم در کشیدم
 قلب یاده داده و یوسف هر دم
 مشاطه صنع رویش را بسته بود
 آری چه توان کرد خدا خواسته بود
 ابرو نوشت بر خاتم از
 خاتم میبودیش که این نقش نکر
 چون حوصله نبه و شاقی دارم
 القصه بر کاشته بی دارم
 دین چشم بر آب عذر خواه تو بست
 طاعت که تو کرده کنه تو بست
 و اندیشه تو بر سر کای بست
 عاشق نبود کسی که بازاری بست
 جز پیش هنروری نمی باید رفت
 چون باو بروری نمی باید رفت
 که مرغ سرت او در هوای عشق برد

<p> که پوست بر تن آمو جو پیر من برد که در آن دیار که او روی بچو ماه مبارک و آنکه او را نگریدی بهای رسیده در وقت که هرگز بدو ای رسیده و آنکه بفرم تو میرود در جانش بود و در حسن تو خیالی که ز کوشش بود که فخر شد مثل آب جانش بود سایه عشق از سر ما کم مباد هیچ دل را زخم بمریم مباد هنوز نقش تو در خیال خواهد بود بوی مشک از دهنم آید عمر عزیز باست که بر باد میرود بر سر آمد که در امارت زین بر خیزد که بچند زور اهل نظر قدم که قصه نسوزد و کم کند تیر باشم از منتر عشاق بسی بی اثر تا زمان تر بود غمگین تر در دیده مجاور سیه از چون بصر میوزم بچشمم غم و دودم رو سیه </p>	<p> صبا هم سر زلف نباشد سپرد چه افواج بجز رشید باشد اهل نظر هر که رفت از سر کوی تو کای رسیده بر غم سی فرجی وارد هر غم فرست بیکه در بند تو افتاد کجانش نبود هیچ ویدار تو نقد بیت که هر نفس نکند هر که در طمست راه تو شب روز کند هر که عاشق نیست در عالم مباد می ندانم در دودل امرت در آن زمان که خیالم ز سر روید با ریحان شکتم آید و این بران منند خرامان سواریت آن بر آمد که در آمد زور اهل نظر از دل ما چو پستی نوال بزخا عجب مدایک و دوش سپرد میان تو کرمیان غیب نم بود مرهم اینی جو با ما زده و دست عباد دارم وصال ما و تو ظاهره چو جان تا کم جویی ز غصه و با دم بود در </p>
--	---

رفتی و جست جوی تو کشتن بر دم
 که سوی من غیر نوستی غریب
 نومنهی رگدایان کرم در بیغ مدار
 قدم پرشش این خسته رگه گر کنی
 نشانه ز تو بیا که خستگان بر
 تو خضر و تنی و من را که بگم کردم
 جمال کعبه میر نشود بکسی
 که از مجرول دو برابر و عجب
 ماله زار باشد عجب از مرغ و تا
 که خدمت هر تنی کنی جان با کسی
 سمان ساری تو اگر باشد مور
 تاریخ ولادت شهر فرخ پل
 مخدوم جهان نظام دین میر علی
 ای عارض زیبای تو دماغ دل من
 جانم نرود ز تن و لیکن نرود

چون آب گو گویم و چون باد در
 آری به بجز نغمه سینه کسی خبر
 تو ابر رحمتی از کشتنم در بیغ مدار
 نوازشی بزبان تسلیم در بیغ مدار
 اگر شفا نغمه است الم در بیغ مدار
 زره فادت نشان حرم در بیغ مدار
 بسر بروی این ره قدم در بیغ مدار
 که جو عود دست بر آتش زهوا می کش
 که بچینند بغراض بلا بال و پرش
 در جان باشی در خور جانان باشد
 زان بد که تو همان سیمان با
 کابل کند ز آتش آینه کی
 انوره و الجمال عدا علی
 با دغم تو کشتن جریغ دل من
 بوی سزای لغت ز دماغ دل من

در کتاب محبت نامه دست خطاب بالسان

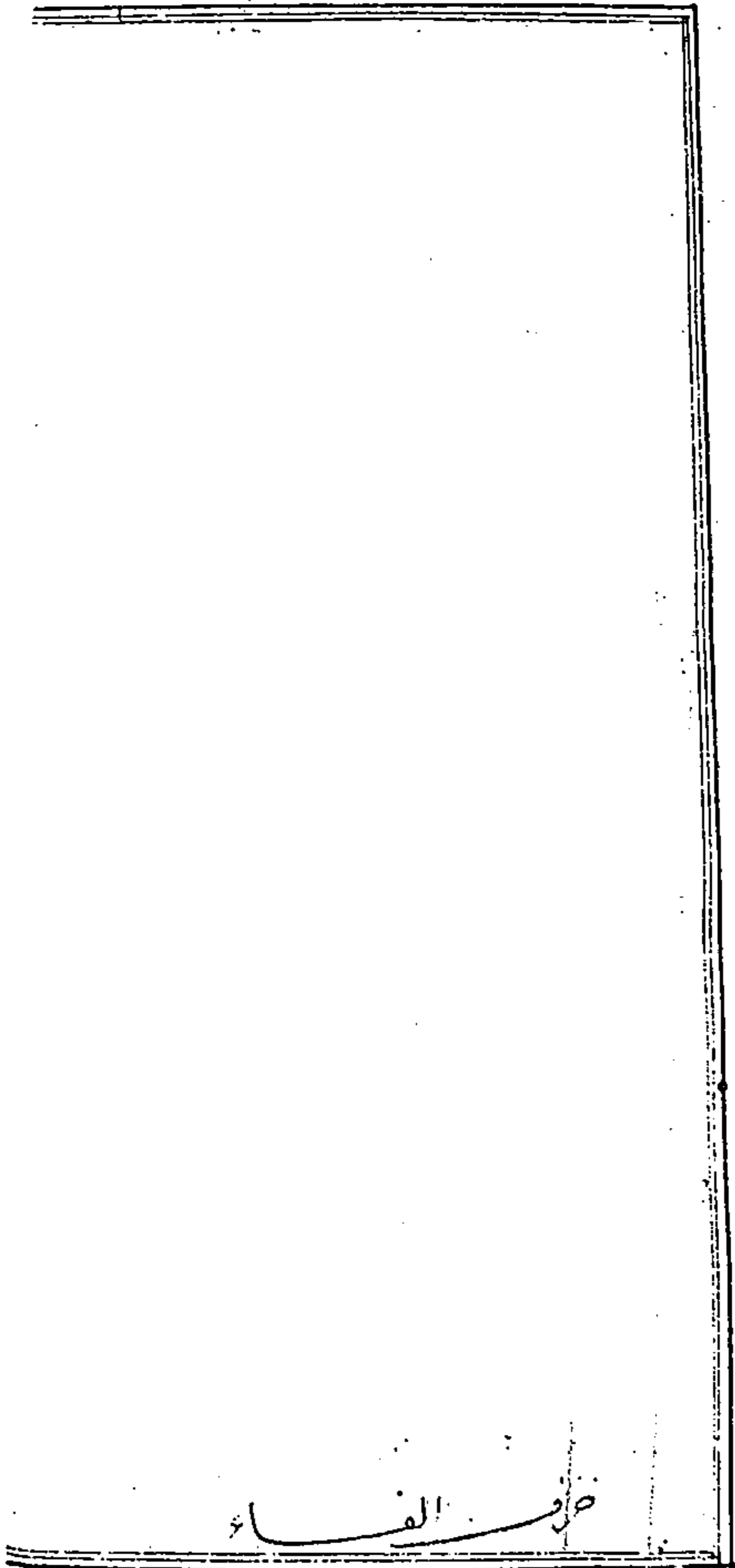
ایا ای کوهر کان طیب بیغ
 لب شکرش زده در تبسم
 ندی ز قعر این در بای بر نور
 نهال سبز بنان طابع
 کرده بر باد بسته در ترغم
 کنی دامان بر از لولوی مستنور

که نبود پنداره کار عشق	مشو عاقل ز اسرار عشق
تو مشو این سخن کو از غرض گفت	که افلاطون محبت را مفضل گفت
که مردم خویش را بر کار خوانند	طبیبان خلق را بیمار خوانند
غم خدر را بجز وامق ندانند	حدیث عشق جز عاشق ندانند
چو دل نبود کسی چون توان کرد	همای عشق در دل اشقیان کرد
جز از قامت سرو سهی نیست	کسی که کلستان اکی نیست
که احوال بهشت از حور پرستند	شان عشق از مفسور پرستند
باب دید که پر خون نویسد	مدیث عشق اگر مجنون نویسد
وز آن مخاشمانی در کشیدم	بیان عشق از هر کس شنیدم
بود لولوی سخته باز سفتن	روایات بزرگان باز گفتن
ازین طایفه با لغان نور سیده	ز خود گفتن نباید هم کرده
دل دالم که همچون جان عزیز است	بتحقیقش نباید چه چیز است
که شنید از لب آدم حبابی	ندیدم در جهان سنگ و کبابی
چو او عاشقان بر آسمان رفت	مدیثی که محبت بر زبان رفت
که این کله سته از لب عشق است	سخنهای خوش از دیوان عشق است
سخن باران و دل بر مظهر است	سخن لولوی در بای ضمیر است
سخن نو با دیده کله از عشق است	سخن که را پیش باز از عشق است
سخن باغ دل و آب روان است	سخن جسم جانرا همچو بیست است

حرف اللام مولانا غباری هندی در مجالس
 مذکور در غبار در آن خط و در علم موسیقی مهارت تمام داشته
 و مصنف خوب بوده اما کمال نبوده است
 از مصنف خوش خط ریگان برآمده
 از باسکان دوست غنایت
 عینش مکن بصورت انسان برآمده
 مولانا غریب از ما و داد الهی صاحب عرفات آورد که سر دیوان
 در هزار است از خود را بگیر دیدن ما و صدک نبی با زکریا در مطلع از او
 جان بار بر من دوش زمزمی گفت نهها که من در چشمه آب حیاتم هیچ میدانی
 و عشق تو هرگز نترسیدی که درو عشق ترا بیشتر رسیده ندیدم
 غریب سهروردی از شعرای زمان سلطان حسین میرزا است و غریب سهروردی
 غریب مردم و از من نگر و یاد کسی به یکسی و نویسی چون من مباد کسی
 خوشم غریب اندوه یکسی مردن که نه عین شود از مرد من نه شاد کسی
 بی زنده امید است به مراد از خوش چه نماند عین بی و نامراد کسی
 شاه غریب میرزا از اولاد سلطان حسین میرزا است و در مجالس
 مدعا که او بی نهایت سوغ طبع نازک خیال زیاده بود و در نظم و نثر و
 حافظه نظر نداشت و غیر بر تخصص منحوده از جمله لطایف طبع او است
 شمع خراب شیفته خود ممالکی قدش نهالکی چه نازک نهالکی
 برینکی شکر لکی شوخ جسمکی مه زویکی برویش از مشک خاککی
 قاضی نیدی از شعرای مشهور است و مدعا ایتم هدی رحیم السلام

و قدری تمام بر سخن دگر از هزار قصید ^{که گفته ایام حساس}
 تا ز خان فرمان فرمائی ساه طهاسب کشید ^{کوهری چند که از عوا}
 بگشاید ^{یافته} اینهاست کرده مردم ز سر کو تو ام شک برد ^{عاشقها کنم انجا که فنک}
 کسالی کبی و کر هزارت باشد ^{دنیایم بر او بخت یارت باشد}
 و ملک جهان با خیار است باشد ^{آخر تبدیل خاک قرار است باشد}
 پیش از ستاره دارم بر سینه داغ بجزا ^{افلاک بر نماید داغ طلال مازا}
 جز زدی بر دلمن تیر کشش بیکانرا ^{زانکه بپونند به پیکان تو کروم جانرا}
 شیرین نماند دست زانده او هنوز ^{در راه و ناله کوه جدا کوه بسکن جدا}
 ای روی و لفره ز ترا بنده آفتاب ^{در زیر زلف است پراکنده آفتاب}
 هر کجا آن کار عنایت دل من انجا ^{بیل انجا طلبه خانه که گلشن انجا}
 شد بر رخ منز بهر تماشای تو چشمی ^{هر قطره خون کز دل صد باره فوری}
 شب بخورون از فردا بچندیش ^{که این شب عجب روزیست در پیش}
 غمخوری کابلی در اوایل حال ملازم میرزا محمد حکیم بوده پس از آن ^{ملازمیت اکبر بادشاه سنا قد صورت خالش بر تی بافته بود}
 تازه و حیالی نازک دهنز
 شوقی چون ده بران در اندازد ^{رسم باز آمدن بر انوار}
 و بر دست و پا جهان پرستی چه شدی ^{بس طرف عالم و جاهستی چه شدی}
 از صحبت خلق رو به تنهایی کن ^{عمری بجهان نماند شستی چه شدی}
 بنهال سخن دارم آن غمزه خاموش ^{هر لحظه بحر فی نه زبان فرم و نه گوش}

خواجہ عیاش الدین محمد صدیق ترمذی و بعضی ہر اور اخراج عیاش
 الدین مہر خاں نے اندر بسیار عالیمان و صاحب کمال بود از غزلہ اموات
 نگر او سب بیابا و جدائی با اختیار ^{محرک} _{بیکند و} ^{بیکند و} _{بیکند و}
 ریح عمر کہ بی روی یار میکند ^{اگر چه در جمن لاله زار میکند}
 اگر غم گذرانی و کربنادی عمر ^{درین زمانہ ناپایدار میکند}
 بعینش میکند از روزگار غصہ ^{کہ روزگار و غم روزگار میکند}
 غمی کہ بی تو جهان بر دل عیاش ^{نیشارم از ان ترش میکند}
 و ملا عیاش بلخی صاحب کمال آورد کہ او فخر خوب بود و نعم کلش کلمہ
 سر وجودت رفقا رش کو ^{در غنچه جو لعل است کفارش کو}
 ہم سبز لعل دیماند سبیل ^{دلہای پریشان گرفتارش کو}
 رو ہر کسی کہ ہم زبان دارد ^{وز بہرشت استیانی دارد}
 خادم کس بود نہ مخدوم کسی ^{ا کوفتا و بزی کہ خوش جانی دارد}
 و ملا عیاش الدین محمد رفیق زار مشہد است ^{برادرم مولانا اصبلی است}
 وہاں کہ ز جام حسن مستند ہم ^{ہر عہد کہ بستند شلستند ہم}
 عاشق خویش آشنای نکلند ^{پیکانہ پیکانہ پرستند ہم}
 ملا عیاش الدین محمدی صنعتی ^{دانشمند بود علم نجوم و درل و معادراست}
 و انستہ این معانی اسم علی مراد ^{ہم}
 جو ز دم نامہ را و عشق بنا ^{قلم را اول از ہر سورت بر او}



قوله الفناء

٢٣٥

امیر علیشیر در دیوان فارسی خود فانی تخلص نموده اند و احوال او که
 مولانا فانی هندی این مطلع را در است و ده که در وقت کلام آن کل ز خسار جدا
 کل جدا آتش نیز کند خارجا مولانا با دشاہ ترمیزی فارسی تخلص
 این مطلع اوست ترا در دیده جا کردم که از مردم نهان ^{باشی} چه در چشم که انجام میان مردمان ^{باشی}
 فانی ولد در دیوان احمد نیراچی در مجالس احوال او مذکور است این مطلع از او
 این داغها که برین اهل محبت است بر توه در در حقیقت باران محبت است
 فتاحی نیشابوری دانشمند صاحب عالی بوده و در معرکه نظم و نثر فنون
 مرموده صاحب ترجمه بحال النفایس آورده که ویرا چند تخلص بوده یکی فتاحی دوم
 خاری و سوم اسراری در سانس سعد و پناه و در از عالم شهادت بعالم
 رفت در ترجیح آذری بر سایر از سوالی مینمایند این سخن را مسکنند

ای که کفنی صفت آذری شاهن کن	حل این نکته پروست ز اکاهی ما
آذری مجمع آثار کلام از لیبست	در نیار و سر اندیشه بهمراهی ما
لیک خود بر سر میدان سخن مکیوید	جوخ بر دوش کش غاشیه شامی ما
بجام مهر جو صبح این موت که دست کشی	وی بعیش بر او که زندگی نفسی است
بیاری که جو دل رخنه رخنه شد از درد	هوای توبه در و همچو باد در نفسی است
ساک کردیم خود را کل کنیم از اب چشم	رخنه های خود نمای را کلی محکم ز نیم
پس از مردن منه تا بوت منه در گوشه	بیر این همه را در کار تشکاه کبریا کن
او تیغ زند بر دل آتش زده و من	در کریم که کشمشیر وی از آب سفید

نایب‌السلطنه
امیرعلی میرزا

سلطان محمد بن امیرعلی میرزا
مراد فاضل خوش طبیعت بوده و تا امام
سلطنت شاه طهماسب مغایرت بعبطیه زندگانی نمود و بحال فارس
امیرعلی میرزاوی از زبان ترکی بفارسی ترجمه کرده و بعضی دراز شوای مستطین
او طحی و خسته و بیجان کتابی در کالیف نموده که عمرهای ^{خطای} طرحی شوای ^{عصر}
جمع ساخته و ارجح شاه

فخری میرزا در صحبت امیرعلی میرزا شناس بوده و گفته اند که این همان فخری میرزا است
کشت تیغ و کلش در دوازده روزی و چون هم که در یکدم تو فارغ میشوی از درد مزمن
از در کلش از خوبی برویت کل کند و عواید شهر زردوی کل بنیم نکرده بود کلش هم
حوالاتا فخرالدین علی ابن سوادنا حسین کاشفی کلهر صفتی ^{صفت} مختصر معین بوده
او نیز بچونیدن و عنقا آرای و مبرایینی میکرد وی صاحب کتاب بر شحات است
و محمود و ابازی بر وزن کمالی مخزن بسطع آورده از مطلع ^{منوع} برای ابی ابراهیم
ارباب صفا گوشت که بکده میست ^{منوع} زانکه گوشت برست در است
گفتم که چه حال است بدین شیرینی ^{منوع} گفته که غیب ساد و مسکینی
برائینه اعذار ما حالی نیست تو هم دم چشم خود در روی بینی
پیر فدالی در مجال آورد که وی سیدزاده بود با صفای تمام و در
خدمت پدر خود بر باریت مکه معظله مشرف گردید و طلب خوب داشت از ارباب

فدا علیها ووالله لیهی ملازم شیبک خار بود روزی خان مذکور سان لشکر خود میدید
 وی از مصراع گفت که لشکری دارد که از مور و بلخ کم نیستند موزاناً ثانیاً ابی ابراهیم
 تخم یا جو چند و ما جو چند آدم نیستند شیبک خار در خنده سله ملاراجایزه داد

شیخ زاده لاهیجی قرائی تخلص خلف الصدق شیخ محمد اسیری تخلص است و از جمله
 تالیفات او شرح گلشن راز است که مشتمل بر اسرار حقیق و مجاز است که مذاهب صوفیه
 و حکما درود در حبت و باغ دلکشای ساکنان گوشه تجرید و توحید واقع است و در جمیع شرحهای
 در کتب ممتاز آمده اما اسیری و فدایی هر دو صاحب حالات و مکاشفات و جامع علوم
 ظاهر و باطن اند خائفان ایشان در محله در هر و شیراز است دیوان فدایی از
 غزل و رباعی نزدیک بدو هزار بیت است بیشتر آن در عین حندی لذت در سکر و کینند

در موسم نوروز زبان شده بید ۱ - و ز آمدت بگلستان داد توید
 گشتند در خان ز شکوفه به چشم ۲ - و اندر ره انتظار کردند سفید
 فصل گل و گل نوای مرغان بهار ۳ - تا به حضور به و تو غایب ای زیبار
 آنجا که تو غایب از اینها چه سود ۴ - و آنجا که تو حاضر با بهام چه کار
 از باغ جهان قناد در دام عذاب ۵ - آدم ز پی گندم و من بهر شراب
 مرغان بهشتیم عجب بنود اگر ۶ - او از بی دانند رفت من از بی است
 نقش و صور جهان فدای سیج است ۷ - او ای و تو ای منی و مای سیج است
 ز آینه جهان نمایی ای اول ۸ - خود سیجی و هر چه می نمایی سیج است
 راه تو هر قدم که بویند خوش است ۹ - وصل تو هر صفت که بویند خوش است

روی تو به چشم که بینند نکوست وصف تو به زبان که گویند خوش است
 حال صد پروانه از یک شمع دیگر کون بود کار یک پروانه با صد شمع آفتاب چون بود
 زینک آنکه جوادید به خیال تو بیند هزار پاره شود دل بر آه دیده نشیند
 منم که تشنه بر خانه کزین کردم زنگ صوفی با ذوق ترک دین کردم
 کافرم باز نکوی که مسلمان شده ام کرده ام توبه از تو به پشیمان شده ام
 فریدون حسین میرزا ابن سلطان حسین میرزا پادشاه زاد و شجاع
 و کاندازی زود از مای بود طبع نارنگ و خاطر صافی داشته این چند بیت از وارد
 حضرت صدر نظیر و شوخی که دیار اول و مایل حفا عمر عزیز است چه حاصل که پیوست
 تنهانه من به خیال لبش مبتلا شدم بر هر که بگری بهمتن داغ مبتلا است
 از ضعف دل منال فریدون زینکسی میدار دل قوی که کسب سلسبان خداست
 از برای بوسه هر دم و لم خون میکنی کر تو روزی همچو من عاشق شوی چون میکنی
 خواجه ابوالبرکه فرزند فراتی تخلص در عهد دولت هالوت پادشاه بهند آمد
 و مدتی آن پادشاه را اختیار نموده ملاع او بود از چند بیت از جمله اشعار
 اوست چون دم صبح مرا آه سحر برده است که زهرت آه شب سینه مرا آتش دارم
 بزنام دشمنان زده و زخم قبول بر حرف دوستان رقم زد کشته شده
 از غم کبش تیغچه تری ز قیامت مار بر مان از خود و خود را بلامت
 خواجه ابوالبرکه از بیست و نوزدهم عهد هماونی صاحب اعتبار کوشیده
 ترنگازی میکنند آن چشم است و او از آن هندوی چشم می پر سوزانا فاضلی زبانی
 لیلیه استاد است این در دست از لطایف کلمات او سر

قوت لغات هر گاهی که دارم باینست
بار را هر که دیدم قوت لغات نیست
بفتم دور از تو کار من ببردن میکند
گفت مردن در طریق عشق دور از کار نیست

باب اعانی

۱	ای بر نامه نام تو عقل زده گشتی را	۱	ذکر تو مطلع عالی طبع سخن برای را
۲	نسخه سخن نامی کاغذ تو تبا شود	۲	گر بگوشه سردی ز کس سر مه آید
۳	از بخت شود تلخی عمرم خیرنداشت	۳	ان که خدای خوشت بصدار زود مرا
۴	درستان ز دم ما حال اشیا راان شود	۴	نهفتم قدر خود ما قیمت یاران شود
۵	فلک خواهم که بردار دوزر کی کار ما پر	۵	که نقد ز اهدان از جنس میخواران شود
۶	هوایا نزه پرورون نذازد اقباحت	۶	که استعداده کس زین هوا داران شود
۷	تانی باوه پنهان خور که یار از غایت	۷	نیخواهد که ز درار کنه کاران شود
۸	سوزن سوز و عاشق ز تقصیر عمل سوزد	۸	و بال عمر مای نغزه یا حی شود ما را
۹	زخم دل شکسته بالکس بسته ایم	۹	بر د اغهای کسینه ننگ سوده ایم ما
۱۰	خود را جانی نیست بگردم نموده ایم	۱۰	بر خود دهر ار پایه نینزوده ایم ما
۱۱	روم ما شهر باطل و ز جفای این کسینه	۱۱	غم دل در میان مردم جاودنم انجا
۱۲	برون غوام و قدم نه رکاب زین را	۱۲	نگارخانه چنین ساز خانه ازین را
۱۳	رهین دیده شب زنده دار خوشتم	۱۳	که تلخ کرد برای تو خواب شیرین را
۱۴	عجب اگر زوم از میان که بخون دوش	۱۴	نخواهم آمد بگرفت در کنار مرا
۱۵	پروا نمکنی و بر کس که دل دهم	۱۵	چون بپندم بداع تو سر میدهد مرا
۱۶	هوای منقسم بود جوان کستم دیدم	۱۶	کنون ز سایه خود میشود دهر اس مرا
۱۷	همین قدر که ننگ بر جوا حتم نزنند	۱۷	بود مردم آسوده التماس مرا
۱۸	ز شمشیر جفا باره کنی سینه ما	۱۸	همچنان مه تو و زرد دل سگینه ما
۱۹	در صف طاعت اگر تیغ کشد عمره دو	۱۹	خون بچگون رسد از مسجد اوینه ما

۳
 نه سخن نایب و در کس
 و باب کس در کس
 که هر دو دیدید

آه کاشبدمه ام جوانی که میسوزد
 تشنه بودم بر لب آب نخوردم جرعه
~~بسیار در جهان دجالت تماشای تو مارا~~
 اگر عکس تو افتد ای صدم در باد به تازا
 دل از نظاره آن کله دارم کاشنبت
 وصالم است اما زهره بوسه تارم نیست
 هر کام ره عشق زدینت یعقوبی
 من از تو مثل کشتم یعقوب زیو
 میکندم از حیایا از تو میجویم مراد
 مرد صاحب دل مانند فیض در موت و حیات
 می مجوز بسیار اگر چه باشدت ساقی خنجر
 یک شتریت برد این خانه افتاد
 در عاشقی همه زش من نیست عند
 چون شمع تانستوت فدائی نیافت وصل
 تشنگیده ای که در او منزل تو نیست
 خواهی مبر باش با خواه کینه ورز
 خون در میان گرم روان سرد آورد
 ز حال گشته زهر فراق سینه بید
 جندان بزرگ تو نظر با چشمم که باز

خورده ام بامی می نابی که میسوزد مرا
 دارم اکنون در تابی که میسوزد مرا
 کرد از همه پسران تنای تو مارا
 صراحی لعبت جینی نمایدت بر تازا
 چراغ از ره عشق بادام چشمم رو
 گل اندر خوابگاه خار در پیرا نیست
 این باهیه را منزل او سنگ نبود
 در هیچ زمان مهر و فائزنگ نبود
 در نهاد و پیدلان عوض نمایا نش
 خوب کار جوانه خشک کرد در وقت سرما
 کانه مشب حیوانست فردا آتش
 مارا نه گرمی تو جدا کردم داشت
 هنگامه را بصوت زنده دارم داشت
 مجلس از آن اوست که جا گرم داشت
 بتخانه کعبه که در او محل تو نیست
 خود دانی خدای کسی در دل او نیست
 پروانه که سوخته محفل تو نیست
 هنوزنگ سرمویت در انبیین
 خیره و لم معشوقه استمان پیر شدت

صدراعبدل مازهره کابو
 دست سربازان
 در هیچ زمان مهر و فائزنگ نبود
 در نهاد و پیدلان عوض نمایا نش
 خوب کار جوانه خشک کرد در وقت سرما
 کانه مشب حیوانست فردا آتش
 مارا نه گرمی تو جدا کردم داشت
 هنگامه را بصوت زنده دارم داشت
 مجلس از آن اوست که جا گرم داشت
 بتخانه کعبه که در او محل تو نیست
 خود دانی خدای کسی در دل او نیست
 پروانه که سوخته محفل تو نیست
 هنوزنگ سرمویت در انبیین
 خیره و لم معشوقه استمان پیر شدت

از بس که جادوان تو بردند عقل و دین	رویا زمین ز مردم دیوانه پر شد
ساقی مذام با ده باننداره میسد بد	این بخودی گناه دل زود مست است
فعال عشق نمید لایق و زنده نمید اند	میخ تیز کردن نه که خوب تر است قصاست
این مد نقش خوشدلکش که در کله است	خار در چشم اگر ز آنها یکی چون یار است
طاق تری کمال شد تاج مرصع خاک خود	نام عاشق همچنان بر هر در و دیوار است
میر و دم صد بار در کله از وی ایم برون	وز پریشانی نمید ام کلی در بار است
کل کار خفت ز دیده نمک حشر شکفت	کل از حسنت از نظر پاک حشر شکفت
خون سکا ز دواغ دل لاله در جمن	کویا همین دم از بکر خاک حشر شکفت
بر زور کار کشته بجز تو خون گریست	هر لاله که صبحدم از خاک حشر شکفت
قد تو نهالیت که آتش شراوست	دیوانه آن بادیه ام کین شجر اوست
آلی که کسه اند بگره لادمان تست	نقدی که آن بدست نیاید میان تست
پز کرد روز کار با لاس پاره ما	آن زخمها که بر حکرم از سنان تست
قبول کرد فغانی که مقلبت خواندی	تو طعنه کردی و آن ساده افرین داد
وقت حکم تمام ماه و فغان گذشت	چون بگرد و خزان که بهارم خزان گذشت
مچون راد عشقم و دل لادی منت	منشور عاشقی خط ازادی منت
مچون کیاست تا کله کل گنم که او	همه رو کهنه عدم آبادی منت
من خود چنین خرابم دشمن کمان برد	کین بخودی ز غایت استادی منت
تو بند ترک تاج کین و در و سر کش	جایی که ترک سر بنود ترک تاج نیست
کلاکت از بغا اتری دخل عشق هست	تن در ده و مثال که ده بی غزای نیست

از هر چه که قطع نظر خیر در آن است	از آنکه قدم در ره صاحب نظران است
چون رفت خطای همه را چشم بر آن است	صد نقش در دست اندکس را نظری نیست
کومی تلخ میباش شربت دیدار است	مستم اگر باوه نیست لعل لب یار است
در نه کل سرخ و زرد در همه کلزار است	آنچه مراد من است خارج رنگت بوی
چندان بیدیده سود که رنگ خاک است	در خواب عاشق آمدی پای نازک است
این خاک من که مرتبه تو بنا گرفت	کردم ز آستان تو بردند عاشقان
نشان باده ات از لعل آتشین پیدا است	شبان می زوده ماه من چنین پیدا است
که داغ تازه ات از جاک استین پیدا است	بگو که بر دل کرم که دست داشته است
غم دل است فراوان دل غمخوار کجا است	یار باید که غم یار خورد یار کجا است
هم یارند درین دایره اختیار کجا است	نیست در حلقه آستان تو پیکان کسی
همچون جواغ گوشه اجاب روشن است	شمع مراد من ز عاثنای ابروی است
بسیار شیوه هست بناز که نام نیست	خوبی همین کرشمه ناز و خوام نیست
از بخت بد درون و بروم گره شده است	بگشاید هم از دل و زویم گشوده هم
در دل هزار قطره خونم گره شده است	هر جام می که قطره فشان داد بغیر
درین شراب نظر کن که در ایام نیست	حریف جور نه کون نده بسا قی دور
چه تیر گیت درین انجمن جواغ کجا است	شب است ماهم جوای می ایام کجا است
مردن در سینت مردم بی باک نیست	ما جو از خویش که نشیم چه بجزان چه وصال
کار من بلند می پستی که خسته است	خواهی بلند ساز مرا خواه پست کن
آه ازین رفته زمار که ز بخیر شده است	نکسند هریشان بکسر موی از دل من

کلانان بر سر خاک همی ساخته اند
همی بر سر خاک همی ساخته اند

تا نیست جذبه نتوان کرد چاره شمار
بیت پروان درونم ذره خالی زدوست
آبجان با دوست یکسانم که چون مجنون
حسن مهر افروز یار عشق فرخنده سوز من
اختلافی است در دوست ولی معنی یکیت
رقم بمغیب و نادیم کشیده قضا
بس که در آتش سو دای تو سوزم شب
اشتیاق با ده جندان شد که چنگام صبح
جو باشم بر زانو مانده شب در فکر یار خود
یک جوا هست درین خانه و از پر تو آن
عشق تهنای کند رنج غمیزان بشنو
در حقیقت بی عشق و معشوق یکیت
وقت ای حرف که می در سبب کنند
ما چو کاسیر و قصر ز بر جبهه گذاشتیم
می خورد که وضع میکرده بی مصلحت نشد
قسمت نگر که گشته شمشیر عشق یافت
مشکل حکایتیست که هر ذره عین او است
الوده شراب فغانی بنجاک رفت
آن زده روان که رو بره دل نهاده اند

رفتن بیای خود بسروارش مشکل است
صورت تم آینه معنی و معنی عین او است
هیچ غیر دوست نبود که بر روی ایلم ز پو
همچو کای در غنچه سیرت چون می در سبب است
آنچه در هر لاله رنگ است در هر نافه پو است
که بار خاطر غنچه کوه پستون من است
روزن خانه کردون سید از دو و وحنا است
غنچه سیراب نتواند لب از خمیازه است
زود چشم بچو آب ماه بنم در کنار خود
هر گامی نگریم از غنچه ساخته اند
که چهار در صفت کو بکنی ساخته اند
بوالفضولان صنم و برهمنی ساخته اند
در وی نشان بمنزل مقصود زد کنند
ساقی بلوله میکرده راز رفت رو کنند
کاری که می کنند چنان نگو کنند
هر کی که زندگان بدعا آرزو کنند
اما نمیتوان که اشارت با و کنند
آه از ملایکش کفن ماره بو کنند
بی رنج راه رخت بمنزل نهاده اند

در شاه راه میکند بسمل نهادند	بسم الله ای سبوح که جنبین بن عزیز
کاخنامه از آینه و زکل نهادند	از گوشه های میکند جویم صفای وقت
کین خانه را بکعبه مقابل نهادند	تا میتوان شکست دل دوستان نحو
نور شهر حسن تو در طور کنجند	سودای تو ام در دل پر نور کنجند
جون بوم که در منزل معسور کنجند	مرغ دلم از کعبه زند فال خراب است
در پهلوی ما عنبر با طور کنجند	ما زخم تب خورده میداند که عشقم
عنبر از شوریده منصور کنجند	بر کنگره وحدت بردار حقیقت
بخانگی که توئی دیگران فراموشند	مغیدان تو از یاد عنبر خاموشند
ازین جزیر قباآن که دوش بردوشند	بهر از سوزن الماس بر دل است مرا
روی بدو یار تو آرد پشت بر کردون دهد	و دجه نیکو مجلسی داری که هر روز افتاد
یک شراب است این ولیکن نشاء بگیر کن	عشق در هر شربلی کینیتی دارد ^{عجب} عظیم
کین شعله ضعیف بگردون نیرود	اها هم قبول نیست و گرنه کدام روز
مندر از کجش همه حیوان وضو کند	بی نیت درست نمازش درست نیست
در زمان شربت از جام محبت خستند	دوست دارم طور میجو از آن که گردنم رسد
خون که مرده بود کنون بوش میزند	آسود بودم آه که انگ یک نگاه کرم
گردید اشک حسرت در چشم خانه ماند	جان رفت دیده بر تماشای روی تو
صد نیزه در خوالی ما نور شد بلند	ما تم نشنت زمزمه آسور شد بلند
پنداشتی که زمزمه صور شد بلند	کلبانک میفروشش بدوی کنان رسید
این غلغل از نظاره منظور شد بلند	تا روی سبده بودم خلق سبده بود

کل خانه بر سر خاک همی ساخته اند
 جوی بر سر خورشید کفنی ساخته اند

تأییدت جذب نتوان کرد جان نثار
 نیست پیرون درونم ذره خالی ز دوست
 آنجان بادوست یکسانم که چون بچون زار
 حسن مهر افروز یار عشق خرم سوز من
 اختلافی است در صورت ولی معنی یکیت
 رقم بمبض و مادیم کشیده قضا
 بس که در آتش سو دای تو سوزم شب
 اشتیاق با ده جندان شد که جنم صبح
 جو باشم بر زانو مانده شب در فکر یار خود
 یک جواخت درین خانه و از پر توان
 عشق هجای کند ریخ غریزان بشنو
 در حقیقت نباشد و عشوق یکیت
 وقت ای حریف که می در سبب کنند
 ما جوی شیر و قصر ز بر جد گذاشتیم
 می خور که وضع بکده بی مصلحت نشد
 قسمت نگر که گشته شمشیر عشق یافت
 مشکل حکایتیت که هر ذره عین اوست
 آلوده شراب قفالی بنجاک رفت
 آن زده روان که رو بره دل نهاده اند

رفتن پهای خود بسرو دارش شکل است
 صورت تم آینه معنی و معنی عین اوست
 هیچ غیر دوست نبود که بر روی آیم ز پو
 همچو کادو عجبه اسیرت چون می در سبب
 آنچه در هر لاله رنگ است در هر نافه پو
 که بار خاطر من کوه پستون من است
 روزن خانه کردون سید از دو دونه است
 عجبه اسیرت نتواند لب از خمیازه است
 رو چشم خواب ماه پشم در کنار خود
 هر گامی نگریم از جانی ساخته اند
 که چهار صفت کو بکنی ساخته اند
 بو الفضولان صنم و بر همین ساخته اند
 دردی نشان بمنزل مقصود رو کنند
 ساقی بکوه یکیده را رفت رو کنند
 کاری که میکنند خدیمان نگو کنند
 هر کی که زندگان بد عا آرزو کنند
 اما نمیتوان که اشارت با و کنند
 آه از ملایکش کفن ماره بو کنند
 بی ریخ راه رخت بمنزل نهاده اند

در ساه راه میکند بسمل نهادند	بسم الله می کشد که جنبین تن عزیز
کاجانه از آینه در کل نهادند	از گوشه های میکند جویم صفای وقت
کین خانه را بکعبه مقابل نهادند	نمایستوان شکست دل دوستان بخود
نور شجر حسن تو در طور نکیند	سودای تو ام در دل پر نور نکیند
جون بوم که در منزل معسور نکیند	مرغ و لم از کعبه زند فال خراب است
در پهلوهای ما غیر با طور نکیند	ما زخم تیر خورده میداند که عشقم
غیر از شوریده منصور نکیند	بر کنگره وحدت پر دار حقیقت
بخانگی که تویی دیگران فراموشند	مقیدان تو از یاد غیر خاموشند
ازین جزیر قبا بان که دوش بردوشند	هزار سوزن الماس در دل است مرا
بدوی بدوی تو آرد ایش بر گردون دهر	و وجه نیکو مجلسی داری که هر روز آفتاب
یک شراب است این ولیکن نشاد دیگران	عشق در هر شربلی کنی دارم ^{عجب} عجب ^{عجب}
کین شعله ضعیف بگردون میرود	ای هم قبول نیست و گرنه کدام روز
منکر از کجسته حیوان وضو کند	بی نیت و دست نمازش درست نیست
در زمان شرمست از جام محبت خستند	دوست دارم طور میخیزان که گردنم ز
خونی که مرده بود کنون بوش میزند	آسود بودم آه که گنگ نگاه کرم
گردید اشک حسرت در چشم خانه ماند	جان رفت دیده بر تماشای روی تو
صد نیزه در حوالی ما نور شد بلند	ما تم نشیت ز مزنه سورشند بلند
پنداشتی که زمزمه صورتش بلند	کلبانک میفروشش بدزدی کشتان رسید
این غلغل از نظاره منظور شد بلند	تا روی بسته بودم خلق بسته بود

معتوق در کنار و بدرستی بدل	زان اسم چه سو که از دور شد
در بر سری زبانه و تحیدت است	زین اعتبار و عوی منصور شد بدن
آن روز نقدستی با صرف باوه شد	کز طرف باغ طارم انگور شد بلند
منکر مشو که در که دیوار دیده اند	آن روشنی که از شجر طرز شد بلند
با دایقائی سر که از فیض جام او	افسانه فغانی محو شد بلند
دست نمی از همه تقوید دوستیت	در کردن مراد حایبل نمیشود
نانه رده عشق خبان رسان تصام	که دوست کردید و از جان دشمن آه برید
جنان بیاله در می کشان لبالب شد	که خاک زهوس آب در روان کردید
صد سالی اگر و مهال بود آرزو بجا شد	این درد جانستان ندوا کم نمیشود
یار چه خیر میکنی ای باد شاه حسن	کز کرد و خسر که تو کند اکم نمیشود
عاشق از روی مکر در نظر فهم کند	انچه معلوم بعد شرح مطالع نشود
اصل بنیاد و بر شتم همه از جو شد است	هم بدان اصل حال است که راجع نشود
شده لاله که ناله فریاد است شد	وز پستون هنوز صدای توان شنید
طاعت بین که هر سنگی که جت از شیشه فر	هوای کبر و دم بر سر فریادی آید
بدام انتظار او جز آن صید کز فارم	که جانم می رود تا بر سرم صیاد می آید
خزان آمد کز سانی برندی جاک خواهم	بمن دهی که سرافش از خون تا کن خواهم
بنان شهر که ترکانه باج میطلبند	مراد سر بود از هر که تاج میطلبند
نماند در حکرم آب این سیه حشمان	هنوز از دوه ویران خراج میطلبند
منم که روی دلم در شکست کار خود است	و کز نه کبر و مسلمان رواج میطلبند

فردی که در این کتاب
 نوشته شده است
 در او احوال
 و احوال او
 و احوال او
 و احوال او

بهر کتاره جوی که بر کشم هوی
 بدلفس روزی شمع جبال او نرسد
 مدام از کشت امیدم خوش نشانک میرید
 فغانی پاک شو تا مهر زرد کینه دشمن
 بست در حشر فغانی را کلید باغ خلد
 مجاوران سرکوی بار سر بخشند
 اگر چه یک مهرم هست صد هزاران ^{عیب}
 نشان لاله درین باغ که از که می بری
 امید هست که از باغ وصل گل جینم
 نشان دامن پاکت روز افزون است
 نه قرار دل بر چینه نه بزل ف یار گیرد
 یکی دست سازد زمانه نامرد
 محو فریب که پس مانده هزار جسم است
 نیستم هیچکس در بزم شمع خود جو پر دانه
 فغانی دل منه بر مهر کردون کینستم پیشه
 آلوده نتوان رسیدن بهر حیات جاودان
 ز سپهری جوآن کل سپهرین دوز از برهنه
 بیا که ساقی ما با دوه ظهور و حسد
 قدم براه نه ای دل که آب نزدیک است

چه جای مرغ که ماهی در آب بکند از و
 هسز ارسال اگر آفتاب بکند از و
 عجب کر بر مرز و کلی از خاک میر و بد
 که داروی محبت از زمین پاک میر و بد
 یک یک سگان که در عشق از دل کشیدند
 خوردند ز هر و بخلی خدا شکر بخشند
 امید هست که عظیم بدان حسرت بخشند
 برو که آنچه تو دیدی بجز خیال ^{نماند}
 هنوز دیده خونین جولان نمی درو
 و گرنه خوبی ده روزه این مقدار کی ماند
 بجا روم ندانم که دلم سترار گیرد
 ز صد شکست که در کار حرد می آید
 می گزین قدح لا جور و می آید
 که کس دستم نگیرد و ز درم بیرون ^{بندازد}
 نیفزارد سری تا دیگری در خون بندازد
 اینته اسکندری از آب حیوان شیر شد
 بن از حقه کشینه ام هر تار بسوزن
 ندیم بزم ندای هو الففور د حد
 اگر چه خضر هست و عدای دور د حد

<p> یاران رفته را بچنان نام نازدند چندان که سبزه ام بلب بام نازدند که گزگشته شود غیر در نمی گنجند گر گویت گزان رخ زینا چه دیده اند اگر نین سلیمان بدست موز دهند هزار شکر زین پشته نمیدانند ولی زهر سر موصد انتقام کشید شکایتی که از او داشتیم تمام شنید عیان نکت که خود را ای عزت گندم دلسوز مرا حاجت مکتوب نباش یکدزه نیابند که مجذوب نباشند ببین حرفه بر آینه ام زنگ بر آورد وانگاه سران بگل و سنگ بر آورد گر دلمیت درین دل که بصداب نچزد مگر امان که ز جانی نظری یافته اند صبا خاک هم را که بطرف کاشن در خزانه اهل نظر کلید نذار گرم نسیم عنایت ز خاک بر گیر آئی دشمن جان مرا این روز پیش آید </p>	<p> هر شاخ گل ز کج کلهی امید حدشان میخ هوا بجان خرابی من کریت میان ما حبیب انجان معامله است ترسم که خود پرست شوی آفتاب من بیای که دست سپهر نتوان فتن بعیب دوستی ام دشمنم که خردان فلک ندادم ادم خبانکه دل میجو است سحر فغان من آن که بطرف بام شنید ز یان دشمنی و نفع دوستی کفتم هر ناله میان من او قاصد در دست هر جا که شکافند دل مهر پرستان دو دوازده من باوه ز کلنگ بر آورد عشق آمد و در راه فراموشیم انداخت هر چند کشم باوه ز غم پاک نکردم پشت روی تو بیاورد کسی تاب نظر پس از من بلبی پیدا شود از پای هر کلین بیای که بر تو مار است دید ما سب راه کفی غبارم و جانی ز رسم بدولت عشق مرا هر روز پیش او غم جانسوز پیش آید </p>
---	---

<p> کردی از مقدم تو بروی و کردی برد لرزد و دم جاد و بسوی و کردی برد ز رشک آنکه ناکه بوی آن کلپهر من کبر مردیم درین کهنه سرا چند تو آن بود پدیدت که دیگر چه فرستند تو آن بود حیرتش کبر و ناز و غمزه او چون کشته دختر ز طلبید کاهوس جور گذار وادی ما عفاست ره طور گذار صفای خاطر گستان سینه جاک نگر پاره خاک سرم در رهگذار باد ریز میت چون کردی کلابی بر کل فرادیز آنکه میگویند غفار همین نام است و بسما نمی از تو نظم سخن شب گشت مهتابش بدین بهانه مکر است بجانه خویش جای روم که خود بزم ره بسوی جوس همت از دلهای آله چو بر او رنگ باش وادی معصود کو هر کام صد و سنگ باش چون نام دیگریت نشان تکین چه باک مسلمان اگر اینست عزیز ز ناری بند </p>	<p> اشفته ام ز باو که هر دم بر غم حس جانزایدست با و چو سوت کنم روان نسیم که زود در کوی او لرزم خیز تا چند با مسون جهان مید توان بود ماییم و همین ز مرز مه عشق قفا سینه هر مصور کان جمال و صورت موزون کند چون بینه از رسید کاس سخن دور گذار سایه نخل حرم جوی که انجاست شمر جواب آینه با خلق صاف و یک رویم زده غوغا به ام در آتش کلخن فلن ای که با شیرین لبالب گلشنی جام شراب بی معصود بر که نبود بی مسامح اسم دل از غیش جهان کندیم ذوق باوه نایش بستر افتم و مردن کنم بهانه خویش تا چند در سر کشم از لغت کوی خویش پادشاهی مانع فقر و نقیض عشق نیست خضر اگر همه بود از دور و منزل چه باک کبرم که احرم برو آنکس شریک زبان در زور و دل نقش زلف یاری بندم </p>
---	---

ما سینه را ز جور تو عاقل شکافتم
پلی نمی نمود رخ از غایت غور
روزی شود بیایه نخل خرم دست
ابی بر آتش دل ما هیچکس نرسد
چنین که پیش نظر صورت نکوی دارم
دل صد باره آتش تو در هر باره دارم
بجوی صبحدم کرمان بگلگشت چمن رفتیم
ولی می باید صبر کا که آرد تاب دیدارش
ما سر تاب خنجر قصاب شسته ایم
دل گشت خون داد بگریه سزای چشم
از چشم خویش بی تو جان آدم بیا
از کوی تو چون ما بوبر آشفتم و ز فتم
خاز آمده زان کوی بیا دارم و سوزم
خالی نگذاری سراپوت فغانی
هرگز بصلت ای کل رعنا نمیرسم
خوارم که دورم از برف باینوس تو
سحر میکده کرمان دور و ناک شدم
ز راه دختر ز بر نخاستم جندان
چنان در مجلس می عشوه ساقی کند مستم

ای زویم و ابله دل شکافتم
مجنون شدیم و امن مجمل شکافتم
این خرقه کز عوارت منزل شکافتم
چندان که پیش محرم و بیگانه سوختم
هر طرف که گنم سجده رو برو میو دارم
ز جاک سینه در هر باره نظاره دارم
نهادم روی بروی کوی گل از خوشنین رفتم
فغان کردی اداری تو باش اینجا که من رفتم
دست از مراد خویش بصداب شسته ایم
چشم نلای دل شد و دل شد بلای چشم
چشم از سرم برون گشتن کای چشم
کردی ز دل مدعیان رفتم و رفتم
ان بند نکو خواه که گشتن رفتم
ای نخل خرامان سخنی گفتم و رفتم
جای رسیده که من از اینجا نمی رسم
کردم که سالها بته بانمی رسم
براه دوسته فنادم چنانکه خاک شدم
که با مال حوادث جو برک ناک شدم
که چو دانستم ماند جو صورت جام دردم

بته رسید قدح ساقیا شراب رسان
 بود زه از سر این خاکدان چون بر خیز
 ز کرد راه خوبان می شناسم و امر تقوی
 بر غم من کشد بر دیگران شمشیر می ترسم
 خوی دنیا که از تو صبور می نمی توان
 دارم دلی هوای بسی خوب رود و
 نخل قدرت که از جن جان بر آمده
 بان داده ام که گشته میسر وصال دوست
 هر جا که هستی از دل ما نیستی پرده ن
 فریضه متر مداح عبدالعزیز بخار بن عبیدالله بخان بود، و معارفانیک
 لکن در حال از مرز نیست
 ل فیر در بروی محترم دار
 که او پرورده صاحب ولی بود
 محابکم مسعود ووشش از شبنم لبس خویش از ساخت کل رخ کشاوی سپهرین بر اوج کل
 حسام ای حسن بچد تو ای نازنین شمایل عاقل شد است مجنون ششون شد است

این کتاب در کتابخانه
 شماره ۱۲۳۴
 تاریخ ۱۳۵۶
 ۲۲۵

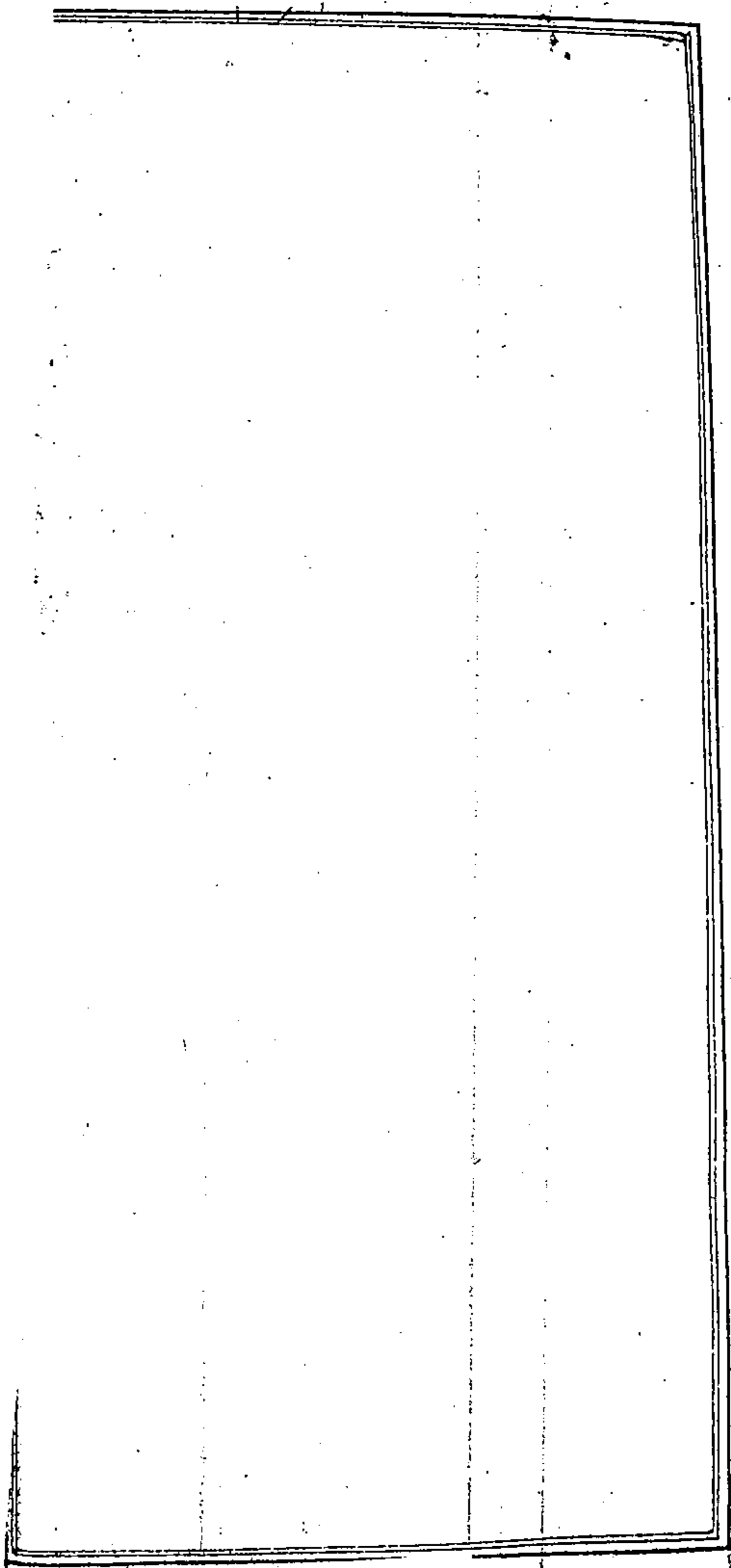
قاضی حاج
 ذکا و در الفروض
 که در کتابخانه
 در سال ۱۳۵۶
 شماره ۱۲۳۴
 در کتابخانه
 شماره ۱۲۳۴
 تاریخ ۱۳۵۶
 ۲۲۵

عرف القاف سراج الدین بیاضی اسم جناب آیدی
 در تذکره شای آمده که او از سادات بزرگ جناب است بلکه از
 اکثر سادات و اهل خراسان بزرگ علم و عبادت و فقه و فراست
 ممتاز و مستثنی است و در شعر و عرف و معانی سرآمد شیخ و والد او امیر
 جناب است که پیش او مقتدای آن ولایت بود حال آنکه برادر ^{بود} او
 امیر ابو الفتح در شهر خود بان کار مستغنی است اما سرزند کوریا وجود
 علویان بمصون بلوغت مستحون الفقه فخری عمل بطریق ائمه کرام علیهم
 السلام اوقات منگیزاند و در ویسی و فقا از زیاد از تعریف است
 و هر صفتی را کشته تاریخ دان فاضل و اهل تتبع نوده و صاحب عرفان
 آورده که او را در مجلس میرزا النعمانک با مولانا علی قوسی مباحثات

واقع شد و او مدتی میرزای مذکور نمود. و منبع گفته کرده در جریان
 شاهنشاهی سهند نامه گفته مستند بر همه کتاب اول درستان میرزا
 شاه رخ و محاررات او تا آخر احوال و پادشاهی شاه قمران
 شاه اسماعیل و قایم حاکمات او تا آخر و دیگر وقایع سلطنت
 شاه طهماسب است و فتوحات و حالات او و جمل مستورات او در این
 چهار کتاب انجا یافته اول سهند نامه ذکر لیلی مجنون بنام
 شاه اسماعیل تمام کرده. دیگری کتاب کارنامه در وصف کوربار
 صاحب قرآن مذکور که حسب حکم ایته در سلک نظم کبیده در خطاب
 نامه لیلی گوید کلار جهان تهرکی از خار کان غیرت صد هزار کلزار
 روزی که شود زبور کل مست ~~از زنده اندیش همه زنده اندیش~~
 لیلی گفته شد تا عدیم نازیش چون زال الف در استیش
 شده و پیکر آن بمنز خون رشته در زبانی تاسر

و چهار کتاب که زیاد در سندی
 با تمام همک

خارا شمار را با یاد



۲۵۴

ذکر شریف حضرت سیدنا سیدنا انوار انوار نور اللہ علیہ السلام
 ولادت موفور العادة حضرت سید قدس سر در سال بمقتصد
 و پینجاہ و ہفت بود و سلسلہ نسب ایشان بہندہ واسطہ بامیر
 المؤمنین علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ میرسد و ایشان فرقی
 از شیخ صدر الدین یعنی گرفتہ اند و او از اصحاب عالجناب
 شیخ اوحد الدین کرمانی بود، و اہل سروز کا در قبول و انبار
 وی دو فرقی اند و از و در اثر ماندہ یکی دیوان اشعارش شامل
 بر حقایق اسرار کہ انوار کشف و عرفان و آثار ذوق و وجدان
 از و تا بانست و دیگر جماعتی کہ خود را با و منسوب میدارند
 و از میدان و می شمارند کہ اکثر ایشان از رقبہ اسلام برآمد
 اند و در این باب بحث و تہا و ن بشرع و سنت در آمدہ و منشا
 ابتدای ایشان این تواند بود کہ مشرب توحید و خدمت سید
 غالب بود و در جمیع امور نظر بر مبداء داشتہ و بساط اعراض
 و اعراض را با تکلیف طی کردہ و بمقتضای کرم ذاتی کہ داشتہ اند
 غمخوات و نذوری کہ میرسید ہمہ طرف لنگر میداد و از باب
 نفس و ہوار انجام مقصود حاصل مینشد و مانعی بنودہ جماعتی
 از اہل طبع جمع آمدہ از معارف و سخنان میندند اند و از
 بی نفس و ہوار صرف در آن میگذردہ انرا مقدمہ استفان مینمایند

نفس و اعراض از مخالقات هوا میساخته و در وادی باجست
و نه او بنی برع و سنت می افتاده اند و این علتها سرایت کرده
قوی درین ضلالت ماند و او از همه پاک و منزّه است و موردنا
عبدالرحمن جامی رقع الله روحه میفرموده اند که من یکی از
درویشان سیدها دیدم که فطایف طاعات را بجا می آورد
و او پری بود در پیش و دوام ذکر و گاهی داشت حال وی پر
گفت دو بار خدمت سید رسیدم ام یکبار در هرات و یکبار
در بلخ در برابر خدیو زرد خدمت وی میبودم مرا فرمود که بگو
خود باز کرد و در میان ایشان مباش که صحبت ایشان ترا ضرر
میکند و هم از ایشان منقولست که خدمت خواجہ ناصر الدین
عبداللہ قدس سرہ الغر میفرمودند که در آن وقت که خدمت سید
در سمرقند بود با وی ملاقات کردم در آنای معارفی که سبقت
از صدق اکبر صلی الله عنه نقل بسیار میکرد و برابر که صدق اکبر
سبقت رقت میکرد و قطرات اشک بر روی سینه از رحم او
فروریخت و مردمان میگفتند سید این زبان در مقام بودی
یعنی صدیقیت و در مقامات قطب الاولیا خواجہ بہار الحق
والدین قدس سرہ بروح نقل کرده از سلطان الطایفہ ابویزید
بسطامی کہ میفرموده اند اخذ نهایت صدیقان اول احوال انبیا
و از کلمات قدسید حضرت خواجہ بہار الحق والدین ~~مستتر است~~

که نهایت علمه بومنان بدایت مقام او ایست و نهایت
 مقام شهیدان بدایت مقام صدیقانست و نهایت مقامات ایشان
 بدایت مقام انبیا و نهایت مقام انبیا بدایت مقام رسول است
 و نهایت مقام رسول بدایت مقام او العزم و فوق میان نبی و رسول
 و الوالعزم است که نبی عبارت از کسی است عبارت از کسی است
 که بر و شرعی فرود آمد باشد که طریق وحی مستعمل است
 و چون مامور شود که آن شریعت را بغير خود رساند او را رسالت
 گویند و الوالعزم آنست که بعد از تبلیغ رسالت مامور شوند
 بقتال و جهاد با آنها که ایمان نیاورند چنانکه در اوایل بعثت رسول
 ص خطاب آمد که وما علیک الا البدع و وقتی چنین که و قل الحق
 من ربکم فمن شاء فلیؤمن و من شاء فلیکفر و اما در آخر مامور
 گشت بقتال و جهاد بقوله عزوجل اقتلوا المشرکین کافه و اقلوم
 حیث تقتلوه منکم محصور بود با عبد الرحمن جای در شواهد
 النبوة و نهایت مقام الوالعزم بدایت مقام انس و فراس ص
 اما جز حق بجهان و تعالی نهایت مقام او نداند زیرا که نهایتش
 بدانست و در آنکه مقام ارواح است و روز میناق و میناق
 هر برین مراتب است و اما حضرت سید قاسم قدس سره در مقام
 صدیقه بود و آخر کار در فکر و جهاد توطن نمود و در سال
 پنجاه و سی و هفت در همان موضع رحلت نمود، مصححین

همانجا است و آن قره لنگرام دارد و از برکات انعام او اینها
 که سمت تحریر خواهد یافت و در زنگر، دولتساهی مرآورده که اصل سید
 مانی از اذربایجانست و مولد مبارکش ولایت سراسر است و از اکابر
 سادات و اشراف انداز بوده در او آن جوانی مرید شیخ السیوطی صدر الدین
 اردبیلی قس شد و مدتی در قدم آن بزرگوار ساوکی مشغول بوده و
 بیاختگی در فقر و تصوف کند، و بعد از آن با جازت شیخ فریبت کلبی
 نمود، مدتی در آن دیار بسر برد و از آنجا قصد خراسان نمود و بکنند در
 شاکر بوسه ها کن شد و از آنجا میبرد در السلطنه مرآت کرد اهالی مرآت
 حضرت سید را در آنجا آمد و در او مردی جاذب بود مجدی که آن
 شکری شراوردی معتقد مزی تا مری از اکابر و امیران کان مرآت
 مرآت بودند اصحاب غیر ضعیف نزد پادشاه عهد پیران شاه دفع رسانیدند که
 بود سید در سن شصت و پنج که اگر احوال مرید او شود سید را از
 حالت فادری خرد پادشاه با فراغ میدرخ نمود و ایشان مکرر
 که ماریت، مراحم جرم از دیار مسلمانان افراجه میکنند کار در اینجا میگرد
 که سید را نیز جرافع کنند مع او نیز برین جرات نمود سلطان زمان
 سید پیران با اینتر کفت من یطایف و ظرایف سید را در عالم
 که احتیاج بخونست نباشد ز فاست و زیارت سید کند و صحبت مرغ
 دهند به ترتیب غریب سید در مبارک سید فرمود که پیران سید
 مسلمانان را بعد از دیدن افراجه میکنند با است، زاد. با اینتر فرمود که

ای خداوند سنانها را بسختی خود عمل نمیکند سپید گفت آن سخن که راست
 شاهزاده گفت تا اسم سخن کوتاه کن برین فرمود غلام را که شکر بر طوطی
 مژدگان بر کس سپید شاهزاده را محبت نمود و دعا کرد و فی الحال
 سوار بر قافله نمود و او کار بر آمد نمودند و بطرف بلخ و سرخند روانه شدند
 چندگاه مرجع خواهر و جوان بود و پسرهای الوغ همکام در سبک
 مریدان سلطان یافت اما بر لطف طبع و صفای عقیدت میرزا پسر
 جای تامل و آفرینیت که با آنکه از حضرت سپید کرد و در در است
 نگذاشت که شک خفت بلکه کوه حضرت آن سپید صاحب محبت بود
 و چهل از میان این نکته غریبه است که در روز جمعه است و بیوا و بلخ
 منتهی تلمش و ثمانیاید در محلی که آن شاهزاده ظفر قرین از ادای صلوات
 جمعه فارغ کرد از مسجد جامع بیروت بیرون و آمد شخصی نزدش که احمد
 نام داشت کافندی در دست بطریق داد خواهان بیروی دوید و کارهای
 بسینان باد شاهزاده صاحب خلاق زرد و مانند شاه سلطان کوچی
 صاحب حکم رخصت شد و همسر با انجام رسانید و احکام
 مسجد در آمد امیر علیکم و امیر ذر زشا را طلب نمود و از وقوع آن
 حالت در حیرت افتاد و داعیه داشت که در محفل نشیند مصلحت
 نپذیرند براسب سوار شدند بیایع از اغان آمدن طبیبان و جوانان
 مجالس برداختند و بی مردمی احمد را متهم شد بقتل و زندان
 او رسیدند و بزبان هم از عاری شد که احمد را که بر ملازم سپید

برشته و منظور رعایت ایسان میگردد ^{نشان بوی} ملازمان هر سر سواد
 بموافقت احدی از آن رعایت کرد، بودند و ازین راه غبار
 که در تی بر اینده خاطر آن بادمان، نسبت بود و ایسان ^{خاص لطیف}
 که کمال حسن را باعث رعایت کرد خاطر مبارک آن ^{سید زکریا} و در وجود او
 خنود نمود و از جمله غزلیات آن قاسم انوار جام اینست که ملاحظه
 ای کرد. سر بلند بر می کرد ایام در برم سودا را او ^{فقط} کسی قدر عمت و الار او
 این ترانی میرسد از طور سو سرا حوا ^{این هم} فریاد مسافان ^{سخت} غمناک
 اردلان در راه غمی از خود غم غم غم
 عندا اگر در زمستان لاف و سارا
 که بیار و مرغ میریزد از این منس
 لند تو تنها ماند فاکم ^{کز تو} تنها کرم
 نه از خطاست که در بار و در جوی
 سفید که ملاحظه ^{شیر} را جوی
 قاسم آن رخ ^{بها} لفظ اما
 شور و زور و صوتی ^{زوان} بران
 بگر در نظر قاسم ^{حال} بودید
 از حد که صد ^{در} دهنان ما
 بی حکمت ^{بیر} عجمت
 کلمه که قاسم ^{از} ارجان

ارباب سخن را عقدا و اصحاب قلوب را مقدری ار استر مجلیه
عرفان و خوبی و وارسته از وصف نیکی و بدی سراج الدین
میرزا قاسم جنابدی

در وقت قاسمی صفایابی مرد صحبت دیدہ بحالیں رسیدہ بودہ و بحضرت
 نجم زانی باوراء النہر رفتہ در آن موکدہ ہلاک شدن اس وقت را باو انب دادند
 شب بخوردن از فردا بندیش کہ این شب را عجب وزبت در پیش درویش
 قاسم تونی ہم غیر از و کڈستہ مولانا قانعی کرد و نزد
 یارم ز غمہ تیر و زابرو کمان کشید از روی خوب ہر جہ رسیدہ میوان
 قاسم خان قوی بدخستانی در ملازمت ہمایون پادشاہ مجھ کوہر
 بدیرا و موہ برجامہ خارا میزیستہ و او در اقسام شعرا صاحب سخنست
 ز بازو سیم را ساعد شکستہ ز ساعد از سمن کلہ بستہ
 میانش برتر از حد بیان است کہ اینجا نماز کبہا در میان است

مولانا قالیق قالب تراش مزخرف بسیار بر قالب میزدہ اینہی از اہل
 دہ، کاش بودی مہر تر آرام جان کہ کوشش دید می گاہی کہ رسیدی برومان
 مولانا قبولی ہر وی میر علی شہر کفنتہ کہ در زمان ماد و قبولی تخلص بودند
 یکی مرد درویشی بود در بازار چہ پرون در ہر ملک دکان شیشاں فروشی
 داشت صبح از آن گذر می نمودند کہ شب گذشتہ مولانا قبولی مارا طلب
 کردہ وصیت نمود کہ امشب از عالم سفر میکنم و بجهت بچہز و نگہانی حمزی
 تدارم دیوان مرا پس میر علی شہر بردہ دعا برسانند و التماس نمایند کہ مرا
 در کورستان سادات مصرعہ دفن کنند اتفاقا چنان شد و چون قبولی
 عمل نمودہ دیوان او را بر کسودند اس وقت کہ اگر قبولی یام قبولی در نش
 ہر دو کون جو مہر نا قبول نتوان یافت قبولی تدارم کہ شدہ سوس قابل براد ہنود

سولانا قدیمی نفاس کیلانی از زمانی صنعتان کارگاه سخنوری بود

اورب گویند کار منفعت بسیار است . بیکارزد دست مفلسی افکار است

از طرفه که مازطالع بد شب و روز . بیکار نه ایم مفلسی در کار است

شاه قدسی از جمله سامان زینار خود بوده و حضرت علی دیوان او ولد و پسر نامند

از درد و دم حذر ندارد . کز درد و دم حذر ندارد

ناوک نرند بصید لاغر . یاغزه او جگر ندارد

آن کله باکی است پند که با که ما شنید . آن ز کس تر که چشم غمت آن به که چشم ما شنید

قدسی تخلصی ذکر در ری بود که آن از زبان او میرفت پس در زبان خود گفته

با وجود لب و دهن که مراست . شعر گویم که آب از آن بجکد

قدسی مجلسی در کم قصیده شرحی که ابی را جواب گفته و ظاهر است که همی قدسی است

شتر شتر غم زمین بجزه حجه است . بجزه نکند شتر شتر غم زمین

بین شتر شتر و حجه حجه ام شتر چین . شتر شتر و هدیه حجه مشک خشن

شتر شتر طرب با و حجه حجه شرح . که شتر شتر و حجه حجه در عدل

ستای از جمله ملایجان شاه و ولایت است اس دوست در منقبت ملایک

بر که از مدح علی فصلی بخواند در کتاب . یابد از باب علی با به صد فتح باب

ز خیال باطل و خواب شقاوت این است . چشم آن بیدار بجز که علی پند بجز آب

قطب الدین خسرو شاه از بقیه ملایکان ال مظهر است و ساکن در حجاز و دار

عباده یزد است این رباعی مشهور را ما و زنده اند چون دایره آن ماه و شوم میدارد

ماهی بطایحه سرخوشم میدارد . فریاد کنم بر رخ افشانند اب خاموش شوم بر شوم میدارد

زلعل یاردندان کرتم خیاقی یا نعم جانی کرتم

قوام الملّه والدين ابواسحق بن ابیطاهر بن ابوالمعالی النجفی در مقام
اول بار آمد که وی پسر عم شمس الدین عبداللّه بود که حالش مذکور شد

اما قوام الدین صاحب فضل کثیر معارف است از تزیین لفظ و در تبه سخن
وری تزیین پایه بود که او را امیر الکلیج مرنو ستمد حواجه حافظ از جمله ساگردان

اوست و طرز غزل را از روی او آرد ساد گرفته و نصف کت فراد در مدح
وی گذر آید و مدح او گفت از جمله سخا و او این غزلست که خواهم مدح او فرمود

ای دل برو، حشمت کوی معان باش می پریشان خاک ره رندان جهان باش

بی رطل کران عمر سبک می رود از دست بر خیز و سبک در طلب رطل کران باش

چندین زبی زهد جانا م فوشی بفرماید بشد کی به خرقه و بی نام نشان باش

در جنگ بلا چون بی ز بهار کن ناله از دست که می نالی تقدیر خدا این است

یکه وقت که اینجای خوش دارد خود را در کوش کل منوری پیغام صبا این است

شش جو فلند باد در خسرم کل بز خاک فلند باد پیراهن کل

ان ساقی می در دست سز و دهن کل وی دست ز خون تو در کردن کل

شاه قوام الدین محمد بن شمس الدین محمد بن شاه قاسم رازی که قایل مورانا

والی انظم و

نیرکی بوده و شاه قوام الدین بعد از جد خود بر مسند بزرگی و ارشاد نشسته
مغز رفته صاحب مردان بسیار کرد تا گرفتار شدن
زخم بکنند فلک هر دو بد گیش است عاقبت کار بکام دل درویش است

عرف الکافی

امیر کاتبی نیشابوری در ترک زخارفه نیای برافات
و خبرها از اسباب تعلقات شرب قوی و میث عالی داشته بود و مبادی جاگو
از حرفه بالان دوزری وجه معاش حاصل می نموده و آنرا نزد خدایت طرفا
و شعرا و درویشان صرف می کرده و گفته که صاحب دوازده هزار مضمون خاص
و این مقطع که فرموده کاتبی سودگنی کر بودت معنی خاص خواجهر است که با جزیری
خود باشد ایمانی بدستی این قولی دارد و اما قدرت او در فن شاعر
بمترتبه بود که او را با میرزا ابراهیم بن میرزا علاءالدوله در زمان دولت
او در هرات ملاقات افتاد پس با جاجری منظور عنایت میرزا بود

و میان او و مولانا کاتبی در اشعار بدیهه الترای و استحضار بر روی
 شعری صنایع و بدایع آن منازعات روی می داد و در همه باب کاتبی
 غالب آمدی میرزا و اما که جانب داری بدر میگردند انفعال داشتند
 چون فصل گل بود قصیده ردیف کل راطح نمودند که در این قصیده بگویند
 و ساختگی کردند که مولانا کاتبی را درین مفتحه تخریح مدام چنان سخول
 نمایند که او را فرصت گفتی شعر نیاید روزی که هم گامشکان میرزا او را
 با اضطراب تمام آمدن کاتبی را ب مجلس میرزا بردند و بدین نیز حاضر بود قصیده
 خود را گذراندند تحسینا شنید چون نوبت کاتبی افتاد کاغذی سفید از
 گوشه دستار برد و قصیده را بدیده بر خوم چنانچه آفرینها بر
 حسن طبع و ادای کلام ~~در اشعار~~ در اشعار خواندن بعضی مولانا
 شمس الدین محمد که صدی میرزا بود پرسید که تو از کدام مکتب این بیت را گفت
 همچو عطار از گلستان ز شاگرد وی خا و صحای نشا بورد من و عطار کی
 چون میرزا و اهل مجلس بر زور طبیعت و قدرت فکر اطلاع یافتند او را
 سزاوار آفرین و تحسین بسیار گفتند و بدین جا جرمی نیز انصاف آوردند
 بیت از آن قصیده اینست
 باز با صد یک آمد جانب کل را زان
 همچو ز کس گشت منظره الا لا بهار کل
 ششم باغ جمال احمد مختار کل
 گاه بوشه سبز و کاه سرخ در فصل
 همه کل در شش دباغ حیدر کر آرا کل
 به غزل عامل منصور و نصیب نامه
 ال تمغایست از سلطان در بار کل

سر باینکه بعباید ز مسل نقد صبر
 در جسم هر یک کلر و در غر ز دیگر اس
 عشر از فروزه دار دختی با یوست
 تعب در شاه ابراهیم کاندز یاد
 حاسدت که با هند برور کلر کلیند
 گویند که میرزا ابراهیم او را صد غناست از دنیا را بنمزداد و او از
 مجلسی آمده آن ز کار در جلو خاسته بن مجلس رس چون میرزا را
 در پیشی خبر داد و ندانم چون بن بعد ازین او بر آمد ان شو گویند
 و مومنا صد ساله ایام بنام او در ادب خوانده و دیگر از قصاید
 مصنوع او قصیده ستر است ویند نیز از اینند
 کارش نیز کیمی در بر
 بیام بجز برد از شایسته این چنین
 کتم ز خار شتر جره را بر از سوزن
 شتر که دید که در جره آید از رو
 و کیمیا است و این چند بیت از لطافت
 از چوب المرا کار ساز
 از قلع و قلم را که بر ستار شتر جره که در در بهت نیاید شکر
 از بسک نا امید رسیده است
 و القادین است

این شعر در کتاب
 شرح عیار است
 از غر ز سینه و است
 محقق غر و خوش خلق
 از رسم لطف او دارد
 سازد شتر جره را
 گویند که میرزا ابراهیم
 مجلسی آمده آن ز کار
 در پیشی خبر داد
 و مومنا صد ساله
 مصنوع او قصیده
 کارش نیز کیمی
 بیام بجز برد از
 کتم ز خار شتر
 شتر که دید که در
 و کیمیا است و این
 از چوب المرا کار
 از قلع و قلم را
 از بسک نا امید
 و القادین است

و این بیت از آنجاست که ساقی از آن باد، منصور دغ در ذل در دیده
 صوفی و دیگر حسن و عسوی و دیگر ناطق و منظور و دیگر هزار و کلر اندام
 و در اثر عمر حجاب خیره آغاز کرد ولی توفیق تمام نیافت و از نشا بود
 باستر با در رفت و سبب رفتی آنکه نسبت عشقی با جوانی پیدا کرد آن
 جوان را بدینش که خدای نمود و رسم بود در نشا بود که در طو بهیا حو
 بلندی بر با بگیرد و اندر جوانان بزرگ و سرکاو و راجی انداختند
 چنانکه از سر چو سبب با نطف دیگر رفتند و بهلوان کاتبی چون سرکاو و بر انداختند
 مطلوب بوی در آن سوی چوب ایستاده بود بر سر او خورد و بهمان سر
 ضرب در گذشت و آن طوی با تم تبدیل گفت کاتبی با تم زد، و غمناک
 باستر با در رفت و در آن ایام و بانی در آنجا جام شد و مولانا کاتبی
 که یکی از خاصان روزگار بود از آن اوقات بعالم باقی خرامید و این
 قطعه را که در زمان رحلت فرموده که زارش مهر و با کردید تا کالان خرا
 استر اما در که خاکش بود جو سبزه تر مسک اندر و از سر و بر نا همکس باقی ماند
 آتش اندر بنده حمد افتد نه زمانه ز جگر و عزیز در تاریخ فوت او و طبع
 ای که سر که ازین خاک بگذرد در آنجا که کاتبی است درین خاک همچو کاتبی
 بکن ز مصرع دیگر حجاب بخش مانند کاتبی و مانند نام او و بهمان

آفاق بر صد سز کوه کناه ما
 بودیم همچو ناله بر عمر در خطا
 کوه کناه چند بود سینه ما
 مور سفید بین و درون سیاه ما
 جز نام سیاه نداریم کاتبی
 مژگن شو که لوله و قلمش کوه ما

قلم نعل بر لوح تحریر برین وجه جاری شده که چون چهارصد در چهار
 صد خراسان سلطان ابو سعید را مسلم شد بنابر صلح که میان ایشان
 و میرزا جهانشاه ترکان صورت بست میرزا بخت استرآباد آمد
 و مولانا کاتبی کلدسته بند بهار ملاقات آن شکوفه شاخا
 سلطنت کردید فصل جلوه گر بهای طایرین بهار در دو ایام ملاقات
 سحره و مزمار قصیده ردیف بهار در مدح آن دو حرم باغ
 سعادت و کامکاری انشا نمود و میسره چنین نهال عنایت و احسان
 شد چندیتی از آن قصیده خون نگار آنها ارها را بر پشت رشک باران
 برق حسن لامعت شرح شبتان بهار طاق ابروی کردیدی قضاکی ساق
 رخ صورت قوس القوس الوان بهار بید مردم در هوای قتل بد خو اما
 خجرت خود نیز ترسنا ز دلبسومانها طلحتی مهر سهر عدل سلطان
 انکه ابر لطفش آمد چه سلطان بهار لای و کل سگهای ابو سعید فرزند
 بهر زکس در دکان سکه داران بهار شد بعد از استرآباد انجان خرم که
 چار دیوار کلفت نش کلفتان بهار یافت اثر تاثیر فرمان بوسه سبزی هم
 بست فرمان تر آثار تاثیر فرمان

Ex
Biblioth. Regia
Berolinensi.

Geographien I. 1. 1. 1.
1811

PLM

کمالی حسب و نسب و مولدین معلوم نب و سرمداری میکنند و از آن جمله است
 از زلف برکشید و بدین حدیثی که
 در مجلسی که از زینب علیها السلام
 کتیر کانت حسن ندانم که او هم
 که زینب و کار و حسن شو کمالی
 رویتید برستی و لیا و کس رس
 خواهم که افکنم بمیان کنی سخن
 مستحقم از سر خوانان بمجلس
 محاسن کند کار و بگوید حسن

نماند

حرف اولم لاله خاگون کرماتی از محمد رات موم

عصمت و صدور نشان مسند حکومت و جدولت بوده طبع و طبع سلیقه

ملکت داری در دست داشته لاله خاگون که از مرغان خاومر شاداب و سیه آنها

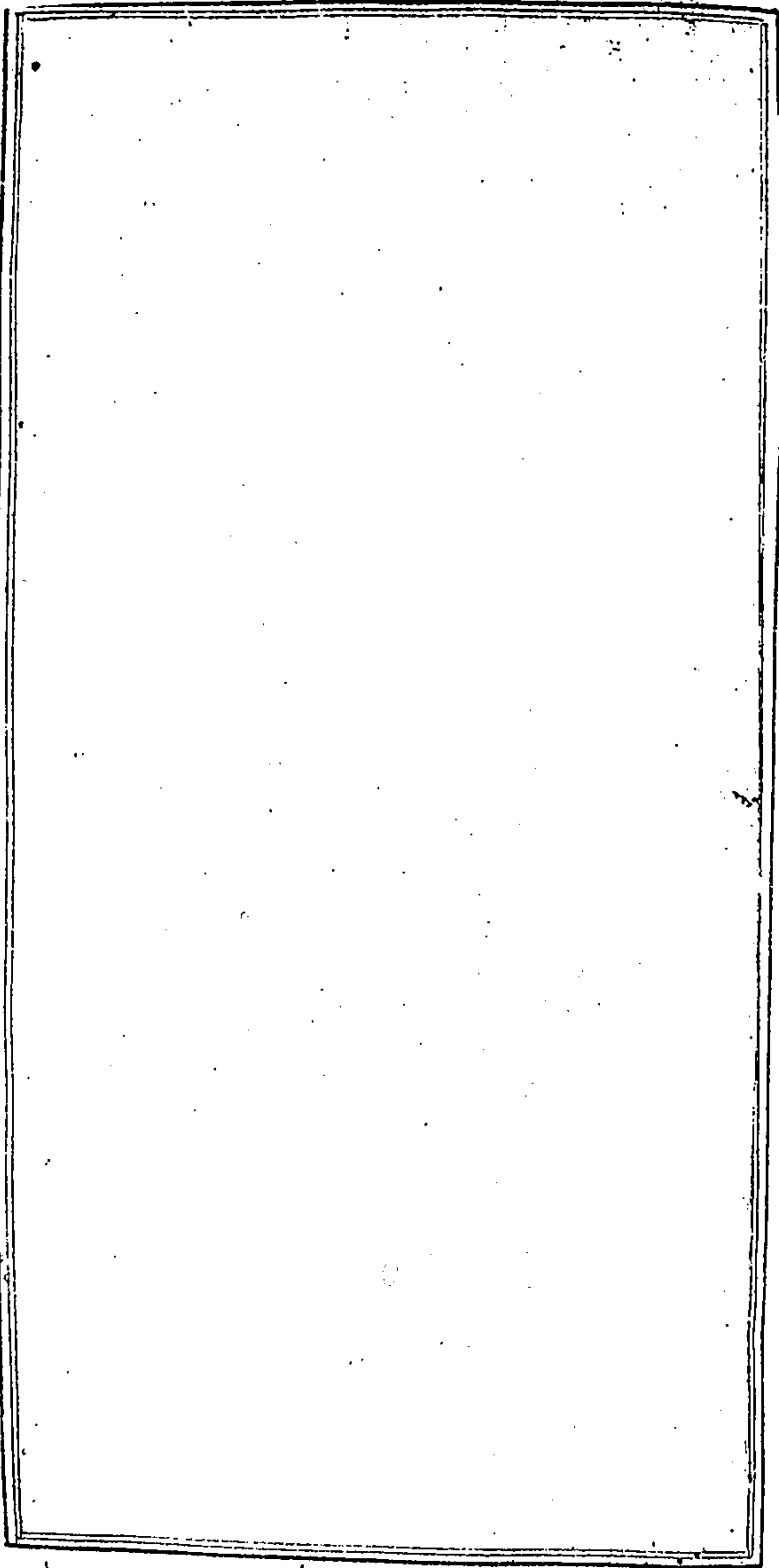
من آن زخم که همه کاره منم که کار است بر بر موه من بسی کله دار است

درون پرده عصمت که کبریه گاه من است مساوان صبار که ز بند شوار است

جمال سایه خود را در بیخ منم دارم ز آفتاب که امشهر کرد و بازار است

قاضی کو غریبستانی

مولانا لسانی شیرازی



۲۷

در خاک شود وجود حاجتمندش

چرخ علی یازده فرزندش

با صد هزار خواب پریشان برابر است

این سلطنت بملک سلیمان برابر است

عیب سلسله دیشتم خدا نکند است

گرفته بودم و ایام پیوفا نکند است

نه از روی تو از دل بدر توان کرد

نبی تو رو بیدار کند کرد توان کرد

که از وراق تو خالی بسر توان کردن

بیوس دست کسی را که در شکست تو باشند

تبع حقار اهل وفا پیش ازین مزن

گر بنگ سانی کس از بندش

حقا که در مشرق و لش سر نزنند

بیداری که زلف تو پیو و برابرم

هرگز عیار خاطر موری نبوده ام

خدا بدست حسن آن طره دو تا نکند است

بروزم که تو سیم خطی که دما نش

نه با نود دست هوس در کمر تو ان کردن

نه از پی تو توان آمدن ز سیم رقیب

بیا که گریه حسن آن قدر زمین نکند است

سفال جسم تو بهر شکست حسن سانی

بشم غمزه بردل اندر همگین مسزن

پای سگان گوی تو از زده می شود ۱ زنهار کشته دل ما بر زمین مزن
 زیار یوسف نیز از م ای دل گری باشد از و دل برکتی کرد کمال دلبری باشد
 طلسم دوستی صورتی نخواهد بست از شیرین تمام عمر اگر فرما دور صورت گری باشد
 تو که سوز محبت بی نصیبی جاره خود کن که من پروانه ام خود را بجای می توانم زد
 نه سب تحسیران بسوی من گذر دارد کسی نه اگر میرم ز حال من خبر دارد کسی
 سایه و ارفاده ام در راه آن خورشید نه مرا پرسد نه هیچ از خاک بردارد کسی
 یادم از خشت دریا آید و بر سر زخم هر کجا بینم که خشتی زیر سر دارد کسی
 بر میرم این سخن بر کوه من توان نوشت غیر مردم بلکه من از او لسانی بی نصیب
 لسانی داغ رسوائی نداری عشق می روی کواه عاشقان در استین باش گوشت کو
 سوز و نال لطف الله نیشابوری

از عدل بوخیزد ای شه با فر هنگ
 وز عیبت تو بریزد اندر صف جنگ
 کل داد پر برورع فیروزه ببا و
 داد آب سخن خنجر مینا امروز
 در هر در بر لاله آتش انگیزت
 در خاک نشا بور کل امروز سنگفت
 حجاب ره آمد جهان مدارش
 جو میجو نیت ریج راحت مجوش
 بکار خداوند مشکل تواند
 هر آن آدمی کاندرو آد میت
 مانند زوستان این زال این
 کسی ز که او معبر کرد روزی
 خنک آنکه شادان و عکین ندارد
 قبول خرد کرد و نکر دی
 روزی ز قضا نشسته برد هلیزم
 آن تا کیوسم نای پیوسته کیست

فیروزه ز کان در زعدن لعل از سنگ
 تیزی ز کسان زه ز کمان پر ز خند
 و کا چو سخن لعل لاله بر خاک افتاد
 یا قوت کسان آتش نیلو فر داد
 دی نیلو فری بیلخ در آب رکبت
 فرو اهری کا با و سخن خواهد بخت
 زره تا پندارت بر مدارش
 جو میداروت خوار عت مدارش
 توجه نمودن خداوند کارش
 بر دم نداده ز مردم مدارش
 تی گریود زور اسفندیارش
 بروز دگر کرد بی اعتبارش
 دل ای وجود و نابود ناپایدارش
 سرا و لیا صاحب ذوالفقارش
 شخصی آمد که شایه تبریزم
 کفتم آنجا که بر روی تبریزم

حرف المیم مانی شیرازی در اوایل حال بجز
سامری بزرگری مفسول بود و در تصور و تقاضی نثر مانی گشت و در
آخر یافت شهرت شاعری قدم در کوچه خونریز سپاہگری گذاشت و بپلاز
صاحب قرمان مغفور شاه اسمعیل ماضی سفر از گشته خلعت منزلت و لباس
تقریب در بر افکند آورده اند که نظر عشق پاکلی ظاهر او در باطن نسبت شاه
ظاهر و باطن داشته بنحی مانی این معنی را خاطر نشان آن پادشاه عبور نمود
پادشاه از صورت این حال از مانی استفسار فرماید آن شاعر خون
گرفته نبرد را اظهار محبت دلیری نموده آنچه از صورت محالش پیدا بود
نسیب از پس زبان بر خست با پیوستن یافته بوسه بر ساق پادشاه عرض و تاق
مینند شاه مینویسند که چون تو را بقدر محبت یابمست باید که سینه خود را
نیز هدف ناوک سازی آن بر نداز سر کل گشته نیز سینه را سپردارش
گرفته امان ناوک غضب پادشاه شد و جان محبت اندوز را بپیر دل دوز
فدا کرد و غری در وقت اضطراب جان سپردن آشاکر و که این سینه را
بپلاز بکشتی طوق داد این بود زیادش امر حسن توام مراد این بود

بروز خشمم داد و دستم یستم	که آنکه دادش خاک من زیاد این بود
جو در سینه من خاک با فراوان است	دری که بر زخم از عاشقی کشا و این بود
ای با صبح منزل جانان من کجا است	من مردم از برای خدا جان من کجا است
مار ابقار و بار جهان اعتبار نیست	مما نوشتن می که بهتر از این هیچ کار نیست
میلیم با سخنان سنگ آن کو نمیکند	سک استخوان سوخته را بو نمیکند
گر من بمیرم از غم او بس عجب مدار	مردن چه میکند که غم او نمیکند
وقت که کل دست زرافشان بکشاید	ششم گره عنجه بدندان بکشاید
کل همچو صبوحی زد و کجا خود و دست	بر ره گذر باد و کربان بکشاید
آن مسلمان که بغیر از تویی سجده کند	کافر عشق به بنیاد و دولت باشد
کسی که بر تو میرود چراغش باشد	که چون تو سر و قدی بجای ما بشد
نافه با کیسوی او دعوی خوشبوی کرد	زین گفته بود که رود برون از خشمش
بس که در فانوس شمع از نرم روی او	می توان دید استخوان بهلو از پیرا
تبع کین برکش و بشکاف دل او کارم	تا به بینی که چه از دست تو بر دل دارم
کرد کویتو جو پر کار بسر میکردم	تا نکونید که در عشق تویی پر کارم
سینه کنجینه در دست من سوخته را	واع سو دای تو مهر در کنجینه من
زاهد خود پر بندی عیب ما گوید بسی	راست میگویند عیب خود نمی بیند بسی
جمال نیکو از اجنه بد میان زبان دار	بیا در چشم من بین و من بین جانم
که معکف دیرم و که ساکن مسجد	یعنی که ترا می طلبم خانه بخانه
خاشاکه زیر زکس جادو قاده است	مانند نافه است کز اهو قاده است

من از عالم ترا خواهم که با کسی مرا کوچه در عالم نباشد
 خدایان میروی جانها فدای سرو از اوست
 ننگه کن زیر پاتا اید از افتادگان پاوت
 بیهوشه بود و افتاب این بجهت است
 که ذره نبود مهر اقبال مرا
 موی که تاب و در لفتش پیر و تاب مرا
 کشتاد و نرس پر خواب بست خواب مرا
 طالع بلیدی کجا زان تند خواب شد مرا
 از که دارم در جهان طالع کز و با شد مرا
 بهر شب نوای سلیله ام در بزم غم ساز
 آواز نو بخیر خون ز بخیر آواز منت

مانی مشهوری

مجازی یکی از گوشه نشینان اقلیم سخن سازی بوده است قطعه در زلزله
 گفتنش نیک ساقها داری ۲ خاطرش رنج شد گفتنش
 سخنی پاک و صاف میگویم ۲ کردی گفته ام بگردن نه
 مجلسی اول غیبی تخلص داشت چون مجلس سلطان حسین میرزا رسید
 بجهت خاطر شاه غریب میرزا که غیبی تخلص نمود میرزا فرمود که مجلسی
 بزبان کردی از نوبی یا سر بر نمکنند ۲ تا که ام افتاده آنجا خاک بر سر
 میکنند

صاحب مصباح الطالبین

شیخ محمود بن صالح علی بن عماد الدین محمد رانی وزیر مسیح خوارزمیست
 که سلسلہٴ شیخ علی الاویح عم الدین گیری میر سید شیری نیز منسوب بوده اند
 خواجہ محمود بر سرہ و خواجہ محمود تربتی ہزال و محمود لنگرودی
 نیز از شوای متوسط گذشتہ اند اما شری منتجی از انہا دیدہ نام فرمود
 خواجہ محمد کاخکی ہستانی از زندیان مجلس میرانشاہ بود خون شام فراوان
 خطبہ عارض شد و اعمال عجیب از وی ظہور ہوئی چنانچہ خواجہ رسید
 از ہند بہ بکوریستان ہر دو ان نقل و خانزادہ را کہ محرم وی بود و امر
 باو عنایت ہاد است عفوایت فرمود امیر تیمور مصاحبان او را مثل ہمین
 ملا محمد معروف بجلد و استاد قطب الدین نائی و خواجہ عبداللہ مرغ کزشتہ
 فرمود کہ در نزدیکی قزوین از خلق کہند ملا محمد در میان وقت باستان
 قطب الدین نائی میگوید کہ چون تو ہم وقت بر ما قدم دانی باید کہ امروز
 نیز مقدم باشی وی کف کہ ای محمد درین وقت ہم خوش طبع را از دست
 بہر حال پرتش نہر و بر سردار جلوہ کر شو اگر ہر سہ یکبار بمقام منصور سر فرار
 شدند و ان قطعہ را در ہمیں حال سگک نظم در آورده
 سلطان محمد بن بایسنقر چون کوہر شاد ہم بیا و سوء مزاجی دہست
 و این احتدادی نہر رفت میرزا شامہ فر اورا بقم و نہاوند و مضائق ابا
 منصوب نمود وی بعد از دو سہ سال مسقط کشتہ ہمدان و اصفہان و سراسر
 ہم بضبط در آورد میرزا شامہ فر بچہ بر سر او تاخت آورد و خواب مقامت
 نیاوردہ بجانب بغداد نہر میت گرفت چون شامہ فر پس از مراجعت

مراتب و راقین نمود

بیان کار و افتخار
 امیر تیمور
 منصور عارف
 وزیران
 در بار جهانگیر

در فارس

در روی داعی حق را اجابت نمود سلطان محمد از روی استغفار و روی محراب
 آورد. آن ملک را تسخیر نمود آخر بحمله امرای خود بدست برادر خوشتر میرزا با بر
 اسیر شد شربت هلاک نوشید و رساله شصت و پنجاه و پنج و او با و پانزده
 صاحب بنور و مردانه بود طبع نظر منشیانه داشت قصیده در عهد خواهر محبت
 میرزا شایسته کفیه بود مطلع است برین ^{که} که مخون زده دور از مهر بهمان کرد با
 از عمارت کرد کار و جو را خوان کرد نام
 نوکران خویش را هر سو پریشان کرده ام
 سینه خود را سپهر بر خواسان کرده ام
 آنچه با حاجی حسین آفریدم آن کرده ام
 شاه بندار و که غرض قصد سپاهان کرده ام
 از کینکه شاه با خاک یکسان کرده ام
 من بردگار زندگان نه پویشان کرده ام
 بر سمنند با و پاهر طوطه جولان کرده ام
 جان شیرین را فدای شاه مردان کرده ام

مرا کوی مغفرت آینه
 در و نموده هم

خواججه محمد با رسا ولد خلیف محمود الحافظ البجاریست از اصحاب
 کبار خواججه بزرگت خواججه بهاد الدین بالله است و خواججه در حق و زور بود
 که حق و امانتر که از خلفا ^{خانان} خواججهان بصیغه رسید بود کما سیردم باید قبول
 گزود در هنگامی که خواججه با رسا را رخصت حج بیت الله فرمود گفت
 که مقصود از زلمه و با وجود خواججه محمد است و خواججه محمد در سال شصت و پنج

پارسانا و سانی باید نامها با هر سانی ساید
 مولانا محمد بن ابی کالی بن علی بن محمد بن زین الدین و مقداری زبان خود
 بوده و فضلی بحال داشته قصیده برده را منجی نموده و عنازل السابریں خواج
 رضاری شری نوشته و بالکده حرکات او در قصه مخالف اصول بود هرگاه
 بشماع در آمدی اثری در مردم داشت و قریب از آن پیدا می شد و این بلیط
 فکاره همل اللهت انکم بحریر و بلندت بکرانند کوه نظر اندو چه کوه نظر اند
 و تا بجان قریب است نزدیک بنیا و ما بود
 مولانا محمد گوهری مرد صاحب دردمان حال بوده و سخنان عاقلانه با فریاد

محمد حسین میرزا ابن سلطان حسین میرزا بیاراهد کرم و شجاع بوده چون
 محمد موین میرزا ابوالحسن میرزا شهید ساخت طلب خون برادر خود
 محمد موین میرزا نموده این دو بیت گفته با او فرستاد
 منم دیوانه زوینده موی سپهرین جاکی نه از کشتن مرا پی نه از خون زنجین جاکی
 زشت بسته خواهم ساخت بهر خاطر که خون موین سکین طلب دارم زین جاکی

۱۱۵
هر من میرزا خوش طبیعت و صاحب جمال بود

از چند پسر از ابا جمع زبان اوست

رو بدیوار غم مانده و نیز از نشتی
آندوزفت نذر دهن خسته که

بچشمین از غره ایکان و مادوم میرزا
کاشانه کرد و عالمی تا چشم بر دم میرزا

ما جو ایزدی که بچرم درین سن میکشد
کاوی کشانین دلی نشتت مومین میکشد

عید آمد و از گردش سازه خبر آورد
خشت سر خم کند در توبه بر آورد

بست بر روی خود مانده شبی بواب شد
عارضش ار نشان می بچه اوقات شد

خوش آن زمان که بر روی نظر لکان روم از
زمان زمان بخود ایم زمان زمان روم از

مورانا محمد معتمدی در مجالس آمده که مردی ظریف بود و در زمان با برزنا

صدرا معظم شد و در ایام قدرت و ملکنت خود عمارتی بر سر مزار حواجه صاحب

ساخت و این بیت را گفته بود که اگر چه جمله اوقافت شهر غارت کرد

خدا منس خرد داد اندک این عمارت کرد مزار با بر در و محمد باوی مطایبها محمود

و آخر شریف کعبه معظمه نیر فایز شد مراد است چون بتایم روز از دشنام دوست

عالم را در اول وجه دشنام اوست موافقنا محوی هر وی از شغای زمان میرزا

و مراد راست بر کب تن خاکیم ز لای شراست جمعیت در قده با دهن است

بتر است که بی جام نباشد جو جاب چند روزی که کسی نغمه درین عالم نهد

کتابخانه عمومی کتابخانه

۲۸۵

مجموعه مسعودی کتب آورده اند که او سندی در ماوراءالنهر داشته بود
اما در املی از او چیزی نمانده است که در کتاب و در تاریخ بسیار نوشته
گفته در تصرف تازیان که کتاب ام البنیاد است اقسام بسیار
دارد صوفیان در دست او کتاب گفته در بیان او که مؤثر العبدین نامیده
از سده هجری پیش است و معنی شرح را کتب الذین عثمان بن عفان بن مالک از او
چندین کتابها را در دست او اما کتب بسیار تازی صوفی است از مؤلفان کجای
چون می خواند و کتب بسیار او زودمان عهدی بگردیده است

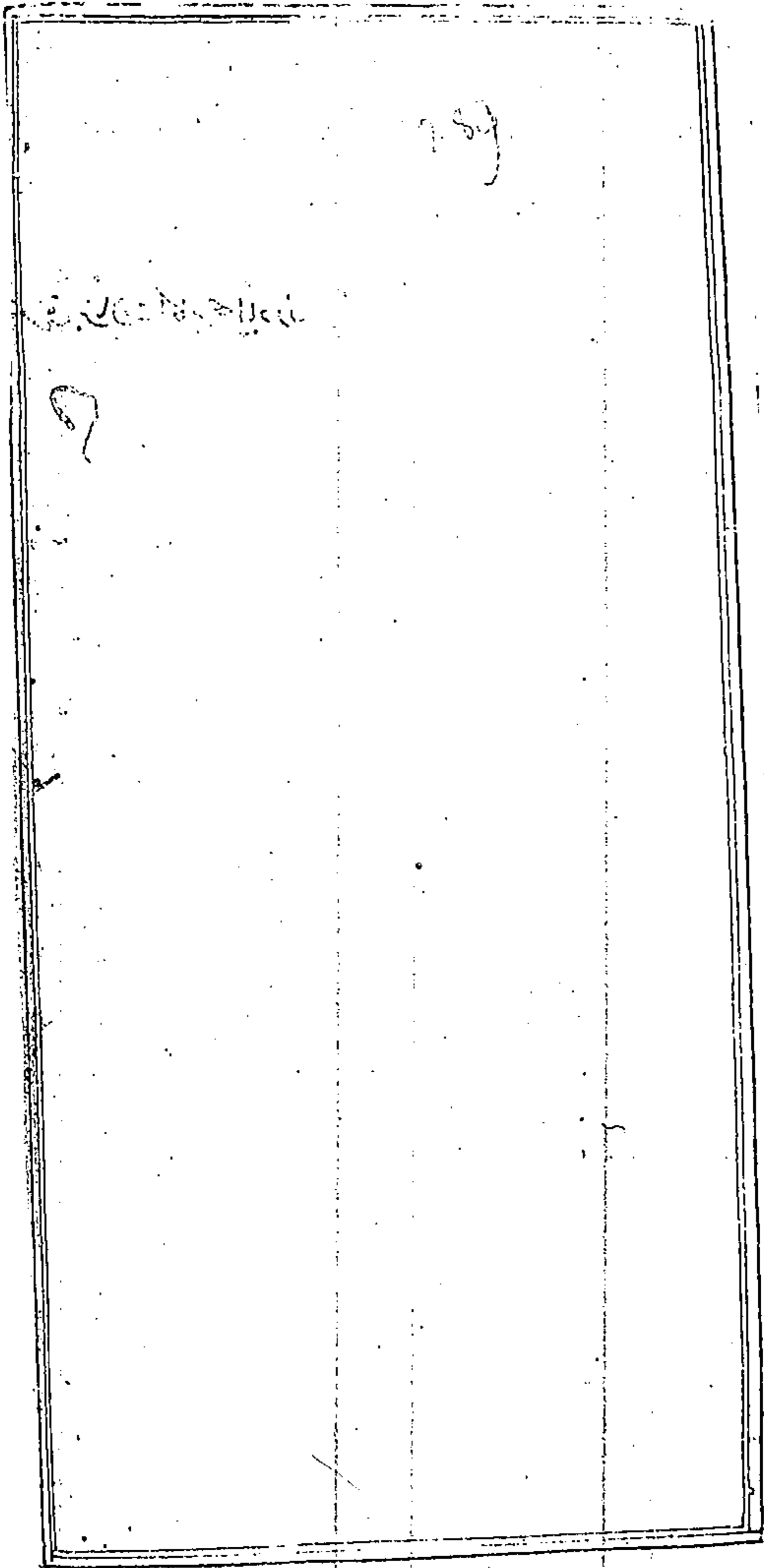
ای مردم و بیده جان مسکنت از زوی جان شکایت است
چندانی سیخ مرگان بر ولم خون می خواهد گریستن داشت

۲۸۴

مولانا مشرقی استرآبادی در مجالس امر آمد که از تنواری سهروردی
 و اورا سانی اگر بیم نه بود در هوای گل دست منت و در سانی در پای گل
 مولانا مشرقی مشرقی صبغت کاسه کری شغول دو آن خود در و پیر اختیار نموده
 و اورا است جندان بنوش ^{نی} که چو گل رخسار ^{نی} جندان مجوز که است شوی و فرو شوی
 کروت میدهد سخن یا لطیفه ^{نی} میگونه انجان که همه گفت که سنی
 مولانا مشرقی مشرقی جوانی خوش طبع و زنده و لوند بوده این از آن ^{نی}
 زلال تر است که دل شکند که ساعز عیشم ^{نی} بناد آورده مندی را شکستی بر شکستی

مولانا مظفر پوری مردی فاضل و استادی کامل بود مولانا مدراجی سلطان
 کرت نمودی مخصوص سلطان معزالدین حسن و نوبتی بحاجت نزد شاه ^{نی}
 نیز فرستادند و بسیار بی تکلفانه و بی قیدانه میریست و او با آنکه صلحهای ^{نی}
 کوفتی کرد فلکیت را از ظاهر اوضاع خود زرفتی و ^{نی} در میان زندگانی نمودی
 و گفتی که معنی خوب و صورت خوب برابرم ^{نی} کرده او در سخن زرفتی ^{نی}
 قبول داشتی و در وقت مردن دیوان خود را در آگ ^{نی} انداخت و گفت که ^{نی}
 از مظفر قدس سخن او را نخواهد دانست و اصل مولانا از خافت از قرینه
 که او را قوراب گویند و در بعضی نسخها او را مظفر حضرت دانی نوشته اند
 و این قصه را در سده ملک معزالدین محمد کرت فرموده

ای بر سمن از مسک بعد از زده خالی
 مسکین دل من گشته ز حال بوجالی
 همه بدزگاید که ز خورشید شود دور
 هنر گز تو شود دور گایم جو ملامی
 ای از بر من دور اما ناخبرت نیست
 گز مویه جو موکا شدیم از ناله جوانی
 یک روز بختی نکتی یاد کسی را
 گز بهر تو روزی کنشنت بسالی
 فرخنده بود روز بشکیر را بکس
 گز رویا تو و رایا طلب گیر دفالی
 سلطان فلک قدر معز و ول و دین
 گز جمله خلوش نه نظیری نه ایمانی
 وز معرکه سماند دور بزم بخشد
 طلای سوارای و جهانی بسوالی
 عالمه و عا و لمر از و بیج ملک نیست
 الا ملک العرش تبارک و تعالی
 و جلوه ۶ و سان ضمیرم جو در آیند
 بنایدیم این آینه کون حقه منالی
 جان و اوان خفاش بدم کار سنج است
 وینه بکنند از کل صدمه کلالی
 نیز و شب رورت به و سال معین
 تاروز و شبی است بدهر و مه و سالی
 اما ملوک گزیت



۲۹۲

معین الدین جوینی از جمله مردان شیخ سعدی و الدین جوینی است
 معین الدین بسیار فاضل و صاحب کمال و تاریخی با او دست بود و کتاب کار
 از جمله تالیفات اوست آورده اند که چون میرزا ذوالنورین در وقت یوسف
 عراق بزیارت آقا بر بحر اباد رفته بود مشایخ بحر اباد آن کتاب را پیشکش
 میرزا نمودند میرزا فرمود که از این جوهرترین خطی نوشته همواره با خود داری
 است که میان علمای بهیشتی معروف بود و شرح بر فراغ نوشته است معین الدین
 بانشای نظم نیز مرید اخستان این دو بیت از کنارستان خیال نکند و نقش
 که بر بلوغ بهر نازد و در کوی تو سرشته جو باد محرم من و زلف پریشان تو اشفته نرم
 باد که بنیایم ز گلستان تو بومی عیسیست که چون باد صبا در بدم
 با هر نفس خارهای مستین ای گل رعنا کز دست جفای تو کربان بندم
 معینی جام از جام نوشتان مسکده کمال بوده و خالص از سلسله جوینی
 خلق خوش تو بهار و باغ گویست تسلیم و رضا صم و بهر ابع کوی
 و زرا که نغوز ما بدید آنها نبوده ~~بهر و مراد از صفا و باغ کوی~~
 از صد سخن بجا به یکی گوش حکمی ~~از هم نگفته ام که فراموشی~~
 معینی مسجری اس را با و منسوب داشته اند لیکر که خواهر بود
 آنکس که خلقت مجال است بجاست تا کی به من بیند و دانند که خطاست
 از کی به بران پیرس احوال و لم شرمند این طایفه ام مدتهاست
 معینی سفار شعرا و در حکم و حکمی نظر از قدما براند و این قطره است

و در این قصه آوه است
 از اعمال جوین و یکی

کرده پی کین خصم در بر

جوهر که ز تیغ تو میوید است

دایمی پامع جان اعدا است

مولا ناما در مجالس آمده که مولانا از خلیج هند و آن قریه در حجاز

تبریز از در عمل سر و قوفی دم است از آن است که در روز اولم نامه از رفتن جان است

از یار جدا می شوم این نامه از آن است شاه معزالدین محمد سید عالم

رفع مکان و لقب صفاها بود خاطر ای سکنه و طبع ظریف در همه حجاز

که خوشش طبع و نزل با هر کسی نماید و در شهر و ناد شهر و شام شنود در میان

فاضل ماوی ایس بوده اند که با او در نزل و مزاج یار بوده اند چون کافی

مظفر اندامی و فخر الدین دادمانی و با هر کسی ادای ای ستم ظریفانه

مربوده اند و شاه با اینهمه کوچک دلی و سبک و در حندان سکه و مهربان

در سه که هر کس را حذر از لایا بود یعنی متخلص نموده اند و نزل

در اشعار بسیار میفرموده اند مثل اس است

چه شکر کنیم آن دم که زن شود جایز

که هر کادان کوشش بهانه عجب است

رو و نقله گوه نکون و خایه نهد

قالب گیر مرا استیانه عجب است

خیالی بر مس است ز هو خردی هم

و گرنه با دل بر در و خواب یعنی چه

هوای شمع اگر نسبت در است یعنی

دل بر آتش و چشم پر آب یعنی چه

منعوا عبد الوهاب ملازم عظام است سبک خال و از مرد شهسور قند

بوده او را شهرت بر زفته و در یار من او چون کنم بفته شهرت کار من

بغل خانم زن سبک نمان در اسرار ترا سبک خوب در است

هر لحظه اسیر صد بلا باد و فراق . یعنی بغراق بنشد باد و فراق
 باز ملک عدم جو آدم سوی و خود . جز عشق مرا هیچ ره آورد نبود
 زین کشور بی یقا با قلیم فنا . چون با زر و مگنجه جان خواهد بود
 میام سبباه قزوینی مرید با اعلی شاه ابدال بوده و شرب تصوف بلند
 داشته و لیکس در صورت ملائیه میرسته و دانسته جهت هرل و خوش طبعی را
 بنا و کما فحشه ترجیح میداده و الا اهدیا طری در حقیقت از اولیش صفات
 میرا و پاکند چنانچه امیر خسرو فرموده پاک روان را دیدار چه روز و شب است
 با دکی رنگین شود که بگذرد بر لاله زار و دیوان او نزدیک بد و هزار بیت در زبان
 هست که مضمونهای تازه و نازک و نمکین بنظم آورده این چند رباعی از هزار بیت
 راه در از گشت نهایت نمیرسد . که صد هزار سال زند کیر طناب
 از حام صاف و حفته شفاف جا نهیت . می کش بروی حفته که دنیا دوباره
 میرم کی است باجه تیان کلرخی . کردست تو جو پیرهن لاله پاره است
 آن روز که خروج این سر انجام نهاد . بر بسند عیش هر کسی کام نهاد
 برست ز سیم بیات حفته صاف . نیمی ز شکم در بند و کسر نام نهاد
 آن کس که کشاد است جو زهدان شتر . کیری طلبد طبر چون ران شتر
 تعلق ز رخه شتر خان کیش . سر کرده برون شکل کومان شتر
 نس راز منی پر آب می باید ساخت . و ز ضربت کله خراب می باید ساخت
 هر جایی کیر حفته چیه زند . از رشته جان طناب می باید ساخت
 ای کیر ناس دار که خوابت حرام است . آن ماه چرخه نوشه رفت چون خواب

کر تو دلنواز باشد چه خوش است
کس گفت بگون که هر کس است دراز
آن بجه که دایم بر تلبیس است
گوش که کشد کیر جو فولاد و مرا
بستد ز بیم طاق آن کبندگون
هر که که رو و کیر در آن حفته درون
آن دختر بر حله که رشک فرست
میلم بمیان پایه او پیش کشد
خواهم که فلک ایرم سازد خاک
وز روش ایام کلونجی کرد
این روش توخت زود بر می آید
بر آتش رخسار تو و لهای کتاب
میرم همه در کون طریبات انداز
بر کن بکوشین و از ضرب کله
میرم همه نیل حفته است بین کن
چف است در دور که در س زیزی
پوسته بود کون کلان سرخ و کلان
چون بچ گرفته اند کون کلان از ان
منعم هر دم به کشد سیمری

بند تو همیشه باز باشد چه خوش است
کر هر کسی دراز باشد چه خوش است
در شعبده صد برابر ابلت است
کو حیث که سنگش هم مقاطیس است
طاق است بخوبی لطافت انبیا
از غایت لطف می نماید ز هر کون
هر چند کفش تنک جو چشم ذکر است
زیرا که میان پایه ز کس تنگتر است
وان خاک ز آب دیده کرد و نمناک
شاید که بدان کلونجی کون سازد و پاک
کر چه نه مراد بود بر می آید
از بس که سوخت دود بر می آید
صدق بکس کند ضایعات انداز
صدق بکس در کنند افلاک انداز
کلنج ذکر بر در کون بر چین کن
کس کشته جو نیست پر از سر کن کن
از کون کلان آمده آسایش جان
مایم و خراب صحبت کون کلان
مفلس کند از دور حکمت نظری

باطله ده ای جسر خیمه خوبان را
 یا مجلس دل سوخته را سیم وزری
 آن کون جوکوه در نظر با نیستی
 وین دست دران کرد کمر با نیستی
 بزکیر برای کاو ن کس بودی
 بر بیات و اندام تبر با نیستی
 کر خفته نند کا و فاسق باشی
 با اهل عز و ولی موافق باشی
 از روی نفاق چند کس می گاشی
 کافر باشی به که منافق باشی
 وی گفت حکمی که کس و حقیقه مکای
 جانست منی درنت ای صاحب رای
 تقدیم که جوان بنا خوشی خواهد رفت
 کوا زره کیرم بخوشی بیرون ای
 بغزین یکی ترکان بچه ز بعد بود و مرا گفت تم قضا را جهان شد که با یکدیگر
 بیجان رفتم در پای خم جو میخورد و سرخوش شد و خواب بگفتم که ای کیر از جا بجم
 چه بندش کشادم جهان کوفتم که تا خضیه اندر گشت کم بچسبید و غریبه کرد و گفت
 و تا حبه زن او رو ن سیم کیم کم

خواجہ شیخ الدین میرم بدر بن خواجہ علاء الدین بن خواجہ افضل الدین کما
 او نیز بحسن لطایف و محاسن آداب معروف بوده تماشاییت بلندی دیده نشد
 تا مرقوم کرد و خواجہ قاضی میرکب قزوینی وزیر زینلخان بود که شاه
 اسمعیل قاضی اورا لقب خانی داد با مارت ہری فرستاد طبع خوب داشت
 مرا در آفتاب آنچه در صفو کل بود و زبان بلبل بکس بخش بود در مرد و نامل کردم

حرف النون

در پیش ناخر بخاری مردی فاضل و شاعری صاحب حال بوده دو
 گفته که بوی نقره سخنان او بنال رسیدی و هموانه سیاحت و جهان کردی
 و در خرقة درویشان بودی از همه عالم اسبابی که با خود داشت کلاه نمد و قبا و کتاب
 بود و موافق حال خود گفته در پیش که کج قنات است که در پیش نام دارد و سلطان
 بخت و قن کدای کرد پیش ترک کلاه فقر بر از او چیست
 در هم شود ز بر درم حال آدمی از کی تمام صورت در هم چو در هم
 حکایت آورده اند که خواجه نام در وقت عزیمت حج بدار السلام بغداد رسید
 و آوازه خواجه سلمان شنید بود و خواست تا او را در بغداد در ایام بهار که از آنجا
 نعیان و سینهها سرخصیان داشت دید که خواجه سلمان بر کنار در حاکم
 بود از توج سید ب بسته در پیش نام در خواجه سلمان سلام کرد پرسید که هم کسی
 گفت مردی غریب و شاعر م سلمان بر وجه امتحان این مصراع بر خواند که
 دجله را امسال ز فزاری عجب ستاه نام من قدرت طبع روان این مصراع در
 گفت پای در ز چهر و کف بر لب بگردیدانه است سلمان او را در کنار گرفت و گفتم
 بر ما ضریا با سلمان اعتمادی عظیم بداشت و خود را شاگرد خواجه میدانت
 و در مدح سلطان قصیده گفت که مطلع و منقطع است
 شمع ایران کو یک ماه تو زان است قبله دین امانت با کعبه جان خواست
 گوش کن اسرار ناظر باز در آن گفتار او تا میان مردمان شاه سخن دانخواست
 و در پیش نام صاحب دیوانه حمد متر از اشعار وی که بزرگ شود و تصویب بود

محمد با سا
 ت و در نقد
 ده ازان
 لقب و برا
 نوبت سبب
 بر دند او
 از آن مال او
 اجبه با سا
 بنوی و در
 تصدیق نمود
 مرتبه در
 به کرده
 بلاست
 در چه
 مع

در از ل قبله جاها هم ابرو بی بود
 به عیاد کن اورا که دعا گوئی تو بود
 سبب چه کار آید سجاده چه از رو
 بر مرکب بطاقت روح این همه بار است
 در راه پند و پرستش خستد بر و همچون
 جو ستر پاک نداری سر خود چه سود
 جوان شکسته نباشد در دست نیست باز
 میان ترا در دست عام نباشد
 در دوازده سو حکمان هیچ نباشد
 در چمن آویزانی جو گیری ترک خویش
 یوسف از در آینه است تا بن کسبیم
 است حالت جان من رسید از کت
 بیایب بر لبم نه تا شود پیوند جان حسنه
 سخن لعل تو گویم سخن شیرین شد
 است سر سبز لاری که در دست صفای و مکارم اخلاقیش رانی بوده اور
 است سبب سبب سعدی و اشعری چندیتی از نشان فصاحت نشان او ایهام
 که سواد در م بر سر نشان سار و فکری شد و بجهت از مضامین را محمود شیراز
 با خط بران معنی در افسان نوشته اند
 دل را از درد آیت درمان نوشته اند
 کویا بظلمت سلطان حسن تر
 زندان میان جام ز نندان نوشته اند
 نگار و لبر آنگاه یک سوار را
 بنا کا و لبر دلابی جسم با کله
 دنیا بد یادت از خسته
 فراموش کرده ای یکبار ه ما را
 از باد صبا کرد تو کسود
 ز غیبت بی کنم باد صبا را
 محمد ناصر میرزا از تلخیص سلطان حسین میرزا است سخن بگفت و فکری مفید است
 در آینه آید دور از نهال قدس دارم جوانمیدان
 از غصه دست بر سر زگره بای دور کل

۱۳۶
 در از ل قبله جاها هم ابرو بی بود
 به عیاد کن اورا که دعا گوئی تو بود
 سبب چه کار آید سجاده چه از رو
 بر مرکب بطاقت روح این همه بار است
 در راه پند و پرستش خستد بر و همچون
 جو ستر پاک نداری سر خود چه سود
 جوان شکسته نباشد در دست نیست باز
 میان ترا در دست عام نباشد
 در دوازده سو حکمان هیچ نباشد
 در چمن آویزانی جو گیری ترک خویش
 یوسف از در آینه است تا بن کسبیم
 است حالت جان من رسید از کت
 بیایب بر لبم نه تا شود پیوند جان حسنه
 سخن لعل تو گویم سخن شیرین شد
 است سر سبز لاری که در دست صفای و مکارم اخلاقیش رانی بوده اور
 است سبب سبب سعدی و اشعری چندیتی از نشان فصاحت نشان او ایهام
 که سواد در م بر سر نشان سار و فکری شد و بجهت از مضامین را محمود شیراز
 با خط بران معنی در افسان نوشته اند
 دل را از درد آیت درمان نوشته اند
 کویا بظلمت سلطان حسن تر
 زندان میان جام ز نندان نوشته اند
 نگار و لبر آنگاه یک سوار را
 بنا کا و لبر دلابی جسم با کله
 دنیا بد یادت از خسته
 فراموش کرده ای یکبار ه ما را
 از باد صبا کرد تو کسود
 ز غیبت بی کنم باد صبا را
 محمد ناصر میرزا از تلخیص سلطان حسین میرزا است سخن بگفت و فکری مفید است
 در آینه آید دور از نهال قدس دارم جوانمیدان
 از غصه دست بر سر زگره بای دور کل

شیخ نجم الدین بیوی علم هیات و ریاضی و مری و نجوم را بیک میدان
 و درین سیاق مهارت داشته از شورای امام میرزا سلطان حسن است و این را
 گنیم غبار و بر و بگویش صبا گنیم ۱۰ از خاک بر گرفته باد صبا منم
 و گنیم غنیمت گنیمت و دیگری بیروانی گنیمت و گنیمت گنیمت و گنیمت
 صغیری جنگ نامه بوده که ابو حنیف اظم حکال نام در تتبع او نموده از بیچ کلام
 میرزا نادانی کیلانی است و این را گنیمت گنیمت گنیمت و گنیمت گنیمت گنیمت
 و بیام میرها نغمی مشهور است که با کلمه ساخته و این چند بیت صورت چند است
 خیال او جلوه نموده آینه پیش عارض آن ماه پاره م جایی که آفتاب نماید ستاره چسب
 رفتی جوهر و بار و کر آمدی و حسن ۱ حیران خویش مانده که عمر دوباره چسب
 بکس در آینه ز ابروی جوهر آب انداخت ۲ کشتی عمر مرا باز بگرد آب انداخت
 تا ز مجموعه حسنت و رفتی خواندیم ۱ و فخر لاله و گل را همه در آب انداخت
 پیش آمد نشست بر بالین هم آری ۲ طیب از ما امید کار بر سر پارسیند
 مولانا ترکی هر وی تراغ است که از اهر سلطانیه شیخ زاده بوده
 و بیشتر اوقات امر معروف و نهی منکر بجا می آورده و میان او و مولانا هلاوی
 کلاهی خوش طبعی و مطایبه میگذشته از جمله در مجلسی هلاوی گفت که چه نام غلامانه
 داری هلاوی گفت آری غلامانام تو کنیزانه افتاده این ابیات ترک چند است
 که از طبع او گفته برشته است آهوی شربت غزاله ۱ پشمه کرده کرد آتش روی تو لاله را
 از یاد او افتد آنکه بیفتد بیای خم ۲ دستش مباد آنکه بگیرد بیاله را
 آرمیدی بر قیابان و رمیدی از ما ۱ ماجر کردیم چه گفتیم چه دیدی از ما

صاحب عرفات
 شیخ الدین او حدیث
 آورده کوی
 ح

در تو ای ناله بر شکم که از غایت کو
 جان فدای غم که نلند از دمی نهام را
 در و بار عدم از جوهر تو از آری است
 هر شب ای دل گفت لوی زلف خاندان
 دارم گذرا ز عمر و ندانم که کی شود
 حکیم بر لری آستانه

بیشتر بر سر آن لوی رسیدی ما
 هر کجایی او نشینم میکنند بیدار ما
 روم آنجا که کسی را کسی بکاری نیست
 خود پریشان می ما را هم پریشان میکنی
 هرگز بنویس و عمر را نماند ترا از تو

در دست فاصدی که نام او روز بهوت
 انصاف میدم که کلاه جبریل

ای قامت تو قیامت است / قد ز شکست قامت است

ز غم و کجی ز غم از غم خالی تو / بجزم ز حال جزو جانم ز حال تو

مخبرم اگر دینی باشد می غم جز / غم دنیا مخور با پی که از است ای جای

را بادوست می باید بروفتی بر جای / ملاقاتی مشکوم بر مای بر پای

کسر دوست می دارم گرفتار / برویش کز بشه نلی ز غرت می شوم

خواب میان جان نشسته / که سبدم همه شب و کنار

مرا بر لبی حضرت جو پرورش میداد / بجای مغر محبت در استخوانم کرد

عاطلان بار خدا یا همه عاشق کردند / تا بد اندک این کار به انامی نیست

رمضان سلامه الله بسلامت بگذشت / می بیاید که طوفان طاعت بگذشت

ز بهت خویشم نه میم نمیدانم / که من کیم چه کسم کافر مسلم

از سر کفرم کجاست ز نارم / و کز متابع دینم کجاست ای جانم

ز هر دو هیچ کدام که عاشقم عاشق / که نیک بد همه عشقت شهنشاهم

بستی دوزخی کافر مسلمان هر چه میخوا / خبر از خود ندانم عاشقم اینها نمیدانم

سید جلال الدین سیسی از مریدان کامل شاه فضل نعیمی است و پیر را / با او نظری صادق و نوحی موافق بوده بنا برین از بیشتر مریدان بر سر آمده

و کرد عالم تحقیق بر آمده راه سیرش در ایام طلب بشه حلب افتاد و حجاب / قفل خموشی از در کنجینه اسرار بر گرفته تا مگر مان کوی طریقت را صلا

و بیایه - دانند از کلمه الناس بقدر عقولهم بیرون نهاده است

شوق بهوشباران بزم شرفیت در مقام بی باکی هم و نواق شد و سخنان
بلند که در خصوص بار سیدگان نکند قیدانه گوش زد عوام و خواص مر نمود
و از ظاهر کلامش دعوی الوهیت مرترا و پد و ناموس عبودیت را بر باد
سیدان اما آنکه سخن چهارموی شرح مصطفوی مومنان بر کشتن او بر گشته
مصور و ازین مدار سیاست بر کشیدن حرف انا الله فی ذمہ یقین نهضه بود
آنهم زهره کوبی منصور شدند اما در حقیقت رتبه عالی و شمه و از عارفان
و اعلی و سخنان او هم بطرناهل حقیقی و اقیانوس اسرار و کما و
عزله از روی است که بدراعلت از روی حقیقت خون از روی بگذر که
بند عشق آبی شد و شاهی و است
هر گیاهی صفت مهر گیاهی در است
کین پریشانی گرفتار بلا دانند که است
دل بر دورت هیچ و گرا و مانگر و
بلا شدن معجزه با اختیار باشند
که نوازش بر آن که نه عار باشند
وزر و در غم یاری بلدی
که در آن خطه درانی بشمار یاری
و در دو جهان مقصد معصود
هر که از شیعی هر و شی از سرای زمان میر زمانت و این نیست مر
که است روی ترا به میگرد و
خجل شد از تو نظر جوان بر آسمان آمد

بسیاری و بیگانهی و در است
بسیاری و بیگانهی و در است
بسیاری و بیگانهی و در است

بعد مردن در تپه خاک اینهم آرام حسیبت	حیرت دارم که بی تابان کوی شوق را
ور غلط می افکند ما را شروع برو	تمام بجزانت نذار و صبح لکین نگاه
الو دکی ماست که باد این جاک است	وامان خوابات نشینان همه پاک است
همه از جور میترسند عجز از لطف	دلی دارم خراب از الفت چشمم جو کار
بوی بس از می کهن پیر تنگ شراب را	اخو حسن آن جوان باده زده این خواب را
که این آسودگان را با زبی اراحم خواهی	بیوت زنده میگردوی سوسوی کشتگان
باز ای کزین پیش نه وری نتوانی	دو دواز تو بامید صبوری سوان
دفر و دیوانگی حرفت از ده بون	از خطت آغاز شد سودای بی تابان
حسن اگر نیست دارد کار ما با جان ما	عشق اگر نیست ازین دیوانه تر خواهیم
جای آن دارد که سگت بر میزد از باطن	خدا با ما در پی بر میزگاری کرده ایم
همچو سگ بسیار در سوای جهان خواهد	سگت که در حق منم مازد سوای چه سود

کس که اباد و شوق تو ز خود محرم
 کسینه بر سگام و در جان کشم ترا
 ز مردم شرم بادت و ز نیکوایان بلکه از خود
 تو گرم بهلاک خواهی و گران مزید عمر
 خورشیدمه از خاک شهید تو بر نور
 دلی از رده دیدم و جانم ز جان سوت
 غم تو در دل تنگم مجال آن نکند است
 در حلقه مرغان حرم هم نتوان یافت
 شکر بر طوطی فکن و گل بر بلبل
 بعد از بجز مردم همه عمر و یار نامه
 خون بها کفتم بزین تیغ و کفر مان تبر
 اندک اندک شدم از خدمش آخر محرم
 چهره افروخته زینسان ز کجای می
 هر کس یک زمان بودم بدستان گفت ام
 و هم بهای که بی ذوقی نباشد هیچک
 باور مکن که ترک تو کویم که بت پیرت
 من آن شهید غرقه بخونم که چون کس
 شربت از دست طسیم در کلو خور نشود
 هرگز کسی بحرم محبت کسی نکشت

سینه می سوزد و تویم که مگر زبان
 صبر از دلم بخو که هنوزم قرار نیست
 مردم کر چنین بود و ایم عهد و پیمان
 بعهوتی بمیرم که ازان ستر نباشد
 ای دولت آن کشته که خوین کفن
 کار ز رده حباد که ز آزار تو باشد
 که ناله جو ضرورت بود در آن کجند
 مرغی که گرفتار بدام قفس نیست
 آتش بمن انداز که مرغ و کرم
 هزار وعده رفت بعد انتظار نامه
 تاقیامت خون همه در گردن قاتل مانده
 حاصل این بود پس از محبت بسیار ما
 مگر ز خانه گرم دل حامی آسی
 مگر عیب جز در سوای تر دانه کفن
 کرب خندان نباشد چشم گریان هم خود
 مگر ز با عقدا مسلمان نمی شود
 خیل فرشته بر سر حرم جوش می زند
 و ه که عیبی در علاجم کمتر از قصبت
 کر برسدت کسی را تا هم خواب نیست

این شعر در وصف حضرت علی است
 و در بیان محبت و وفا
 و در بیان کرمی و سخاوت
 و در بیان شجاعت و دلیری
 و در بیان کرمی و سخاوت
 و در بیان شجاعت و دلیری

بنارک باوان در عهد بیکس کورا	که نه کس را مبارک باو گویدنی کسی اور
بگذشت وصال کریم عشیم بخون کشید	آن عشیمها زمانه ز چشم بیرون کشید
دلش راضی بقتل ما و ما را نیز آن درود	یقینم شد که می باشد بد لها راه دلها
من که بخود حسد برم چون گذری بجاکم	پیش کسان چه سان برم نام تو دلنواز
جاک ز دم پیرهن باز جنونم گرفت	با تو جنگ آدمم چو که خونم گرفت
خوش آن زمان که نلو بمان کند عارت	مرا تو گیری و گوی که این اسیرت
زخم تیرت بطیبی نمایم که عباد	زخم من بپند و از نشت تو اش باو آید
عشاق در مقام وفا جان فدا کنند	سکانه را بخون جگر آشنا کنند
در جلوه گاه حسن تبار کر رسیده	دال که در خسرابی دلها جدا کنند
اینه خاطر آن صف ارای میکرده	کر صد که در دست بجای صفا کنند

شیخ نصیبی نون بخش از نوجوان شکات حقیقت و مجلس اربابان
 بزم طریقت بوده در روش غزل نزدیک بی نصیبی کبلانی دارد از اسفاداد

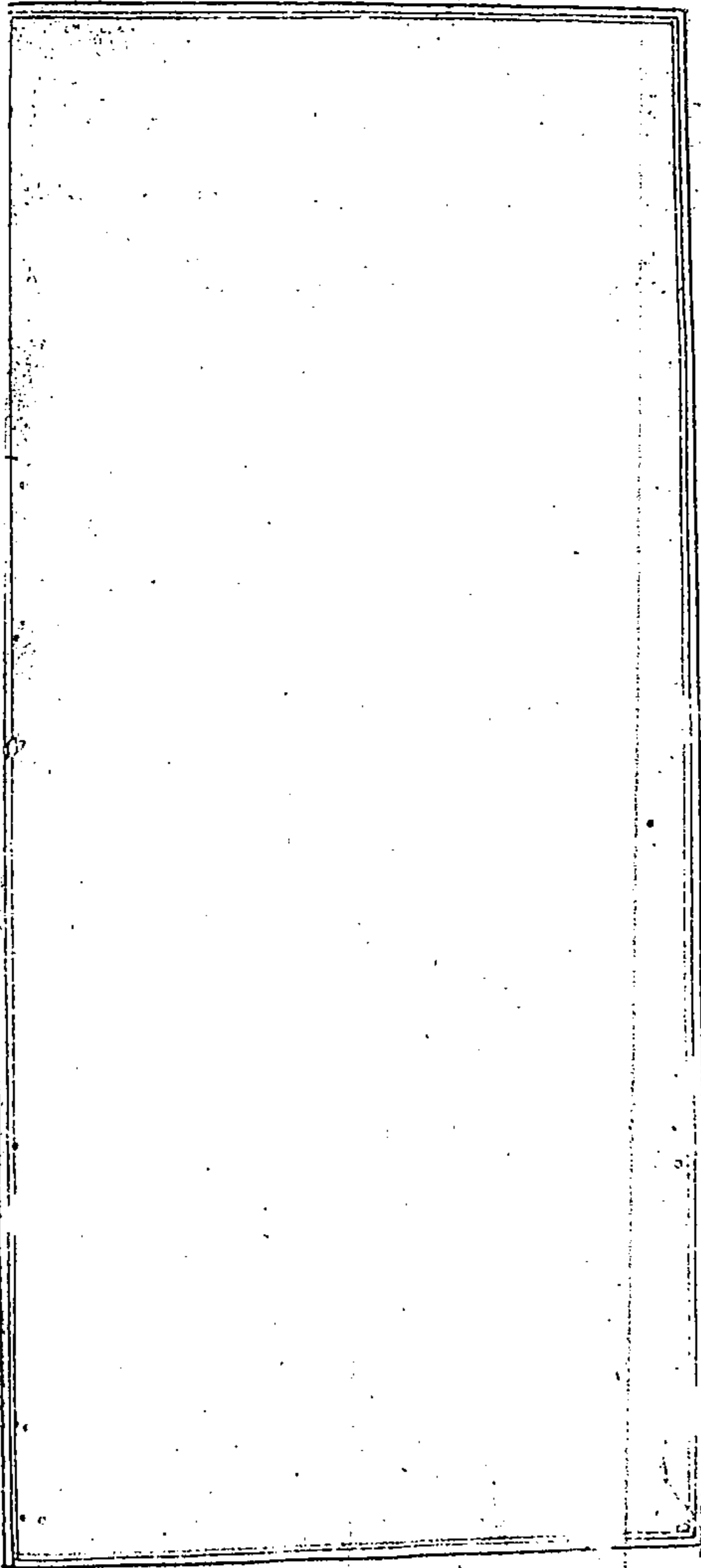
گفتم جو بجز دیر شود عادت نمیشود	نزدیک شد بگردن و عادت نمیشود
ز دوست پاره سازم جانم جان در بند	لباسی را که نتوان پاره کردن آن کفن
نه روز خورد و نه شب خوابت دمی آرام	بگو که بی تو چنین تا کی تو انجم نیست
ز بس که بوی تو بپوش میکند دریا	از آن طرف که تویی رو بسا و نتوان کرد
داع برست همین نقش و نگاری باشد	داع آنست که بر دل زنگاری باشد
ای که کنی که دلی یافته ام با صد داع	این نشانها که تو کفتی دل ما خواهد بود
که از مال من و وجهه عاقل نشوی	گردانی که برای توجه حانی دارم

زمان زمان کشد اش ز بافه از دل من که با تو حال دل خود بصد زبان گویم
 مولانا ز طبعی خراسانی از شرای زمان سلطان حسن مرید است
 با دیگران بچند شیرین کنی نگاه با ما بزهر چشم و بچین جبین همه
 مولانا نظام الدین استرآبادی

حضور اگر نبود بخت من بود معذور
 نماند در حکم آب که بخت سر شک
 ستاره بخت سیه را جان کند آمد
 سری پروان کن ازین بجز نیکون پیدا
 بگو ای خاطر دانا دلی ز اهل جهان
 برون خوام ز بزم جهانیان که درو
 زمانه داشته دستور جور تا بوده
 به از بخت سلطان اولیا نبود
 ز عمر ما نفعی است کار خویش باز

که روز قسمت روز زنده است حضور
 بختک سال کند که آب چشمه حضور
 که بهره نیست ز عینک جو دیده شد
 که زیر آب تو ازین بود آنچه وقت حضور
 که به ز صد ده ویرانه یک ده معذور
 ز کینه نیست تنی غیر سینه طنبور
 برون نمیرود اکنون زمانه از دستور
 ز هر عمل که شود بر صیغه است حضور
 نفس جو رفت به بازی اگر کار بود

مولانا ز طبعی خراسانی از شرای زمان سلطان حسن مرید است



۲۲۴

شیخ نظام قاری شیرازی معروف بنظام البیه نام او محمود بن احمد است
ردی خوش طبع و صاحب کمال و قاری قرآن مجید بوده کتابهای متعددی
مطالعه نموده و در مقابل ابواسحق اطعم کتابی مشتمل بر نظم و نثر در صفت
البیه تألیف کرده و هر بابی را تشبیه با اصطلاحی در هر علم نموده
چنانچه درین صفحه انتخابی از آنها مرقوم خواهد شد بسیار نکات و تارک

لغت

سید فضل نعیمی صوفی ضومعه تجرید و صافی کش میخانه توحید بوده
 واقف اسرار حقیقت و مجاز و در جمیع رسوم و علوم نکته بردار آمده در علوم
 غریبه و تصوف و حکمت مرتبه عالی داشته و حلقی کثیر بسند ارباب
 او اسیر بوده اند از آن جمله سید نسیمی است که حال او تحریر شد بزقت و دیگر
 بود پس سخانی طرد و د است که سید بواسطه شقاوت و خود بینی که
 در مشاهده کرده بود دست برد بر سینه او نموده ویرا از حلقه مریدان
 خویش و در ساخت و آن بد بخت کم سعادت بنقا صفت هر خود رفته
 مذهبی اختراع نمود و در مقابل آنکه سید فضل بر اسرار حروف که علم
 واء را در مرتب است و قوف تمام است و رسایل دران باب
 در اختیار محمود نر علی نقطه را موضوع ساخته نامتهای عام فریب

حزن جاودان هر کس
 ساقی نامه و غیر

به آن افزوده ناقصان را از راه برود و شایسته جلد کتاب و هزار و یک ساله
 بران علی تصنیف نمود و بشوی آن ضلالت خود را بتزایب انگذره گوز
 پاکاه واد و ضاحب طبعی درین باب چه میگو گفتند که شنیدم که محمود پسر سجا
 لیزاب رفت است کوزان و تیزلن اما سید فضل در حفر جابو و خوابیه

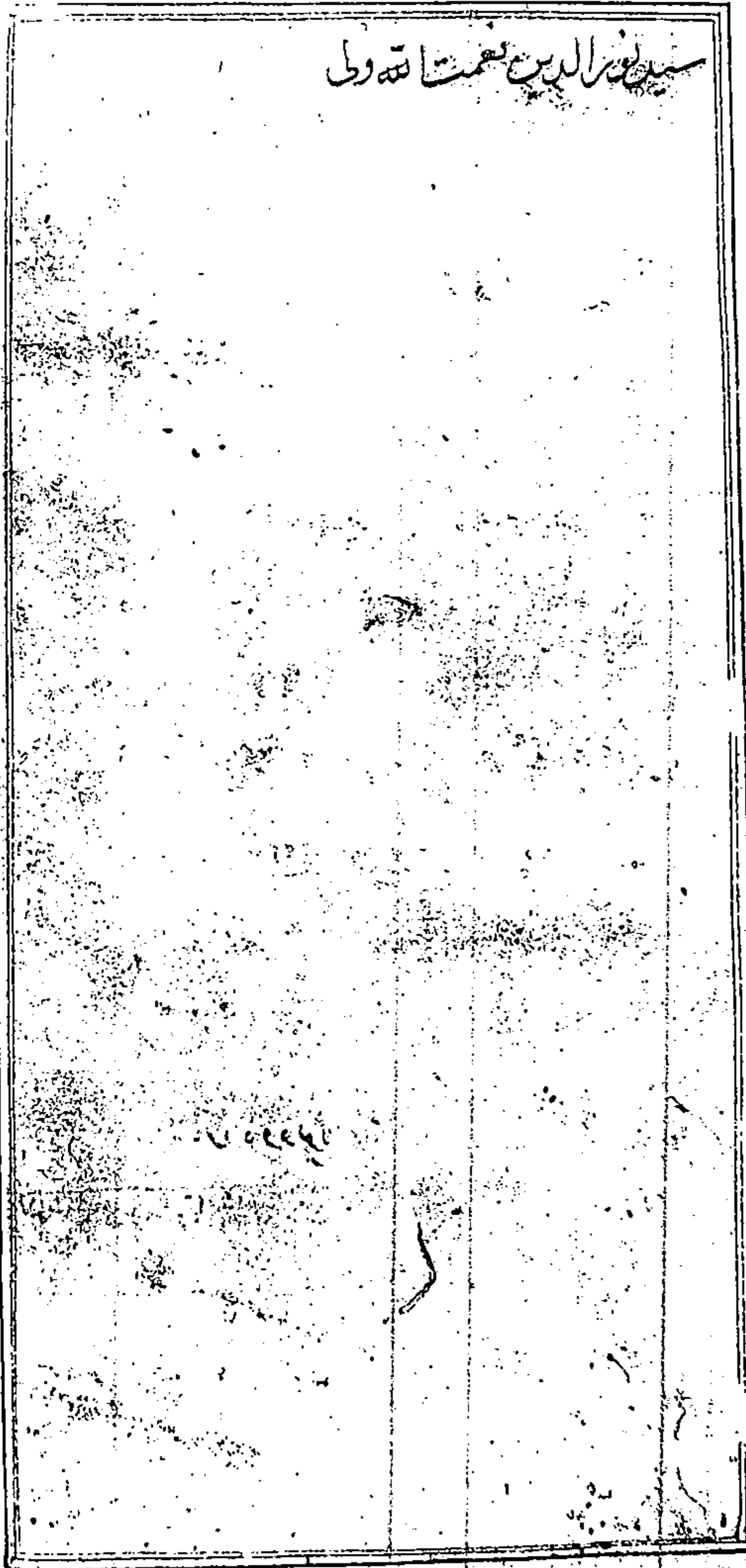
و ایضاً اسود و غیره بسیار دانا بوده و قصیده که وقایع بعد از زمان
 خود را تنظیم آورده و اکثر آن بوقوع پیوسته اگر چه بعضی جزایا را نیز الحاق
 نموده اند و سیدنا امیر تیمور صاحب قران معاصر بوده و نقلست که
 بواسطه تعبیری که خواب امیر را گنوده بود میرزا شاه مرغ د سمر او شده
 بعد از فوت صاحب قران کس فرستاد که او را در قصیده باونات شیراز
 شهید ساختند و همه جاد ز سخنان او اسرار حقیقه جلوه گراست از حقیقت
 از جمله نادانان انفس است

از دور میانه

و قابل اورا نیز
 بقتل آوردند
 صحیح

در آرزوی کوششم بهر شیب و فرزند بریده باو میرا شهبه کبوتر روح چه از طایفه بشر شد در صورت بهیمی در کلبه کدایان سلطان جکاز دارد اگر مردان راهت را حجاب از پیش دارد بی خیال و خط تو ای بت با حفظ و خیال نشناخته سوزن اندیشه کشم	ندیدم از تو نشانی در رفت عمر دراز اگر ز جان بهوایت نمیکند بر سر زان طایفه گشت بیدار و آن نقطه نفس بگفتند نه بوستان شاقان چه کار دارد هزارانی اما ایته کونو هم سویش بر خیزد از مویه شدم جو موی و ز ما ای نومال بر کار که دیده خیانتت بنیای
---	---

سید نورالدین نعمت اللہ ولی



۱۰۰۰

۱۰۰

سید نورالدین نعمت اللہ ولی
مدرسہ اسلامیہ دارالعلوم
دہلی
۱۰۰۰

در زاری بودم سینه بگشاید
 جان در دل تو خجابت بود و کنون
 در کسب سبب و سبب هم تاب
 در کسب سبب و سبب هم تاب
 در کسب سبب و سبب هم تاب
 در کسب سبب و سبب هم تاب

تو یقین از یکی از طرفان برات بوده و اگر جان را بر سر خنجر که با نیاورد
 ای روی ما سیاه که کاری نساختم

تو ز محمد از طوطی زبان هند بوده و از جمله نعمتهایی که نوری طبعش مر این
 ایرد و سبب ای زلف مسلسل که طراز سردوشی تا چند بار از دلشده کوشی
 شب پرده ز کیسوی دراز تو سیاهی کرده بنا کوش ترا حلقه بگوشی

امیر نویدی نیشابوری صاحب عرفان العاشقین گفته که وی از

باقی ماندنهای سوری زمان سلطان حسین میرزا بوده و در آنجا که بهندستان
 آمد در ملازمت همایون پادشاه کسب عزت و نام مر نمود و مدراگی
 این پادشاه و بعضی از سلاطین حقیقی چون بهادر سلطان و سید ابوری

سلطان حاکم نسف کرده و دیوان او نزدیک بجهان نزار بیت مستطیر
 اقامت شعور و معا و تالیفات بنظر من رسید و در رساله بنص و جمل
 نوید عالم با بکوشش جان بسنیده لبیک الهجابت بر زبان قبول بر افروز

سیاه چند کنی خان بان مردم را
 دل پر خون غمزه تر هر دو کسب
 باز مره مکش چشم بی ترحم را
 دهن تنگ تو و تنگ شکر هر دو کسب
 هر که را چیل بدین نیست مسلمان نبود

منه و فکاره رویت چه عید بهتر ازین
بروز عید تا آنکه دیدم بهتر ازین
پیکان تو در سینه کسب رنگ گرفته
مادول زعم عشق تو این رنگ گرفته
نویدی تری محبت که مرا با تو هست بخوام
همین بودانی و من دایم و خرد
مولانا نویدی رازی همی هست از و بر زبان اهل بیان سرگردانت
اشکهای دلم هر که بیادش میرسد
دست غارش بر سر زلف پریشان میکند
مولانا نویدی شیرازی مشنوی در بحر خرد سیرین گفته و خیالات نازک
در اینجا بکار بردن چنانست از آنها
و دانش را صفت چون حدیث نیست
چگونه چون در آن حدیث بود موی بر اندیش کر نام چه گفته موی با پوش بر اندام
بیان کننده کیسوی سخن سالی
بلی مار یک باشد شمع را پهای
از هم ز اشک گلگون شده لاله کون زینها
نموان شدن پریشان کل عاشقیست
ای برده شراب ذوق تو هموش از من
وی حرکت آمده در جوشش از من
دارم کله اگر کنی کوشش از من
یاد آره کرده فراموشش از من
پیروی میرود از بی دل بچاصل من
انجان روم عزیز تو مانند دل من
صورت مولانا نوری دندان روی از نور دندان مولانا حسن است
که احوال و گذشته و میان نوری و غالی مهدی بیاضات و مشاعر
واقع شده و هر یک که نمود اند و سایر قصیده غالی را مراع بمصرع
تضمین کرده چنانچه غالی از و نواف تسلیم بر زمین نهاده و مطلع غالی
که باشد بر چند بنای نوری دندان
که باشد بر چند بنای نوری دندان

سطله فصله نوزی ایند
که مکامد ترا ای بحیرگان به میدانی
کهن کبری که نبود در درون مسلمانانی

منماید عارضت زبرد و زلفیم تاب
و صیت که بعد از وفات سن یاران
دو لومین چو دو کشتی بود ولی ساس
ایچنان که کوشها برار تا بدام
کسید لوفه من از م زهر دودند
بود زیاده که کشتی بخشک مرز نام

محمد نوسف بنیازی از امیرزادگان خوش طبع هرگز نبود و او
بروگزی که در محال است تا این روزگار است ماه یک میگذشت این بر سر کاس
قدما مشهور است از
هر شب مه نوسوی فروز دل بازو

تا احوال تو جمال سازو
در چاردهم شب جو جو و پر دارو
بند که جو تو نیست ز غم نکند
ای دل چشم و چشمی سلطان کند
روز و شب در پیش پریشان
می نوشی غمین مشو که هر کار که

حرف الو او
مورانا و اصغی اصل او

بغض است که است اما در مری نشو و نما یافته و در سخن بروش مور کاغذی
حرف زده با خواجہ اصفی و بنایی و اهلی خراسانی هم صحبت بوده با هم مشاعر
می بود مانند صاحب عرفات آورده که من بخط او این ایست که مرقوم
دیده ام و در هم التزام نموده که تیغ و آب را اندک بر سازد و تیشها تاز که دیده

مضطرب کردم جو کرد و در کلوم تیغ یار
در کلوی هر که کیر و آب کرد و مقرار
چون نیامد بر سرم تیغ تو چشم شک شد
آب چون مانند زبالا خشک کرد و جو پاره
تیغ خود را چون کشد بسنگ چون می آید
زانکه چون بر سنگ کرد و آب کرد و جو
بوی بر آب تیغ تو توان کشید
باید بر آب نفس داشتن نگاه

بیکسره زبانت دل من تیغ
از آب از چه انگر سوزان شود سیاه
کفنی ز تیغ من شود در جهان حرف
آزی جهان در آب شود عاقبت ز آب
جان رفت و ز تیغ تو ماند پستان
بلا لکه جسم مرده نماید بر بر آب
تیغ تو بر سر است تو برسی زهر سخن
در ز بر آب کی بودم در وقت جواب

هر چه در عالم بود و میسر از زمین
 بنزد برشته باد و خاک حشر و دین
 هم اسباب کار کند خدای دارد او لیکن
 آن سر که ز ساوکی درو موند مید
 هر چند خرد کرد سرا و کسروید
 در مراد جنب صدر افتاد خانه
 ولی دارم عجب حال غریبی
 و آلی هر وی از شعری ز بهان میرزا سید و جامع اقسام علوم بوده
 مراد کما قصانا و لیران چون داد حسن و دلوی باقی بقدر حسن کرد قسمت بیوفای را
 آن حسد حیات که یابند جان ازو
 جز آب حرم نم بود در دمان ازو
 خواجده ابن علی واقفی از شهید بوده و در هری کسب استعداد نمود کرد
 دکن با مارت رسیده خاص و عام از تواید جو دار به و بر بوده اند و او است
 شد مکرر همه اسباب جهان پیش نظر
 جز غم عشق که تا حشر مکرر نشود
 مانظر بروی آن مشکین نقاب افکنده ایم
 سر نه پداری در چشم خواب گواهی صفا
 هم گذشته و همان کذشتگی از اشعارش پسر بوده مولانا و حیدر از و علامت
 خراسانست خارج دان حاصل بوده
 از حدیث مطرب مستی و جام بی
 مارا چه جای توبه زهد و کرامتت
 مولانا با وصلی در مجالس آمده که برادر
 مولانا با نورق سرفندیت و طالب علم ملک بوده و طبع خوب داشته اندست
 کما در مجلس رند ان بی سامان شدم
 کشتی می ده که در گرداب سرزدان شدم

لوله می آید بی چون برن آید اب
 شتر در آب فنا رود آن چهره آتش زن
 همین چیزی که در کار است او را گیر گایا
 آزار تر آتش و کلفت موند کشید
 بر کردش ز عیب یک موند گانید
 از آن در پیش مردم قدر دارم
 که ذات الجنب ذات الصدر دارم
 و آلی هر وی از شعری ز بهان میرزا سید و جامع اقسام علوم بوده
 مراد کما قصانا و لیران چون داد حسن و دلوی باقی بقدر حسن کرد قسمت بیوفای را
 آن حسد حیات که یابند جان ازو
 جز آب حرم نم بود در دمان ازو
 خواجده ابن علی واقفی از شهید بوده و در هری کسب استعداد نمود کرد
 دکن با مارت رسیده خاص و عام از تواید جو دار به و بر بوده اند و او است
 شد مکرر همه اسباب جهان پیش نظر
 جز غم عشق که تا حشر مکرر نشود
 مانظر بروی آن مشکین نقاب افکنده ایم
 سر نه پداری در چشم خواب گواهی صفا
 هم گذشته و همان کذشتگی از اشعارش پسر بوده مولانا و حیدر از و علامت
 خراسانست خارج دان حاصل بوده
 از حدیث مطرب مستی و جام بی
 مارا چه جای توبه زهد و کرامتت
 مولانا با وصلی در مجالس آمده که برادر
 مولانا با نورق سرفندیت و طالب علم ملک بوده و طبع خوب داشته اندست
 کما در مجلس رند ان بی سامان شدم
 کشتی می ده که در گرداب سرزدان شدم

امیر حاجی احمد قایمی در مجلس آمده که وی پسر سلطان ملک کاشغر
 ده سال در هرات حکومت نمود و در آنجا در سمرقند نیز حاکم بود و از او امری
 بنام نوریوس صورت گرفته و سیرت دلکش است این بیت نیز از او است
 ما هم و سواد رویان هر روز جام باوه دست کسبو گرفته در پای خم فنا ده
 سرگشته با وفا فی با شیخ زاده که بهیچ کمال انسانی و نسبت داشته از اشعار او
 هر چند که کوتاه است از دامن تو دستم ای شاخ گل تازه دست من و دامانت
 بار از رحمت بست بزوی غم دارم کرمی بر دل از کوی کربانت
 هر جا نیست دست کربان شود من هر صبحم که سر ز کربان بر آورم
 ملا حبیب و قایمی صاحب فرهنگ و جامع لغات فرانس است شیخ
 بسیار کرده بوده و سخا و درین فن مشهور است فصلی و حالی در آنرا بل شعاع
 مراد از ساقهای ده که استبان گشت بزرگ مطربان و مجلسستان مینه از خشک خنجر
 کفتم ای جان چنگ با صلیح کار غمزه است شذیبت خوشین در مات کفاح
 ای و غمائی ترک نام تنگ کن کرباشی نیست عاشق هرگز نبود ز نام تنگ
 ترا مجلس دندان جکار بود اکنون جو آمدی نشین باضطراب یعنی
 و قایمی شیرازی بعضی گفته اند که ملا حسین و قایمی همین است و او را
 قدر بدنامی چه دانی ذوق رسوائیت ای که گفتی عشق و زردین نهان خوش
 ولی یک قلندر دولتسال گفته که از شعرای سلطان محمد است
 بود و بعد از واقعه ساراده از عراق بخراسان رفت اما خیره و بیجا بود
 و پند شعری شهرت داشت چون میرزا سید باغ شوی هرات را بستان

او نیز در آن میان بود اما حالی از آن نماند که میسر بود، چنانچه ازین پیش یک
 نیم بلبل که کارم نکوشد بدیند شود و شود نشود که مشوجه خود بدیند
 و یک پیک در مجالس آمده که او پیرامین مغوغی بن ولی است که
 عظمت وی از انقباب فرشته بود اما وی یک پیر عالم و سایر ^و معالی
 و خوش نویسی بوده از پیران مراد است افسوس که آن عارض گنج نام
 و آن دانه زلف چون دام نماید ^{حال} دل در زلف تو سرانجامی داشت
 آن سلسله فتنه آن سرانجام نماید میر و بیسی از امرای بزرگ مایون
 بادشاه بود و بادشاه بار توجه تمام دهشت گواند که وقتی بادشاه دندان
 خود بر احمد وردی کند بود وی در الکای خود شنید تنوع و بیس قرن
 سوده او نیز دندان خود را کند و این باعث زیادتی قرب و قدر است
 خواهیم مشب بنو افسانه دل بر نفس کنیم ^{بیک چشم} سیهت بر سر خواست
 و بیسی هر وی از شعرای نهان میزن است آورده اند که چون مولوی
 بیام عزیم سفر چهار نمود و بیسی و ساغری بهر و اراده همراهی مولوی شدند
 لیکن بسبب عدم استطاعت از آن سفر مبارک بازماندند ^{بسی} شخم سبیلی
 بیسی و ساغری بنرم تمام ^{گشت} بودند هر دو شان سوزی
 یک از آن راه برد و ماندند ^{بسی} یک از بی خوی و آن زوی
 نیر علیا آورده که و در افرو هم سوزی ^{بسی} گرفت و در آن سفر برای آفرید
 من چنان بجز مرکب بدر و از ^{بسی} و له ^{بسی} سس ^{بسی} هماری ^{بسی} کرد و رفت

حرف الهاء میرهاشی مشهورشاه جهان

سیدنا فضل کثیرم الطرفین بود زیرا که از اولاد شاه نعمت الله نور بخش و شاه

قاسم انور است فضیلت و عرفانی تمام دانشه چنانچه در مجلس میرزا شاه حسین

ارغوی بنویسنا مصلح الدین کلو مرلاری و قاضی شیخ احمد که از افاضل و علمای

ان زمان ممتاز و مستثنی بود بسبب قوت معرفت و قدرت طبیعی که داشت

غالب بر آمد و پس از آنکه چندکاهر بصحبت میرزا شاه حسین در سند گذرانید

اقسام رعایت یافته از راه کیم و مکران متوجه عراق شد و قطاع طایفه

ان بزیده ارباب طریق و حقیقت را به او کساختند و بدرجه شهادت

رسانیدند و میرزا بود با مولوی حاجی محبت شاه استه بوده و حساب

توجه بحال الشیخ سید ابوالحسن مصحح و ملازم عبداللطیف خان

و از میرزا بودی شعر می در میان نیست اما منظره آثار او مشهور با کلام

هموار مایل باشد است چندیتی که از او انتخاب شده بقید رسم در آورده شد

به عسک که بر او قلم کرده که کوهی کرده در در عشا و چون نقش قدم طالبی کرد

و که چنانچه مانده ... ای مگر کشیدیم ز دست صنم حاجی جنبه

کلی نیست از مری غریب در نه در دو اند و نه صاف چهره هست در

حواله شعر و خون جگر که ساقی در مراد و بر دستان هفتان است و نه

بجز عیون فرمود تا اس در دست در همار بر نعل گفتند: پراهمان آن بر کوس
شد با فتنه چون نور آتش شد از نو و ما زراک یکا: موی که میسر در میان

خبر جده هاشمی بخاری او نیز کریم الطرفین واقف از پدر بخواجه
 عصمت بخاری و از نسبت مادر بخواجه محمد باقر صاحب سید مردی فاضل
 و عارف بود و هوای حسود و جاه را از گلستان خاطر و کاف و دماغ بر او
 بملازمت ملوکش تکلیف نمودند قبول نمیکرد صاحب ترجمه الحیال گفته
 که در بخارا بجهت او کسی نبود

ندرت صورت چند کریم منمانند
 نشسته اند و لکن نوشته اند
 بنام مردم مکنش چشم با مردم را
 نشسته کیر خاک سیاه مردم را
 بر سر جامه نظر از درد و غم
 پیدا شستم توی تو نبود در سوختم

میراث هاشمی کوفت کر صاحب ترجمه الحیال گفته که خالی از علم نبود و از جهت

از دست خویشم را زو که پیر من در دل داشت و چادری که خواهر بادی می کرد از دست خود جدا دارد
 مولانا عبداللہ ہاتھی بمسیرہ زاد مولوی جامست و مولدش
 جامست در اقسام سخن قادر آمدہ خصوص در مثنوی کہ دریں بحر تواجہ
 عواصیہ نمودہ و کونہ کی ایبار بر ساحل بیان آورده در تذکرہ مساک
 آمدہ کہ چون او را ہوا ی متبع خستہ در خاطر افتاد با مولانا جام مظاہر
 نمود او گفت کہ اگر گوئی حکیم فردوسی را کہ گفتہ
 روز خمر کہ تلخ درازش کز در نشانی ساق بست و روز خمر خلدش بہ سنگ است
 بیخ انبیس ریز زریاب سراجی نام کوہر کا آورد ہاں صوۃ پانہ بار آورد

جواب تو لانی گفت سائر ابیات نیز محو می توانی بود شفت ہاتھی اہم ہست
 لغت نزد مولانا بند و با آنکہ در برابر سخن حکیم فردوسی نیز نماید اما مولوی
 او را تحسین نمود و این را ہم گفت کہ حکیم فردوسی در ان ابیات بکہ در تمام
 شاہنامہ لفظ عربی بنا آورده و تو درین سطر بیت بیخ لفظ عربی دخل
 کردہ و آن ساق است اگر بیضہ زراع طلب نیست نہی زیر طاووس با نیست
 بہنگام آن بیضہ پرورش زانچہ جنت دہرازش ^{در ایش از حسید}
 شود جابستہ زراع کشد رخ بہودہ طاووس ^{در آن صدم در دہر}

حکایت آورده اند کہ چون روایت انداز حضرت امامیہ شاہ اسمعیل
 بن حمید حسینی عمراسان رفت روزی یکہ و تنہا در جامع سیر نمود

با شایسته آنست که در این بیای مولاناها بقای افتاد و ما نیز در مولانا
 با جمعی از کاتبان و سواد بدست خود بقیای مراد شدند چون نظر اشرف
 آن شهریار بیان اینچنین افتادنی تکلفانه جمله یاران در آمد و زندان
 با ایشان در این محبت اگر چه آن مرد در کمال کداح شاه را نرسیدند اما بیظم
 و بکر بجای آورده با او کر صحبت شدند و شاه را پس ازین هرگاه نظر
 بر ام جاجر افتاد نقطه صحرای حکم ختم میفرمود که او را جاجر فرستید
 در همان محله بیان آن قتی برداشت و چون کسود این قطعه ظاهر شد که آن قتی
 در مدیحه شاه و آن ادای که نسبت به او جاجر میفرموده انشا کرده
 شاه چون قطعه را بر خواند تبسم نمود و بیج گفت چون فر داشتند مولانا
 طلب نموده اگر ام و احسان فرمود و انعامات یاد دینی از جمله زری
 و استر و غیره مرحمت میکرد و مولوی نیز در این بیت شاه تمام نام آن آباد
 فردوس مکان کفروی تو فینوم جاجر یافت و آن قطعه که باقی نظر کرده است
 بسبب از مزار آن که سوز ^{از آن} اندر درگاه او کرد و بیج جاجر کرد
 کوی را خاطر مولود تا تراش ^{نقطه جاجر تراشید} از جاجر کرده
 و هم در آنکه سبب که چون مولانا جاجر قطعه جواب فرودوسی را
 از آن قتی شنیدند بجز فرمود حضرت بیج خسر با و داد و گران مولانا
 از او استدعا کرد که اقتضای کتاب لیل کنون بیا کنید مولود جاجر این
 بیست گفت این نام که خام کردین یاد توقع قبول برورس تا بد
 این دعادر مولود منی پس در با تمام آن تو فینوم یافت و الحکم بسبب

Handwritten text at the top of the page, possibly a title or header, written in a decorative style.

امیانت و ناموس من مولا نامانی

در شب سیئه دریا ز سره
 روحی سوره و صفت ز یاد
 بنوا آگس که آموزد از حرف
 شب معراج کسبیل زینت
 غمزه که در دم که در آرزو
 غمزه که در کشته غمزه
 جوهر زلال در اینجا جوهر
 هر که در کوزه کشته
 جوهر کسبیل در اینجا
 در کوزه کسبیل در اینجا
 در کوزه کسبیل در اینجا
 در کوزه کسبیل در اینجا
 در کوزه کسبیل در اینجا
 در کوزه کسبیل در اینجا
 در کوزه کسبیل در اینجا
 در کوزه کسبیل در اینجا
 در کوزه کسبیل در اینجا
 در کوزه کسبیل در اینجا

در جیب الپرا آمده که در سال هفتاد و هشت و هفت مولانا تقی اراکلی
وقت و قبرش در همان جا و باغبانیت که در خروج و جامع ساخته اند
و مولانا جیب الپرا موقوف در تاریخ فورته او این قطعه را خوب گفته

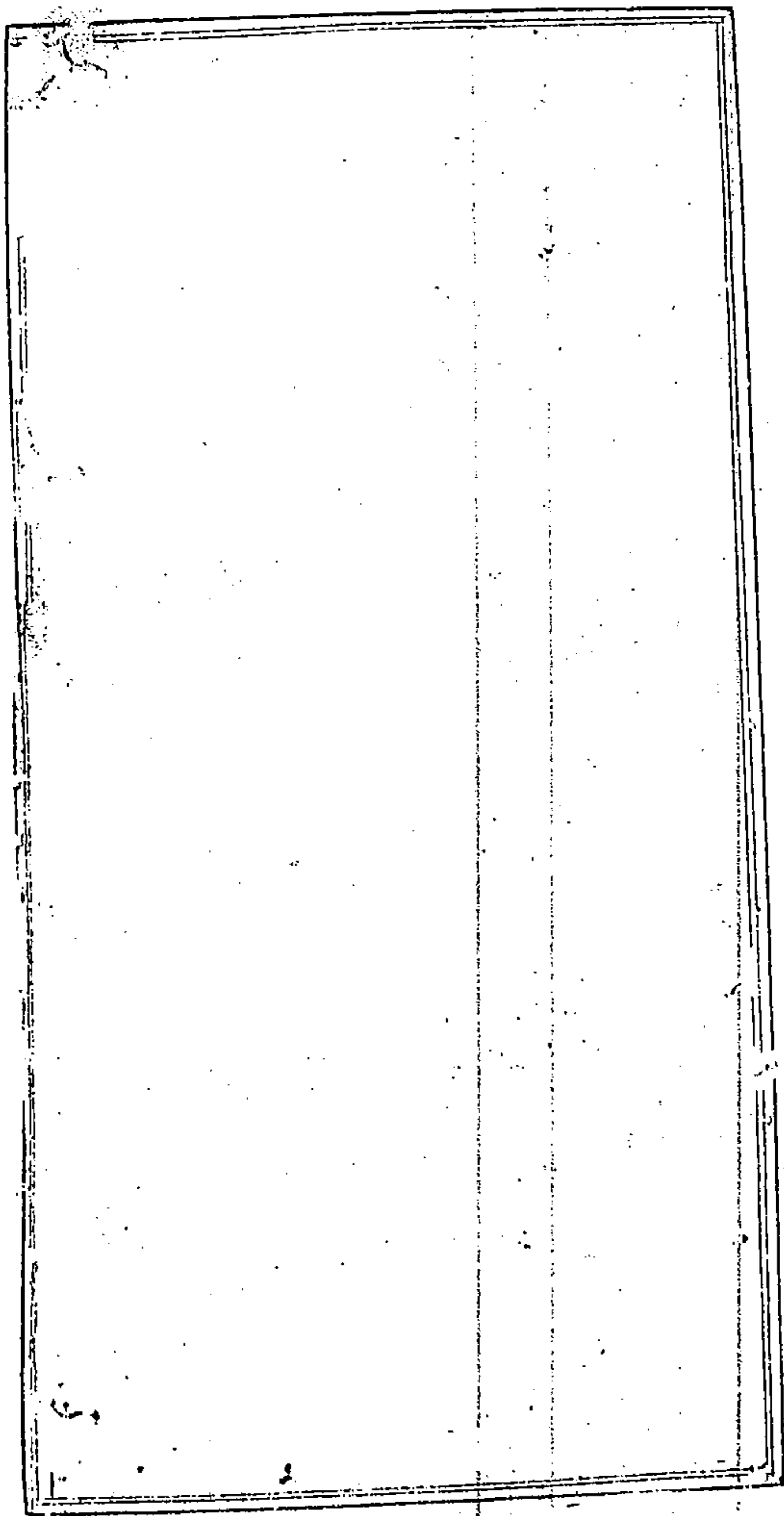
۳۴۴

ما این تاریخ با تاریخ که در حدیث البیرونی مذکور است موافق نیست و نقطه است
از این دهها تفریح خوش کلام رفت سوی راضی خلد بصدقت و طلب
تاریخ فونت او طلبیدم عقل گفت از شاعران و شاعران طلب

371

427

۱۲۵



۱۲۹

بالتی قزوینی

سیدادی نقشنده

سیدادی استرآبادی از سادات صبح‌النبیست بسیار قاضی و
کتابت مراد است جوای آن خط بنبرم ز دل بدرزود ^{از کل} هزار سال ^{از کل} که غنچه بود

خواججه مجری بیامی از نبرگنی شیخ الاسلام زنده پید احمد حاکم
بسیار مجلیل را اولمکنزه روزگار بود. و بدیع مزار احمد هندال
کفتمه این دو بیت از آن بلبلیان کشید که از احسانت

سخن های طرب زین که بهجت است

نیس مجلس کل بلبل به جز

دهان ز درد معایب تو به بشوی

که عمر رفت بصیان و وقت بر ما

خواجه محمد شریف اجمری برادرزاده مولانا امیدیت و از

مردم بزرگ و ارباب معتبرانست صاحب ذهن سلیم و طبع مستقیم

بود و علم سیاق را خوب میدانست در او بیل حال و وزیر محمد خان شرف الدین

او غلی شد و لوای اعتبارش با وجه استهار سر کشیده منظور نظر پادشاه

پادشاه علیین مکان شاه طاهاسب گردید و در زمان سلطنت آن

شهریار بوزارت صفایان سفر از گشته مدتی در آن شهر خوش آب و هوا

آب روی عدالت را نازه دهنست و هوای کامرانیش نیم انبیره گلستان

فراغت و تن آسگانی بود و سلاطین صلب او دو کوهر کرانمایید و دو اختر

بلند پایه شد بزرگتر خواجه محمد طاهر و صلی تخلص و کاتبه خواجه غنیات

الدین محمد دو حیثیت بدیگیز حرا

سز زلفش بهتری چو من سر کرده دارد چه زلفت اینک که من کردم ز نار

سلام کلامی کلام سلام

نه در ره از بی رخسار عیار خرد فاده چون از زهر کذا ر بر خرد

تشنه خرد من سوخته خرد داند

همچو من سوخته اسوز دل چه داند

مستکامی قراقت عجب از زاده است

ای که در چشم دل خلق ترا شیرین کرد

بیایا تو بوی بسته انگیز دل بنیاد

که اتو تو فراموش کنم از که کنم یاد

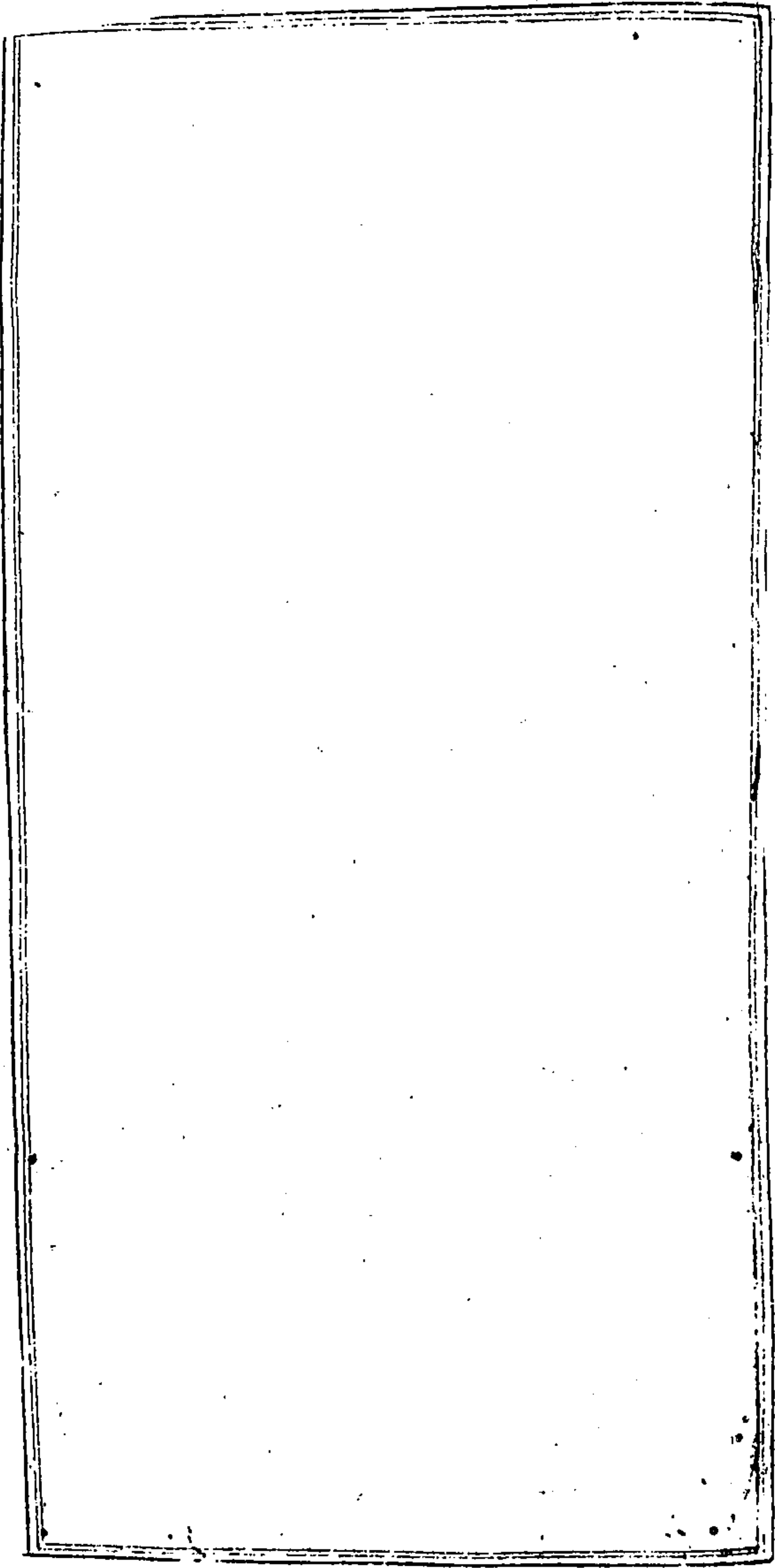
اگر عوین نقشش آن جمال گشته

عجب که خرد که غیر الفععال گشته

سرد بر از اخته بالای خوش

سایه خود کرده مصداق خوش

به چه چه
فاجعه است
نه کرده است
به کشته و کشته
و چه چه
چون چه چه
تا چه چه
ای ای ای
انسانان و زین
معنور است
ص



۷۴۹

خوابان سینه روی من آن
جان از باغ کند امروزم آن رفارو
ایم عشق صد حیف ز عمر که گذشت
بچشم لطف از غمی گرفتار آن شهید را
تا عمر بود در هوس ز روی تو باشم
روز که فلک نام مرا خواند هلا
از غمزه تو سحر آموزم و آنکه
تا صبح زمان کشود که تسکین دهد را
میخویم از خدا بد عاصد هر جا
جو احتیاج با بر طبیب طاعت
غم بر زمین رسدش ریخت
سینه بادام او از جور ایام
افراز غیب در روز ما بکشاید
کشتاید دل ما تا نکش بر جم زلف
جو عکس عشق منی ز آینه کامکار
مشکل حکایتی که از ما بر عشق
از در که تعلیم تو میکند معلم
من و بیدار شبها و شب تا روز بیدار
اوان نهایی که کنه غیبی باشد هوی

که جان آمد ز روی غیبی خسته خان
که فردا بر خیزم نیک فردای قیامت
بیش از این کاش گرفتار غمت می بودم
بما هم کو بشود چشم که رسوا کرده مارا
در خاک شوم خاک سر کو تو باشم
میخوردت که من مایل از روی تو باشم
موت شوم و در غم کمی تو باشم
نام تو برد و موجب صد اضطراب
تا صد هزار بار بمیرم برای تو
که تر غمزه او هر چه که نهان کرد
ز آسیب آن بر کلفتش ریخت
شد از عینی سفید معز بادام
و بگران آنکشتند خدا نکشاید
زلف خوراکت تا دل ما بکشاید
مثل تو دیگری کو تا در برابر آمد
و فی تکلفه ایم و غمتها شنیده ام
بر لوح تو نوشت مگر حرف و فارا
نه بیند ما هم کس در خوار بار است
که در رختن ما هم ما کس را کس مارا

کما یزید نیازا آرد دل اعیار
 جان خوشست اما میخواهم که جان
 ای که بر سینه زخمی گزیده ماهی
 آمد آن سنگی دل و صدر حریف
 اندر آن زلف بر پیشانی دل ما
 ای صبحی بر جرم و سنگی دل که جانان
 با صفا بیوفه میگویر که دل بجز آرد
 عکس آن لبها میگویند در زلف اعدا
 شدم ز حسرت بعد از آن خاک بنوا
 هر که آن شوق ما عمر کاهر
 بعد از آن بخت که یاد از آن سدید
 بر سر بالی طلیح از ناله هزار
 در جسم آهوی خطا همای
 معبود نه در که نه در یکتا
 دلم ز مهر تو صد بار میباید
 نمیتوانم تو شرح بلای حیران که
 شرح مجلس دوش با خبر کرده بسیار که
 ای تو میل دلم هر نفسی بیشتر
 بر نفس اگر میکنی عاشق درون

کل سر از آن شست اما نسود
 خواهم از جان خوشتر باشد که این کرم
 منزل او در دست اما ندانم دل کجا
 ملک دل را از سیاه عنزه در آن کرد
 حج با دایم جو رفق خف بر پیشان کرد
 سکه دل او سوز دارد داعی که جان
 میفرماند لم نه دل فرمان نیست
 چیزی دارم که جبهه آتش در آن اعدا
 بکاک میجو رس رود زلف کند
 آنهم از نماز کند کلام و کاهر نکند
 زنده را جان کمی ستانند مرد را جان
 از برای صحبت حرام و بیچاره
 در موی شست سیاه ما همای
 گر کوه نباشد بخدا همای
 نه از هر چه در هر چه بود هر چه بود
 فدا که ام ببلائی که شرح نتوان کرد
 غالباً سوز دل من در دل او کار کرد
 عاشقی رویتوام شتر از شتر
 از همه عاشق منم وز همه درویشتر

<p> باز جویزها شود امروز در دامن جمعیت من انکه بریشان تو بام بدر پیراهن بسف ننوید از سخن طرفه حالی است که هم کو هم کو جازا اگر حیات در که هیهات دین مشکلی در که نهفتن غیبی آن </p>	<p> با غم ایوب نیست بیخ مر سبتی هر شبی گویم که فردا ترک این سودا جمعیت آشفته دلان از دل گویی که گذرد یوسف کل نهر کو هم گویم و هر خط که تر خوشتر عشق را حیات بجان و جان مشکل عمر است عشق که کسی نمیدان </p>
---	--

کتابناجیہ کی حمدیں

۲۳۳

مولانا هلاوی ہروی از ساگردان مولانا جامعیت و در ملا بر
 مرلوی بزایرت کہ من تریفیں رسید مدح سلطان حسن میرزا نموده
 بسیار کہ با فر رسید کار مرا ^{بیتو} در آرتش از دیدہ و دل دیم
 مزد و کہ خواست کارم از غم تو ^{ایرون} مرور خدا اردیدہ و دل دیم
 منظر طرح افکند از ہر میانظم ^{کاشکی} سوزد مرا معمار و از خاستم
 ملا ہلال فریبی اشعار با مزہ دارد در زبان جو س عملی بود چنانچہ
 از لب با ظاہر بود در لب و روی سیم و ہر دو با کون ^{استودم} سفید چون گل از تاج جامع
 زرد کوسہ دو سر از خانہ بیرون ^{حتیٰ آنکہ} چشمہا سہ و سیم کہ با ل مردم
 یکجا از در و درت بغیر زندہ مند ^{کشم} شاکش کافذت ان کندم
 یک عمر در وطن خویش نمرد ہرگز ^{کم} بسور لغ روحین بدر آید کز دم

مولانا ہلالی ہمدانی

این سخن بسیار است و این مختصر از اسما را و انتخاب شد ما بر جری زووم
همین گوید از عهدی که محرم و حرمان محمد ک امران بادشاه بود و این قطعه از

ایمیرها یون

صاحب عرفای آورده که او از سمرقند است و ظاهر این خلاصه و تحقیق
است که سام میرزا بیان فرموده چرا که حواصص بناری که در بنا و آرا
تذکره و شوی ای انجا بر همه مشهور بوده او نیز همایون را عالی گفته
هم صاحب عرفات آورده که چون از سمرقند به است آمد سحر بخور بر به جاد
ایستاده بود که شوی و طرف او را شناختند و دریا قند آغاز مساعره
نمودند در قافیه حریف و ظریف بدیده شوی میکنند اجزها نور است
نعت که حریف و در کسان هم طرفینیم هم طرفین بسیار با حرف

و نوازان معروف و مشهور که دیدیم باره از منتهی استعاره سرانگیخته و مایه
آهله خاگرد و زورده آه منتهی استعاره از آن طرفه بر خیم

خون که مصیبت زده در حلقه نام
روم ای که کلام دل بوسه است
تو چون در من شوی میم که مستحق
وز مزین و جمالی تو فروس
سست پوشش تن بهیامی
نهان بده تن فرسوده در داغ
در حال که محیده در داغ
درون ز موج معانی بر کهر مار
سهمید از این خاتهای ازین
کناه حنیف بدای که بلفظ و نای ایام
از تو آید که نیا بدی ز منی مار
سری نهادم و نکر ایام بر باد
چشم ازین بویست خسته
بجز با ساخته بر افتاب
همچو حسابی که در کور است
رامت جو سرور که نماید در
دل معون خانه از نور شداری

عبارت تو باله لم از فوج عشاق
بصدافسانه شب در خواب ما
تشنه تا که در خون ز اشک لاله کون خود
ای ز آتش جلال تو در شرح زبانه
بود کسوت اسودگی فراغ مرا
چو خاک لاله سستان بخت ز آتش دل
عزلف یار همانون سرم رود بر باد
چو بجز خاک لسم و خشک لب لیکن
بقتل عاشقان هر که بجز لاله ناز
بتم در جلوه ناز و رهم از اشک
گر که بجز مرا ضعف دل شنیدارا
نیایی در جهان که سروی در صد باور
دیدن بند بکانت غمیت
زلف بربک تو از مشکتاب
آبله بر لعل تو از تاب تب
هکسم الف قاتش
نکر شهید عشق از لاله خندا

خورد و افغی جگر آبکبات
سک لبی اگر ناک بودی خوش را
چند بر خود تهمت دیس مسلمانیم
گرفته که صفت کوشی با
چه سینه بود که من دیدم از کویا
یکی دو ساخت بلائی که بود جان
که او ز قید تن آزاد ساخت
گرفتم در منت بند استم رور
چون کم سوز که ما فرست در کتبت
خار خا در داغ دیگر میداد
بهرس تقدیر بود خفته خانه
شب بر اینی از پر تو جمال
که ناکه کم و موجب ملال تو
ارو ناماد بر ویدار حال
تا نبالم مراد دل عنک انجا
سر کار بد سهندان هم از خاک
ولی هر جای سیدم در میان
چو شبنم که کند برگ گل در اعوش

خورد و افغی جگر آبکبات
سک لبی اگر ناک بودی خوش را
چند بر خود تهمت دیس مسلمانیم
گرفته که صفت کوشی با
چه سینه بود که من دیدم از کویا
یکی دو ساخت بلائی که بود جان
که او ز قید تن آزاد ساخت
گرفتم در منت بند استم رور
چون کم سوز که ما فرست در کتبت
خار خا در داغ دیگر میداد
بهرس تقدیر بود خفته خانه
شب بر اینی از پر تو جمال
که ناکه کم و موجب ملال تو
ارو ناماد بر ویدار حال
تا نبالم مراد دل عنک انجا
سر کار بد سهندان هم از خاک
ولی هر جای سیدم در میان
چو شبنم که کند برگ گل در اعوش

عیل باغ

اندک خورانی نفس نشاندیدم
 غم نه کنی شناسد که رخ تو دیده
 ز خورشید سینه بر بوی آبی
 بشام بجز سیمبر تو گو کوب
 ز جلال سمنش آب چشم در جوی
 نخواهم تند بجز ناوکی کردلی
 یکشود که از رخ آن او چنان
 دیدمت دوستی بخواب و لب آسودم
 چشم ترا رسید بجز روزگار زرم
 چاک دل را مرهم اندودم نه در کام
 سحره جن آرد بر من نسیم رخ
 داشت روی منی القالی یاد آن
 ای که میرسی بگو در جانی نوزاری
 با غمت با بر ما سعد کمان در کم
 قصد جان گفتی که اندک از آن
 یا رشیدی هست و در کس می توانی
 هر آنی که بعد مرگ برکت ز خاک نه
 چون تر از او در بی سر لطمه کنی
 گفتی که زدم بر روت آندم که سوزی

سنت کشتن سبزه

و اندک هرگز مرادی بر سیده
 و کربت بندیده بد صفت سینه
 که ز تو کیش خازن خاک بر خلیفه
 حیوان کر سیت که در لمان جوی
 بلی یون تنه کرد باد در یاد
 که ترسم بجز از هر یک در روزگار
 غموی که هستی بار الهی و سوتر نام
 لیک فریاد از آن لحظه که سیدارم
 در خون شستند از غم چشم ز چشم
 زخم تیغش را از چشم غیر نهال
 با خیال یا جوی مست
 پاشی کافور خشت آندم ای زمان
 آه چون گویم که گویم زبان میسوزم
 کرده از دایع تو هر گوشه شاد
 بیستون در دو اندوه است حجت
 کوید ساله در ددل دردناک
 نظاره براقنادن جوی جگر کنی
 شد آنچه تو میجویستی اکنون کز کنی

انگلیس که هر وقت که در آن
اشتباه که با تو ام سوی هر طرف
حیسم از نظاره و او سنا و
بصیرت من شود ای کاس جود او
بگونه درد کشان بی که با نیناز
میاب بر سر روزی که میرم در وفا
برای رحم که میرود ز هر سوگر

در روی او کشیده در سر بران
بیرت ندیده ام ز خودم چه مکن
می در بیاله نوبت چه بیشتر مکن
هزار جان من و محو فدای تو
اگر رفته بجاها کنند نرسد
مباد از زنده کردم باز افتم در سلامی
و گرنه همه صد اضطرار است



سلطان اکرم و قهاران اعظم پادشاه فردوس جهان
ابوالقازی محمد رحمانی پادشاه این پادشاه
بن میرزا عمادشاه بن میرزا ابوسعید بن سلطان محمد میران
شاه ابو صاحب قرانی امیر تیمور کورگان پادشاه قدردار

قضا و قیام و شهریار عدالت کثیر کتیبتان بودند در کتب و سراسر امر و کار
 باو بسیار کثرت فضیلت و مهر بودی از سلاطین و اعیان مسعود و سوس
 و پور و شجاعت و مژد عدالت از عطای خروارین زمین مقفود درین
 خصوصاً قسم بر اعیان ناکث افلاطون و اسقلینوس و در تحت چیل و
 تلی اسکندر فیلسوف بعد از بدین پای بر تخت سلطنت نهادند
 و در تحت احسان و انعام تکاف و حلاوت بر کشاد و وسعت ملکش از حد
 تا ممالک بود که اقصای ممالک هند است در سال هفتاد و چهل و چهار که
 از احاد الناس افغان که موسوم بود شیرخان و در سلک پادشاهان
 خدای رنج مقام ایستاد منتظم بود بر و خروج کرد در اول اعتبار
 از و کثرت آهسته آهسته شعله فتنه او بالا گرفت ایلغار بر سر پادشاه
 آورد و بی من حیوا بعضی از لشکر پادشاه را سبوت و بیور تا به کار او
 راه یافت پادشاه بدو فی آن معرکه بار و دیگر لشکرهای او را
 بجزم و زخم بخانجیه او شتافت اما چون گردون در آن ایام
 تابع اقبال شیرخان افغان از هجوم سپاه بسیار نتیجه مرتب گشت
 در آن زمان فرگین بود پیرن بزور هنر غیب کرد و حور گشت هر دو سپاهان
 آن پادشاه بفریدون حاه عروس مملکت هند را طلاق گشته روی فکر
 بجانب بکرنگرا آورد در آنجا نیز کاری از پیش نرفته با عدالت
 سخوان از ملک زابلستان نرسد است باز داشته برع امید در گاه
 کتیبتان یافت و در حدود دامهر شرف ملاقات صاحب قرانی

این پادشاه
 قضا و قیام
 شهریار عدالت
 کثیر کتیبتان
 بودند در کتب
 و سراسر امر
 و کار

مصادر

- ۱- میر عماد الدین الہی، تذکرۃ الہی (خطی)، مملوکہ عبدالحق ۱۰۶۵ھ
- ۲- میر عماد الدین الہی، تذکرۃ الہی (خطی)، مخزنونہ برلن ش ۶۳۶
- ۳- میر عماد الدین الہی، دیوان الہی (خطی)، مخزنونہ رضالا بیری، رام پور ش، ۳۴۸
- ۴- میر عماد الدین الہی، دیوان الہی (خطی)، مخزنونہ برٹش میوزیم، لندن، ش، ۲۵۳۳۰
- ۵- میر عماد الدین الہی، مثنوی الہی (خطی)، سازمان تحقیق و اشاعت، سری نگر (کشمیر)
- ۶- آرزو، سراج الدین علی خاں مجموعہ النفائس، اسلام آباد، ۱۴۲۵ھ
- ۷- اوجدی تقی الدین محمد اصفہانی، عرفات العاشقین، مخزنونہ خدا بخش (پٹنہ)، ش، ۳۹۳۵
- ۸- جامی نور الدین عبدالرحمن، نفحات الانس، تہران، ۱۳۳۷ھ
- ۹- خوش گو بندرا بن داس، سفینہ خوش گو، تہران، ۲۰۰۲ء
- ۱۰- درخشاں ڈاکٹر مہدی بزرگان و خن سرایان ہمدان، تہران، ۱۳۴۱ھ
- ۱۱- سلیمانی غلام محی الدین قادری ذکر الصالحین، سری نگر، ۱۳۵۰ھ
- ۱۲- عوفی لباب الالباب، دانش گاہ دہلی
- ۱۳- غنی کشمیری، ملاطہ ہر دیوان غنی سری نگر، ۱۹۶۴ء
- ۱۴- شبلی نعمانی، شعرا لجمع، آگرہ، ۱۹۱۲ء
- ۱۵- شیروانی ڈاکٹر ریاض احمد غنی کشمیری، احوال و آثار، سری نگر، ۱۹۶۴ء
- ۱۶- صفا ذبیح اللہ، تاریخ ادبیات در ایران، تہران، ۱۳۵۰ھ
- ۱۷- سید صباح الدین عبدالرحمن، بزم تیموریہ، دارالمصنفین، اعظم گڑھ، ۱۹۴۸ء
- ۱۸- کنبو محمد صالح، عمل صالح (شاہ جہاں نامہ)، کلکتہ، ۱۹۳۹ء

- ۱۹۔ پیر غلام حسن، تاریخ حسن، سری نگر، ۱۹۵۲ء
- ۲۰۔ فوق محمد دین، مکمل تاریخ کشمیر، سری نگر، ۱۹۹۲ء
- ۲۱۔ گل چین معانی احمد، تاریخ تذکرہ ہائے فارسی، تہران، ۱۳۲۸ھ
- ۲۲۔ معارف، دارالمصنفین، اعظم گڑھ، شمارہ... ۱۹۷۴ء
- ۲۳۔ میرزا صالح کشمیری، تذکرہ شعرائے کشمیر، کراچی، ۱۳۳۶ھ
- ۲۴۔ نفیسی سعید، تاریخ نظم و نثر، در ایران و در زبان فارسی، ایران، ۱۳۲۴ھ
- ۲۵۔ نقوی ڈاکٹر سید علی رضا، تذکرہ نویس فارسی، در ہندو پاکستان، تہران، ۱۳۳۳ھ
26. Koul Pndit Anand, Archaeological Remains in Kashmir, Srinagar, 2005.
27. Sprenger Aloys A Catalogue of the Arabic, Persian and Hindustani, Manuscripts of the Libraries of the King of Audh Calcutta, 1854.
28. Storey C.A. Persian Literature A Bibliographical Survey Britain. 1989.
29. Browne E.G. A History of Persian Literature, Cambridge, 1928.
30. Rieu Urarles Catalogue of Persian Manuscripts in the British Museum, London, 1883.

himself. Sometimes at various places the quotations and selections of verses or choice of poets are rather mundane or monotonous, almost appearing imbalanced. Mir Ilahi has often described the name of the certain text of his time here or referred to them keenly in this manuscript. He has also made use of reference as seen in the names of his predecessors. With a lot of generosity he has referred to their works, giving them their due place. He has recorded several secondary details of poets in this manuscript too. For example he has recorded that how Farukhi's Diwan's commentary was written by him. He has written about Sheikh Jamalludin, with the fact that he lived near Hissar where people used to rebel quite often and King used to send his army to sabotage such uprisings. In this anthology Indian poets and writers were also included like Sheikh Hamiddudin, Sheikh Abu Ali Sharif, Masood Bin Saad, Alauddin, Nizamuddin etc. This anthology has names of poetesses and gives them recognition to a great extent. More than poets and writers, musicians, artists, architects, sufi saints, religious scholars are also given due space in this manuscript. This how it proves to be a rich reservoir of information of that age, it is not solely a literary anthology but rather serves as a treasury of other creative information with all vividness.

Prof. Abdul Haq
Professor Emeritus
Urdu Department, University of Delhi
Adjunct Professor
Islamic University of Science and Technology
Srinagar, Kashmir

edition whereas the Berlin Manuscript is second part or edition of the same work. In my personal collection I have found out, as mentioned on its colophon that Ilahi intended to write in this first volume about classical poets or ancient poets. And second volume was to be devoted to poets of medieval periods and third volume was to be dedicated to contemporary poets of his age. In both the editions first few pages are obsolete and not present therefore to establish a sure shot fact is challenging or not possible. With the help of my personal collection of this manuscript's colophon justifies that actually this was the layout of his anthology. The colophon confirms that the anthology was first time calligraphy-ed in 1065 A.H. and Ilahi died in 1064 A.H. in other words it can be confirmed this anthology inscribes the time line which shows remarkably shorter time difference in the demise of Ilahi and the completion of first volume of the manuscript. What is important to observe how Ilahi was not mentioned on the Colophon as the 'Late Ilahi' as its writer/poet. At some points it is convincing how written inscription or corrections on the margins were made by Ilahi himself. May be the facts can be discernible but the volume in my possession is rare and very significant. Because it has a well-defined colophon, and it is complete and it was written in Nastaliq script with utmost care and precision. It does not have calligraphic mistakes either. This manuscript contains 728 names of writers and poets. In Berlin Manuscript the volume starts with Ibn-e-Yameen and ends with Humayun. But in this manuscripts seven poet of last Persian alphabet 'Ye' has been written or catalogued. Like Yusuf Bin Mohammad, Yusuf Bin Nasar, Yusuf Hamadani, etc. apart from this, its colophon describes the date of calligraphy and about the author. It also states how this *Tazkerah* was to be written in volumes. The personal manuscript contains approximately seven hundred pages. Every page has fifteen lines. The script of writing is Nastaliq and poets names are written with red ink. At the time of binding the book this anthology was divided into two parts. Here pages have gone really old, and bears the marks of moth infestation. The script was inscribed with great skill and cares making it appear very clean and crisp. It looks like it was written by one calligrapher who has a very skilled and seasoned hand for recording or inscribing throughout. There are no evident errors in the text which is remarkable. Due to these internal evidences it appears that this manuscript was written under the supervision of the author

Noorjahan died in 1054 A.H. there is no contemporary evidence of this manuscript during the stay of Ilahi in Kashmir. Neither there is an evidence of poetic statement or detail, about this anthology. This manuscript has covered a fascinating journey from Noorjahan's collection to Nawab of Awadh to Museum in Berlin. Whether the journey is real or wondrous it is stated that this anthology is composed by Ilahi himself or it was calligraphy-ed under his instructions. This manuscript holds personal initials of Ilahi for sure.

Safina-e-Khushgo's writer has described the name of this manuscript without any reference. It is possible he might have seen or heard about the existence of this work. But this vital reference directs our attention towards the existence of this manuscript. There was a strong confusion regarding this manuscript because people might have written about it with another name which was *Khazina-e-Ganj*. Despite this various literary scholars have mentioned it as "Tazkirah-e-Ilahi". Ilahi himself has mentioned his work with both the names. But the emphasis has been laid on *Tazkirah-e-Ilahi* for sure. Dr. Springer in Berlin Catalogue has recorded 400 poet's names, after a more in-depth study it is known that the correct number of poets is 533. This anthology is very crucial because it contains poets, poetesses, scholars, religious scholars, Sufis and artists etc. In Berlin Manuscript there are three hundred and forty nine pages known. It also has at least 27 blank pages which are not inscribed at all and forty pages are partially written. It has few beginning and closing pages which are also missing which shows a lack of colophon. It appears after great probe that this manuscript might as well be the very first and most authentic edition of this anthology. Several pages were left unwritten jotting the names of some poets and writer so that they could be filled after notifying correct information's on them. These poets for example were- Khwaja Hafiz Sheerazi, Allama Jurjaani, Nizamuddin Allahabadi, Syed Hadi, Sheikh Jamali, Amir Syed Sharif etc.

This manuscript can be quite challenging when it comes to reading the text written around the margins. At some places these important text inscribing margins are broken or have imprints of moth infestation. Often the script of writing on margins has been notified as *Shikasta* Script. After a thorough analysis of this manuscript in my personal collection defines that this anthology is the first

one more possibility that this manuscript was copied from the original a year after his death. In this copy of manuscript there is no mentioning of calligraphist and the place where it was calligraphy-ed. This manuscript has shown Ilahi's name as the writer of this esteemed anthology at several places. There is no second copy of this manuscript known or found in the world, to confirm the date of its formulation and other valid information about the manuscript so far. This is the only surviving copy of the manuscript which has been preserved. This manuscript has been written with a lot of precision and writer-ly skill because it was written by only one writer and it does not bear any sign of error in the text. At certain places around the margin some corrections have been found which indicates the possibility that this copy has gone under the scrutiny of Ilahi himself. This is somewhat bewildering, how many historians have talked about his poetry but did not write or speculate about this anthology. Dr. Springer in his catalogue wrote:

"The book has no preface and has never been completed it is therefore perfectly unknown."

Ahmed Gulchin Maani, who was Persian Poet in his anthology, has shown ambivalence regarding the lack of reference of this anthology. This is rather unique that Mir Ilahi's poetry was quite famous with people but still somehow his readers were not aware with this anthology. It is considered perhaps due to lack of completion, people were not aware of its existence mainly because it did not get published at its due time. Owhadi despite of being a humble friend of Ilahi and an anthologist he was unaware about *Tazkera Ilahi's* existence. This could have been also possible that during the life time of Owhadi, Ilahi did not start to write this anthology as per say. It is recorded that Owhadi passed away in 1040 A.H. and in 1042 A.H. Mir Ilahi migrated to Kashmir. It raises a poignant question that how this anthology got included in Noorjahan's personal book collections. It is known that second part of this anthology (maintained in Berlin Museum) preserves the writings of Bi Lali Isfahani, who was the calligraphist and the custodian of Noorjahan's personal library. Emperor Jhangir died in 1037 A.H. and Begum

mazar" situated in the North-west from the main city. Also it is near Qila-e-Magar Nagar outer wall which is in the solitude of 'Khoh-e- Maran' (Maran Hills), this makes it the oldest grave yard of Srinagar. There are seven notable verses accompanying his epitaph.

In the light of this anthology there is no certain evidence of his religious practice and beliefs. His poetry has certain level of echoes of his faith system and set of beliefs. He was amongst those who were followers of Hussaini faith. Hence it can be established that he was a free thinking mind who was more towards the side of his philanthropic personality. His faith and order of believes did not entail him to harbor aggressive or staunch belief. He valued humanity, compassion and good will for all mankind. He had firm belief in all four Caliphs of Islam. He loved the aspect of Prophet Muhammad's (PBH) life and practices; he has considered him as an example of his own moral conviction and devotion. "Zikrussaliheen's" writer Abdul Razzaq Quadri has established linkage with Shekh Abdul Qadir Jilani who was a Sufi Saint. Despite all such fact one cannot assume that he belonged to any particular faith system. Several verses from his Ghazals proved that he was not a Shia. It was known that he belonged to 'Naqtavi' beliefs which created a lot of contention in his lifetime and propelled him to migrate to India. In Iran during the reign of Shah Abbas Awwal all Naqtavi faith practitioners faced challenges of execution on mass scale. Ilahi was a zealous activist of this order of Naqtavi Faith therefore Ilahi had to flee from Khandhar and he arrived in India to save himself. Naqtavi was a movement marked by having deep trust beyond the Monotheism of One God which has a firm root in Islam. This order of Faith believed in the concept of cosmos and Life after death. They were also known as "Passi Khani". That was the era of Mughal king Akbar who was also known for his liberality, this is how several Iranians took refuge in Hindustan during this time. Ilahi has hinted in his poetry towards this new faith system. After arriving in Hindustan, he grew more firm towards his Islamic faith and identity.

In this personal manuscript the colophon states date 1065 A.H. of its completion. It is a bit confusing a fact, because Ilahi died in 1064 A.H. as stated above, but it is quite possible that his death took place in 1065 A.H. To a great deal this manuscript justifies that Ilahi himself has created this last Manuscript. There is

Masnavi's Manuscript is also present in Srinagar. Mir Ilahi's Collection of Poetry is comprised of at least five thousand Verses in which several poetic forms are evidently present. The major portion of his work has recorded Ghazals in them. The manuscripts of Ilahi's Diwan are also present in Berlin, London, and Rampur (India) as a collection. Ilahi was self-aware of his poetic expression and caliber which he talks about in his work as well. He claims his own Diwan as the best among other Diwan of his time. Various critics and poets have talked about Ilahi and his poetry as one of the supreme. Like '*Shahjahan-Naama*', '*Kalematush-Shauara*', '*Serve Azaad*', and '*Lobabul Albab*' etc.

"*Zirkus-saliheen*" has jotted down wrongly that Ilahi came to Kashmir twice. His first and last journey to Kashmir happened in 1042 A.H. and he stayed there till 1064 A.H. This is how he stayed in Kashmir for good twenty two years and here he died and became one with its soil as well. Three of the most eminent poets of Iran migrated to India and became the dust of the Indian earth; they made three wondrous cities of India as their memorial. Like Sheikh Ali Hazeen liked Banaras, Mir Ilahi made a choice to inhabit himself in Srinagar and Naziri Nishapuri lived and was buried at Ahmedabad.

Taqi Owhadi came across Ilahi's verses in Agra and prophesied he would be an acclaimed poet of the future. Later on Mohamad Saleh Kamboh has also praised Ilahi greatly. Mir Ilahi has written '*Hajwa*' which is a poetic form also understood as a lampoon. The date of Mir Ilahi's demise is greatly disputed. 1064, 1063, 1060, and 1057 A.H. amongst all these notified dates the most apt and accurate date happens to be 1064 A.H. Mohamad Tahir Ghani Kashmiri, the most famous poet of Kashmir, has recorded in his Poetic Epitaph the date of Ilahi's death as 1064 A.H. the tomb stone on Ilahi's grave justifies his date of demise as 1064 A.H. correctly. In 2004 I was a visiting professor in Kashmir University which gave me an opportunity to locate and visit his grave. His grave was adjacently located near the tomb of famous Sufi saint Sheikh Bahauddin Ganj Bakhsh. Here several Mughal royalty and eminent people of the court were also buried; this is how the graveyard holds tremendous importance even today. The grave stone on Ilahi's grave has fallen from its assigned place but it has been restored and given its due place near the tomb of Sheikh Bahauddin Ganj. This grave yard is known as "kalan

wrote a panegyric in his beloved Kings' Grace. Mir Ilahi's contemporary Abu Talib Kalim also wrote a Victory Ode in praise of Shahjahan. He nominated Zafar Khan for the governor-ship of Kashmir and Zafar Khan requested to bring Mir Ilahi with him to this new destination, which was accepted by the King as well. This is how Mir Ilahi reached Kashmir where he gathered a lot of respect. Zafar Khan's father Khwaja Abul Hassan was the previous governor after his demise Zafar Khan was promoted as the governor of Kashmir to take over his father's position. Zafar Kahn died in 1073 A.H in Thatha which was located in Sindh. Mir Ilahi was very fortunate that he lived under the patronage of Zafar Khan peacefully for a long time.

Mir Ilahi's early life was marked by homelessness from one place to another. But in the later part of his life he lived prosperously and peacefully. He lived later days with exuberance and harmony. He considered the peaceful valley of Kashmir which exalted him with the vision of this world, beauty and with serenity of hereafter. This place was a home for luxury and comforts both equally. The climatic concerns were similar to Iran, fresh orchard fruits and dried delicacies of fruits were found abundantly. Ilahi established a poet's Commune. In 1050 A.H Ilahi constructed a garden called '*Bagh-e-Ilahi*'. It had a beautifying harmony of trees, flowers and tranquil canals. Here affluent and wealthy gentry of the city would come for excursions. This garden hosted the most ancient 'Chinar' tree (maple tree) till it decayed in 1932. The trees' branches have been known for spreading across 48 feet in approximation. In "*Bagh-e-Ilahi*" eulogy, Ilahi himself wrote a long narrative poetry called 'Masnavi' in its praise. This garden was located 10 Kilometeres away from Srinagar in North direction. Here remnants of Shahjahan's era and kingdom were present as well. Pandit Anand Kaul's book "Archeological Remains in Kashmir" had recorded incorrectly that Shahjahan constructed this garden for the amusement of his Begum Noorjahan. With the wretches of time the ruins of garden are lost over decades, now human inhabits the very ground, the description remains recorded only in the pages of books.

Ilahi in his poetry wrote descriptively about scenic beauty of Kashmir. Especially in his Masnavi "Faiz-Bakhsh Bagh" he has presented a very soothing and alluring picture of this terrain. This Masnavi's Manuscript is preserved in Srinagar. Second

and Sadi were some names which emanated from this land. Numerous collections of poets were available there from which he gained maximum benefit.

In a Tea House his poetry got introduced and he received chance to recite. There few people desired and were keen to learn about his belonging and history. A reference has been marked in his poetry that he visited Kaba for holy pilgrimage. Other than that no certain fact of his holy visit can be stated assuredly. In most of the historical accounts his exodus to Hindustan in search for a livelihood is clearly evident. But the truth remains in Mir Ilahi's interest in individual faith because of which he travelled all the way to Khandhar. Being a 'Naqvi' which was a new faith commune, he was exiled to save his life and hence travelled all the way to Hindustan leaving behind land of his origin. Later Khandhar's Governor Mirza Ghazi TarKhan bestowed his protection onto him. From Khandhar he travelled all the way to Agra. Jahangir was the ruler of India in that period. Hindustan was hosting a lot of poets from Iran ever since, because of this very influence of Persian poets the land of Hindustan saw a deep interest and developed its rich poetic traditions.

Mir Ilahi in 1021 A.H. After a brief stay at Khandhar came to live in Agra. He remained under the employee ship of Mahabat Khan since 1022 -1024 A.H. Here Taqi Owhadi kept him in a jovial company at Agra, which resulted in literary exchanges of poetry and knowledge. It proves to be a very peaceful and delighted part of his life which was spent in Agra considerably. He had received favors of Royals and Emperor equally. This made him known and famous because of which he was ushered into the royal court of Jhangir. He wrote eulogy in praise of King Jhangir in his poetic work. He had barely stayed for three years when he went back to Kabul. And there he remained in Mahabat Khan's employee ship. After spending some years in service of Mahabat Khan he worked under Nawab Zafar Khan Ahsan. Zafar Khan was himself a poet and he valued other fellow poets as deeply. Zafar Khan was called to Agra from Kabul. This marks the very first year of Shajahn's Coronation and being an Emperor. Shahjahan started to ascend his kingdom towards the Southern India in which Zafar Khan accompanied him for these overtures. In 1040 A.H. some of the Deccan states fell under the kingdom of Mughal Dynast under Shahjahan. After his victory to mark its celebration Mir Ilahi

poetry and poetic expressions. He was indeed fortunate that he in Iran, Afghanistan and Hindustan got the patronage of affluent and the royal equally. In his poetry the names of his benefactors are evidently present. Like Jhangir, Shahjahan, Zafar Khan, Mahabat Khan, Ghazitar Khan etc.

Mir Ilahi was privileged that he belonged to the era of Jhangir and Shahjahan. This happened to be the golden period of Mughal Sultanate. This was also the era of prosperity and peace, which harbingered scholars, poets, writers and 'Umra' (Amir or lords of the time). Apart from these mentioned literary icons calligraphers, Sufi saints, architects and many other specialized aestheticians were known to this age. Ilahi's contemporaries were from Iran, Hindustan and Kashmir like- Ghani Kashmiri, Mohammad Jaan, Mullah Shah Badakhshani, Tughrai Mashhadi, Taqi Owahadi, Hakim Haziq, Aqa Razi, Talib Amlu, and Sirajjudin Khan Arzoo Afi etc. Taqi Owahadi's friendship was a known phenomenon in his life. In this anthology readers will find a clear reference made to him. There have been several poets named "Ilahi", but the most prominent name happened to be of Mir Ilahi. The place of his birth is Hamadan which he has mentioned in his poetry and anthology. Hamadan was a known center for knowledge, learning and culture of his time.

His father was a man of repute and he was well known for his nobility. His name was Amir Hujjatullah Hussaini. Dr. Springer and Dr. Story have recorded his name as "Hujjatuddin" in his famous catalogue. He was also known as literary figure of religious scholarly repute. Ilahi was deeply influenced by his father's achievements and scholarly zeal. His early training happened under his father's guidance. At the age of sixteen in 1010 A.H. he traveled all the way to Sheeraz for perusing further education. He was there for three and half years at Shahdai's Khankhah, which was a known seminary of that period devoted to learning and educational pursuits. To a great extent he received further education there and learnt tremendously. He received an opportunity to explore 'Diwan' of several poets which inspired him to formulate his comprehensive selection of poetry. From here he developed a taste for poetry which helped him further. Sheeraz was green with the fertile knowledge of poetry in its rich exuberance. Khwaja Hafiz

Some of Ilahi life trajectory is evidently present at instances in this anthology. This throws light in a partial manner on his life and persona. Although real picture of his life is still in-ponderable, still these pastiches are valuable and encouraging for his readers to know his life. All these miniscule signs and appropriations are important footstones to understand Ilahi's art and thought. As with his intoxication one would get to learn a lot about his characteristics and his mannerisms.

Mir Ilahi's parentage and place of birth projects minor differences amongst the various Persian writers. It is strange that how despite all contemporary written evidences there are gaps in extracting his personal details, which remain ambiguous to a certain level. Taqi-ud-din Mohammad a well-known anthologist is known as Ilahi's contemporary and friend. During the days of their stay at Agra they grew very intimate and close to each other. He has recorded in his famous anthology entitled "*Arafat-ul-Ashiqeen*" that his name is Mir Imaduddin Mehmood Bin Mir Hujjatullah Asadabadi. Sirajuddin Ali Khan Arzoo has seconded this statement or certified it for more coherence; he was a well-known scholar of his time. It is seen in many books the name of Mir Ilahi was mentioned differently.

It is known that Mir Ilahi was an inhabitant of Hamadan. It has been recorded that a Physician of the similar named arrived in the era of King Akbar, where Jhangir bestowed upon him a title of 'Royal Healer'. Overlooking these references Ilahi himself has recorded his name and father's Name in the colophon of this personal manuscript. "*The writer of this manuscript is Ilahi Imaduddin Mahmood Al Hussaini Son of Amir Hujjatullah Asadabadi Al Hamadani.*" This writing justifies his paternal place of birth and belonging of name is evident, this does not leave any cleavage for any doubt. Asdabad was a suburban space located in Hamadan. Mir Ilahi has noted down beautiful details in his poetic work about Hamadan.

Abdurazzaq Qadri in his book- "*Zikrussalaheen*" has recorded some facts about Ilahi's lineage. Mir Ilahi from his father received traditional education; afterwards he travelled to Shiraz and Isfahan for further education. He accumulated detailed knowledge in Arabic and Persian Literature. This has increased his interest in poetry and historiography, but he reached the heights of admiration for his

Introduction to Tazkirah-e-Ilahi

(The Only Available Manuscript In the World)

Mir Imaddudin Mahmood Ilahi Al-Hussaini Hamadani, received royal patronage and pursued a well-recognized place in his poetic endowment, but despite that he never wrote his biography or wrote details about his personality. All his life he has spent considerable amount of time jotting down people's biographies and their literary achievement, despite this he remained much reluctant and estranged from his own biographical details. He did not even put in records his actual date of birth. Somehow it has been known that during this era noting down facts about themselves was not considered a noble aspiration by the "Shurafa" clan. Ilahi Hamadani himself was the custodian of values and moral aesthetics of his prevalent time. Due to the influence of royal company his temperament and his character was nurtured to refinement. In his demeanor, self-respect and higher regards was a natural phenomenon. About his date of birth there is no evident or categorical statement which can be determined properly. In his anthology at one point it is written clearly that he arrived in Agra 1021 A.H. where amidst some of his bosom friends he tasted wine for the very first time, at the age of thirty. Keeping in mind this chronological detail one might as well speculate that he was born in year 994 A.H. this he has noted down in his anthology in connection with Maulana Agahi's description.

This statement justifies his date of birth and reflect ample light on Indian culture and the custom of drinking to a certain extent. This was his foremost folly which did not leave him till last days of his life from which he could not abstain. He spent his life in drinking or in the company of wine. Ilahi wrote his *Saqi Nama* (Ode to the Tavern Keeper) in which he has depicted a very intoxicating or ambrosia-iac quality of the beloved wine.